بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصلح اعظم

حضرت امام مہدی منتظر علیہ السلام حیات اور کارنامے

تالیف

علامہ الشیخ باقر شریف القرشی قدہ

ترجمہ

نور محمد ثالثی

ناشر

عمومی لائبریری آف امام حسن مجتبیٰؑ نجف اشرف عراق

https://downloadshiabooks.com/

مشخصات کتاب

نام کتاب	:	مصلح اعظم حضرت امام مہدی منتظرؑ حیات اور کارنامے
تالیف	:	علامہ الشیخ باقر شریف القرشی قدس سرہ
تحقیق	:	جناب علامہ مہدی شریف القرشی
ترجمہ	:	نور محمد ثالثی
تقریظ	:	آیۃ اللہ الشیخ حسن رضا الغدیری دام ظلہ مقیم لندن
تصحیح	:	حجۃ الاسلام مولانا سید حسن اکبر رضوی صاحب
کمپوزنگ	:	حجۃ الاسلام مولانا حسن حیدر صاحب
سیٹنگ	:	حجۃ الاسلام مولانا سید علی عباس کراروی صاحب
ناشر	:	عمومی لائبریری آف امام حسن مجتبیٰؑ نجف اشرف عراق

https://downloadshiabooks.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

https://downloadshiabooks.com/

فہرست مضامین

تقریظ..15

حرف تشکر..18

انتساب..21

گفتار محقق..22

مصلح اعظمؑ کی بارگاہ میں..25

مقدمہ مؤلف..27

سرچشمۂ نور..41

آپ کے پدر بزرگوار..42

آپ کی مادر گرامی..43

آپ کا اسم گرامی..43

آپ کی مدح وثناء..44

مبارک فرزند..46

ولادت باسعادت..49

عمومی ولیمہ..51

ولادت کی شیعوں کو بشارت..51

ولادت کی تبریک..52

آپ کا اسم گرامی..54

https://downloadshiabooks.com/

آپ کے القاب...55

آپ کی کنیت...57

سال ولادت 57

شب ولادت دعا کی استجابت....................................... 58

شیعوں سے تعارف 60

صفات اور خد وخال 61

ہم شبیہ پیغمبرؐ...64

ایک جعلی روایت 69

ذاتی صفات 71

۱۔ وسعت علمی 72

۲۔ زہد وپارسائی 75

۳۔ صبر وشکیبائی...76

۴۔ عبادت وبندگی 77

قنوت کی دعاء...78

قنوت کی دوسری دعا 80

۵۔ شجاعت ودلیری...82

۶۔ حق گوئی میں سمجھوتہ نہیں! 83

۷۔ جود وسخاوت 83

علوم ومعارف 87

https://downloadshiabooks.com/

امامؑ کی دعائیں 88

۱۔ مسلمانوں کے لئے دعا 88

۲۔ مومنین کے لئے دعا 90

۳۔ قضاء حوائج کے لئے دعا 91

۴۔ بیماریوں سے شفاء کی دعا 93

۵۔ زیارت اور دعا 93

۶۔ فرج اور گشائش کی دعا 100

۷۔ شیعوں کے لئے دعا 102

۸۔ نبیؐ اور ائمہؑ کے لئے دعا 103

۹۔ زندان سے رہائی کی دعا 111

زیارت امام حسین علیہ السلام 112

امام منتظرؑ کے خطوط 135

۱۔ احمد بن اسحاق کے نام 135

۲۔ محمد و عثمان عمری کے نام خط 139

۳۔ بعض شیعوں کے نام خط 142

۴۔ محمد اسدی کے نام خط 145

۵۔ مسائل اسحاق کا جواب 146

۶۔ شیخ مفید کے نام 149

شیخ مفید کے نام پہلا خط 149

https://downloadshiabooks.com/

شیخ مفید کے نام دوسرا خط 152

فقہیات مہدیؑ کے چند نمونے 156

ا۔ محمد حمیری کے مسائل 156

۲۔ حمیری کے دوسرے سوالات 162

۳۔ حمیری کے چند اور سوالات 170

۴۔ حمیری کے دیگر مسائل 177

غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ 191

باپ کے سایۂ عاطفت میں 192

امام عسکریؑ پر سختیاں 193

امام مہدیؑ پر نص 195

قتل امامؑ کی سازش 201

حکومت ہل گئی 202

سفر جنت 202

تجہیز و تکفین 203

تشییع جنازہ 204

آخری قیام گاہ 204

بیت امامؑ پر حملہ 205

اہل قم کا قافلہ 206

جعفر اور عباسی خلیفہ 209

https://downloadshiabooks.com/

غیبت صغریٰ 211

زمان غیبت 211

مکان غیبت 212

افواہیں اور بیکار کی باتیں 212

بابل کا سرداب 212

سامراء کا سرداب 215

۱۔ عثمان بن سعید عمریؒ 220

ائمہ طاہرینؑ کی خدمت گذاری 220

سمان کی وثاقت وامانتداری 221

امام منتظرؑ کی نیابت 223

عمری کی وفات 223

سوگ کا اعلان 224

۲۔ محمد بن عثمان عمری 225

محمد کی وثاقت وعدالت 225

خانۂ خدا میں حجت خدا کا دیدار 226

محمد عمری کی تالیفات 227

امام زمانہؑ کی نیابت 227

محمد عمری کی وفات 228

۳۔ حسین بن روح نوبختیؒ 228

https://downloadshiabooks.com/

دشمن سے مناظرہ........229

ابن روح کی پائیداری........232

تقیہ کی خاطر........232

علی بن بابویہ قمی کے ہمراہ........232

ابن روح کی وفات........233

۴۔ علی بن محمد سمری........234

علی سمری کی وفات........235

ولایت فقیہ........235

فقیہ کی ذمہ داریاں........238

غیبت کبریٰ........240

دجال صفت لوگ........240

۱۔ ابن ہلال کرخی........240

برائت کا اعلان........241

۲۔ حسن شریعی........242

۳۔ ابن منصور حلاج........242

ایک اور چال........244

۴۔ محمد شلمغانی........246

مہدویت کے دعویدار........247

۱۔ مہدی سوڈانی........247

https://downloadshiabooks.com/

دعوے کا آغاز 248

تبلیغی سرگرمیاں 249

سوڈان پر غلبہ 256

سوڈانی کی ہلاکت 257

۲۔ مہدی تہامی 257

۳۔ مہدی سنگالی 258

۴۔ مہدی سوسی 258

۵۔ مہدی صومالی 258

غیبت امامؑ پر ایک نظر 259

غیبت کے اسباب و علل 260

۱۔ عباسیوں کا خوف 260

اہل نیشاپور کے نام خوارزمی کا خط 269

خنیزی کے اشکال کا جواب 299

۲۔ امتحان و آزمائش 300

۳۔ غیبت راز الٰہی ہے 302

۴۔ بیعت سے محفوظ ہونا 303

سوالات 304

۱۔ غیبت امامؑ کا فائدہ؟ 304

پہلا فائدہ 305

https://downloadshiabooks.com/

دوسرا فائدہ............306

تیسرا فائدہ............307

چوتھا فائدہ............307

پانچواں فائدہ............310

۲۔اتنی طولانی عمر کیسے؟............312

۳۔اتنی طولانی عمر کیوں؟............314

۴۔کیوں ظہور نہیں فرماتے؟............314

۵۔امام اور عالمی اصلاح کیسے؟............315

آمد امامؑ کی بشارت دینے والے............317

۱۔احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ............318

۲۔احادیث امیر المومنین علی علیہ السلام............329

۳۔احادیث امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام............334

۴۔احادیث امام حسین علیہ السلام............337

۵۔احادیث امام سجاد علیہ السلام............339

۶۔احادیث امام باقر علیہ السلام............342

۷۔احادیث امام صادق علیہ السلام............343

۸۔احادیث امام موسیٰ کاظم علیہ السلام............346

۹۔احادیث امام علی رضا علیہ السلام............348

۱۰۔احادیث امام محمد تقی علیہ السلام............352

https://downloadshiabooks.com/

۱۱۔ احادیث امام علی نقی علیہ السلام 356

۱۲۔ احادیث امام حسن عسکری علیہ السلام 358

مصلح کا ظہور ایک مقدس اور دیرینہ نظریہ 362

عیسائیوں کا مصلح 364

اصلاح کی خاطر مسیحؑ کی واپسی 365

۱۔ انجیل یوحنا 366

۲۔ انجیل لوقا 366

۳۔ انجیل متیٰ 366

ظہور مسیحؑ کی علامتیں 368

یہودیوں کا مصلح 371

کیفیت ظہور اور روش حکومت 371

یہودی مصلح کی علامتیں 373

بعد ظہور ہمہ گیر آسائش 376

قائلین و منکرین کا ایک جائزہ 378

وجود امام کے قائل سنی علماء 379

۱۔ محمد بن طلحہ شافعی 380

۲۔ ابن عربی 382

۳۔ ابن صباغ مالکی 385

۴۔ ابن اثیر جزری 385

https://downloadshiabooks.com/

۵۔سبط ابن جوزی 385
۶۔ابو الفداء 386
۷۔علامہ قرمانی 386
۸۔ابن خلکان 387
۹۔امام ذہبی 387
۱۰۔سراج الدین رفاعی 388
۱۱۔ شیخ شبلنجی 388
۱۲۔ سلیمان بن خواجہ 389
۱۳۔عبد الوہاب شعرانی 389
۱۴۔ خیر الدین زرکلی 389
۱۵۔ بیہقی شافعی 390
۱۶۔ حسین کاشفی 391
۱۷۔علامہ شعرانی 391
۱۸۔صلاح الدین صفدی 391
۱۹۔ محمد بخاری 392
۲۰۔سید احمد دحلان 392
امام مہدیؑ پر چند کتابیں 393
وجود امامؑ کے معترف شعراء کرام 400
منکرین امام مہدیؑ 423

https://downloadshiabooks.com/

علائم ظہور قائمؑ 430

زمان و مکان ظہور 483

اصحاب امام مہدیؑ 493

https://downloadshiabooks.com/

تقریظ

مفسر قرآن، محقق عظیم الشان، حضرت آیۃ اللہ شیخ حسن رضا غدیری صاحب دامت برکاتہ مقیم لندن

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین و الصلوٰة و السلام علیٰ سیدنا و نبیّنا ابی القاسم محمد صلی الله علیه وعلیٰ آبائه الطیبین و آله الطاهرین الذین اذهب الله عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا۔

امابعد

خداوند عالم کے قائم کردہ نظام ہدایت کی آخری کڑی اور سلسلۂ عصمت کی کمالیت و تمامیت کے وجودی مظہر مصلح اعظم حضرت امام مہدی المنتظرعج اللہ تعالیٰ فرجہ وسھل مخرجہ کی ولادت باسعادت سے آپ کے نورانی ظہور تک سے مربوط موضوعات ہر دور میں ارباب فکر و نظر کی توجہات کا مرکز قرار پائے اور اہل علم و قلم نے اپنی تحقیقی قوتیں و قلمی توانائیاں و کاوشیں بروئے کار لاکر متعلقہ جہات کی توضیح و بیان اور تفسیر و تنویر کی بابت حوزہائے علمیہ اور مراکز بحث و تحقیق کو جن عظیم ذخائر و جواہر سے نوازا وہ ارباب بصیرت کے لئے سرمایۂ معرفت و وسیلۂ عرفانِ حقیقت ہے، امام زمانہ علیہ السلام کے "وجود" طولانی حیات اور غیبت و ظہور کی نہایت لطیف بحثوں میں آیات و روایات سے مروّجہ طریقۂ استدلال کے ذریعہ پوشیدہ حقائق تک رسائی کے عمل کو آسان اور کسی حد تک یقینی بنانے میں قدیم و جدید علماء و

https://downloadshiabooks.com/

مفکرین کی خدمات لائق تحسین و شائستۂ تشکر ہیں یقیناً اس طرح کے سلسلہ ہائے بحث و تحقیق اور فکر و تمحیص کا وسیع دائرہ موضوع کے جملہ پہلوؤں سے آگاہی و آشنائی کی بابت سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور جس شخصیت کا وجود ہی ضامن بقاء کائنات ہو اور اس کا ظہور و قیام موجب امن و اصلاح ہو اس مصلح اعظم کی راہ تکتی نظروں کا جھپکنا یقیناً "عبادت" ہے کہ جسے "انتظار الفرج عبادة" کے خوبصورت معنوی و روحانی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب اپنے موضوع، مؤلّف اور مترجم سمیت تمام حوالوں اور نسبتوں کی تناظر میں قابل قدر و لائق تحسین اور تشنگانِ معرفت کے لئے سلسبیل رحمت ہے اس بات میں موضوع سے مربوط جہات کو نہایت خوش اسلوبی و جامعیت کے ساتھ سماحۃ الشیخ العلامۃ باقر شرفی القرشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مخصوص انداز میں بیان فرما کر مکتبۂ علمیہ میں عظیم اضافہ کیا ہے اگر چہ وہ اہل بیتؑ کی تاریخ نگاری کے حوالہ سے خاص مقام و شہرت رکھتے ہیں مگر کتاب حاضر میں انہوں نے اپنی تحقیقی روش کی انفرادیت کو کمالیت کا حامل بنا دیا کہ جس سے ان کی معراج معرفت کا ثبوت ملتا ہے۔ تغمّده الله برحمة الواسعة۔

کتاب کے مترجم نے بیان و تبیان کے اپنے مخصوص علمی اسلوب کو بروئے کار لا کر اس مجموعۂ معارفت کی افادیت کو چار چاند لگا دئے ہیں کہ اردو دان طبقہ اس علمی خزانہ سے بھر پور فیض پا سکتا ہے، جناب الشیخ العلامۃ الحجۃ مولانا نور محمد ثالثی حفظہ اللہ تعالیٰ مدرس حوزہ علمیہ نجف اشرف کی یہ عبادتی کاوش ان کے مقام و معرفت و عشقِ ولایت کی نورانی دلیل ہے وہ اپنے دیگر علمی و تعلیمی اور تبلیغی مشاریع میں موفقیت سے ہمکنار ہیں جزاه الله خير جزاء المحسنين فى اهتمامه لاحياء تراث الولاية و نشر معارف اهل البيت عليهم السلام ، الحق هو من انصار الحجة عجل الله فرجه الشريف، حوزہ مقدسہ علمیہ نجف اشرف میں تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ تالیف و ترجمہ اور فروغ اردو کی بابت ان کی

https://downloadshiabooks.com/

مساعئ جمیلہ برصغیر کے طلاب ذی وقار کے لئے قندیل ھدایت ہیں اس کتاب پر اظہار خیال تو یقیناً ہر مطالعہ کرنے والا خود ہی کرے گا لیکن میری نظر میں اپنے موضوعات کے حوالہ سے اس کی جامعیت مسلّم الثبوت ہے، امام زمانہ علیہ السلام کی وجودی اثر آفرینی کالشمس وراء السحاب کی تمثیلی بیان ہی سے ثابت و ظاہر ہو جاتی ہے اور ظلم و جور کے طوفان میں سفینۂ بشریت کو ساحلِ نجات تک پہنچانے کی ضامن ہستی کے ظہور پر نور کے عبادتی انتظار کا شرف حاصل کرنے والوں کی زبانوں پر العجل العجل یا صاحب الزمان کا ورد ہی تسکین روح کا سامان فراہم کرتا ہے، وعدۂ استخلافِ الٰہی یقیناً پورا ہو گا ان اللہ لا یخلف المیعاد، اور وہ لمحہ دور نہیں جب مطلعِ عالمِ ہستی پر قمر عصمت جلدہ فگن ہو گا اور یملاء الارض قسطا وعدلاً کے مصداق جبر واستبداد کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی انسانیت کو امن وعدل کے قیام کی عملی حقیقت سے آشنا کرے گا، دہشت گردی و وحشت پسندی کے رسیا انسان نما درندوں کو کیفر کردار تک پہنچانے والے منتقم الٰہی اور مصلحِ اعظم کے چہرۂ اقدس و انور کی زیارت کی مشتاق نگاہوں کی امیدیں پوری ہونے والی ہیں، وعدۂ پرودگار " نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض " تحقق پذیر ہونے والا ہے کہ امامت و وراثت کا تاج مصلحِ اعظم کے سر پر سجے گا اور دنیا میں عدل و امن حکمفرما ہو جائے گا، ان شاء اللہ ۔ اللھم عجل فی فرجه و سھل فی مخرجه و اجعلنا من اعوانه و انصاره ۔ ومن زمرتبه و شیعته یارب العالمین۔

العبد حسن رضا الغدیری

النجف الاشرف

۲۰۱۶/۶/۱م

https://downloadshiabooks.com/

حرف تشکر

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیٰ محمد و آلہ الطاہرین و لعنۃ اللہ علیٰ اعدائھم اجمعین اما بعد:

خدا کا شکر ادا کرنے سے پہلے میں اسی کے معصوم نمائندوں کی تعلیمات کے پیش نظر اس کتاب کے قارئین محترم کے دست مبارک تک رسائی کی راہ میں جن جن کرم فرماؤں نے مجھ پر عنایت کی ہے ان کی قدر دانی اپنی اولین ذمہ داری سمجھتا ہوں لہذا سب سے پہلے اپنے ان احباب کا شکر گذار ہوں جن کی مساعی جمیلہ کے باعث سرزمین علم و اجتہاد نجف اشرف میں تحصیل کی منزلیں طے کرنے کے ساتھ کچھ علمی کام کر پا رہا ہوں اور ان میں سر فہرست جناب حجۃ الاسلام مولانا شیخ علی عباس خان زین پوری صاحب ہیں اور قدر داں ہوں علامہ شیخ مہدی قرشی صاحب فرزند آیت اللہ العلامہ شیخ باقر شریف قرشی صاحب کا کہ جنھوں نے مجھے اپنے کتب خانہ میں مناسب موقع عنایت فرمایا جہاں ان کے والد ذوالفضائل کے بعض مخطوطات کی تحقیق میں ان کا ہاتھ بٹا سکا اور پھر ان کے گرامی قدر پدر بزرگوار کی اب تک تین کتابیں اردو کے قالب میں ڈھال سکا ہوں۔

شکر گذار ہوں میں حجۃ الاسلام و المسلمین مولانا سید حسن اکبر رضوی صاحب کا جنھوں نے بڑی عرق ریزی فرما کر اس کتاب کی تصحیح کی ذمہ داری اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود قبول فرمائی اور اس کتاب کو پڑھنے لائق بنا دیا ورنہ میں کیا اور میری اردو کیا؟

کمپوزنگ تو گھر میں انجام پائی ہے لیکن برادر گرامی مولانا حسن حیدر صاحب کا سہارا نہ ملتا تو جتنی لفظی غلطیاں آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے اس کا کئی گونہ بہرحال رہ

https://downloadshiabooks.com/

جاتیں اور مجھے قارئین محترم سے بہت زیادہ شرمندہ ہونا پڑتا۔

میں اس ناچیز کوشش کا اجر و ثواب اپنے تمام کرم فرماؤں کے مرحومین، صاحب کتاب علامہ قرشی مرحوم، اپنے تمام مرحوم اساتذہ اور جملہ مومنین و مومنات کی ارواح اور اپنے والدین کی روح کو ہدیہ کرتا ہوں اور ان کی ارواح سے اس دعا کا تقاضہ کرتا ہوں کہ میری نسل میں تا قیام قیامت کوئی بچہ اہل بیت علیہم السلام سے منحرف پیدا نہ ہو اور میری عاقبت بخیر ہو۔

والسلام علیکم

نور محمد ثالثی

۱/ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ

نجف اشرف عراق

https://downloadshiabooks.com/

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾

اور بتحقیق کہ ہم نے ذکر کے بعد زبور میں تحریر کر دیا ہے کہ ہمارے صالح بندے زمین کے وارث ہوں گے۔(1)

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا﴾

اور تم میں سے جو لوگ صاحبان ایمان اور نیک اعمال والے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ انھیں اس طرح روئے زمین پر خلیفہ قرار دے گا جس طرح ان سے پہلے والوں کو خلیفہ مقرر کر چکا ہے اور ان کو اپنے پسندیدہ دین پر عمل پیرا ہونے کا مکمل امکان عطا کر دے گا اور خوف و ہراس کو امن و امان میں تبدیل کر دے گا تاکہ وہ میری عبادت کریں اور میرا کسی بھی چیز کو شریک نہ قرار دیں۔(2)

1۔ سورہ انبیاء آیت ۱۰۵۔

2۔ سورۂ نور آیت ۵۵۔

https://downloadshiabooks.com/

انتساب

توحید خداوندی کی بنیاد پر انسانی تہذیب و تمدن کو استوار کرنے والے، فکر و ارادۂ بشری کو آزاد کرنے والے، خاتم الانبیاء، کائنات کے آقا و مولا

جناب رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے نام۔

ان کے آخری وصی و وزیر، دین کو حیات تازہ عنایت کرنے والے، رسالت کو حیات نو دینے والے

حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف

کے سلسلہ میں اس ناچیز کوشش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو کہ روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح سے کہ وہ ظلم و جور سے بھر ہو چکی ہو گی۔ مجھے امید ہے کہ قبول فرما کر مجھ پر کرم فرمائیں گے تا کہ خدا کی بارگاہ میں حاضری کے روز میرے لئے ذخیرہ ہو۔

مؤلف کتاب

https://downloadshiabooks.com/

گفتار محقق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام مہدی منتظر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف روئے زمین پر اللہ کی حجت اور انبیاء عظام علیہم السلام کے مانند ہیں جن کے ظہور کے سلسلہ میں تمام ادیان و مذاہب متفق ہیں جو عظیم مصلح کی شکل میں ظہور فرما کر عدل و انصاف، امن و سلامتی اور خوشحالی و آسودگی کو عام کر دیں گے اور پرچم حق کو پوری کائنات پر لہرا دیں گے اور طرح طرح کے آلام و مصائب اور خوف وہراس کی شکار انسانیت کو بچالیں گے۔

جی ہاں! عنقریب بحکم خدا ایسا اس وقت ہو گا جب کہ انسانیت دنیا میں عدالت اور امن کے قیام سے عاجز ہو چکی ہو گی۔

عقیدۂ امام مہدی وہ اسلامی عقیدہ ہے جو ظالموں کو ان کے برے انجام سے ڈراتا ہے کیونکہ اس کا اعتراف تمام اسلامی ادیان و مذاہب کو ہے تمام اسلامی پیڑھیوں کو اس امر میں اہتمام برتنا چاہئے۔

امام مہدی علیہ السلام وہ تابناک حقیقت ہیں جنھیں ایک دن عرصۂ حیات میں ظہور پزیر ہونا ہی ہے کہ جن کی عادلانہ سیرت اور ان کی سیرت کا سیرت رسولؐ کے آئینہ دار ہونے کی وجہ سے کائنات کا گوشہ گوشہ منور ہو جائے گا لہذا مومنین کو چاہئے کہ زمانۂ غیبت میں فرج و کشادگی کا انتظار کرتے رہیں اور یہ ان اسلامی مفاہیم اور راسخ عقائد میں سے ہے

https://downloadshiabooks.com/

جس پر احادیث نے بڑی تاکید کی ہے انھیں احادیث میں سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ہے:

''مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ فَلْيَنْتَظِرْ وَلْيَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَمَحَاسِنِ الْاَخْلاقِ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ''

''جو یہ چاہتا ہو کہ وہ حضرت قائم علیہ السلام کے اصحاب میں شمار ہو تو اسے چاہئے کہ انتظار کرے اور انتظار کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری اور بہترین اخلاق کے ساتھ عمل کرے''۔

اس حدیث شریف میں امام جعفر صادق علیہ السلام مومنین کو دعوت دے رہے ہیں کہ پسندیدہ اخلاق اور نہایت درجہ تقویٰ وپرہیز گاری سے آراستہ ہوں کیونکہ یہی وہ صفات ہیں جو ایک متدین اور مومن انتظار کرنے والے کے اندر پائے جانے چاہئے۔

اسی طرح تمام مومنین پر یہ بھی لازم ہے کہ حضرت امام مہدی کے لئے دعا کرتے رہیں اور ہمیشہ ان کو یاد کرتے رہیں اور اب میرے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ میں اس امر پر خداوند متعال کا شکر گذار رہوں کہ اس نے مجھے اس کتاب کے مدارک کی جانب رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی وجہ سے یہ کتاب متعدد زبانوں میں متعدد بار بہترین زیور طبع سے آراستہ ہو سکے گی یہ کتاب انگریزی، اسپینی، فارسی میں ترجمہ ہو چکی ہے اور کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے اور اب اردو زبان میں چھپنے جا رہی ہے۔

اور آخر میں اس گراں قدر کتاب کو زیور اردو سے آراستہ کرنے والے ہمارے دینی بھائی اور عمومی لائبریری آف امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے رسمی محقق جناب حجت الاسلام

https://downloadshiabooks.com/

مولانا نور محمد ثالثی صاحب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنی تعلیمی و تدریسی مصروفیت کے باوجود ہمارے والد مرحوم آیت اللہ علامہ باقر شریف قرشی قدس سرہ کی عرق ریزیوں کو اردو زبان افراد تک پہنچانے میں ہماری مدد فرمائی ہے خداوند متعال ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

بیشک وہی توفیقات کا ولی و مالک ہے۔

مہدی باقر القرشی

۱/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۸ھ

https://downloadshiabooks.com/

مصلح اعظمؑ کی بارگاہ میں

میرے آقا! دنیا آپ کی پُر سعادت آمد کی راہ دیکھ رہی ہے تاکہ آپ تشریف لاکر پرچم عدل وانصاف کو بلند کرکے لہرادیں اور دنیا کے تمام قبیلوں اور امتوں کے درمیان امن اور خوشحالی پھیلا دیں اور انسان کو ظالموں کے ظلم وجور، دہشتگردوں کے تشدد سے نجات دیدیں اور ایسی مدہوش سیاست کے تمام ساز وسامان کی بساط لپیٹ دیں جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیدیا ہے حقوق انسانی کو پامال کر دیا ہے اور زمین کو جہنم رسید کرنے کے درپے ہے اور قوموں کے مال و دولت کو تباہ کن ہتھیاروں کے بنانے میں صرف کر دیا ہے جس نے کھیتی اور انسانوں کی نسلوں کو تباہ کر دیا ہے جب کہ لاکھوں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔

میرے مولیٰ! اے روئے زمین پر ستم رسیدہ اور محروموں کی امید! ان کی آنکھیں آپ کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی ہیں ان کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں تاکہ آپ آکر انھیں دردناک کیفیات سے نجات دیدیں اور ان کے معاشرہ میں اجتماعی عدالت قائم کردیں اور نیکیوں کو ان کے درمیان بانٹ دیں کہ پھر کوئی آپ کی عادلانہ حکومت کے سایہ میں ایسا باقی ہی نہ رہ جائے کہ جس کے جسم کو بھوک اور محرومیت تباہ کرے بلکہ تمام لوگ جیسا کہ خدا چاہتا ہے خوشحالی اور آسودگی کی زندگی بسر کریں تو نہ انھیں کسی ذلت کا اندیشہ ہو اور نہ انھیں کسی سختی وپریشانی کا خوف ہو اور نہ ہی کسی ظالم کا ڈر ہو۔

میرے سید و سردار! اخلاقی اقدار کی دیواریں ڈھے چکی ہیں فضائل وکمالات دفن

https://downloadshiabooks.com/

ہو چکے ہیں اور انسان بے حد پستی میں گر چکا ہے سچائی معدوم ہو چکی ہے جھوٹ کا بول بالا ہے نفاق عام ہو چکا ہے سماجی روابط کمزور ہو چکے ہیں انسان اللہ کی مرضی کے مطابق روئے زمین پر الٰہی نمائندہ بن کر حق کی راہ پر چلنے اور عدل و انصاف کے ذریعہ فیصلہ کرنے کی طرف نہیں پلٹ رہا ہے یہ بشریت بس آپ کے ظہور کی منتظر ہے اور آپ کی حکمرانی کی آس لگائے بیٹھی ہے تاکہ آپ تشریف لاکر اس خوفناک اور تباہ کن پستی سے بچالیں تاکہ وہ جنگل راج کے خوف وہراس سے باہر نکل آئے۔

میرے مولیٰ! احکام اسلامی کو منجمد اور حدود اسلامی کو معطل کر دیا گیا ہے بس اب اسلام کا نام باقی رہ گیا ہے اور وہ بھی فریاد کناں ہے کہ آپ آکر اس کے آثار کو حیات نو عطا کریں تعلیمات الٰہیہ کے منارے کھڑے کریں اور آیات الٰہیہ کو اس کی منزل پر واپس پلٹا دیں تاکہ یہ دنیا ایک بار پھر عدل و انصاف سے چمک اٹھے ڈرے ہوئے انسانوں کو امن و سلامتی حاصل ہو جائے اور آپ کی حکومت کے زیر سایہ کمزور اور پسماندہ لوگ نیک بخت ہو جائیں۔

https://downloadshiabooks.com/

مقدمہ مؤلف

ا۔ ہم اس انسانیت کی امید و آرزو کے روبرو ہیں جسے جنگوں نے تباہ و برباد اور سامراج کی خواہشات اور حبّ دنیا نے نیست و نابود کر دیا ہے لہذا وہ اپنے عظیم نجات دہندہ کی راہ دیکھ رہی ہے تاکہ وہ اس دنیا میں اس حکم الٰہی کو نافذ کریں جس سے کوئی بھی بے نیاز نہیں اور نہ ہی اس میں یہ گنجائش ہے کہ کوئی کسی سے ناجائز فائدہ حاصل کرے اور نہ ہی اس میں کسی کو کسی پر بے جا برتری حاصل ہو گی۔

ہم اس یقینی عدل کے سامنے ہیں جو ظلم و جور کو محو کر دے گا غلامی کا نام و نشان مٹا دے گا اور رحمت کو عام کر دے گا لوگوں کے درمیان ایثار و محبت پھیلا دے گا کہ جس کے بعد اس کی حکومت میں کوئی طاقتور کسی کی زندگی سے کھلواڑ نہیں کر سکے گا اور نہ ہی کوئی زمین پر فتنہ و فساد برپا کر سکے گا۔

ہم اس منتظر کے سامنے ہیں جو عطیۂ الٰہی ہے اور لوگوں کے لئے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے جو تباہ اور زبوں حال اور محروموں کے دلوں کو امید، مہربانی و رحمت سے بھر دے گا اور تمام نعمات الٰہی کو ان میں تقسیم کر دے گا۔

ہم قائم آل محمدؐ، اہل بیت طاہرینؑ میں سے اس بارہویں امامؑ کے سامنے ہیں جنھیں اللہ نے عالم کی اصلاح اور روئے زمین پر رائج فاسد نظاموں کے طور طریقے بدلنے کے لئے بچا رکھا ہے کہ جنھوں نے انسان کو اتھاہ پستی میں گرا دیا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

بے شک حضرت امام مہدی علیہ السلام کو خدا نے بزرگ ترین اصلاحی پیغام کی ادائیگی اور اس کے قیام کے لئے مہیا کر رکھا ہے جو آکر اس دنیا کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

یقیناانھیں اللہ نے اپنے اولیاء میں سے اس عظیم مہم کے لئے منتخب فرمایا ہے کیونکہ وہ طبیعت و مزاج کے اعتبار سے تمام انسانوں میں پاکیزہ ترین طبیعت کے مالک سب سے زیادہ نرم دل اور سب سے زیادہ بصیرت رکھنے والے اور خود محوری کے سخت مخالف ہیں آپ اس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جنھیں اللہ نے پاک و پاکیزہ بنایا ہے اور ان سے ہر رجس کو دور رکھا ہے اور انھیں ایسا پاک و پاکیزہ رکھا ہے جیسا پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

۲۔ بے شک مسئلہ امام مہدی منتظر علیہ السلام بارز ترین اور واضح ترین دینی مسائل میں سے ایک ہے وہ عظیم ترین رسولؐ کہ جن کی زبان پر وحی کا پہرا ہے انھوں نے مہدی بر حق کی بشارت دی ہے اسی طرح علوم رسولؐ کے خزینہ دار اور ان کی حکمت کے ورثہ دار ائمہ طاہرین علیہم السلام نے مہدی موعود کی بشارت دی ہے یہ کوئی آحاد روایتیں نہیں ہیں کہ جن پر جرح و طعن کر کے اور ان کے راویوں اور سلسلۂ سند میں شک و شبہہ پیدا کر کے چھوڑ دیا جائے نہیں بلکہ یہ احادیث متواتر ہیں جو درجۂ یقین پر فائز ہیں جن کی تصدیق خود ائمہ حدیث نے کی ہے اور حافظین حدیث نے قبول کیا ہے اور جن کی کتابت و تدوین پر سنن و صحاح والے سب ایسا متفق ہیں کہ ان میں شک و شبہہ ڈالنا در حقیقت ضروریات دین میں شک و شبہہ ڈالنے کے مترادف ہے یہاں تک کہ نبی اکرمؐ سے راویوں نے نقل فرمایا ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

https://downloadshiabooks.com/

''مَنْ اَنْکَرَ خُرُوجَ الْمَهْدِیّ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ''

'' جس نے قیام اور ظہور مہدیؑ کا انکار کر دیا تو اس نے محمد مصطفیؐ پر نازل تمام چیزوں کا انکار کر دیا ہے''۔ (1)

۳۔ بلا شک و شبہہ عقل سلیم مطلق طور پر وجود امام منتظرؑ اور ان کے ظہور کے حتمی ہونے پر ایمان رکھتی ہے اور یہ عقلاً ایسا ممکن امر ہے کہ جس کی نفی یا محال ہونے پر کوئی علمی دلیل قائم نہیں کی جا سکی ہے اس لئے کہ جتنے شکوک و شبہات بلکہ اوہام اس عقیدۂ مہدویت کے روبرو لائے گئے ہیں وہ نبی اکرمؐ اور ان کے اوصیاء عظام سے وارد روایات صحیحہ کے تیز بہاؤ کے سامنے نہ تو ٹھہر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی حقیقت ہے یہ روایتیں بڑی صراحت و وضاحت کے ساتھ اعلان کر رہی ہیں کہ اس دنیا سے ظلم و جور کا خاتمہ کرنے کے لئے ان کا ظہور حتمی و قطعی ہے اور وہی آکر اسلام کی رونق و عظمت کو بحال کریں گے ان احادیث کے علاوہ تمام آسمانی اور غیر آسمانی ادیان و مذاہب کا اس بات پر عالمی اجماع ہے کہ ایک عظیم سماجی مصلح ظہور کرے گا جو حق کا قیام عدل و انصاف کا بول بالا کرے گا اور لوگوں کے درمیان ظلم اور دھوکہ دھڑی کا سایہ تک باقی نہیں رہنے دے گا اور اس کی حکومت میں وہ سب کے سب خواب بدرجۂ اتم پورے ہونگے جو بشریت نے اب تک ہر دور میں ترقی، تبدیلی، فروغ اور خوشحالی کے دیکھے ہیں۔

1۔ عقد الدرر: ۲۳، فرائد السمطین: ۲/ ۳۳۴/ حدیث ۵۸۵، اعیان الشیعہ: ۴/ ۴۳۱۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ اگر ہم حضرت امام مہدیؑ کے مسئلہ کو اس کے تمام جزئیات کے ساتھ فلسفی نکتۂ نگاہ سے دیکھیں تب بھی ہم اسے ضروریات میں سے پائیں گے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اس لئے کہ خدائی فیوض وبرکات کا اپنے بندوں پر سلسلہ جاری وساری ہے اور یہ سلسلہ ختم ہونے والا نہیں ہے اسی اللہ نے انسانوں کو عدم کے بعد فیض وجود سے مالا مال کیا ہے انھیں بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت وبرتری عطا کی ہے حد یہ ہے کہ ان کے جد اعلیٰ حضرت آدمؑ کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرایا اور ان کے لئے شمس وقمر کو مسخر کر دیا اور ان کی تمام ضرورت کی چیزوں کو اس کائنات میں مہیا کر دیا ہے۔

اللہ کا اپنے بندوں کو ضلالت وگمراہی سے نکالنا اس کی عظیم عنایتوں اور اس کے عظیم لطف وکرم میں سے ہے اس نے انبیاء عظام جیسے حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیؐ کو ان کے درمیان اس وقت بھیجا جب کہ بشریت ہلاکتوں اور گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھی اللہ کا ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا﴾ "تم لوگ قریب تھا کہ آگ کی کھائی میں گر جاتے تو اللہ نے تمھیں اس سے نجات عطا کر دی"۔ (1)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث برسالت ہونے کے مشکل وقت اور ناگفتہ بہ حالات کی توصیف کرتے ہوئے حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے: "اللہ نے آپ کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب کہ رسولوں کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور امتیں مدت سے پڑی سو

1۔ سورہ آل عمران: ۳/۱۰۳۔

https://downloadshiabooks.com/

رہی تھیں اور فتنے اٹھ رہے تھے، امور پراگندہ تھے، لڑائیاں ہو رہی تھیں دنیامیں تاریکی چھائی ہوئی تھی کبر و نخوت کا دور دورہ تھا ہر طرف پستی و رسوائی کا رنگ اور نا امیدی ومایوسی کا ڈھنگ سر چڑھ کر بول رہا تھا"۔[1]

اسی طرح حضرت قائم آل محمدؑ کے ظہور کے وقت انسانیت سخت اور ناگفتہ بہ حالات سے گذر رہی ہوگی مختلف بلاؤں اور تباہ کن حادثات سے ڈری اور سہمی ہوگی تو اسے خداوند متعال عظیم مصلح کے ذریعہ نجات عطا فرمائے گا جو آکر کائنات کے چپہ چپہ پر امن اور آسودگی کو پھیلا دے گا اور عدل و مساوات اور دیگر اخلاقی اقدار اور کریمانہ صفات جس کی بشریت کو بے حد ضرورت ہوگی اسے دنیامیں عام کردے گا۔

۵۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا موضوع ہر جہت سے خواہ ولادت کا موضوع ہو یا غیبت و ظہور کا ان انبیاء عظامؑ سے مشابہت رکھتا ہے جو خدا کی طرف سے اصلاح معاشرہ کے علمبردار تھے جیسے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ سے امام مہدیؑ کی مشابہت یہ ہے کہ ان کی بھی ولادت مخفی طور سے واقع ہوئی اور ان کی بھی، ان کے یہاں بھی حمل کا مسئلہ پردہ میں رہا۔ سرکش فرعون نے جاسوس عورتوں کو اس بات پر مامور کر رکھا تھا کہ جو بھی بچہ اس کی حکومت میں پیدا ہو اس پر نظر رکھیں اگر وہ بیٹا ہو تو اس کے قتل کا حکم صادر کرتا اور اگر بیٹی ہوتی تو اسے زندہ رہنے دیتا اس لئے کہ اس کے کاہنوں نے اس کی حکومت کے خاتمہ کے بارے میں یہ خبر دی تھی کہ اس زمانہ میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جس کے ذریعہ تیری مملکت کا خاتمہ ہو جائے گا یہی صورت حال حضرت امام مہدیؑ کے یہاں بھی ہے اللہ نے امام

1۔ نہج البلاغہ: ۱/ ۱۵۶، ۱۵۷۔

https://downloadshiabooks.com/

مہدیؑ کے حمل اور ان کی ولادت کو بنی عباس کے طاغی اور سرکش بادشاہوں سے محفوظ و مخفی رکھا اس لئے کہ بھاری تعداد میں ان کے مرد و زن جاسوسوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر کو گھیر رکھا تھا تاکہ حضرت امام مہدیؑ کی ولادت سے آگاہ ہو سکیں جن کے آخری خلیفۂ نبی ہونے کی بشارت خود رسول اسلامؐ نے دے رکھی تھی اور یہ بھی پیشین گوئی فرمادی تھی کہ عباسی حکومت کا زوال انھیں کے ہاتھوں سے یقینی ہے لہٰذا ان لوگوں نے بھی آپ کو گرفتار کر کے قتل کر دینے کی بھرپور کوشش کی جس طرح وہ امام کے آباء طاہرین کو اس سے قبل قتل کر چکے تھے۔

اسی طرح حضرت امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے ولادت کے وقت ہی گفتگو کرنے کے اعتبار سے مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ جناب مریمؑ نے آپ کی طرف بولنے کے لئے اس وقت اشارہ کیا تھا جب کہ آپ کی ولادت کے وقت آپ کی قوم والے آپ کو گھیرے ہوئے تھے تو اللہ نے قوت گویائی عطا کر دی اور آپ نے گھوارے سے فرمایا:

﴿إِنِّي عَبْدُاللّٰهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً * وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ مَادُمْتُ حَياً﴾

” میں بندۂ خدا ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور جس جگہ بھی رہوں مجھے مبارک قرار دیا ہے اور مجھے پوری زندگی نماز اور زکات کی ہدایت کی ہے“۔[1]

اسی طرح حضرت امام مہدیؑ نے بھی ولادت کے وقت اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

1۔ سورہ مریم ۱۹ : ۳۰،۳۱۔

https://downloadshiabooks.com/

﴿وَنُرِيْدُ اَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ﴾

''ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین پر کمزور بنادئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور انھیں کو زمین میں (لوگوں کا) امام اور وارث قرار دیدیں''.[1]

جس طرح آپ ان اوصاف و کمالات میں انبیاءؑ سے مشابہ ہیں بلکہ ان سے زیادہ اہم اوصاف و کمالات کے مالک ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ آپ معاشرہ کے اجتماعی حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیں گے۔

۲۔ فکر و خیال بشریت بلور کے مانند چمکدار بنادیں گے۔

۳۔ ظلم و سرکشی کا خاتمہ کردیں گے۔

بے شک امام علیہ السلام وہی کردار نبھائیں گے جو انبیاء الٰہی کا کردار تھا آپ جور و ستم کا خاتمہ کردیں گے ظلم کو سرے سے مٹادیں گے اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف حق و حقیقت اور بھائی چارا قائم کریں گے۔

۶۔ جس قدر علماء نے موضوع امام منتظرؑ پر بحث کی ہے میرا خیال ہے اتنا کسی بھی اسلامی موضوع کو مورد بحث قرار نہیں دیا ہے اس موضوع پر قرآن و احادیث کی روشنی میں ہر جہت سے روشنی ڈالی ہے اور علماء کی بھاری تعداد نے حالات امام مہدیؑ اور ان کے علائم

1۔ سورہ قصص ۲۸ : ۵۔

https://downloadshiabooks.com/

ظہور کے بارے میں خامہ فرسائی کی ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اہل سنت علماء نے شیعہ علماء سے زیادہ اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں ہم اس کتاب کے مناسب مقام پر ایسی بعض کتب کے نام اور ان کی لسٹ پیش کریں گے کہ جو پچاس سے زیادہ ہیں یہاں تک کہ اس امر میں شک و تردید در حقیقت بدیہات اور واضحات میں شک شمار ہوتا ہے جس کا اقرار نہ عقل کو ہے اور نہ ہی عرف کو۔

بہر حال حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انکار بڑی بے ہودہ بات اور بہت ہی گھٹیا فکر ہے۔

اور جہاں تک ابن خلدون احمد کسروی یہودی اور احمد امین مصری کے انکار کی بات ہے تو ان لوگوں نے وجود حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انکار صرف اپنی ناپاک دشمنی اور انتہائی بغض اہل بیتؑ کے باعث کیا ہے ان لوگوں نے جو کچھ بھی اہل بیتؑ کے بارے میں لکھا ہے ان پر ظلم و ستم کیا ہے لیکن قارئین نے ان کی کتابوں کو بے وقعت جانا ہے اور ان کا کوئی علمی وزن نہیں شمار کیا ہے۔

۷۔ شیعوں پر امام منتظرؑ کے بارے میں عقیدے کو لے کر بڑی نا انصافی کے ساتھ تہمت اور بے بنیاد جھوٹ یہ باندھا گیا ہے کہ وہ سامراء میں واقع ایک گھر کے سرداب میں غائب ہیں اور شیعہ وہیں سے ان کے باہر تشریف لانے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ شیعہ بابل کے ایک خاص سرداب کے پاس آتے ہیں اور وہیں سے امام کے ظہور پزیر ہونے کی توقع رکھتے ہیں اسی طرح کی دیگر باطل اور بے بنیاد باتوں سے شیعوں کو متہم کیا جاتا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

شیعوں کا حضرت امام منتظرؑ بلکہ اس کے علاوہ دیگر اعتقادات کے بارے میں نہایت صاف ستھرا اور سورج کی طرح روشن عقیدہ ہے جو بنیاد و متن اسلام اور آیت تطہیر کے مصادیق حضرات ائمہ ھدیٰ سے ماخوذ ہیں الحمد للہ ان کا عقیدہ کسی جعلساز، جھوٹ اور دین سے منحرف و بیگانہ انسان سے نہیں لیا گیا ہے اور نہ ہی ان کے کسی عقیدہ میں کسی قسم کی کجی پائی جاتی ہے اور نہ ہی شیعہ کائنات کی طبیعی چیزوں سے باہر نکل کر ایک الگ قسم کی بات کرنے والے ہیں بلکہ ان کے عقائد و آراء منطق اور فطرت دونوں سے ہم آہنگ ہیں بلکہ تمام معاشرے اور ہر دور کے معاشرہ کے شانہ بشانہ چلنے والے عقائد و آراء کے مالک ہیں۔

بیشک شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام منتظرؑ سلطنت کی نگاہوں سے جو آپ کا کام تمام کرنے کے لئے نہایت شدت سے نگرانی کر رہی تھی اسی طرح او جھل ہو گئے کہ جس طرح ان کے جد نامدار حضرت محمد مصطفیؐ کفار قریش کی نگاہوں سے اس وقت او جھل ہو گئے تھے جب کہ آنحضرتؐ کو قتل کرنے کے لئے انھوں نے آپ کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا لیکن آپ انھیں کے سامنے سے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے اور اپنی جگہ پر اپنے وصی اور اپنے شہر علم کے باب امام امیر المومنینؑ کو سلا دیا اور قریش کو کچھ بھی پتہ نہ چلا۔

شیعوں کا یہ صریحی عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اس سرداب سے ظہور پزیر نہیں ہوں گے جو سامراء میں ہے اور نہ ہی وہ وہاں غائب ہیں بلکہ امامؑ دن کی روشنی میں مکہ مکرمہ اور عین خانۂ کعبہ سے ظہور فرمائیں گے جس طرح ان کے جد نامدار حضرت رسول خداؐ نے اس پاک و پاکیزہ علاقہ سے ظہور فرمایا تھا عنقریب ان ساری چیزوں کے بارے میں اسی کتاب کے مختلف مقامات پر مزید گفتگو کی جائے گی۔

https://downloadshiabooks.com/

۸۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کبریٰ کی حکمت اور ان کا اپنے شیعوں اور غیروں سے ملاقات نہ کرنے اور عالمی حوادث و واقعات میں کسی قسم کے ایجابی پہلو کے ساتھ شرکت نہ کرنے وغیرہ کے بارے میں لوگ سوالات کرتے ہیں اور جہاں تک میں سمجھا ہوں اس کی حقیقی علت اسی طرح اللہ نے اپنے بندوں سے مخفی کر رکھی ہے جس طرح اس نے لیلۃ القدر، روز قیامت، بروز جمعہ دعا کی قبولیت کا لمحہ، روح کی ماہیت و حقیقت اور حضرت موسیٰؑ کے حمل اور ولادت کو صیغۂ راز میں رکھا ہے ٹھیک اسی طرح امام مہدیؑ کی غیبت اور ان کے ظہور کا مسئلہ ہے اور اس کی حقیقت سے بس خدا واقف ہے۔

طے شدہ بات ہے کہ انسانی عقل و شعور خالق کائنات کے حکم کے تمام حالات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اللہ نے ہی اشیاء کی تخلیق کا انوکھے طریقہ سے آغاز فرمایا ان کے مابین ایسے قواعد و ضوابط اور نظم و نسق رکھا جس سے ہم ناواقف ہیں اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوقات میں بے حد حکمتیں ہیں جنھیں بسا اوقات لوگ سمجھ لیتے ہیں لیکن اکثر اس کے سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

۹۔ جہاں تک میں جانتا ہوں جس قدر لوگوں نے حضرت امام مہدیؑ کے علائم ظہور اور ان کے انتظار ظہور کے بارے میں اہتمام برتا ہے اتنا کسی امر کے سلسلہ میں اہتمام نہیں کیا ہے اور جہاں تک میں سمجھا ہوں اس اہتمام کی خاص وجہ موجودہ حالات اور ناگفتہ بہ زندگی سے اکتاہٹ کا عنصر اس میں زیادہ دخیل ہے اس لئے کہ ان کے اوپر طرح طرح کے ظلم و ستم بلا و مصیبت کے بادل منڈلا رہے ہیں دنیا فتنوں اور حادثوں میں غرق ہو رہی ہے لہٰذا انھیں ایسے حاکم اور حکومت خدا کا شوق پیدا ہوا کہ جو سیاسی و سماجی عدل و انصاف کو معرض

https://downloadshiabooks.com/

وجود میں لائے اور انسانوں کو ظالموں کے ظلم و جور اور مطلق العنان اور خود مختار لوگوں کی گرفت سے نجات دلادے۔

حضرت رسول خداؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے وارد بہت سی روایتوں نے بہت سے علائم ظہور پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ جن میں: اخلاق کا ناپید ہونا، سماجی تعلقات کا معدوم ہونا، ایک ہی قبیلہ و خاندان کے لوگوں کے درمیان تعلقات کا فقدان اور دینی تعلیمات سے لوگوں کا دست بردار ہونا وغیرہ ہے اور یہ سب کچھ اسی طرح سے معاشرہ میں پیدا ہوجائیں گے کہ معاشرہ جاہلیت کے دور کا عکاس بن جائے گا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نام و نشان باقی نہ رہ جائے گا لوگوں کے درمیان نہ تعلقات باقی رہ جائیں گے اور نہ ہی ان کے درمیان مہر و محبت ہوگی بلکہ مسلمان نہایت ذلیل اور رسوا ہوچکے ہونگے اور ان کے مال و دولت کو لوٹنے کے لئے دوسری قومیں کتوں کی طرح آپس میں لوٹ کھسوٹ کریں گی اور وہ لوگ مسلمانوں کے مسائل و قضایا کے حل کرنے میں تحکم سے کام لیں گے اور مسلمین بے روح و بے حس اعضاء و اعصاب کی طرح ہوجائیں گے ہماری یہ کتاب حضرت امام مہدیؑ کے علامات ظہور کے سلسلہ میں ایک خاص قسم کی شکل و صورت احادیث کی روشنی میں پیش کرے گی۔

۱۰۔ اس کتاب کے ابحاث میں ایک بحث حضرت امام مہدیؑ کے ذاتی صفات و کمالات کے بیان پر مشتمل ہے جو بلا شبہہ امام کے آباء و اجداد کی ذات و صفات کی آئینہ دار ہے جو ہر انسان کے لئے سرچشمۂ خیر و برکت تھے خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر اور قوم و قبیلہ کا ہو اور ان پاکیزہ صفات میں بارز ترین صفت ان بزرگواروں کی یہ تھی کہ وہ ظالموں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے اور ان کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے والے تھے اہل بیت طاہرینؑ کے

https://downloadshiabooks.com/

سید و سردار حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

﴿اَلذَّلِيْلُ عِنْدِيْ عَزِيْزٌ حَتّٰى آخُذَ الْحَقَّ لَهُ، وَالْقَوِيُّ عِنْدِيْ ضَعِيْفٌ حَتّٰى آخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ﴾

”ذلیل و رسوا انسان میرے نزدیک عزیز و محترم ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق اس تک پہنچادوں اور قوی و بہادر انسان میرے نزدیک کمزور و حقیر ہے یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق لے لوں“۔[1]

یہ نیک جذبہ ان کے پوتے حضرت امام زمان علیہ السلام کی ذات میں باعنوان احسن پایا جاتا ہے جیسا کہ متواتر روایات اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ جب یہ دنیا ان کے ظہور پُر نور سے منور ہو جائے گی تو وہ ہر طرف عدل و انصاف قائم فرمائیں گے ظلم کو تہس نہس کریں گے لوگوں کے درمیان مساوات و انصاف کے مراکز کی بنیاد ڈالیں گے اور سرکشوں کے ظلم و سرکشی پر مبنی تخت و تاج کو تاراج کرکے رکھ دیں گے۔

۱۱۔ اس کتاب میں ایک بحث ان سادات اور شیعوں کے حالات پر بھی مشتمل ہے جنھوں نے اپنے زمانہ کے سرکش حکام کی جانب سے طرح طرح کے ظلم و ستم سہے ہیں اور ان کے ساتھ بڑی بے دردی و قساوت قلبی کی روش انھوں نے اختیار کر رکھی تھی عباسیوں نے سادات کو دیواروں میں زندہ چنوادیا اور ان پر عمارت بنا دیا ان کے بچوں کو دجلہ اور فرات میں زندہ پھینک دیا اور ان کے وزراء عید کے دنوں میں سادات کے سروں کو اس لئے ان کے پاس بطور تحفہ پیش کرتے تھے تاکہ ان کا تقرب حاصل کریں اہل بیتؑ کے شیعوں

1۔ نہج البلاغہ / ۸۹۔

https://downloadshiabooks.com/

اور چاہنے والوں نے جس قدر ظلم اور ستم، بلا و مصیبت اور قہر و غارت گری کا سامنا کیا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

جہاں تک میرا خیال ہے کہ سادات نے عباسی حکومت کے ایام میں جو ظلم و جور کا سامنا کیا ہے ایک اہم سبب یہ تھا کہ آپ کو اپنے پدر بزرگوار کی زندگی میں مخفی رکھا گیا اور امام حسن عسکریؑ کی رحلت کے بعد تو عباسی حکومت نے اپنی ساری توانائی آپ کو گرفتار کرنے میں صرف کر دی کیونکہ انھیں آپ کے ہاتھوں اپنی حکومت کے زوال کا یقین ہو چکا تھا اس سلسلہ میں ہم آگے مفصل گفتگو کریں گے۔

۱۲۔ اس کتاب کے مباحث میں سے ایک بحث روایات کی روشنی میں حضرت امام منتظرؑ کے زمانۂ ظہور کی حدبندی کرنا ہے اسی طرح یہ تعیین کہ حضرت کی آواز حق کس جگہ سے دنیا بھر میں پہنچے گی اور وہ جگہ مکہ مکرمہ اور خانۂ کعبہ ہے جس کا حج ادا کرنا اللہ نے اپنے تمام بندوں پر فرض کر دیا ہے۔

اسی طرح اس کتاب کے مباحث میں سے ایک بحث امام مہدیؑ کی سیاست اور ان کی روش حکومت کا بیان ہے کہ بیشک آپ تمام انسانوں کے درمیان امن و امان آسودگی و آسائش عام کر دیں گے اور پھر آپ انھیں عدل و انصاف کے وہ مناظر دیکھائیں گے جن کا مشاہدہ انھوں نے تاریخ کے کسی دور میں بھی نہیں کیا ہو گا۔

اس کتاب میں ایک جگہ حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب کے بارے میں بھی گفتگو ہے جس میں ان کی قابلیت اور بھرپور استعداد و کمالات کا تذکرہ ہے جس نے انھیں عظیم ترین مجاہدین کی صف میں قرار دیا ہے جن سے امام مہدیؑ مدد حاصل کریں گے اور جن کی

https://downloadshiabooks.com/

بدولت آپ انسانی زندگی کے ان بہترین اصول وضوابط کو نشر کریں گے اورانسانی زندگی کو ہر جہت سے بلند کر دیں گے یہ ساری بحثیں اس کتاب کے بعض مواد ہیں جن کو میں نے ایجاز و اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے۔

۱۳۔ اس مقدمہ کو پائے تکمیل تک پہنچانے سے پہلے یہ اعلان اور اظہار کرنا درست سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب اس عظیم نمائندہ پروردگار امام مہدیؑ کی حیات طیبہ کے بارے میں مختصر کتاب ہے جن کو اللہ نے دنیا کی اصلاح اور دین کے نظام کی کجی کو دور کرنے کے لئے مہیا کر رکھا ہے۔ میں یہ بات کسی تواضع اور انکساری غلو یا تصنع اور بناوٹ کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ کھلی ہوئی حقیقت اور واقعیت ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کی سیرت و حیات اور ان کے آباء طاہرین کی سیرت وحیات ان کے جد بزرگوار رسول اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھر پور اور کامل طریقہ سے آئینہ دار ہے اور انھیں کی حیات و سیرت کا امتداد ہے وہی رسول اعظم جنھوں نے دنیا کا منھ اپنے علوم و فضائل سے بھر دیا جن کی کنہ و حقیقت کا کوئی بھی کتاب احاطہ نہیں کر سکتی ہے ٹھیک اسی طرح ائمہ طاہرینؑ کی بھی ذوات مقدسہ ہیں جو ان کے اوصیاء اور ان کے علم و حکمت کے وارث ہیں۔

عمومی لائبریری آف امام حسنؑ

باقر شریف القرشی

۱۵؍ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

نجف اشرف عراق

https://downloadshiabooks.com/

سرچشمۂ نور

https://downloadshiabooks.com/

مصلح عظیم الشان حضرت امام زمان علیہ السلام، امید انسانیت و زعیم بشریت کی ولادت باسعادت کے بارے میں گفتگو کرنے سے پہلے ہم مختصر طور پر ان عمدہ اور بے مثل جڑوں کی حیات طیبہ کے چند گوشے بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن سے یہ نور نکل کر کائنات کے ہر افق کو منور اور جہل و نادانی کی تاریکیوں کو دور اور ہر قسم کے شر ظلم و زیادتی اور فساد و تباہی کے عناصر کا خاتمہ کر دے گا۔

آپ کے پدر بزرگوار

حضرت امام منتظرؑ کے پدر بزرگوار ائمہ ھدیٰؑ کی گیارہویں کڑی حضرت امام حسن عسکریؑ ہیں جو کہ اپنے دور میں دنیائے اسلام کے لئے منبع فکر و آگہی اور متقیوں اور خدا کی طرف رجوع کرنے والوں کے سید و سردار تھے اس پر مورخین کا اجماع ہے کہ آپ اپنے دور میں اسلام کی بارز ترین عظیم شخصیت تھے اور عباسی حکومت کہ جس کا تخت و تاج ظلم و ستم پر استوار اور حقوق انسانی کی نیلامی پر قائم تھا اس کی مخالفت کرنے والوں کے سربراہ تھے اور امام کو اس کی وجہ سے زندان اور ظلم و ستم کا بھی سامنا کرنا پڑا اور حکومت وقت نے آپ کو سامراء میں قیام کرنے پر مجبور کر دیا اور آپ کے شیعوں کو آپ سے ملنے جلنے سے مکمل طور پر منع کر دیا۔

ہم نے امام حسن عسکریؑ کی سیرت و حالات کے بارے میں اپنی کتاب (حیاۃ الامام الحسن العسکریؑ) میں تفصیل سے گفتگو کی ہے اور اس کتاب کی آئندہ آنے والی بحثوں میں بھی امام حسن عسکریؑ کی حیات کے بعض گوشوں کی طرف اشارہ کریں گے۔

https://downloadshiabooks.com/

آپ کی مادر گرامی

حضرت امام مہدیؑ کی مادر گرامی کا حسب و نسب روم کی عظیم ترین شخصیت سے ملتا ہے اور جیسا کہ بعض راویوں نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ آپ یشوع کی بیٹی تھیں کہ جن کا نسب قیصر روم پر منتہی ہوتا ہے اور آپ کی ماں کی مادر گرامی کا نسب جناب شمعون سے بھی ملتا ہے جو کہ حضرت عیسیٰ مسیحؑ کے ایک وصی اور حواری تھے۔[1]

یہ عظیم خاتون عفت، ایمان، طہارت اور پاکیزگی میں تمام مسلمان عورتوں میں سر دار مانی جانے والی عورتوں میں سے ایک تھیں ان کی بلندی اور فخر و مباہات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ تاریخ کے عظیم ترین مصلح اور اپنے آباء طاہرین کے بعد سب سے بڑے معاشرہ کی اصلاح کرنے والے کے وجود پُر نور کا پاکیزہ ظرف قرار پائی ہیں۔

آپ کو آپ کے شوہر نامدار امام حسن عسکریؑ کے بیت الشرف میں نہایت درجہ وقار حاصل رہا کیونکہ آپ خود ہی عظیم ذات اور پسندیدہ صفات کی مالک تھیں جیسا کہ امام کی پھوپھی سیدہ جلیلہ جناب حکیمہ جیسی عظیم خاتون آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کرتی ہوئی نظر آتی ہیں اس لئے کہ امام حسن عسکریؑ نے آپ کو بتلا دیا تھا کہ حضرت امام منتظرؑ انھیں سے پیدا ہونگے۔[2]

آپ کا اسم گرامی

اس پاک و پاکیزہ اور محترم و معظم خاتون کے لئے راویوں نے بہت سے اسماء گرامی

1۔ بحار الانوار ج۵۱ / ص۷۔

2۔ بحار الانوار ج۵۱ / ص۱۰۔

https://downloadshiabooks.com/

تاریخ میں نقل فرمائے ہیں:

۱۔ سوسن۔[1]

۲۔ ریحانہ۔[2]

۳۔ نرجس۔[3]

۴۔ صیقل۔[4]

۵۔ خمط۔[5]

اس آخری نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ کے جسم اطہر پر حضرت امام مہدیؑ کے آپ کے شکم مبارک میں وجود کے باعث نور اور تابندگی احاطہ کئے ہوئے تھے۔[6]

آپ کی مدح و ثناء

اس پاک و پاکیزہ خاتون کی شان میں مدح و ثناء پر مشتمل متعدد احادیث حضرات ائمہ ھدیٰؑ سے منقول ہوئی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

1۔ مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول: ۲/ ۱۴۳، اس میں ان کا اسم گرامی صقیل ذکر ہوا ہے۔

2۔ بحار الانوار ج ۵۱/ ص ۱۵۔

3۔ وفیات الاعیان: ۴/ ۱۷۶، الارشاد: ۲/ ۳۳۹۔

4۔ شرح اصول الکافی: ۶/ ۲۲۸، روضۃ الواعظین: ۲۲۶، وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۲۵۳، کمال الدین: ۴۱۷۔

5۔ بحار الانوار ج ۵۱/ ص ۲۴، وفیات الاعیان: ۴/ ۱۷۶۔

6۔ کمال الدین ج ۲ ص ۳۹۷۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۔ نہروان میں خوارج کو کچلنے کے بعد امام علی علیہ السلام نے ایک خطبہ دیا جس میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے موضوع اور مستقبل میں پیش آنے والے بعض حادثات اور واقعات پر گفتگو کرتے ہوئے امام علیؑ نے حضرت امام مہدیؑ کی مادر گرامی کی مدح و ثناء میں ارشاد فرمایا: ''يَابْنَ خِيَرَةِ الْاِمَاءِ ، مَتیٰ تُنْتَظَرُ ؟ أَبْشِرْ بِنَصْرٍ قَرِيْبٍ مِنْ رَبٍّ رَحِيْمٍ''

''اے بہترین کنیز کے لال! کب تک تیرا انتظار کیا جاتا رہے گا تجھے رب رحیم کی جانب سے عنقریب نصرت کی بشارت ہو''۔(1)

۲۔ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا اے فرزند رسول خدا! آپ اہل بیتؑ میں سے قائم کون ہے ؟ تو امام نے فرمایا: ''يَا اَبَا بَصِير هُوَ الْخَامِسُ مِنْ وِلْدِ ابْنِی مُوسیٰ ، ذٰلِکَ ابْنُ سَيِّدَةِ الْاِمَاءِ ، يَغِيبُ غَيْبَةً يَرْتَابُ فِيهِ الْمُبْطِلونَ ، ثُمَّ يُظْهِرُهُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلیٰ يَدِهِ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا...''

'' اے ابو بصیر! وہ میرے لال موسیٰ کی اولاد سے پانچواں فرزند ہو گا وہ تمام کنیزوں کی سردار کا بیٹا ہو گا اس کی ایسی غیبت ہو گی کہ باطل پرست اس کی ذات میں شک کرنے لگیں گے اس وقت انھیں اللہ ظاہر فرمائے گا اور انھیں روئے زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک ہر جگہ فتح و کامرانی عطا فرمائے گا''۔(2)

۳۔ محمد بن عصام اپنے سلسلۂ سند سے ابو بصیر کے ذریعہ حضرت امام محمد باقر علیہ

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۴۳۴۔

2۔ کمال الدین ج ۲ ص ۳۴۵۔

https://downloadshiabooks.com/

السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا:
''بِالْقَائِمِ عَلامَتَانِ : شَامَةٌ فِي رَأْسِهِ ، وَشَامَةٌ بَيْنَ كِتْفَيْهِ مِثْلُ وَرَقَةِ الآسِ، ابْنُ سِبِيَّةٍ وَابْنُ خِيَرَةِ الْاِمَاءِ''

'' قائم کی دو علامتیں ہیں ان کے سر مبارک میں تل ہو گا اور ان کے دونوں کاندھے کے مابین ریحان کے پتے کی طرح تل ہو گا آپ ایک اسیر خاتون اور تمام کنیزوں کی سید و سردار خاتون کے فرزند ہیں''۔[1]

اس طرح کی اور بھی روایات ائمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی ہیں جو اس عظیم خاتون کی عظمت و منزلت کو اجاگر کرتی ہیں اور آپ کی بلندی اور عظمت پر آپ کے کنیز ہونے سے کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ اسلام نے انسانوں کے درمیان اس طرح کے فرق کی دیواریں ڈھادی ہیں اور تقویٰ و اطاعت خداوندی کو امتیاز اور برتری کا معیار قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کو نہیں۔

مبارک فرزند

آسمان دنیا عظیم مولود اور اس مصلح اکبر کی ولادت سے جگمگا اٹھا جو اسلام کو اس کی بہار اور نعمتوں کو بحال کرے گا اور بشریت کو ظلم و جور اور سرکشی کی تاریکیوں سے باہر نکالے گا اس مولود مبارک پر اللہ کا خاص لطف اور عظیم عنایت یہ تھی کہ اس نے ان کے حمل اور ولادت دونوں کو اسی طرح مخفی رکھا جس طرح حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی ولادت کو مخفی رکھا تھا۔

1۔غیبۃ النعمانی ص ۲۱۶ حدیث ۵ اور ص ۲۲۹ حدیث ۱۰۔

https://downloadshiabooks.com/

مورخین نے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی پھوپھی سیدۂ جلیلہ حضرت حکیمہ خاتون بنت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو طلب فرمایا جو عفت و طہارت اور پاکیزگی میں اپنی جدۂ ماجدہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے مشابہ تھیں اور جن کا شمار عبادت گذار سیدانیوں میں ہوتا تھا جب آپ امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پہنچیں تو امام نے بڑی تعظیم و تکریم کی اور فرمایا:

"اے پھوپھی جان! آج کی شب آپ ہمارے یہاں روزہ افطار فرمائیں اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ولی اور خلائق پر اپنی حجت اور میرے بعد میرے خلیفہ کی ولادت سے آپ کو مسرور و شادمان کرے گا"۔

حضرت حکیمہ خاتون خوشی و مسرت کی موجوں میں ڈوب کر امام کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں: اے میرے سید و سردار! میں آپ پر قربان! یہ وارث کس خاتون سے معرض وجود میں آئے گا؟ امام حسن عسکریؑ نے ان سے فرمایا: حضرت سوسن خاتون سے۔[1]

حضرت حکیمہ خاتون نے جناب سوسن خاتون کی طرف دیکھا مگر آثار حمل نہ دیکھ کر امام حسن عسکریؑ سے عرض کیا: یہ حاملہ نہیں ہیں! حضرت امام حسن عسکریؑ مسکرائے اور ان سے فرمایا:

" جب طلوع فجر کا وقت ہوگا تو آپ کے سامنے حمل کے آثار نمایاں ہو جائیں گے اس لئے کہ جناب سوسن کی مثال مادر موسیٰ کی سی ہے کہ ولادت ہونے تک کسی کو حمل کی خبر

1۔ بحار الانوار ۵۱/۷/۱۔

https://downloadshiabooks.com/

نہ ہوئی تھی کیونکہ فرعون حضرت موسیٰ کی تلاش میں حاملہ خواتین کے شکم کو چاک کر دیتا تھا اور یہ میرا لال حضرت موسیٰ کی نظیر ہے"۔(1)

حضرت حکیمہ خاتون نے امام حسن عسکریؑ کے یہاں قیام فرمایا اور جب نماز مغربین کا وقت ہو گیا تو مغرب و عشاء کی نماز پڑھی اس کے بعد جناب سوسن خاتون کے ساتھ روزہ افطار فرمایا اور پھر اپنے بستر پر تشریف لے گئیں اور سو گئیں پھر بیدار ہوئیں تو جناب سوسن خاتون کے یہاں آثار ولادت نظر نہ آئے جب رات کا آخری حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھیں اور نماز شب بجالائیں اور جب آپ نماز شب کی آخری رکعت یعنی نماز وتر میں پہنچیں تو جناب سوسن خاتون گھبرا کر اٹھیں اورانھوں نے بھی نماز شب ادا کی نماز ختم ہوئی تھی کہ درد زہ کا احساس ہوا جناب حکیمہ خاتون ان کی جانب یہ کہتی ہوئی بڑھیں:

کیا آپ کچھ احساس کر رہی ہیں ؟ جناب سوسن خاتون نے گھبرائی ہوئی آواز کے ساتھ جواب دیا: میں شدید درد محسوس کر رہی ہوں تو نہایت شفقت اور مہربانی کے ساتھ جناب حکیمہ خاتون یہ کہتی ہوئی ان کے پاس آئیں اور فرمایا: انشاء اللہ آپ کو کوئی خوف لاحق نہیں ہو گا۔

ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ جناب سوسن خاتون کے یہاں اس عظیم مبارک فرزند کی ولادت ہوئی جو زمین کو ظالموں کے ظلم و جور اور سرکشوں کے رجس اور پلیدگی سے پاک کر کے زمین پر حکومت الٰہی کا قیام کرے گا۔

اس مبارک مولود کی وجہ سے حضرت امام حسن عسکریؑ کو بے پناہ مسرت حاصل

1۔ بحار الانوار ۵۱/۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

ہوئی اور آپ نے بنی عباس کے ان ظالم حکمرانوں کی باتوں کی تردید کرنا شروع کردی جن کی یہ خام خیالی تھی کہ وہ انھیں قتل کرکے نسل سے محروم کردیں گے اس وقت آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے: ''زعم الظلمة انهم يقتلوني ، ليقطعوا هٰذاالنسل، فكيف رأوا قدرة الله؟! ''

''ظالموں کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کردیں گے تاکہ اس نسل کو منقطع کردیں تو پھر انھوں نے قدرت الٰہی کو کیسا پایا؟!''۔[1]

ولادت باسعادت

جناب حکیمہ خاتون نے مبارک نومولود کو اٹھایا اور امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں امامؑ نے نہایت خوشی اور انبساط کے ساتھ بچے کو اپنے دست مبارک پر لیا اور ولادت کے شرعی مراسم کو ادا کیا داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی یعنی اس نومولود کے کانوں سے سب سے پہلے 'اللہ اکبر... لا الٰہ الا اللہ' کی صدا ٹکراتی رہی بے شک امام حسن عسکریؑ نے اپنے لال کو ان کلمات کے ذریعہ روحانی غذا فراہم کی جو وجود و ہستی کا راز اور انبیاء کا نغمہ ہے اور بچے کے قلب و جگر کو اس سے بھر دیا اور یہ صدا ان کے جذبات و احساسات میں سرایت کرگئی اور حضرت عیسیٰ مسیح کی طرح اس نومولود نے گویا ہو کر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿وَنُرِيْدُ اَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ٭وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُوْنَ﴾

1۔ بحار الانوار ۵۱/ ۳۰۔

https://downloadshiabooks.com/

"اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور بنا دیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انھیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کا وارث قرار دیدیں، اور انھیں روئے زمین کا اقتدار دیں اور فرعون وہامان اور ان کے لشکروں کو انھیں کمزوروں کے ہاتھوں سے وہ منظر دکھلائیں جس سے یہ ڈر رہے ہیں"۔ (1)

اور اس طرح مخفی طریقہ سے اس وقت ولی خدا اور بندوں پر اللہ کی حجت کی ولادت ہوتی ہے کیونکہ اس سرکش حکومت کے کارندوں سے خطرہ تھا جو بڑی شدید نگہبانی و جاسوسی کر رہے تھے تا کہ آپ کا کام تمام کر دیں۔

جناب حکیمہ خاتون نے مبارک نومولود کو اپنی آغوش میں لے کر بوسہ دیا اور فرمایا: میں نے اس فرزند کے وجود سے ایسی خوشبو محسوس کر رہی ہوں کہ جو اس سے قبل میں نے کسی سے محسوس نہیں کی ہے امام حسن عسکریؑ نے ان کی گود سے دوبارہ اپنے لال کو آغوش میں لے کر فرمایا: "أَسْتَوْدِعُکَ الَّذِی اسْتَوْدَعَ أُمَّ مُوسیٰ، کُنْ فِی دِعَةِ اللّٰهِ وَسِتْرِهِ وَکَنَفِهِ وَجَوَارِهِ"۔

"میں تمھیں اس ذات کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد مادر موسیٰ نے موسیٰ کو کیا تھا اے میرے لال! جاؤ خدا کی پناہ میں اس کے حجاب اور اس کی حفاظت میں رہو" پھر امامؑ نے جناب حکیمہ خاتون سے فرمایا: " آپ اس مبارک مولود کو ان کی ماں کے حوالہ کر دیں اور اس مولود کی خبر اس وقت تک کسی کو نہ دیں جب تک کہ مقدر امر کی مدت پوری نہ ہو جائے"۔ (2)

1۔ سورہ قصص ۲۸/ ۵و۶۔

2۔ بحار الانوار ۵۱/ ۱۹۔

https://downloadshiabooks.com/

عمومی ولیمہ

نومولود کی ولادت کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے بھاری مقدار میں گوشت اور روٹی خریدنے کا حکم دیا جسے سامراء کے فقراء کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔[1] اور اسی طرح آپ کے عقیقہ میں ستر دنبہ ذبح کیا اور ان میں سے چار دنبہ اپنے صحابی ابراہیم کو بھیجا اور ان کے نام خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد تحریر فرمایا: ''هٰذِهٖ عَنِ ابْنِی مُحَمَّدٍ الْمَهْدِیِّ، کُلْ مِنْهَا وَأَطْعِمْ مَنْ وَجَدْتَ مِنْ شِیْعَتِنَا''۔

''یہ میرے لال محمد مہدی کے عقیقہ کا گوشت ہے اسے تم بھی کھاؤ اور ہمارے شیعوں میں سے جو مل جائے اسے بھی کھلاؤ''۔[2]

ولادت کی شیعوں کو بشارت

شیعیان اہل بیتؑ نے اپنے، امام حجت خلائق، امام منتظرؑ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کی اور فرح و مسرت کی موجوں میں ڈوبنے لگے اور شیعوں نے یہ خوشخبری حمزہ بن ابی الفتح کو بھی دی اور ان سے کہا کہ مبارک ہو شب گذشتہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکریؑ کے یہاں فرزند کی ولادت ہوئی ہے اور آپ نے انھیں پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے انھوں نے پوچھا: ان کا نام کیا ہے؟ ان سے کہا گیا: ان کا نام محمد اور کنیت جعفر ہے۔[3]

1۔ بحار الانوار ۱۹/۵۱۔

2۔ بحار الانوار ۱۹/۵۱۔

3۔ بحار الانوار ۱۵/۵۱، اور صحیح یہ ہے کہ ان کی کنیت ابو جعفر ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

ولادت کی تبریک

امامؑ کی ولادت کی وجہ سے تمام شیعوں کے درمیان بے پناہ خوشی پھیل گئی اللہ کے بعض نیک بندوں اور بزرگوں نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں مبارک نومولود کی ولادت کی مبارک باد پیش کی انھیں مبارک باد پیش کرنے والوں میں سے ایک حسن بن حسین علوی ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سامراء میں ان کے لال حضرت قائم کی ولادت کی مبارک باد پیش کی۔[1]

ہر زمانہ میں شیعہ ان کی ولادت کے نہایت نورانی و پر مسرت موقع پر ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرتے رہے ہیں شعرائے کرام نے اس مبارک مولود کی عید میلاد میں اظہار مسرت کے لئے کیا اچھے اچھے قصیدے کہے ہیں جناب علامہ محمد سماوی فرماتے ہیں:

يَا لَيلَةً قَد أَسفَرَتْ عَنْ مَوْلِدٍ	طَرِبَ الزَّمَانُ بِهِ وَطَابَ الحِينُ
وَتَبَلَّجَت طُرُقُ العُلیٰ وَتَبَیَّنت	آیُ الهُدیٰ وَأَضَاءَ مِنْهُ الدِّينُ
وَتَوَطّد الاِسلامُ وَالاِيمانُ والـ	ـتُبيانُ وَالاِمكانُ وَالتَّمكينُ
وَتَباشَرَ (الْبيتُ الحَرامُ) و(طَيبَةُ)	وَمَعاقِل مِن بَعدِهَا وَحُصونُ
وَضَحَ الهُدَیٰ وَبَدا ضَمِيرُ النَّشأَةُ ا	أُولیٰ وَأَظهَرَ سِرُّهَا المَخزونُ
وَتَفَايَضَ الجودُ الَّذی مِن أَجْلِهِ	قَامَ الوجودُ وَكَوَّنَ التَّكوِينُ

1۔ بحار الانوار ۱۶/۵۱، غیب طوسی ۲۳۰۔

https://downloadshiabooks.com/

یُهنّیء النُّبوُّةَ وَالاِمَامَةَ قَائِمُ　　بِالحَقِّ مَرفُوعُ لِمَنَارِ مَکِینُ

وَیُبَلّغُ الآمَالَ بَدرٌ طَالِعٌ　　لِلنَّاظِرِینَ وَمطلَعٌ مَیمُونُ

مَلَکٌ عَلَیهِ مِنَ المَهَابَةِ حَاجِبٌ　　لٰکِنَّهُ لِسَمَاحَةٍ مَقرُونُ

"وہ رات کتنی پر کیف تھی جو آپ کی آمد کی وجہ سے روشن ہوگئی، زمانہ وجد میں آگیا اور وقت کا ہر لمحہ پاکیزہ اور معطر ہوگیا۔ اور ان کی آمد سے بلندیوں کے راستے روشن ہو گئے ہدایت کی نشانیاں واضح ہو گئیں اور ان کی آمد سے دین اسلام کو ضیاء مل گئی۔ اسلام، ایمان، تبیان (قرآن وغیرہ) عالم امکان اور قوت و غلبہ سب کے سب مضبوط و پائیدار ہو گئے۔ خانۂ خدا مدینہ منورہ اور اس کے بعد (نجف الاشرف، کربلائے معلی، کاظمین، سامراء اور خراسان وغیرہ) تمام دینی مراکز اور قلعوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کی۔ راہ رشد و ہدایت واضح ہوگئی نشأۃ اولیٰ کا راز کھل گیا اور اس کا راز نہاں آشکار ہوگیا۔ جس کی وجہ سے یہ دنیا خلق ہوئی تھی اور آج تک باقی ہے اس کے جود و کرم کا فیض جاری ہو چکا ہے۔ آج ہم قائم برحق منارۂ ہدایت اور بلند مرتبہ (امام منتظرؑ) کو خطاب کر کے اپنے دلی جذبات اور آرزوؤں کو بیان کریں گے۔ اور آپ کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم ہوگا کہ بادشاہ بھی آپ کا دربان ہوگا اور اس میں آپ کے قریب آنے کی ہمت نہ ہوگی لیکن آپ کی ذرہ نوازی اور کرم فرمائی کا یہ عالم ہوگا کہ وہ آپ کے قریب ہی ہوگا"۔ [1]

اس مبارک مناسبت کے موقع پر نظم کہنے والوں اور قصیدہ کہنے والوں میں سے ایک الہامی شاعر جناب کاظم آل نوح ہیں انھوں نے اپنے ایک قصیدہ میں فرمایا:

1۔ منن الرحمن ج ۲ ص ۲۳۳۔

https://downloadshiabooks.com/

بِلَیلَةِ نِصفِ شَعبانَ عَلَینا أَطَلَّ البِشرُ وَهُوَ لَها قَرینُ

وَلِلشِّركِ التَّلیدِ هَوَت صُروحٌ وَلِلكُفرِ الطَّریفِ هَوَت حُصونُ

بِمَولِدِهِ استَحالَ الكَونُ نوراً قُبَیلَ الفَجرِ وانجَلَتِ الدُّجونُ

اذلَّ اللّٰهُ فِیهِ كُلَّ دِینٍ كَمَا قَد عَزَّ لِلاِسلامِ دِینُ

" نیمۂ شعبان کی شب بشریت جھوم اٹھی اور اسے جھومنا بھی چاہئے کیونکہ آپ کی آمد سے دیرینہ شرک کے عالی شان محل ڈھے گئے اور نئ جاہلیت وکفر کے قلعے مسمار ہو گئے ۔ آپ کی طلوع فجر سے پہلے آمد کی وجہ سے پوری کائنات نورانی اور روشن ہو گئی اور کفر و شرک کی گھن گھور گھٹا کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ اللہ نے ان کے وجود ذی جود کی بدولت تمام ادیان ومذاہب کو ذلیل ورسوا اور دین اسلام کو عزت دار بنادیا"۔ [1]

آپ کا اسم گرامی

آپ کا اسم گرامی توبعینہ وہی ہے جو انسانیت کو گمراہی سے نجات دلانے والے آپ کے جد نامدار رسول اعظمؐ کا ہے اور ان کا یہ لال آخری اور بارہواں وصی و جانشین بھی انھیں کی طرح بشریت کو ہلاکت و ضلالت سے نجات دے گا اور اس بات پر مورخین اور راویان حدیث کا اتفاق واجماع ہے کہ امام زمان علیہ السلام کا نام مبارک خود ان کے جد نامدار حضرت رسول خداؐ نے رکھا تھا۔ [2]

1۔ منن الرحمن ج ۲ ص ۲۳۵۔

2 ۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر ص ۵۱۔

https://downloadshiabooks.com/

آپ کے القاب

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بہت سے مکرم و معظم القاب ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ مہدی: یہ لقب آپ کے دوسرے القاب سے کہیں زیادہ مشہور و معروف ہے اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو حق کی ہدایت اور ان کی ہر امر مخفی کی طرف رہنمائی کریں گے۔[1] اس لقب کا اطلاق خود رسول خداؐ پر ہوا ہے جیسا کہ حضرت رسول خداؐ کے مرثیہ میں جناب حسان بن ثابت فرماتے ہیں:

مـا بـالُ عَيـنی لا تَنـامُ كَأَنَّمـا   كُحّلَـت مآقِيهـا بِكُحـلِ الأَرمَـدِ

جَزَعـاً عَـلَى المَهـدِيّ أصبحَ ثاويـاً   يـا خَـيرَ مَـن وَطِـأَ الحَصا لا تَبعُـدِ

''کیا بات ہے کہ میری آنکھ سونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے جیسے میری آنکھ میں آشوب چشم کا سرمہ پڑ گیا ہو اور میں مہدی حضرت رسول خداؐ کی جدائی پر جزع و فزع کر رہا ہوں جو زیر لحد آرام کر رہے ہیں اے روئے زمین پر چلنے والوں میں سب سے بہتر! اے کاش آپ ہم سے دور نہ ہوئے ہوتے''۔[2]

حضرت رسول خداؐ اپنی ایک دعا میں فرماتے ہیں: ''اَللّٰهُمَّ زَيِّنّا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّينَ''۔

1۔ بحار الانوار: ۵۱/ ۳۰۔

2۔ دیوان حسان بن ثابت ص ۹۷۔

https://downloadshiabooks.com/

”بار الٰہی! ہم کو زینت ایمان سے مزین رکھ اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا قرار دے“۔[1]

یہ لقب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ذات کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ توابین کے سردار جناب سلیمان بن صرد خزاعی نے دعا کی: ” اے اللہ ! حضرت امام حسینؑ شہید ابن شہید، مہدی ابن مہدی پر رحمت نازل فرما۔[2]

اب یہ لقب شریف حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مختص ہو گیا ہے اور جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو ان کے علاوہ کسی اور کی طرف ذہن نہیں جاتا کہ اسے ابن منظور اور زبیدی نے ذکر کیا ہے۔[3]

۲۔ قائم: آپ کے شریف القاب میں سے ایک لقب قائم ہے کیونکہ آپ حق کو قائم فرمائیں گے جیسا کہ آپ کے لئے قائم آل محمد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔[4]

۳۔ منتظر: یہ لقب آپ کے لئے اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ مومنین بڑی بے صبری کے ساتھ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔[5]

۴۔ حجت: یہ لقب آپ کا اس لئے پڑا کیونکہ آپ اللہ کے بندوں اور اس کی

1۔ مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۶۴۔

2 ۔ تاریخ الامم والملوک ج ۴ ص ۴۵۶۔

3۔ لسان العرب ج ۳ ص ۴۸۷ وج ۱۵ ص ۵۹، تاج العروس ج ۱ ص ۴۰۹ وج ۱۰ ص ۳۳۲۔

4۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۰۔

5۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۰۔

https://downloadshiabooks.com/

ساری مخلوقات پر آپ اللہ کی حجت ہیں۔(1)

۵۔ خلف صالح: اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ دنیائے اسلام کے گرامی ترین خاندان کے عظیم ترین خلف صالح ہیں۔(2)

یہ تھے آپ کے بعض عمدہ القاب۔

آپ کی کنیت

یہ طے شدہ بات ہے کہ جناب رسول خداؐ نے خود ہی اپنے آخری وصی اور جانشین امام منتظرؑ کی کنیت ''ابو عبد اللہ'' قرار دی تھی اور ایک قول ہے کہ آپ کی کنیت ''ابو جعفر'' اور ''ابو القاسم'' بھی ہے۔(3)

سال ولادت

مصلح عظیم حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت باسعادت سنہ ۲۵۵ھ مطابق سنہ ۸۶۹ع میں ہوئی ایک قول یہ ہے کہ سنہ ۲۳۲ھ میں آپ کی ولادت ہوئی ہے۔(4)

حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کی ولادت باسعادت مبارک اور بابرکت رات نیمۂ شعبان میں واقع ہوئی جو مقدس ترین راتوں میں سے ایک ہے بعض روایات میں اسے لیلۃ

1۔ بحار الانوار ۵۱ ص ۲۳۔

2۔ کمال الدین ص ۴۳۴۔

3۔ روضۃ الشہداء ص ۳۲۶۔

4۔ وفیات الاعیان ج ۲ ص ۴۵۱، اصول الکافی ج ا ص ۵۴۱، بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۰۔

https://downloadshiabooks.com/

القدر میں شمار کیا گیا ہے کہ جس میں تمام امور کا قدرت فیصلہ لیتی ہے اور اس مبارک شب میں دنیا بھر کے آزاد لوگوں کے پیشوا، ریحانۂ رسول خداؐ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

شب ولادت دعا کی استجابت

جس شب میں حجت خدا امام مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اس میں ائمہ ھدیٰ علیہم السلام سے منقول اوراد و اذکار اور دعاؤں کا پڑھنا مستحب قرار دیا گیا ہے اور اس شب میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

''اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُودِهَا ، وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا ، اَلَّتِي قَرَنْتَ اِلىٰ فَضْلِهَا فَضْلاً ، فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَعَدْلاً ، لا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ ، وَلا مُعَقِّبَ لِآيَاتِكَ ، نُورُكَ الْمُتَأَلِّقُ ، وَضِيَاؤُكَ الْمُشْرِقُ ، وَالْعَلَمُ النُّورُ فِي طَخْيَاءِ الدَّيْجُورِ ، الْغَائِبِ الْمَسْتُورُ ، جَلَّ مَوْلِدُهُ ، وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ ، وَالْمَلَائِكَةُ شُهَّدُهُ ، وَاللّٰهُ نَاصِرُهُ وَ مُؤَيِّدُهُ ، اِذَا آنَ مِيعَادُهُ ، وَالْمَلَائِكَةُ اَمْدَادُهُ ، سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِي لا يَنْبُو ، وَنُورُهُ الَّذِيْ لا يَخْبُو ، وَذُو الْحِلْمِ الَّذِيْ لا يَصْبُوْ ، مَدَارُ الدَّهْرِ ، وَنَوَامِيسُ الْعَصْرِ ، وَ وُلاةُ الْاَمْرِ ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيهِمُ الذِّكْرُ مَا يَتَنَزَّلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، وَاَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ ، تَرَاجِمَةُ وَحْيِهِ ، وَوُلاةِ اَمْرِهِ وَنَهيِهِ۔

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلىٰ خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمْ ، الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ ، اَللّٰهُمَّ وَاَدْرِكْ بِنَا اَيَّامَهُ وَظُهُورَهُ وَقِيَامَهُ ، وَاجْعَلْنَا مِن اَنْصَارِهِ ، وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهِ ، وَاكْتُبْنَا فِي اَعْوَانِهِ وَخُلَصَائِهِ ، وَاَحْيِنَا فِيْ دَوْلَتِهِ نَاعِمِينَ ، وَبِصُحْبَتِهِ غَانِمِينَ ، وَبِحَقِّهِ قَائِمِينَ ، وَمِنَ السُّوءِ سَالِمِيْنَ ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

https://downloadshiabooks.com/

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَصَلَوَاتُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ ، وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ ، وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ''۔

''خدایا! ہماری اس رات اور اس کے مولود اور تیری حجت اور اس کے موعود کا واسطہ کہ جس کے فضل سے مزید فضیلت کو ملایا ہے تو تیرا کلمہ صداقت و عدالت کے اعتبار سے مکمل ہو گیا تیرے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے اور تیری آیتوں میں کوئی تعقیب نہیں ہے تیرا نور روشن، تیری ضیا منور اور نور و نشانی اس تاریک شب میں وہ امام غائب و پنہاں ہیں جس کا مولد معظم اور جس کے ظہور کا مقام، مکرم ہے اور ملائکہ اس کے گواہ ہیں اور اللہ ناصر اور موید ہے جب اس کے ظہور کا وقت آجائے گا تو ملائکہ اس کے مدد گار ہوں۔ وہ خدا کی تلوار ہے جو کند نہیں ہوتی ہے اور اللہ کا نور ہے جو کبھی نہیں بجھتا وہ صاحب حلم ہے جو سبک سر نہیں ہوتا۔ مدار روزگار اور نگہبان زمانہ ہے اور ولی امر ہے اور ان پر وہ چیزیں نازل ہوتی ہیں جو شب قدر میں نازل ہوئی ہیں وہ صاحبان حشر و نشر ہیں اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور اس کے امر و نہی کے والی ہیں خدایا درود نازل فرما امام خاتم اور امام قائم پر جو دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں خدایا ہم کو ان کے ظہور اور ان کے قیام کے ایام تک پہنچادے اور ہم کو ان کے انصار میں قرار دے اور ہمارے اقدام کو ان کے انتقام سے ملادے اور ہم کو ان کے مددگاروں میں اور ان کے مخلصین میں لکھ دے اور ہم کو زندہ رکھ ان کی حکومت میں نعمت کے ساتھ اور ان کی صحبت کے فائدہ کے ساتھ اور ان کے حق کے ساتھ قائم رکھ اور ہر برائی سے محفوظ رکھ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

اور ساری حمد عالمین کے رب خدا کے لئے ہے اور اس کا درود ہمارے سردار محمد خاتم النبیین اور سید المرسلین اور ان کے سچے اہل بیتؑ پر اور ان کی ناطق عترت پر اور لعنت

https://downloadshiabooks.com/

کر تمام ظالموں پر اور فیصلہ کر ہمارے اور ان کے درمیان اے بہترین حکم کرنے والے"۔

وہ رات کہ جس میں قائم آل محمد علیہم السلام پیدا ہوئے ہیں اسلام کی مقدس ترین و عظیم راتوں میں سے ایک ہے اس لئے کہ اس رات میں وہ پیدا ہوا ہے جو حق اور عدل و انصاف کا قیام کرے گا، ظلم و جور کو نیست و نابود کردے گا اور اللہ کے علاوہ تمام وہ بت اور جھوٹے خدا جن کی پرستش کی جاتی ہے سب کو تہس نہس کر دے گا۔

شیعوں سے تعارف

حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے عظیم لال کو اپنے خالص شیعوں اور نیک لوگوں کے سامنے پیش کیا تا کہ وہ انھیں اچھی طرح پہچان لیں کوئی منکر ان کے وجود کا انکار نہ کر سکے اور کسی شکّی کے لئے ان کی ذات میں شک و تردید کی گنجائش باقی نہ رہے جناب معاویہ بن حکیم ، محمد بن ایوب، محمد بن عثمان ان سب نے روایت کی ہے کہ ابو محمد حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے فرزند (حضرت مہدیؑ) کو ہمارے سامنے پیش کیا اس وقت ہم آپ کے بیت الشرف میں تھے اور ہماری تعداد چالیس تھی امامؑ نے فرمایا: "هٰذا اِمَامُكُمْ مِنْ بَعْدِی، وَخَلِيْفَتِي عَلَيْكُمْ ، أَطِيْعُوهُ وَلا تَتَفَرَّقُوا مِنْ بَعْدِی فِي اَدْيَانِكُمْ فَتَهْلِكُوا، أَمَا اِنَّكُمْ لا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا"۔

" یہ میرے بعد تمہارے امام اور تمہارے اوپر میرے وصی و جانشین ہیں ان کی اطاعت کرو اور دین و مذہب میں میرے بعد تفرقہ نہ کرنا کہ ہلاک ہو جاؤ گے آگاہ ہو جاؤ کہ آج کے بعد پھر تم انھیں نہیں دیکھ سکو گے"۔

یقینا امام حسن عسکریؑ نے ان کے اوپر حجت تمام کر دی اور انھیں اپنے زمانے کے

https://downloadshiabooks.com/

امام سے روشناس کرادیا تاکہ وہ لوگ سچے گواہ بن جائیں اور جو انھوں نے دیکھا اس سے دوسروں کو آگاہ کردیں۔

صفات اور خدوخال

حضرت امام مہدیؑ میں انبیاء کرام اور اوصیاء عظام کے جملہ صفات و علامات پائے جاتے ہیں ان کے رخ انور پر نور امامت اور ہیبت انبیاء نمایاں ہے روایت میں آپ کے خد و خال کا ذکر ان الفاظ میں ہوا ہے:

ا۔ ابو سعید خدری نے جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ مِنْ عِتْرَتِي رَجُلاً أَفْرَقَ الثَّنَايَا، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلاً، وَيُفِيضُ الْمَالَ فَيْضاً''

''یقینا میری عترت سے اللہ ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا کہ جس کے دندان مبارک کے درمیان ذرا فاصلہ ہوگا پیشانی روشن ہوگی، وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور مال و دولت کو فراوان کر دے گا۔[1]

اس طرح کی کثیر روایات حافظین اہل سنت نے جناب رسول خداؐ سے نقل کی ہیں جو جناب رسول خداؐ کے پوتے حضرت امام منتظرؑ کے صفات اور خدوخال کو بیان کرتی ہیں۔

۲۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جناب امام زمانؑ کی توصیف میں فرماتے ہیں: ''اِنَّهُ أَجْلَى الْجَبِينِ، أَقْنَا الْأَنْفِ، ضَخِمُ الْبَطْنِ، أَذْيَلُ الْفَخِذَيْنِ، أَبْلَجُ

1۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر ص ۶۱۔

https://downloadshiabooks.com/

الثَّنَايَا، بِفَخِذِهِ الْيُمْنىٰ شَامَةٌ''

'' آپ کی پیشانی نہایت کشادہ نتھنے تنگ اور وسط سے ذرا سا نمایاں، شکم کشادہ، رانیں چوڑی، دندان چمکتے ہوئے اور داہنی ران پر تل ہو گا''۔[1]

۳۔ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین کے سلسلہ سند کے ساتھ عترت طاہرہ کے سید و سردار جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام امیر المومنینؑ نے منبر پر فرمایا: ''يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِی فِی آخِرَ الزَّمَانِ ، أَبْيَضُ اللَّونِ ، مُشْرَبٌ بِالْحُمْرَةِ، مُنْدَحِّ الْبَطْنِ ، عَرِيضُ الْفَخِذَيْنِ ، عَظِيْمُ مَشَاشِ الْمَنْكِبَيْنِ، شَامَةٌ عَلىٰ لَوْنِ جِلْدِهِ، وَشَامَةٌ عَلىٰ شَبَهِ شَامَةِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ''۔

'' آخری زمانہ میں میری اولاد سے ایک شخص ظہور کرے گا جو گورا مائل بہ سرخ چہرے والا شکم کشادہ اور چوڑی رانوں والا اور کاندھے بھرے بھرے ہوں گے اس کی جلد پر جلد کے رنگ کا ایک تل ہو گا اور دوسرا رسول خداؐ کے تل کی طرح تل ہو گا''۔[2]

یہ بات طے ہے کہ نبی و آل نبی علیہم السلام سے وارد روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام منتظر علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور بہترین شکل و شمائل والے ہیں اور آپ کا رخ اقدس نور امامت کے باعث اس قدر منور ہے کہ سب کی پیشانیاں سجدہ ریز اور تسلیم ہیں۔ الہامی شاعر سید حسن اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ص۴۰۷، عقد الدرر ص۶۵۔

2۔ کمال الدین ص۶۵۳۔

https://downloadshiabooks.com/

طَلَعَ الجَمالُ بِوَجْهِهِ الوَضّاحِ — وَسَرَی النَّسِیمُ بِوَجْهِهِ الفَیّاحِ

رَشاً کَأَنَّ جَبینَهُ صُبحٌ بَدَا — أَو أَنَّهُ نُورٌ لِکُلِّ صَباحِ

نَاشَدتهُ أَنْتَ الْهِلالَ أَجابَنی — طَوقُ الهِلالِ یَکونُ نَقشَ وِشاحی

لَم أدرِ مِن لُطفٍ تَکوّنَ جِسمُهُ — أَو أَنَّهُ مِن عالَمِ الأَرْواحِ

کُتِبَ الجَمالُ عَلیٰ صفحَةِ خَدِّهِ — طوفوا فَهَذی کَعبةَ الْمُرتَاحِ

ماءُ الشَّبابِ بِخَدِّهِ مَتَّرَقرِقٌ — کَزجاجَةٍ ضَمَّت علیٰ مِصْباحِ

قَد قُلتُ لَمّا أَن تَجَلّیٰ وَجهُهُ — سُبْحَانَ رَبِّی خالِقِ الاِصباحِ

”آپ کے منور چہرے کی وجہ سے حسن و جمال طلوع ہو گیا ہے اور آپ کی انتہائی سخی شخصیت کے باعث نسیم صبح متحرک ہو گئی ہے۔ ان کی جبین مبارک نہیں گویا صبح نمودار ہو گئی ہے یا یہ ہر صبح کے لئے روشنی و ضیاء بن گئی ہے۔ میں نے جب یہ کہا کہ تم ہی ہلال فلک ہو تو جواب ملا ہلال فلک کی کمان تو میرے ارد گرد گھومتی ہے میں نہیں جانتا کہ ان کا جسم ہی لطیف ہے یا وہ عالم ارواح کا جسم ہے۔

حسن و خوبصورتی ان کے رخسار کے نام لکھ دی گئی ہے لہذا ان کا طواف کرو کہ سکون پسندوں کا کعبہ ان کا رخسار مبارک ہی ہے۔ جوانی کی آب و تاب ان کے رخسار سے بکھر رہی ہیں یہ رخسار نہیں گویا کہ فانوس میں چراغ جل رہا ہے۔ جونہی ان کے چہرۂ مبارک کی تجلی ہوئی میری زبان سے بے ساختہ نکلا صبح و سپیدۂ صبح کے خالق تیری کیا شان ہے، سبحان

https://downloadshiabooks.com/

اللہ!"۔(1)

ہم شبیہ پیغمبرؐ

حضرت امام منتظر علیہ السلام اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خداؐ سے ان کی سیرت اور ان کے جہاد میں، ظلم و سرکشی کے خلاف انقلاب برپا کرنے میں، لوٹ مار، لا قانونیت اور بد نظمی، پریشانی اور اداسی غرض کہ ان کے زمانہ میں جتنے بھی ناگفتہ بہ حالات زندگی تھے سب کو تبدیل کرنے میں اس زمانہ کے نامناسب طور طریقوں کو بلند اور اچھے طور طریقوں کو (یعنی حقوق کی حفاظت، امن و سلامتی کے قیام اور اس کے علاوہ تمام وہ بلند مبادی اور مقدمات جن سے لوگ سعادت مند ہو جائیں گے) تبدیل کرنے میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ اور جب قائم آل محمد علیہم السلام کا ظہور پُر نور ہو گا تو آپ وہی کردار نبھائیں گے جو آپ کے جد بزرگوار نے نبھایا تھا آپ آکر ظالموں اور سرکشوں کے قصر سلطنت کو تہس نہس کر دیں گے، جھوٹ، دھوکہ بازی اور نفاق پر مبنی گھٹیا سیاست کے آثار کو مٹا دیں گے اور عدل و انصاف کو با تمام معنی اور ہر مقام پر قائم و دائم کریں گے۔

رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰؑ سے مروی روایات کا ایک درخشاں مجموعہ اس بات کا صریحی اعلان کرتا ہے کہ امام منتظرؑ اپنے جد نامدار کی ہو بہو تصویر ہیں:

ا۔ عبد اللہ بن مسعود جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا: "يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، يُواطِىءُ اسْمُهُ ، وَخُلُقُهُ خُلُقِي، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدلاً..."

1۔ منن الرحمن: ۲/۷/۲۳۔

https://downloadshiabooks.com/

'' میرے اہل بیتؑ میں سے ایک ایسا شخص ظہور کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا اور اس کا اخلاق و کردار بعینہ میرے جیسا ہو گا وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا''۔ (1)

۲۔ حذیفہ جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا:

''لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلاَّ يَوْمٌ وَاحِدٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلاً اسْمُهُ اسْمِى ، وَخُلُقُهُ خُلُقِى، يُكَنّىٰ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ ، يُبَايِعُ لَهُ النَّاسُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، يَرِدُّ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ، وَيَفْتَحُ لَهُ فُتُوحاً. فَلا يَبْقىٰ علىٰ وَجْهِ الْاَرْضِ اِلاَّ مَنْ يَقُوْلُ : لااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ''۔

'' اگر دنیا کا بس ایک ہی دن باقی بچا ہو تو بھی خداوند متعال اسی روز ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرا نام جس کا اخلاق و کردار میرا اخلاق و کردار ہو گا اس کی کنیت ابو عبد اللہ ہو گی لوگ کعبہ کے رکن و مقام کے مابین اس کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے اللہ اس کے ذریعہ دین اسلام کو حیات نو عطا کرے گا اور اس کو ہر طرح کی کشادگی اور فتح و غلبہ عطا کرے گا پس روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں بچے گا جو لا الہ الا اللہ نہ کہتا ہو'' ۔

یہ سن کر حضرت سلمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ آپ کے کس فرزند سے ہو گا؟ آنحضرت نے فرمایا: ''هُوَ مِنْ وُلْدِ ابْنِى هٰذا، وضرب بيده على الحسينؑ''، ''وہ میرے اس لال کی نسل سے ہو گا اور یہ کہہ کر آپ نے اپنے دست مبارک

1۔ عقد الدرر ص ۵۵۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام حسینؑ پر رکھ دئے“۔ [1]

۳۔ عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ”اَلْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي ، يُقَاتِلُ عَلىٰ سُنَّتِي كَمَا قَاتَلْتُ اَنَا عَلَىٰ الْوَحْيِ“

”مہدی میری عترت سے وہ شخص ہوگا جو میری سنت کی خاطر اسی طرح جنگ کرے گا جس طرح میں نے وحی کی خاطر جہاد کیا ہے“۔ [2]

۴۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا:

”اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِيْ ، اِسْمُهُ اِسْمِي ، وَكُنْيَتُهُ كُنْيَتِيْ ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقاً وَخُلُقاً ، تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَحَيْرَةٌ تَضِلُّ فِيهَا الْأُمَمَ ، ثُمَّ يَقْبِلُ كَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ يَمْلَؤُهَا عَدْلاً وَقِسطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً“

”مہدی میری اولاد میں سے ہوگا اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی وہ صورت و سیرت میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا جس کے بارے میں قومیں شک و شبہ میں مبتلا ہوں گی اور گمراہ ہو جائیں گی پھر وہ شہاب ثاقب کی طرح نمودار ہوگا اور روئے زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی“۔ [3]

۵۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے آباء طاہرینؑ سے جناب رسول خداؐ سے روایت

1۔ عقد الدرر ص ۵۶۔

2۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۶۳۔

3۔ کفایۃ الاثر ص ۶۷ و ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۸۶۔

https://downloadshiabooks.com/

کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے:

''اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي، اسْمُهُ اسْمِي، وَكُنْيَتُهُ كُنْيَتِي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقاً وخلقاً، تكون له غيبة وحيرة، حتىٰ تضل الخلق عن اديانهم ، فعند ذلك يقبل كالشهاب الثاقب فيملؤها قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً''

'' مہدی میری اولاد میں سے ہوگا اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی وہ صورت و سیرت میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اسے ایسی غیبت ہوگی جس میں خلق خدا اپنے دین و مذہب سے پھر جائے گی اور پھر وہ شہاب ثاقب کی طرح نمودار ہوگا اور روئے زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی''۔[1]

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا:

''القائم من ولدي اسمه اسمي، وكنيته كنيتي، وشمائله شمائلي، وسنته سنتي، يقيم الناس علىٰ ملتي وشريعتي ، ويدعوهم الىٰ كتاب ربي عزوجل ، من أطاعه فقد اطاعني، ومن عصاه فقد عصاني ، ومن أنكره في غيبته فقد أنكرني ، ومن كذبه فقد كذبني، ومن صدقه فقد صدقني ، الىٰ الله أشكو المكذبين لي في أمره ، الجاحدين بقول في شأنه، والمضلين لأمتي عن طريقته، ﴿وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾''۔

'' قائم میری اولاد سے ہوگا اس کا نام میرا نام اس کی کنیت میری کنیت اس کے

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ ص۳۹۶۔

https://downloadshiabooks.com/

عادات و اطوار میرے عادات و اطوار اور اس کی سنت میری سنت ہوگی وہ لوگوں کو میری ملت و شریعت کا پابند بنائے گا انھیں کتاب خدا کی طرف دعوت دے گا جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی جو اس کی غیبت میں اس کا منکر ہوگا وہ میرا منکر ہے جس نے اس کی تکذیب کی اس نے میری تکذیب کی ہے۔ جس نے اس کی تصدیق کی اس نے میری تصدیق کی ہے۔ میں مہدیؑ کے بارے میں تکذیب کرنے والوں، ان کے بارے میں اپنے اقوال کا انکار کرنے والوں اور ان کی راہ و روش سے میری امت کو گمراہ کرنے والوں کی خدا کی بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں۔ اور عنقریب ظلم کرنے والوں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ پلٹ کر کس ٹھکانے لگنے والے ہیں"۔ (1)

پیغمبر اکرمؐ کے ارشادات میں یہ ارشاد گرامی اس بات کو نہایت صاف اور واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ امام منتظرؑ اپنے جد بزرگوار رسول اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لوگوں میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ سماج کے ہر اصلاحی میدان میں آپ کو اپنے جد بزرگوار کی ہی طرح نہایت مناسب اور موزوں قوت و توانائی حاصل ہوگی۔

۷۔ ابو صالح سلیلی نے کتاب الفتن میں حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "الا أنه أی المهدی۔ أشبه الناس خلقاً وخلقا وحسناً برسول الله صلی الله علیه وآله"۔

"مہدی موعود اخلاق و شمائل اور حسن و جمال میں جناب رسول خداؐ سے سب سے

1۔ کمال الدین ص ۴۱۱، سورۂ شعراء آیت ۲۲۷۔

https://downloadshiabooks.com/

زیادہ مشابہ ہونگے۔ [1]

اسی طرح کی بہت سی روایات جو کہ نبی، ولی نبی اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی ہیں واضح طور پر اعلان کر رہی ہیں کہ امام منتظرؑ اپنے جدبزرگوار سے صرف انھیں اخلاق و کردار میں مشابہت نہیں رکھتے جن کی بنا پر جناب رسول خدا نے تمام انبیاء و مرسلین پر فوقیت حاصل کی تھی بلکہ آپؑ تو تمام اصلاحی جذبات و رجحانات میں اپنے جدبزرگوار کی ہو بہو تصویر ہیں جن کے بعض مظاہر یہ ہیں کہ آپ بھی اپنے جدبزرگوار کی ہی طرح ظلم و جور کو مٹانے اور زمین میں عدل و انصاف اور حق و صداقت کو قائم کرنے کے لئے جد وجہد اور جہاد کریں گے۔

ایک جعلی روایت

افکار اسلامی ایسی ڈھیر ساری گڑھی ہوئی احادیث و روایات میں مبتلا ہیں جنھیں ان زمانوں کے حکمرانوں اور حکومتوں کے سیاسی افکار کی حمایت کے لئے گڑھا گیا ہے ان میں ایسی روایات بھی ہیں جنھیں حکمرانوں اور حکومتوں کے دشمنوں کے خد و خال کو بد نما کرنے کے لئے گڑھا گیا اسی طرح اسلام کو خفیہ طور پر نقصان پہنچانے کے لئے اور اس کی عظمت کو خاک میں ملانے اور اس کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کے لئے دشمنان اسلام اور اس کی قدر و قیمت کو برداشت نہ کرنے والوں نے حدیثیں گڑھیں اور ان احادیث و روایات کے گڑھنے والوں کے سرپرست یہودی اور اسرائیلی تھے اور انھوں نے ان روایات کو اسلام کی صورت بگاڑنے اور اپنے افکار کو پختہ کرنے کے لئے احادیث و روایات میں شامل کیا اور انھیں روایتوں میں

1۔ کمال الدین: ٦٧ ٣، حدیث ٧۔

https://downloadshiabooks.com/

سے ایک درج ذیل روایت ہے۔

گنجی شافعی اور دیگر علماء نے پیغمبر سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: " مہدی میری اولاد سے ہوگا اس کا چہرہ (کوکب دری) چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اس کے چہرے کا رنگ عربوں جیسا اور جسم مبارک اسرائیلیوں جیسا ہوگا وہ روئے زمین کو انصاف و عدالت سے اسی طرح پُر کردے گا جس طرح کہ ظلم و ستم سے وہ پُر ہو چکی ہوگی اس کی خلافت سے آسمان اور زمین کے تمام باشندے اور فضاؤں میں پرندے خوش و خرم ہوں گے وہ بیس سال تک حکومت کرے گا۔[1]

اس روایت کے جعلی ہونے کا سبب روایت کا یہ مضمون ہے کہ امام مہدیؑ کا جسم مبارک شگفتگی، رونق اور تر و تازگی میں یہودیوں کی طرح ہوگا کیونکہ آپ کا جسم جناب رسول خداؐ کے جسم مبارک کا ایک حصہ اور آنحضرت کے شہر علم کا در امیر المومنین حضرت علیؑ کے جسم مبارک کا حصہ ہے پھر بھلا ایسا جسم مبارک جس میں نور ہدایت کوٹ کوٹ کے بھرا ہو وہ اسرائیلیوں اور یہودیوں کے ان جسموں سے کیونکر مشابہ ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ خبیث ہیں جو اسلام سے دشمنی پر مبنی گندی اور خبیث فکروں کے حامل ہیں کیونکہ ان جسموں میں اسلام دشمن نجاستیں بھری ہوئی ہیں وہ لوگوں کے درمیان بھیڑئے اور رزائل و خبائث کے جراثیم اور کیڑے ہیں میرا قوی گمان یہ ہے کہ یہ روایت اسرائیلیوں نے ہی گڑھی ہے تاکہ وہ اس طرح اپنے ان جسموں کی خباثت و نجاست کو دور کر سکیں جن سے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں سب کو گھن آتی ہے۔

1۔ الفصول المھمۃ: ۲۸۴، البیان فی اخبار صاحب الزمان: ۱۱۸، عقد الدرر: ۳۸۔

https://downloadshiabooks.com/

ذاتی صفات

https://downloadshiabooks.com/

امام مہدیؑ کے جسمانی اور روحانی عناصر و صفات ان کے ان آباء و اجداد ائمہ طاہرین علیہم السلام کے صفات سے بالکل مشابہ ہیں جو عناصر رحمت اور روئے زمین کی تابناکی کا باعث ہیں اللہ نے جنھیں نورانی مخلوق، اپنے بندوں کے لئے ہادی، خلائق کے لئے رہنما اور اپنی رضا و خوشنودی کی طرف رہنمائی کرنے والا بنایا ہے انھیں نمایاں صفات اور اچھوتے کمالات میں سے چند ملاحظہ ہوں:

ا۔وسعت علمی

یہ بات طے ہے کہ حضرت امام مہدیؑ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے سب سے زیادہ سوجھ بوجھ اور ہر طرح کے علوم و معارف پر احاطہ رکھنے والے ہیں آپ اپنے جد نامدار کے تمام علوم کے وارثوں اور ان کی حکمت کے خزینہ داروں میں سے ہیں۔ اور ان کے علوم میں سے ایک یہ ہے کہ تمام احکام دین کا کامل طریقہ سے علم رکھتے ہیں اور اپنے جد بزرگوار سید المرسلین کی شریعت کے تمام نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہیں اور ائمہ طاہرین نے حضرت مہدیؑ کی خلقت سے بہت پہلے ہی ان کے مبلغ علمی و وسعت علوم اور معارف کی بلندی و عظمت کی نشان دہی کر دی تھی ان بزرگواروں کے اقوال زریں کو بغور ملاحظہ فرمائیں:''هو أوسعكم كهفا، وأكثركم علما، وأوصلكم رحما''

ا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے امام مہدیؑ کی توصیف میں فرمایا:'' تمہارے درمیان وہ سب سے بڑی پناہ گاہ ہیں تم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور سب سے زیادہ

صلۂ رحم کرنے والے ہیں"۔ (1)

۲۔ حرث بن مغیرہ نضری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام حسین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت امام مہدیؑ کی کس چیز سے شناخت کی جائے گی؟ تو امام حسینؑ نے فرمایا:

"بمعرفة الحلال والحرام، وبحاجة الناس اليه، ولا يحتاج الیٰ أحد"

"ان کے حلال و حرام کی شناخت رکھنے کے ذریعہ، لوگوں کے ان کے محتاج ہونے کے ذریعہ اور ان کے سب سے بے نیاز ہونے کے ذریعہ"۔ (2)

۳۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے: "یکون هٰذا الامر۔ أی الحکم۔ فی أصغرنا سنا، وأجملنا ذکرا، ویورثه الله علما، ولا یکله الیٰ نفسه"

" یہ امر یعنی ہماری حکومت اس کے زمانہ میں ہوگی جو ہم میں سب سے زیادہ کم سن ہوگا اس کا سب سے زیادہ ذکر خیر ہوگا اللہ اسے علم کا وارث بنائے گا اور اسے کبھی بھی نظر انداز نہیں کرے گا"۔ (3)

۴۔ ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "ان العلم بکتاب الله عزوجل وسنة نبيه، ينبت فی قلب مهدينا، كما ينبت الزرع علیٰ أحسن نباته، فمن يبقى منكم حتیٰ يراه، فليقل حين يراه: السلام عليكم يا أهل بيت الرحمة والنبوة،

1۔ غیبت نعمانی ص ۲۱۴۔

2۔ عقد الدرر ص ۶۹۔

3۔ عقد الدرر ص ۶۹۔

https://downloadshiabooks.com/

ومعدن العلم ، وموضع الرسالة''

''ہمارے مہدی کے دل میں کتاب خدا و سنت رسول خدا کا علم اس طرح اُگا ہو گا کہ جس طرح ایک اچھے کھیت میں فصل آگئی ہے لہٰذا تم میں سے جو بھی ان کے دیدار تک باقی رہے تو وقت دیدار اسے اس طرح سلام کرنا چاہئے :' السلام علیکم یا اهل بیت الرحمة و النبوة ، و معدن العلم ، و موضع الرسالة'' (سلام ہو آپ، اہل بیتؑ رحمت و نبوت، معدن علم اور محل رسالت آپ پر ہمارا سلام ہو)۔ (1)

آپ کے علوم و معارف کی ہمہ گیری اور وسعت کا روایت میں ان الفاظ میں تذکرہ ہوا ہے:

''اذا ظهر علیه السلام یحاجج الیهود بأسفار التوراة ، فیسلم أكثرهم''۔
''جب وہ ظہور فرمائیں گے تو یہودیوں کے سامنے توریت کے اجزاء و اسفار سے دلیلیں پیش کریں گے جس کی بنا پر ان کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی''۔ (2)

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں اسلامی دنیا کے مرجع اعلیٰ امام مہدیؑ خود تھے فقہ و حدیث کی کتابوں میں آپ کے ذریعہ دئے گئے جوابات بکثرت موجود ہیں اور فقہاء امامیہ فتویٰ دینے اور احکام کے بیان میں ان سوالات وجوابات پر بھروسہ کرتے ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ خود شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے ان جوابات اور مسائل کے حلول پر مشتمل روایات کو بھاری مقدار میں اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایاہے۔

1۔ کمال الدین ص ۶۵۳۔

2۔ عقد الدرر ص ۶۷۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ زہد و پارسائی

حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام کی سیرت تمام فکری و عملی میدان میں ایک دوسرے کے مشابہ ہے انھیں سیرتوں میں سے ایک دنیا میں زہد و پارسائی اور تمام لذات و شہوات دنیا سے مکمل بے رخی و بے اعتنائی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ان میں سے کسی کی سیرت کا مطالعہ کریں اور اس میں زہد اور دنیا سے مکمل بے رخی کو نمایاں صفت نہ پائیں دنیا سے بے رخی ائمہ طاہرینؑ کی نمایاں صفتوں میں سے ایک ہے حضرت امیر المومنینؑ سید و سردار اہل بیتؑ، باب شہر علوم نبیؐ امام علیؑ نے دنیا کو تین بار طلاق دی جس میں رجوع کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مولیٰ کی اسی تابندہ سیرت پر آپ کے بیٹے اور تمام پوتے اور ائمہ طاہرین علیہم السلام چلے ہیں اور احادیث اہل بیت علیہم السلام میں حضرت امام مہدیؑ کے زہد و پارسائی کا تذکرہ ان کی ولادت سے پہلے ہی ملتا ہے اور ان میں سے بعض احادیث یہ ہیں:

۱۔ معمر بن خلاد نے ابو الحسن حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام نے فرمایا: ''وما لباس القائم علیه السلام الا الغلیظ ، وما طعامه الا الجشب''

''حضرت قائم کا لباس بڑا خشن اور کھردرا ہوگا اور آپ کی غذا بڑی بے مزا اور سوکھی ہوئی ہوگی''۔(1)

۲۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ما تستعجلون بخروج القائم ، فواللہ ما لباسه الا الغلیظ، وما طعامه الا الجشب''

1۔ غیبت نعمانی ص ۲۸۵۔

https://downloadshiabooks.com/

''تمھیں ظہور قائم کی اتنی جلدی کیوں ہے خدا کی قسم! نہایت معمولی قسم کا لباس ہی ان کا لباس اور بہت معمولی قسم کا جَو ہی ان کی غذا ہو گا''۔ [1]

۳۔ علی ابن حمزہ اور وھب دونوں نے ہی امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ امام صادقؑ نے حضرت امام منتظرؑ کے بارے میں فرمایا ہے: ''ما لباسه الا الغليظ، وما طعامه الا الجشب''۔

'' ان کا لباس بڑا کھردرا اور غذا بڑی معمولی ہو گی'' ۔[2]

یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں یہی آپ کی سیرت ہو گی اور اگر آپ کی سیرت تمام مراحل حیات میں ایسی نہ ہو تو ہر گز خداوند متعال انھیں اتنے بڑے اصلاحی کردار نبھانے کے لئے منتخب نہ فرماتا کہ جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہ ہو گی۔ آپ ہی روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی آپ انسانیت کو جبار حکمرانوں کے کبر و غرور اور خود پسندی سے نجات دیں گے اور تمام پریشاں حال اور تہی دستوں کے درمیان اللہ کی نعمتوں کو تقسیم کریں گے۔

۳۔ صبر و شکیبائی

امام زمانؑ کے صفات نفسانی اور کمالات ذاتی میں ایک اور نمایاں صفت صبر ہے کیونکہ تمام ائمہ طاہرین علیہم السلام میں (بعض اعتبار سے) آپ سب سے زیادہ سختی، آپ ہی نے مصائب و آلام اور آزمائش کا سامنا کیا ہے کیونکہ نہایت طولانی غیبت کے زمانے میں آپ

1۔ غیبت طوسی ص ۴۶۰، غیبت نعمانی ص ۲۳۳۔
2۔ غیبت نعمانی ص ۲۳۲۔

https://downloadshiabooks.com/

ان بھاری بھر کم اور زبردست حادثات و واقعات اور بدعتوں کو دیکھ رہے ہیں ان سب حادثات و واقعات نے آپ کے جملہ اعضاء بدن کو پھاڑ کاٹ کر رکھ دیا ہے اور امت اسلامی کافروں، استعمار اور سامراج کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے اور نیم مردہ حالت میں پڑی ہے اور انھوں نے ان کے درمیان باطل اور ظلم و جور کو عام کر دیا ہے اور احکام الٰہی اور اس کے حدود کو پامال کر دیا ہے امت کا مال و اسباب لوٹ لیا ہے اور ان کے سارے امور اور مسائل میں تحکم سے کام لے رہے ہیں اور یہ سارے حادثات امام منتظرؑ کی نگاہوں کے سامنے ہو رہے ہیں حزن و ملال نے آپ کے قلب نازنین کو بے حال کر دیا ہے اور چونکہ آپ اس امت کے روحانی باپ، ایمانی قائد اور سرپرست اعلیٰ ہیں لہذا امت کے اوپر ٹوٹنے والے تمام مصائب و آلام اور ان کے ناگفتہ بہ حالات کے باعث آپ کا دل سوزش کا شکار ہے آپ نے صبر کو اپنا شعار بنالیا ہے اور تمام امور کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے کیونکہ اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام امور کی کنجیاں ہیں وہی اپنے بندوں کے درمیان حاکم مطلق ہے اور اس کے علاوہ کسی حکم اور رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۴۔عبادت و بندگی

یہ بھی طے ہے کہ امام مہدیؑ کی عبادت و مناجات اپنے ان آباء طاہرین کی عبادت و بندگی اور نیاز و مناجات کے مانند ہے جنھوں نے اپنی پوری حیات اللہ کے حوالہ کر دی تھی اور اس کی محبت ان کے دلوں کی گہرائیوں میں اور روح و جان کے نہاں خانوں میں سرایت کر گئی تھی یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی حیات طیبہ کا بیشتر حصہ دنوں میں روزہ رکھ کر اور راتوں میں عبادت کر کے گذار دی اور اپنے شب و روز کو نماز، دعا اور اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑانے میں صرف کر دیا۔ راویوں نے امام مہدیؑ کی ان بہترین دعاؤں کو نقل کیا ہے جن

https://downloadshiabooks.com/

میں سے بعض کو آپ اپنی نماز کے قنوت میں اور بعض کو دیگر اوقات میں پڑھا کرتے ہیں اور ان دعاؤں سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کس حد تک اللہ سے لو لگائے ہوئے اور کتنا خدا سے وابستہ ہیں ان دعاؤں میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

قنوت کی دعاء

یہ وہ دعا ہے جسے آپ اپنی نماز کے قنوت میں پڑھا کرتے ہیں:

'' اَللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ ، تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ ، وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِکَ الْخَيْرُ ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ۔

يَا مَاجِدُ ، يَا جَوَادُ ، يَا ذَا الْجَلالِ وَالاِکْرَامِ ، يَا بَطّاشُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ، يَافَعَّالاً لِمَا يُرِيدُ ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ، يَا رَئُوفُ ، يَا رَحِيْمُ ، يَا لَطِيْفُ ، يَا حَيُّ حِيْنَ لا حَيَّ ، أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَخْزُونِ الْمَکْنُوْنِ ، الْحَيُّ الْقَيُّومِ ، اَلَّذِی اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ ، وَلَمْ يَطَّلِعْ عَلَيهِ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تُصَوِّرُ بِهِ خَلْقَکَ فِي الْاَرْحَامِ کَيْفَ تَشَاءُ ، وَبِهِ تَسُوقُ اِلَيْهِمْ اَرْزَاقَهُمْ فِیْ اَطْبَاقِ الظُّلُمَاتِ مِنْ بَيْنِ العروقِ وَالْعِظَامِ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَلَّفْتَ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِ اَوْلِيَائِکَ ، وَاَلَّفْتَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ ، لا هٰذَا يُذِيبُ هٰذَا ، وَلا هٰذَا يُطْفِیءُ هٰذَا ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ کَوَّنْتَ بِهِ طَعْمَ الْمِيَاهِ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَجْرَيْتَ بِهِ الْمَاءَ فِي عُرُوْقِ النَّبَاتِ بَيْنَ اَطْبَاقِ الثَّرٰیْ وَسُقْتَ الْمَاءَ اِلٰی عُرُوقِ الْاَشْجَارِ بَيْنَ الصَّخْرَةِ الصَّمَّاءِ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ کَوَّنْتَ بِهِ طَعْمَ الثِّمَارِ وَاَلْوَانَهَا ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ بِهِ تُبْدِیءُ وَتُعِيْدُ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْفَرْدِ الْوَاحِدِ، الْمُتَفَرِّدِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ، الْمُتَوَحِّدِ بِالصَّمَدَانِيَّةِ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ

https://downloadshiabooks.com/

الَّذِیْ فَجَّرْتَ بِهِ الْمَاءَ مِنَ الصَّخْرَةِ الصَّمَّاءِ ، وَسُقْتَهُ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ خَلْقَکَ ، وَرَزَقْتَهُمْ کَيْفَ شِئْتَ ، وَکَيْفَ تَشَاءُ ۔

يَا مَن لا تُغَيِّرُهُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِیْ ، اَدْعُوْکَ بِمَا دَعَاکَ بِهِ نُوحٌ حِيْنَ نَادَاکَ فَاَنْجَيْتَهُ وَمَنْ مَعَهُ ، وَاَهْلَکْتَ قَوْمَهُ ، وأَدْعُوکَ بِمَا دَعَاکَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُکَ حِيْنَ نَادَاکَ فَأَنْجَيْتَهُ ، وَجَعَلْتَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْداً وَسَلاماً ، وأَدْعُوکَ بِمَا دَعَاکَ بِهِ مُوْسَیٰ کَلِيْمُکَ حِيْنَ نَادَاکَ فَفَلَقْتَ لَهُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْتَهُ وَبَنِی اِسْرَائِيْلَ ، وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فِی الْيَمِّ ، وَأَدْعُوکَ بِمَا دَعَاکَ بِهِ عِيْسَیٰ رُوْحُکَ حِيْنَ نَادَاکَ فَنَجَّيْتَهُ مِنْ اَعْدَائِکَ ، وَاِلَيْکَ رَفَعْتَهُ ، وأَدْعُوکَ بِمَا دَعَاکَ بِهِ حَبِيْبُکَ وَصَفِيُّکَ وَنَبِيُّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ ، وَمِنَ الْاَحْزَابِ نَجَّيْتَهُ ، وَعَلیٰ اَعْدَائِکَ نَصَرْتَهُ ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِيْتَ بِهِ اَجَبْتَ ۔

يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ، يَا مَن اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْماً ، يَا مَنْ اَحْصَیٰ کُلَّ شَیْءٍ عَدَداً ، يَا مَنْ لا تُغَيِّرُهُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِی ، وَلا تَتَشَابَهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ ، وَلا تَخْفَیٰ عَلَيْهِ اللُّغَاتُ ، وَلا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ ، اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ خِيَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ فَصَلِّ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ ، وَصَلِّ عَلیٰ جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، اَلَّذِيْنَ بَلَّغُوا عَنْکَ الْهُدَیٰ ، وَعَقَدُوا لَکَ الْمَوَاثِيْقَ بِالطَّاعَةِ ، وَصَلِّ عَلَیٰ عِبَادِکَ الصَّالِحِينَ ، يَا مَنْ لا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ، اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِی ، وَ اجْمَعْ لِی اَصْحَابِی ، وَصَبِّرْهُمْ ، وَانْصُرْنِیْ عَلیٰ اَعْدَائِکَ ، وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِکَ ، وَلا تُخَيِّبْ دُعَائِی ، فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ ، اَسِيْرٌ بَيْنَ يَدَيْکَ ۔

سَيِّدِی اَنْتَ الَّذِی مَنَنْتَ عَلَیَّ بِهٰذَا الْمَقَامِ ، وَتَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَیَّ دُوْنَ کَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِکَ ، اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُنْجِزَ لِیْ مَا وَعَدْتَنِی

https://downloadshiabooks.com/

اِنَّکَ اَنْتَ الصَّادِقُ وَلا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ، وَاَنْتَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٍ۔[1]

اس بہترین دعا میں خالق کائنات ،زندگی دینے والے اللہ رب العزت کی بے پناہ عظیم قدرت کو بیان کیاہے بے شک خدا ہی وہ ہے کہ جو پوری کائنات کی ساری مخلوقات کو بغیر نمونہ کے خلق کرنے والا ہے اسی طرح امام مہدیؑ نے اپنے اور رسول خداؐ کے دشمنوں کے خلاف اللہ سے مدد طلب کی ہے اور اس کی بارگاہ میں یہ دعا کی ہے کہ وہ انھیں اعوان و انصار عطا کرے اور اسی طرح اس دعا نے اس بات کو بھی بیان اور طلب کیاہے کہ آپ دین کو زندہ اور کلمہ توحید کو سربلند کر سکیں۔

قنوت کی دوسری دعا

اس دعا کو بھی آپ نماز کے بعض قنوتوں میں پڑھا کرتے ہیں:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَکْرِمْ اَوْلِیَائَکَ بِاِنْجَازِ وَعْدِکَ ، وَبَلِّغْھُمْ دَرْکَ مَا یَأْمُلُوْنَهُ مِنْ نَصْرِکَ ، وَاکْفُفْ عَنْھُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلافَ عَلَیْکَ وَتَمَرَّدَ بِمَنْعِکَ عَلیٰ رُکوبِ مُخَالَفَتِکَ ، وَاسْتَعَانَ بِرَفْدِکَ عَلیٰ فَلِّ حَدِّکَ ، وَقَصَدَ لِکَیْدِکَ بِأَیْدِکَ ، وَوَسِعْتَهُ حِلْماً لِتَأْخُذَهُ عَلیٰ جَھْرَةٍ ، وَتَسْتَأْصِلَهُ عَلیٰ غِرَّةٍ ، فَاِنَّکَ اَللّٰھُمَّ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ﴿حَتّیٰ اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَھَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَھْلُھَا اَنَّھُمْ قَادِرُونَ عَلَیْھَا اَتَاھَا اَمْرُنَا لَیْلاً اَوْ نَھَاراً فَجَعَلْنَاھَا حَصِیداً کَاَنْ لَمْ تَغْنَ بَالْاَمْسِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْآیَاتِ لِقَوْمٍ یَتَفَکَّرُونَ﴾ وَقُلْتَ ﴿فَلَمَّا آسَفُوْنَا انتَقَمْنَا مِنْھُمْ﴾ وَاَنَّ الْغَایَةَ عِنْدَنَا قَدْ تَنَاھَتْ ، وَاِنَّا لِغَضَبِکَ غَاضِبُونَ ، وَاِنَّا عَلیٰ نَصْرِ الْحَقِّ مُتَعَاصِبُونَ ، وَاِلیٰ ورودِ اَمْرِکَ مُشْتَاقونَ ، وَلِاِنْجَازِ وَعْدِکَ مُرْتَقِبُوْنَ

1۔ مہج الدعوات: ۹۱،۹۲۔

https://downloadshiabooks.com/

، وَلِحُلُولِ وَعِيدِكَ بِأَعْدَائِكَ مُتَوَقِّعُونَ ۔

اَللّٰهُمَّ فَأْذَنْ بِذٰلِكَ ، وَافْتَحْ طُرُقَاتِهِ ، وَسَهِّلْ خُرُوجَهُ ، وَوَطِّىءْ مَسَالِكَهُ ، وَاشْرَعْ شَرَائِعَهُ ، وَأَيِّدْ جُنُودَهُ وَأَعْوَانَهُ ، وَبَادِرْ بَأْسَكَ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ، وَابْسُطْ سَيْفَ نِقْمَتِكَ عَلٰى أَعْدَائِكَ الْمُعَانِدِينَ ، وَخُذْ بِالثَّأْرِ إِنَّكَ جَوَادٌ مَكَّارٌ"۔ (1)

"اے اللہ ! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اپنا وعدہ پورا کر کے اپنے اولیاء کو سر فراز فرما اور ان تک اس نصرت کو پہنچا دے جس کی انھیں تجھ سے امید ہے اور ان سے اس شخص کے شر کو دور رکھ جس نے تیری مخالفت کی اور تیرے منع کرنے کے باوجود سرکشی پر اتر آیا اور تیرے حدود کو توڑنے میں تیری مدد کا سہارا لیا اور تیری تدبیر ٹھکرانے کی ٹھان لی اور تو نے حلم و بردباری کی وجہ سے اسے چھوٹ دیدی تاکہ اسے جو کرنا ہے وہ کر گذرے ، اے اللہ ! تیرا قول حق ہے کہ جب زمین نے زینت پائی اور سنوری تو انھوں نے ہمیں غیظ دلایا تو ہم نے بھی ان سے انتقام لیا اور انھیں آنا تو ہمارے ہی پاس ہے ہم تیرے غضب پر غضبناک ہونے اور حق و نصرت کے لئے قہر کرنے والے ہیں۔

اور تیرے امر کے آنے کے مشتاق ہیں اور تیرے وعدے کے پورا ہونے کے منتظر ہیں اور تیرے دشمنوں پر تیرے عذاب کے نازل ہونے کی توقع رکھتے ہیں پس اے اللہ اس کے ذریعہ اس کے راستوں کو کھول دے اور ان کے خروج و ظہور کو آسان بنا دے اور ان کے مسالک پر گامزن کر دے اور ان کے طریقوں کو رائج کر دے اور ان کے لشکر اور مددگاروں کی تائید فرما ظالموں کو جلد از جلد نابود فرما اپنے معاند دشمنوں پر تلوار کھینچ لے اور ان سے انتقام لے بے شک تو جواد و تدبیر والا ہے"۔

1۔ مہج الدعوات ص ۹۰ و ۹۱۔

https://downloadshiabooks.com/

اس بہترین دعا کے ذریعہ حضرت امام مہدیؑ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ اپنے ظہور کا انتہائی شوق و اشتیاق رکھتے ہیں تا کہ دین کے معارف و معالم کا قیام کر سکیں اور اپنے جد نامدار سید المرسلینؐ کی سنت کو حیات تازہ دے سکیں اور دشمنان اسلام و دشمنان توحید سے انتقام لے سکیں۔

۵۔ شجاعت و دلیری

حضرت امام منتظر علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع و بہادر اور دل کی قوت و طاقت کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط دل کے مالک اور عزم و ارادہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ قوی ہیں آپ شجاعت و دلیری میں اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خداؐ کے مانند ہیں۔ جنھوں نے بڑی بہادری کے ساتھ شرک و الحاد کی قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جہالت و سرکشی کو کچل ڈالا اور انسان کے حقوق اس کی کرامت و بزرگی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کے حق کا اعلان کیا اور آپ نے شرک و الحاد کے ان بھیڑیوں اور کفر کے علمبرداروں کا مقابلہ کیا جو پرچم اسلام کو سرنگوں اور دین و شریعت کو اس کے ابتدائی دور میں ہی زندہ درگور کر دینا چاہتے تھے لیکن آپؐ نے ان کی سرکوبی اور ان کے لشکروں کو تباہ و برباد اور زمین میں اللہ کے پیغام کو بلند کر دیا۔

ٹھیک اسی تابناک دور کی طرح آپ کے آخری نواسہ ، خلیفہ اور جانشین حضرت امام منتظر علیہ السلام بھی نمایاں اور تابندہ کردار نبھائیں گے ظالموں اور جباروں کو تلخ جام سے سیر اب کریں گے اسلام کی کھوئی ہوئی کرامت و بزرگی کو اور اس کی عظمت و شان کو اس کی پائیداری کے ساتھ دوبارہ قائم کریں گے جس کے کمزور ہونے کا سوال ہی نہیں ہے اور نہ ہی اسے کوئی بھی طاقت کسی بھی پہلو سے کمزور کر سکے گی۔

https://downloadshiabooks.com/

٦۔ حق گوئی میں سمجھوتہ نہیں!

امام منتظر علیہ السلام حق کا دفاع کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخت اور مظلوموں و کمزوروں کی نصرت میں سب سے زیادہ پیش پیش ہوں گے اور انھیں قیام حق کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اس دفاع حق میں آپ کی شان بالکل اپنے ان آباء طاہرین کی سی ہوگی کہ جنھوں نے ہمیشہ حق کا ساتھ دیا باطل کا ڈٹ کے مقابلہ کیا اور لوگوں کے درمیان معاشرتی عدالت کے قیام کی خاطر اپنی قیمتی جانوں کا بھی نذرانہ پیش کر دیا اور جب ظہور قائم آل محمد سے یہ دنیا منور ہوگی اور آپ کے ظہور کی برکت سے انسانیت خوش بخت ہو جائے گی تو آپ بھی حق کو اس کے تمام معنی و مفہوم کے ساتھ تمام مراحل میں قائم و رائج کریں گے اور ظلم و بربریت اور دھوکہ دھڑی کے سایہ کو بھی باقی نہ رہنے دیں گے۔

۷۔ جود و سخاوت

امام زمان علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ جود و سخاوت اور دریا دلی والے ہیں راویوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ اپنے دور حکومت میں نعمات الٰہی کو فقراء و مساکین کے درمیان تقسیم کر دیں گے اور روئے زمین پر ایک بھی محتاج و فقیر ڈھونڈھے نہ ملے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے مال زکوٰۃ کو فقراء و مساکین کے حوالہ کرنے کے لئے انھیں ڈھونڈھیں گے مگر نہیں پائیں گے آیئے چند روایات آپ کے جود و کرم کے سلسلہ میں ملاحظہ کر لیں:

۱۔ حضرت امام مہدیؑ کے حوالے سے ابو سعید خدری نے پیغمبرؐ سے روایت نقل کی

https://downloadshiabooks.com/

ہے:

''فیجیء الرجل الیه فیقول: یا مهدی، أعطنی، أعطنی، فیحثی له فی ثوبه ما ستطاع أن یحمله''

'' ایک شخص حضرت امام مہدیؑ کے پاس آکر آپ سے کہے گا کہ اے مہدی! آپ مجھے نواز دیں آپ مجھے کچھ عطا کریں؟ تو اس کے دامن میں جتنی گنجائش ہو گی اور وہ جتنا اٹھا سکے گا اسے اتنا مال و دولت عطا کریں گے''۔[1]

۲۔ ابن عساکر نے اپنی کتاب میں جناب ختمی مرتبتؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''یکون فی آخر الزمان خلیفة یحثی المال حثیاً''

''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ایسا ہو گا جو لوگوں کو مال و دولت انھیں ان کی توقع سے زیادہ دے گا''۔[2]

۳۔ جناب جابر کا بیان ہے ایک مرتبہ میں خدمت امام باقر علیہ السلام میں حاضر تھا اسی وقت ایک شخص آکر کہنے لگا: اے مولیٰ آپ کے اوپر اللہ رحمت نازل فرمائے یہ پانچ لاکھ دینار ہے اسے اس کے مصارف میں خرچ فرمائیں کہ یہ سب کا سب میرا مال زکوٰۃ ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''بل خذها أنت فضعها فی جیرانک

1۔ منتخب کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۲ و ۲۷۳، ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۵۷۔
2۔ تاریخ مدینہ دمشق ج ۱ ص ۱۸۶، کنز العمال ۱۴ ص ۲۶۳۔

https://downloadshiabooks.com/

والأیتام والمساکین ، وفی اخوانک من المسلمین ، انما یکون هٰذا اذا قام قائمنا، فانه یقسم بالسویة، ویعدل فی خلق الرحمٰن البر منهم والفاجر، فمن أطاع الله ، ومن عصاه فقد عصی الله ، فانما سمی المهدی ، لأنه یهدی لأمر خفی، یستخرج التوراة وسائر الکتب من غار بـ(أنطاکیة) ، فیحکم بأهل التوراة بالتوراة ، وبین أهل الانجیل بالانجیل ، وبین أهل الزبور بالزبور، وبین أهل الفرقان بالفرقان، وتجمع الیه أموال الدنیا کلها، ما فی بطن الأرض وظهرها، فیقول للناس : تعالوا الیٰ ما قطعتم فیه الارحام ، وسفکتم فیه الدماء، ورکبتم فیه محارم الله ، فیعطی شیئاً لم یعطه أحد کان قبله‘‘۔

’’نہیں بلکہ تو ہی اسے لے لے اور اپنے پڑوسیوں ، یتیموں ،مسکینوں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان تقسیم کردے ایسا تو ہمارے قائم کے ظہور کے بعد ہو گا کہ وہ مال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور اللہ کی تمام مخلوق کے درمیان عدل و انصاف سے کام لیں گے چاہے وہ اچھے ہوں یا برے پس جو ان کی اطاعت کرے گا تو اس نے خدا کی اطاعت کی اور جو ان کی نافرمانی کرے گا اس نے در حقیقت اللہ کی معصیت کی ہے ان کا نام اس لئے مہدی پڑ گیا ہے کیونکہ وہ امر خفی کی طرف رہنمائی کریں گے اور انطاکیہ کے غار سے توریت اور دیگر بہت سی کتابوں کو باہر نکالیں گے اور توریت والوں میں توریت سے اور انجیل والوں میں انجیل سے اور زبور والوں میں زبور سے اور فرقان والوں میں فرقان (قرآن) سے فیصلہ کریں گے دنیا بھر کے اموال خشکی کے ہوں یا تری کے روئے زمین کے ہوں یا زیر زمین کے سب ان کی بارگاہ میں پہنچیں گے پھر وہ لوگوں سے کہیں گے : آؤ دیکھو اس چیز کو کہ جس کی خاطر تم لوگوں نے قطع رحم، خون خرابہ اور تمام محرمات الٰہی کا ارتکاب کیا ہے پھر آپ اس

https://downloadshiabooks.com/

قدر عطیہ دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے اس قدر کسی دوسرے کو عطا نہ کیا ہو گا"۔[1]

اس کے علاوہ بھی بہت سی روایات ہیں جو اس بات کا اعلان کرتی ہیں کہ امام مہدیؑ جود و سخا کا بحر بے کراں، خلق خدا پر بہت زیادہ مہربان اور ان کے ساتھ نیکی و احسان کرنے والے ہیں اور انھیں بھوک محرومیت اور برہنگی سے نجات دلائیں گے اور ان کے درمیان مال و دولت، امن و سلامتی اور استقرار و پائیداری عام فرمائیں گے۔

1۔ عقد الدرر ص ۳۹۔

https://downloadshiabooks.com/

علوم ومعارف

https://downloadshiabooks.com/

امام مہدیؑ کو بڑی انوکھی اور قیمتی میراث ملی ہے جو بھرپور اعلیٰ اسلامی اقدار پر مشتمل ہے اسی قیمتی میراث کا ایک قیمتی حصہ امام مہدیؑ سے ماثور وہ دعائیں ہیں جو توحید و وحدانیت الٰہی کے بیانات اور اسلامی فکر کے ذخیروں میں سے ہیں اور دعاؤں کے علاوہ بعض آپ کے وہ خطوط ہیں جو آپ نے اپنے عظیم اصحاب اور مخلص شیعوں کے پاس بھیجے تھے اور بعض میں آپ سے پوچھے گئے سوالوں کے جوابات ہیں۔

امامؑ کی دعائیں

دعا کہتے ہیں بارگاہ خداوندی میں راز و نیاز اور مناجات کرنے اور بس اسی سے لو لگائے رکھنے کو اور یہ دعائیں نفس کی پاکیزگی، اور باطن اور ضمیر کی طہارت اور اس اللہ سے وابستگی پیدا کرنے کا وسیلہ ہیں کہ جس نے ہمیں حیات عطا فرمائی اور کائنات کو پیدا کیا ہے نہایت عظمت کے حامل امام، قائم آل محمدؑ سے بعض شریف دعائیں ماثور ہیں ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ مسلمانوں کے لئے دعا

''اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ ، وَصِدْقَ النِّيَّةِ ، وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ، وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ ، وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ ، وَامْلَأْ قُلُوبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ ، وَطَهِّرْ بُطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ ، وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ ، وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْخِيَانَةِ ، وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ ، وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ ، وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ، وَعَلَى الْمُسْتَمِعِينَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ ، وَعَلٰى مَرْضَى

https://downloadshiabooks.com/

الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ ، وَعَلَىٰ مَوْتَاهُمْ بِالرَّافَةِ وَالرَّحْمَةِ ، وَعَلَىٰ مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ ، وَعَلَىٰ الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ ، وَعَلَىٰ النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ ، وَعَلَىٰ الْاَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ ، وَعَلَىٰ الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ ، وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ ، وَعَلَى الْاُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ ، وَعَلَىٰ الْاُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ ، وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ ، وَاقْضِ مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ''۔

'' اے اللہ ہمیں طاعت کی توفیق اور معصیت سے دوری، پاک نیت، حرمت کی پہچان عطا فرما اور ہم کو ہدایت جوئی اور استقامت سے سرفراز فرما اور ہماری زبان کو صدق گوئی اور حکمت کی طرف لوٹا دے اور ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے معمور کر دے اور ہمارے شکم کو حرام اور شبہ والی چیزوں سے پاک کر دے اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم و چوری سے باز رکھ اور ہماری نگاہوں کو فجور و خیانت سے موڑ دے اور ہمارے کانوں کو لوگوں کی غیبت سے مسدود کر دے اور ہمارے علماء کو زہد و نصیحت مرحمت فرما اور طلباء کو کوشش و شوق کا جذبہ عطا کر اور سننے والوں کو پیروی اور نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت عطا کر مسلمانوں کے بیماروں کو شفاو راحت عطا کر اور ان کے مردوں کو رأفت و رحمت سے نواز اور ہمارے بزرگوں کو وقار و سکون عطا کر اور جوانوں کو صحیح راستے کی طرف بازگشت و توبہ کی توفیق عطا کر عورتوں کو حیاء و عفت عطا کر اور مالداروں کو خاکساری اور بخشش کرنے کی توفیق عطا کر اور فقیروں کو صبر و قناعت عطا کر سربازوں کو مدد و کامیابی دے اور اسیروں کو رہائی و آسودگی عطا کر اور امیروں کو اجر و شفقت کے جذبہ اور رعیت کو انصاف اور حسن سیرت سے نواز اور حاجیوں اور زائروں کے زاد راہ اور مال میں برکت عطا کر اور جو چیز تو نے ان پر حج و عمرہ میں واجب کی ہے اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دے اپنے فضل و رحمت سے۔ اے رحم کرنے

https://downloadshiabooks.com/

والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے"۔ [1]

اس دعا میں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے خدا سے تضرع وزاری کی ہے اور اسی سے لو لگائی ہے کہ وہ ان کے اوپر اور تمام مسلمانوں کے اوپر احسان فرمائے ہر اس نیک کام کے ذریعہ جس سے انھیں اخلاقی بلندیاں اور آداب کی خوبیاں نصیب ہوں اور ان پر ہر اس کام کے ذریعہ احسان فرمائے جو ان کے لئے تقرب الٰہی کا باعث ہیں۔

۲۔ مومنین کے لئے دعا

حضرت امام مہدی صالح مومنین کے لئے درج ذیل دعائے شریف پڑھتے ہیں:

''اِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نَاجَاکَ ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاکَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰى وَالثَّرْوَةِ ، وَعَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ ، وَعَلٰى اَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ ، وَعَلٰى اموات الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ ، وَعَلٰى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِينَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ''۔

" معبود اس ذات کے حق کے واسطہ سے جو تجھ سے راز بیان کرتا ہے اور اس ذات کے حق کے واسطے سے جو تجھے بیابانوں اور دریاؤں میں پکارتا ہے محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور جو مومنین و مومنات نادار ہیں انھیں بے نیازی اور ثروت سے نواز دے اور جو مومنین و مومنات بیمار ہیں انھیں شفا و صحت عطا فرما اور جو مومنین و مومنات زندہ ہیں انھیں

1۔ مصباح کفعمی: ۳۰۷۔

https://downloadshiabooks.com/

مغفرت ورحمت سے نواز دے اور جو مومنین ومومنات مر چکے ہیں ان کی مغفرت فرما اور جو مومنین ومؤمنات سفر میں ہیں انھیں تندرستی اور بہرہ وری کے ساتھ ان کے وطن واپس لوٹا دے محمدؐ اور ان کی آل کے تصدق میں''۔ (1)

اس دعا میں حضرت مہدی علیہ السلام مومنین کے اوپر کتنا مہربان اور شفیق ہیں کہ ان کے لئے جو بھی دنیا و آخرت میں مصلحت ہے اور خیر و سعادت کا باعث ہے اپنی دعاؤں سے شامل رکھتے ہیں۔

۳۔ قضاء حوائج کے لئے دعا

امام منتظر علیہ السلام اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد یہ دعا پڑھتے ہیں:

''أَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ مُبْدِیءُ الْخَلْقِ وَمُعِیْدُهُمْ ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ وَبَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُورِ ، اَنْتَ وَارِثُ الْاَرْضِ وَمَنْ عَلَیْهَا ، اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ عَالِمُ السِّرِّ وَاَخْفیٰ ، اسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیتَ بِهِ اَجَبْتَ ، وَاِذَا سُئِلْتَ بِهِ اَعْطَیْتَ ، وَاَسْئَلُکَ بِحَقِّکَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهِ ، وَبِحَقِّهِم الَّذِی اَوْجَبْتَهُ عَلَیٰ نَفْسِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِی ، اَلسَّاعَةَ السَّاعَةَ ، یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ یَا سَیِّدَاهُ یَا مَوْلاهُ یَا غِیَاثَاهُ ، اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسَکَ ، اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِی عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعَجِّلَ خَلاصَنَا مِنْ هٰذِهِ الشِّدَّةِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ

1۔ مصباح کفعمی: ۴۲۷۔

https://downloadshiabooks.com/

وَالْاَبْصَارِ ، یَاسَمِیْعَ الدُّعَاءِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ''

'' خدایا تو ہی ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نھیں تخلیق کی ابتدا کرنے والا اور مخلوقات کو دوبارہ پلٹانے والا تو ہی ہے اور تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نھیں تو سمیٹنے والا پھیلانے والا ہے خدایا تو ہی ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نھیں تو ہی سارے امور کا مدبر اور قبروں کے مردوں کو دوبارہ اٹھانے والا ہے تو زمین کا اور زمین کی ساری مخلوق کا وارث ومالک ہے میں تجھ سے تیرے مخزون و پوشیدہ اور حی و قیوم نام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں خدایا تو ہی ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو اسرار و پنہاں تمام چیزوں کا جاننے والا ہے میں تجھ سے تیرے اس نام کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ تجھے جب بھی پکارا گیا ہے تو تونے جواب دیا ہے اور مانگا گیا ہے عطا تو کیا ہے اور میں تجھ سے تیرے اس حق کا واسطہ دیکر مانگتا ہوں جو تجھے محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر حاصل ہے اور ان کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تونے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میری حاجت پوری فرما ابھی اسی وقت، اے دعاؤں کے سننے والے اے میرے مولا و آقا اور میرے فریادرس، میں تجھے تیرے ہر اس نام کا واسطہ دیتا ہوں جسے تونے اپنی ذات کے لئے انتخاب کرکے برملا کر دیا ہے اور ان ناموں کا بھی واسطہ دیتا ہوں جنھیں تونے اپنے پاس علم غیب کے پردہ میں چھپا رکھا ہے کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اس سختی سے جلد از جلد گلو خلاصی عطا فرما اے دلوں اور نظروں کو پھیرنے والے اے دعاؤں کے خوب سننے والے بیشک تو ہی ہر شی پر بھر پور قدرت رکھنے والا ہے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے

https://downloadshiabooks.com/

تجھے تیری رحمت کا واسطہ ہے''۔[1]

اس دعا میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ امام زمانہؑ صرف اللہ سے لو لگاتے ہیں اور اپنی حیات طیبہ کے تمام حالات اور مراحل میں بس خدا سے التجاء والتماس کرتے ہیں۔

۴۔ بیماریوں سے شفاء کی دعا

حضرت امام مہدیؑ کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا ہے اور کسی درد کا شکار ہوتے ہیں تو اس دعاء شریفہ کو لکھ کر نئے برتن میں امام حسینؑ کی تربت سے تحریر فرما کر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں اور پھر اسے تناول کر لیتے ہیں اور وہ دعا یہ ہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ دَوَاءٌ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ شِفَاءٌ ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ كِفَاءٌ ، هُوَ الشَّافِي شِفَاءٌ، وَهُوَ الْكَافِي كِفَاءٌ ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ بِرَبِّ النَّاسِ شِفَاءٌ لا يُغَادِرُهُ سُقْمٌ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ النُّجَبَاءِ''

'' بسم اللہ دوا ہے اور الحمد للہ شفاء ہے اور لا الٰہ الا اللہ کفایت کرنے والا کلمہ ہے وہ خدا ہی شفا دینے والا شافی ہے اور وہی کفایت کرنے والا کافی ہے لوگوں کے پروردگار کا واسطہ بیماری کو اس طرح دور کر دے کہ پھر اس کا ساتھ نہ ہو اور محمد مصطفیؐ اور ان کی نجیب و پاکیزہ آل پر درود بھیج''۔[2]

۵۔ زیارت اور دعا

امام مہدیؑ نے اپنے شیعوں میں سے بعض مخلص مومنین کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کی

1۔ منتخب الاثر:۳/ ۲۵۴۔

2۔ منتخب الاثر:۳/ ۲۵۲۔

https://downloadshiabooks.com/

طرف سے کربلا جا کر یہ دعا اور زیارت پڑھیں اس کے بعد میرے لئے مندرجہ ذیل دعا کریں:

''سَلامٌ عَلَیٰ آلِ یَاسِینَ ، السَّلامُ عَلَیْکَ یَا دَاعِیَ اللّٰهِ وَرَبَّانِیَ آیَاتِهِ ، السَّلامُ عَلَیْکَ یَا بَابَ اللّٰهِ وَدَیَّانَ دِیْنِهِ ، السَّلامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقّهِ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِیْلَ اِرَادَتِهِ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَا تَالِیَ کِتَابَ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانِهِ ، السَّلامُ عَلَیْکَ فِیْ آنَاءِ لَیْلِکَ وَاَطْرَافِ نَهَارِکَ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهِ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَامِیْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَخَذَهُ وَوَکَّدَهُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ ، وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ ، وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْداً غَیْرَ مَکْذُوْبٍ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقْعُدُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقْرَأُ وَتُبَیِّنُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ ، السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَرْکَعُ وَتَسْجُدُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تُهَلِّلُ وَتُکَبِّرُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِي ،السَّلامُ عَلَیْکَ فِي اللَّیْلِ اِذَا یَغْشَیٰ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّیٰ ،السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الاِمَامُ الْمَأْمُونُ ، السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُولُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ بِجَوَامِعِ السَّلامِ ۔

اُشْهِدُکَ یَا مَوْلایَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه وَحْدَهُ لا شَرِیْکَ لَهُ ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، لاحَبِیْبَ اِلاَّ هُوَ وَاَهْلُهُ ، وَاُشْهِدُکَ یَا مَوْلایَ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حُجَّتُهُ ، وَالْحَسَنَ حُجَّتُهُ ، وَالْحُسَیْنُ حُجَّتُهُ ، وَعَلِیّ بْنِ الْحُسَیْنِ حُجَّتُهُ ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهُ ، وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ ، وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ ، وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسَیٰ حُجَّتُهُ ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهُ ، وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ ، وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهُ ، وَاَشْهَدُ اَنَّکَ حُجَّةُ اللّٰهِ ۔ اَنْتُمُ الاَوَّلُ وَالآخِرُ ، وَاَنَّ رَجْعَتَکُمْ حَقٌّ لا رَیْبَ فِیْهَا یَوْمَ لا یَنْفَعُ نَفْساً اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْکَسَبَتْ فِیْ

https://downloadshiabooks.com/

اِیْمَانِهَا خَیْراً ، وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ ، وَاَنَّ نَاکِراً وَنَکِیْراً حَقٌّ ، وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ ، وَالْبَعْثَ حَقٌّ ، وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ ، وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ ، وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ ، وَالْحَشْرَ حَقٌّ ، وَالْحِسَابَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ ، وَالْوَعْدَ وَالْوَعِیْدَ بِهِمَا حَقٌّ ۔

یَا مَوْلَایَ ، شَقِیَ مَنْ خَالَفَکُمْ ، وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَکُمْ ، فَاشْهَدْ عَلٰی مَا اَشْهَدْتُکَ عَلَیْهِ ، وَاَنَا وَلِیٌّ لَکَ ، بَرِیءٌ مِنْ عَدُوِّکَ ، فَالْحَقُّ مَا رَضِیْتُمُوْهُ وَالْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوْهُ ، وَالْمَعْرُوْفُ مَا اَمَرْتُمْ بِهِ ، وَالْمُنْکَرُ مَا نَهَیْتُمْ عَنْهُ ، فَنَفْسِیْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَبِرَسُوْلِهِ وَبِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِکُمْ یَا مَوْلَایَ ، اَوَّلِکُمْ وَآخِرِکُمْ ، وَنُصْرَتِیْ مُعَدَّةٌ لَکُمْ ، وَمَوَدَّتِیْ خَالِصَةٌ لَکُمْ ، آمِیْنَ آمِیْنَ ۔

پھر اس زیارت کے بعد اس شریف دعا کو پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحْمَتِکَ ، وَکَلِمَةِ نُوْرِکَ ، وَاَنْ تَمْلَأَ قَلْبِیْ نُوْرَ الْیَقِیْنِ ، وَصَدْرِیْ نُوْرَ الْاِیْمَانِ ، وَفِکْرِي نُوْرَ النِّیَّاتِ ، وَعَزْمِیْ نُوْرَ الْعِلْمِ ، وَقُوَّتِیْ نُوْرَ الْعَمَلِ ، وَلِسَانِي نُوْرَ الصِّدْقِ ، وَدِیْنِیْ نُوْرَ الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِکَ ، وَبَصَرِیْ نُوْرَ الضِّیَاءِ ، وَسَمْعِیْ نُوْرَ الْحِکْمَةِ ، وَمَوَدَّتِیْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ، حَتّٰی اَلْقَاکَ وَقَدْ وَفَیْتُ بِعَهْدِکَ وَمِیْثَاقِکَ ، فَتَغَشِّیْنِیْ رَحْمَتُکَ یَا وَلِیُّ یَا حَمِیْدُ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حُجَّتِکَ فِیْ اَرْضِکَ ، وَخَلِیْفَتِکَ فِیْ بِلَادِکَ ، وَالدَّاعِي اِلٰی سَبِیْلِکَ ، وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ ، وَالثَّائِرِ بِاَمْرِکَ ، وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَبَوَارِ الْکَافِرِیْنَ ، وَمُجَلِّی الظُّلْمَةِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ ، وَالنَّاطِقِ بِالْحِکْمَةِ وَالصِّدْقِ ، وَکَلِمَتِکَ التَّامَّةِ فِیْ اَرْضِکَ ، اَلْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ ، وَالْوَلِیِّ النَّاصِحِ ، سَفِیْنَةِ النَّجَاةِ ، وَعَلَمِ الْهُدٰی ، وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰی ، وَخَیْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰی ، وَمُجَلِّی الْعَمٰی ، الَّذِي یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً کَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ ۔

https://downloadshiabooks.com/

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ وَلِیِّکَ وَابْنِ اَوْلِیَائِکَ ، الَّذِیْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَھُمْ ، وَاَوْجَبْتَ حَقَّھُمْ ، وَاَذْھَبْتَ عَنْھُمُ الرِّجْسَ ، وَطَھَّرْتَھُمْ تَطْھِیْراً۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرْہُ وَانْتَصِرْ بِہٖ لِدِیْنِکَ ، وَانْصُرْ بِہٖ اَوْلِیَائِکَ وَاَوْلِیَاءَہٗ وَشِیْعَتَہٗ وَاَنْصَارَہٗ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔

اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ ، وَمِنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ ، وَاحْفَظْہُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ، وَاحْرُسْہُ وَامْنَعْہُ مِنْ اَنْ یُوْصَلَ اِلَیْہِ بِسُوءٍ ، وَاحْفَظْ فِیْہِ رَسُوْلَکَ وَآلَ رَسُوْلِکَ ، وَاَظْھِرْ بِہِ الْعَدْلَ ، وَاَیِّدْہُ بِالنَّصْرِ ، وَانْصُرْ نَاصِرِیْہِ ، وَاخْذُلْ خَاذِلِیہِ ، وَاقْصِمْ قَاصِمِیْہِ ، وَاقْصِمْ بِہٖ جَبَابِرَۃَ الْکُفْرِ ، وَاقْتُلْ بِہِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ ، وَجَمِیْعَ الْمُلْحِدِیْنَ حَیْثُ کَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا ، بَرِّھَا وَبَحْرِھَا ، وَامْلَأْ بِہِ الْاَرْضَ عَدْلاً ، وَاَظْھِرْ بِہٖ دِیْنَ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ ، وَاجْعَلْنِیْ اَللّٰھُمَّ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَعْوَانِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَشِیْعَتِہٖ ، وَاَرِنِیْ فِیْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلام مَا یَأْمُلُوْنَ ، وَفِیْ عَدُوِّھِمْ مَا یَحْذَرُوْنَ ، اِلٰہَ الْحَقِّ آمِیْنَ ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن''۔

''سلام ہو آل یاسین پر سلام ہو آپ پر اے اللہ کی طرف بلانے والے اور اس کی آیتوں کے مظہر سلام ہو آپ پر اے باب خدا اور حافظ دین خدا۔ سلام ہو آپ پر اے خدا کے خلیفہ اور حق کے ناصر و مددگار، سلام ہو آپ پر اے حجت خدا اور رہنمائے بندگان خدا سلام ہو آپ پر اے کتاب خدا کی تلاوت کرنے والے اور اس کے ترجمان سلام ہو آپ پر رات کی تمام ساعتوں میں اور دن کے تمام اطراف میں سلام ہو آپ پر اے بقیۃ اللہ اس کی زمین میں سلام ہو آپ پر اے عہد و پیمان خدا جسے خدا نے عہد لیا اور محکم و موکد کیا ہے۔ سلام ہو آپ پر اے وعدہ خدا جس کی اس نے ضمانت لی، سلام ہو آپ پر اے عدل کے پرچم

https://downloadshiabooks.com/

کے پھیلانے والے اور علم مستحکم اور پناہ گاہ مخلوق اور رحمت واسعہ اور وعدہ خدا جس میں کوئی کذب نہیں ہے۔ سلام ہو آپ پر جب آپ قیام فرماتے ہیں۔ سلام ہو آپ پر جب آپ قعود فرماتے ہیں۔ سلام ہو آپ پر جب آپ قرائت و تفسری کرتے ہیں سلام ہو آپ پر جب آپ نماز و قنوت پڑھتے ہیں۔ سلام ہو آپ پر جب آپ رکوع و سجدہ کرتے ہیں۔ سلام ہو آپ پر جب آپ تہلیل و تکبیر کہتے ہیں سلام ہو آپ پر جب آپ حمد و استغفار کرتے ہیں سلام ہو آپ پر جب آپ صبح و شام کرتے ہیں۔ سلام ہو آپ پر رات میں جب وہ تاریک ہوتی ہے اور دن میں جب وہ روشن ہوتا ہے سلام ہو آپ پر اے امام محفوظ سلام ہو آپ پر اے تمام عالم سے مقدم اور امید مخلوق۔ سلام ہو آپ پر سلام کی تمام قسموں کے ساتھ۔

میں آپ کو گواہ بناتا ہوں اے میرے مولا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں کوئی حبیب نہیں ہے ان کے اوران کے اہل بیتؑ کے علاوہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں اے میرے مولا کہ علی امیر المومنینؑ اس کی حجت ہیں اور حسنؑ اس کی حجت ہیں اور حسینؑ اس کی حجت ہیں اور علی ابن الحسینؑ اس کی حجت ہیں اور محمد ابن علیؑ اس کی حجت ہیں اور جعفر ابن محمدؑ اس کی حجت ہیں اور موسی ابن جعفرؑ اس کی حجت ہیں اور علی ابن موسیٰ الرضاؑ اس کی حجت ہیں اور محمد ابن علیؑ اس کی حجت ہیں اور علی ابن محمدؑ اس کی حجت ہیں اور حسن ابن علیؑ اس کی حجت ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کی حجت ہیں آپ اول و آخر ہیں آپ کی رجعت حق ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے جس دن کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا اگر اس سے قبل ایمان نہ لایا ہو اور اپنے ایمان سے نیکی کو حاصل نہ کیا ہو اور یہ کہ موت حق ہے اور منکر و نکیر حق ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ روز حشر و قیامت حق ہے اور مردوں کا اٹھایا جانا حق ہے اور صراط حق ہے اور مرصاد حق ہے اور میزان حق ہے اور

https://downloadshiabooks.com/

حشر حق ہے اور حساب حق ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور دونوں کا وعدہ و وعید حق ہے۔

اے میرے مولا وہ بد بخت ہے جس نے آپ کی مخالفت کی اور وہ سعید ہے جس نے آپ کی اطاعت کی آپ گواہ ہو جائیں اس پر جس پر میں نے آپ کو گواہ بنایا ہے۔ میں آپ کا دوست اور آپ کے دشمنوں سے بری ہوں۔ حق وہی ہے جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور باطل وہ ہے جس سے آپ ناراض ہوئے ہیں۔ معروف وہ ہے جس کا آپ نے حکم دیا ہے اور منکر وہ ہے جس کو آپ نے منع کیا ہے، میرا نفس اس خدا پر ایمان لایا ہے، جو اکیلا اور لا شریک ہے اور اس کے رسولؐ اور امیر المومنینؑ اور آپ کے اول و آخر سب پر ایمان لایا ہے اے میرے مولا آپ کے لئے میری مدد حاضر ہے اور میری محبت خالص ہے، خدایا ہماری دعا کو قبول فرما، قبول فرما، آمین، آمین۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

''خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو تیرے نبی رحمت اور کلمہ نور ہیں اور میرے دل کو نور یقین سے بھر دے اور میرے سینے کو نور الایمان سے اور میری فکر کو نیتوں کے نور سے اور میرے ارادے کو علم کے نور سے اور میری قوت کو نور عمل سے اور میری زبان کو نور صداقت سے اور میرے دین کو نور بصیرت سے اور میری آنکھ کو نور بصیرت سے اور میرے کان کو نور حکمت سے اور میری محبت کو محمدؐ و آل محمدؐ کی ولایت کے نور سے معمور کر دے یہاں تک کہ جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو تیرا عہد و میثاق پورا کر چکا ہوں تا کہ تو مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانک لے اے ولی اور ستودہ صفات۔

https://downloadshiabooks.com/

خدایا درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر جو تیری زمین پر تیری حجت ہیں اور تیرے شہروں میں تیرے خلیفہ ہیں اور تیری راہ کی طرف بلانے والے ہیں اور تیرے عدل کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں اور تیرے امر کے لئے لوگوں کو ابھارنے والے ہیں مومنوں کے ولی اور کافروں کو ختم کرنے والے، ظلمت کو روشنی دینے والے اور حق کو منور کرنے والے، حکمت اور صداقت کے ساتھ کلام کرنے والے اور تیرے کلمے تامہ ہیں تیری زمین میں، بندہ خالص ہیں، مراقب فرمان خدا ہیں خائف اور ولی ناصح ہیں، نجات کا سفینہ ہیں اور ہدایت کی نشانی ہیں اور مخلوق کی نگاہوں کا نور ہیں اور بہترین وہ انسان ہیں جنھوں نے قمیص و ردا پہنی، وہ اندھے پن کو روشنی دینے والے جو زمین کو عدالت و انصاف سے بھر دیں گے جب کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، بے شک تو ہر شیء پر قادر ہے۔

اے اللہ اپنے ولی اور اپنے اولیاء کے فرزند پر رحمت نازل فرما کہ جن کی طاعت تو نے فرض کی ہے، اور ان کے حق کو واجب کیا ہے اور ان سے رجس کو دور رکھا ہے اور اس طرح پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے اے اللہ ان کی مدد فرما اپنے دین کی خاطر انھیں غلبہ عطا کر اور ان کے ذریعہ اپنے اولیاء، ان کے محبوں، شیعوں اور ان کے انصار کی مدد فرما، اور ہمیں بھی ان میں قرار دے۔

اے اللہ انھیں۔ امام زمانہؑ کو۔ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ میں رکھ اور آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، ان کی حفاظت فرما۔ اور ان کی نگہبانی کر کہ کوئی برائی ان تک نہ پہنچے اور ان کے بارے میں اپنے رسولؐ اور آل رسولؐ کی حفاظت فرما ان کے وسیلہ سے عدل کا بول بالا کر دے اور مدد کے ذریعہ ان کی تائید فرما، ان کے مددگاروں کی مدد فرما اور انھیں چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور ان کے ذریعہ سرکش کافروں کی کمر توڑ دے، ان کے وسیلہ سے کفار، منافقین اور تمام ملحدین کو۔ وہ جہاں

https://downloadshiabooks.com/

بھی ہوں مشرق میں، مغرب میں، خشکی میں، تری میں۔ موت کے گھاٹ اتار دے اور ان کے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے اور اپنے نبیؐ کے دین کو غالب کر دے اور اے اللہ مجھے ان کے انصار و مدد گار اور ان کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے آل محمدؐ میں وہ چیز دکھادے جس کی وہ امید رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں میں وہ چیز دکھادے جس سے وہ ڈرتے ہیں برحق معبود قبول فرما۔ اے جلال و اکرام والے خدا اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے"۔ (1)

امام مہدیؑ نے اپنے شیعوں کو پیغام پہنچایا ہے کہ اس زیارت کو برابر پڑھیں اور پھر اس دعا کے ذریعہ اللہ کی بارگاہ میں میرے ظہور میں تعجیل، امن و انصاف کے قیام کی خاطر دعا و زیارت پڑھیں تاکہ آپ تشریف لاکر حق کو قائم اور باطل کو مٹادیں اور کلمہ الٰہی کو روئے زمین میں بلندی عطا کریں۔

۶۔ فرج اور گشائش کی دعا

امام مہدیؑ کی جلیل القدر دعاؤں میں سے ایک یہ دعا ہے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ، وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ ، وَمُنْزِلَ الْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ ، وَرَبَّ الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

اَنْتَ اِلٰہُ مَنْ فِی السَّمَاءِ ، وَاِلٰہُ مَنْ فِی الْاَرْضِ ، لَا اِلٰہَ فِیْھِمَا غَیْرُکَ۔

وَاَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِی السَّمَاءِ ، وَجَبَّارُ مَنْ فِی الْاَرْضِ ، لَا خَالِقَ فِیْھِمَا غَیْرُکَ۔

1۔ بحار الانوار: ۹۱/۳۰۳تا۵۔

https://downloadshiabooks.com/

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْکَرِیْمِ ، وَبِنُوْرِ وَجْھِکَ الْمُشْرِقِ وَالْمُنِیْرِ ، وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِہِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُوْنَ ، وَبِاسْمِکَ الَّذِی یَصْلُحُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ۔

یَا حَیّاً قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ ، وَیَا حَیّاً بَعْدَ کُلِّ حَیٍّ ، وَیَا حَیّاً حِیْنَ لا حَیٍّ ، وَیَا مُحْیِی الْمَوْتیٰ ، وَیَاحَیّاً لااِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ ، یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ، اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ ، وَمِنْ حَیْثُ لا اَحْتَسِبُ ، رِزْقاً وَاسِعاً ، حَلالاً طَیِّباً ، وَاَنْ تُفَرِّجَ عَنِّیْ کُلَّ غَمٍّ ، وَکُلَّ ھَمٍّ ، وَاَنْ تُعْطِیَنِی مَا اَرْجُوْہُ وَآمِلُہُ ، اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''۔

'' خدایا! اے نور عظیم کے رب ، بلند کرسی کے رب ، اے بے پایاں سمندر کے رب ، تورات ، زبور اور انجیل کے نازل کرنے والے! سائے اور دھوپ کے رب ، قرآن عظیم کے اتارنے والے ملائکہ مقربین کے رب اور انبیاء و مرسلین کے رب!

اے وہ کہ جو آسمان والوں کا خدا ہے اور زمین والوں کا خدا ہے تیرے علاوہ ان دونوں کا کوئی خدا نہیں تو ہی آسمان والوں کی کمیوں کا پورا کرنے والا اور زمین والوں کی کمیوں کا پورا کرنے والا ہے تیرے علاوہ ان دونوں میں کوئی خالق نہیں۔

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کریم نام کے واسطہ سے اور تیرے نور روشن جمال کے واسطے سے اور تیری قدیم بادشاہت کے واسطے سے اے زندہ اے پائندہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام کے واسطے سے جس سے آسمان و زمین چمک رہے ہیں اور تیرے نام کے واسطے سے جس کے ذریعہ اولین و آخرین نے صلاح پائی ہے اے ہر زندہ

https://downloadshiabooks.com/

سے پہلے زندہ اور اے ہر زندہ کے بعد زندہ رہنے والے، اے زندہ جس وقت کوئی زندہ نہ تھا اے مردوں کو زندگی دینے والے اے زندہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اے زندہ اے پائندہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر اور مجھے رزق عطا کر جہاں سے میرا گمان ہو جہاں سے میرا گمان نہ ہو وسیع حلال اور پاکیزہ رزق، اور مجھ سے ہر ہم و غم کو دور کر دے اور مجھے ہر وہ چیز عطا کر دے جس کی مجھے امید و آرزو ہے بے شک تو ہی ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے"۔ (1)

اس دعا میں جہاں تحمید و تمجید الٰہی اور اس کے اعظم صفات کا بھرپور تذکرہ ہے وہیں یہ بھی مذکور ہے کہ تمام حادثات اور خرابیوں کے جریان و سریان بھی قبضۂ قدرت الٰہی میں ہیں اسی لئے امام نے بارگاہ خداوندی میں کمال توجہ و مطلق ایمان کے ساتھ لو لگائی ہے۔

۷۔ شیعوں کے لئے دعا

آپ اپنے شیعوں کے حق میں دعا کرتے ہیں تاکہ ان کے ہم و غم دور ہو جائیں اور وہ جن سختیوں اور شکنجوں میں مبتلا ہیں اس سے ان کو نجات ملے:

"یَا نُوْرَ النُّوْرِ ، یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ ، یَا بَاعِثَ مَنْ فِیْ الْقُبُوْرِ ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاجْعَلْ لِیْ وَلِشِیْعَتِیْ مِنَ الضَّیْقِ فَرَجاً ، وَمِنَ الْھَمِّ مَخْرَجاً ، وَاَوْسِعْ لَنَا الْمَنْھَجَ ، وَاَطْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِکَ مَا یُفَرِّجُ ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہُ ، یَا کَرِیْمُ"۔

"اے نور کے نور اے امور کے تدبیر کرنے والے اے قبروں سے مردوں کو زندہ

1۔ البلد الامین: ۹۷۔

https://downloadshiabooks.com/

کرنے والے محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج میرے لئے اور میرے چاہنے والوں کے لئے تنگی سے کشائش ہم و غم سے خروج کی راہ پیدا کر دے ہمارے لئے راہ کو وسیع کر دے اور ہمارے لئے ایسے اسباب فراہم کر دے جس سے ہمارے لئے کشائش پیدا ہو جائے ہمارے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے اے کریم''۔[1]

۸۔ نبیؐ اور ائمہؑ کے لئے دعا

امام مہدیؑ نے اس دعا کو اپنے بعض شیعوں کے پاس لکھ کر بھیجا اور انھیں یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ اس دعا کے ذریعہ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے لئے دعاء کریں:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَلْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ ، الْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ ، الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ، الْبَرِئِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ ، الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ ، الْمُرْتَجَى لِلشَّفَاعَةِ ، الْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللّٰهِ۔

اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ ، وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ ، وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُ ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ ، وَاَضِئْ نُوْرَهُ ، وَبَيِّضْ وَجْهَهُ ، وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ ، وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ ، وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ ، وَابْعَثْهُ مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ۔

وَصَلِّ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ، وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

وَصَلِّ عَلٰى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ

1۔ مصباح کفعمی: ۴۵۷۔

https://downloadshiabooks.com/

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ مُوْسَىٰ بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَىٰ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلِّ عَلىٰ الْخَلَفِ الْهَادِى الْمَهْدِيِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْن ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ

https://downloadshiabooks.com/

،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِيْنَ الْاَبْرَارِ الْمُتَّقِيْنَ ، دَعَائِمِ دِيْنِكَ ، وَاَرْكَانِ تَوحِيْدِكَ ، وَتَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ ، وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ ، وَخُلَفَائِكَ فِيْ اَرْضِكَ ، اَلَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ ، وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلٰى عِبَادِكَ ، وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ ، وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ ، وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ ، وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ ، وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ ، وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ وَاَلْبَسْتَهُمْ نُوْرَكَ، وَرَفَعْتَهُمْ فِي مَلَكُوْتِكَ ، وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ ، وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ صَلَاةً زَاكِيَةً نَامِيَةً ، كَثِيْرَةً دَائِمَةً طَيِّبَةً ، لا يُحِيْطُ بِهَا اِلاَّ اَنْتَ ، وَلا يَسَعُهَا اِلا عِلْمُكَ ، وَلا يُحْصِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ ۔

اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ الْمُحْيِى سُنَّتَكَ ، الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ ، الدَّاعِى اِلَيْكَ، الدَّلِيْلِ عَلَيْكَ ، حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ ، وَخَلِيْفَتِكَ فِي اَرْضِكَ ، وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ''۔

اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ، وَمُدَّ فِي عُمُرِهِ، وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُولِ بَقَائِهِ۔

اَللّٰهُمَّ اَكْفِهِ بَغْيَ الْحَاسِدِيْنَ ، وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِيْنَ، وَازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ الظَّالِمِيْنَ ، وَخَلِّصْهُ مِنْ أَيْدِى الْجَبَّارِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، وَشِيْعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ، وَخَاصَّتِهِ وَعَامَّتِهِ، وَعَدُوِّهِ، وَجَمِيْعِ أَهْلِ الدُّنْيَا مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنُهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسُهُ ، وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا أَمَّلَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ ، وَأَحْيِ بِهِ مَابُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ،

https://downloadshiabooks.com/

وَأَظْهِرْ بِهِ مَاغُيِّرَمِنْ حُكْمِكَ، حَتَّىٰ يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلىٰ يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً خَالِصاً مُخْلَصاً، لاشَكَّ فِيْهِ، وَلا شُبْهَةَ مَعَهُ، وَلا بَاطِلَ عِنْدَهُ، وَلا بِدْعَةَ لَدَيْهِ۔

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِهِ، كُلَّ ظُلْمَةٍ، وَهُدَّ بِرُكْنِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ، وَاهْدِمْ بِعِزِّهِ كُلَّ ضَلالَةٍ، وَاقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ، وَأَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ ، وَأَهْلِكْ بِعَدْلِهِ جَوْرَكُلَّ جَائِرٍ، وَأَجْرِ حُكْمَهُ عَلىٰ كُلِّ حُكْمٍ ، وَأَذِلّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ۔

اَللّٰهُمَّ أَذِلّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ ، وَأَهْلِكْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ ، وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ، وَاسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَهُ حَقَّهُ، وَاسْتَهَانَ بِأَمْرِهِ، وَسَعىٰ فِي اِطْفَاءِ نُوْرِهِ، وَأَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ ، وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ، وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، وَالْحَسَنِ الرِّضَا، وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفّىٰ، وَجَمِيْعِ الْاَوْصِيَاءِ مَصَابِيْحِ الدُّجىٰ، وَأَعْلامِ الْهُدىٰ، وَمَنَارِ التُّقىٰ، وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقىٰ، وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ ، وَصَلِّ عَلىٰ وَلِيِّكَ وَوُلَاةِ عَهْدِكَ، وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ، وَمُدَّ فِي أَعْمَارِهِمْ ، وَزِدْ فِيْ آجَالِهِمْ ، وَبَلِّغْهُمْ أَقْصىٰ آمَالِهِمْ دِيناً وَدُنْيا وَآخِرَةً، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''۔[1]

''خدایا درود بھیج محمدؐ پر جو سردار مرسلین و خاتم نبیین، پروردگار عالمین کی حجت، روز الست کے منتخب، روز عہد و میثاق کے چنندہ، ہر قسم کی آفتوں سے پاکیزہ، ہر عیب سے مبریٰ، جن سے نجات کی امید وابستہ ہے، جن کی شفاعت کی آرزو ہے، جن کے ذمہ خدا کا دین سونپ دیا گیا ہے۔

1۔ البلد الامین: ۱۲۰، ۱۲۲، مصباح المتہجد: ۴۰۶ تا ۴۰۹۔

https://downloadshiabooks.com/

خدایا ان کی جڑوں کو معزز، ان کی دلیل کو معظم، ان کی حجت کو کامیاب، ان کے درجہ کو بلند، ان کے نور کو جلاء، ان کے چہرے کو نورانی بنا دے، اور ان کو فضل و مضیلت، منزلت و وسیلہ، بلند درجہ، عطا فرما، اور انھیں اس مقام محمود پر مبعوث فرما کہ جس سے اولین و آخرین کو رشک ہو۔

اور درود بھیج امیر المومنین، وارث مرسلین، روشن چہرے والوں کے سربراہ، وصیوں کے سردار پروردگار عالمین کی حجت حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام، مرسلین کے وارث، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام حسن بن علی المجتبیٰ علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام، مرسلین کے وارث، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام حسین بن علی شہید کربلا علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام، مرسلین کے وارث، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام، مرسلین کے وارث، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام، مرسلین کے وارث، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام، مرسلین کے وارث، پروردگار عالمین کی حجت

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام ، مرسلین کے وارث ، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام ، مرسلین کے وارث ، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام محمد بن علی الجواد علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام ، مرسلین کے وارث ، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام علی ابن محمد الہادی علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام ، مرسلین کے وارث ، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام حسن بن علی العسکری علیہ السلام پر۔

اور درود بھیج مومنین کے امام ، مرسلین کے وارث ، پروردگار عالمین کی حجت حضرت امام خلف ہادی مہدی ابن حسن العسکری علیہ السلام پر۔

خدایا درود بھیج محمد اور ان کے اہل بیت پر جو کہ ائمہ ہدایت گر، سچے عالم ، متقی نیکوکار، تیرے دین کا ستون، تیری توحید کے ارکان، تیری وحی کے ترجمان، تیری خلائق پر تیری حجت، تیری زمین پر تیرے خلیفہ ہیں تونے جنھیں اپنے لئے چن لیا ہے اور اپنے بندوں پر برگذیدہ بنایا ہے اپنے دین کے لئے انھیں کی قیادت پر خوش ہے اپنی معرفت سے انھیں مخصوص کر دیا ہے انھیں اپنی کرامت سے سرفراز فرمایا ہے، اور اپنی رحمت کے چادر اوڑھا دی ہے ، اپنی نعمت سے پروان چڑھایا ہے ، اپنی حکمت سے انھیں سیر کیا ہے اور اپنا نور ان کے زیب تن کیا ہے، اپنے ملکوت کی سیر کرائی ہے اپنے فرشتوں سے ان کی نگرانی کی ہے اور

https://downloadshiabooks.com/

اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کے ذریعہ انھیں مشرف فرمایاہے۔خدایا درود بھیج محمدؐ پر اور ان سب کے اوپر، پاکیزہ، رشد و نمو کرنے والا، بہت سا، مسلسل اور طیب وطاہر درود جس کا احاطہ تیرے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا، جس کا علم تیرے علاوہ کسی کو نہیں ہے، جس کا شمار تیرے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔

خدایا اور درود بھیج اپنے اس ولی پر جو تیری سنت کو قائم کرنے والا، تیری طرف دعوت دینے والا، تیری راہ دکھانے والا، اور تیری خلائق پر تیری حجت، تیری زمین پر تیرا خلیفہ اور تیرے بندوں کے اعمال کا شاہد ہے۔خدایا ان کی نصرت کے ذریعہ ان کی طاقت میں اضافہ کر، ان عمر کو طولانی فرما، اور ان کی طولانی بقاء کے ذریعہ زمین کو مزین فرما۔

خدایا ان کو حاسدوں کی سرکشی سے کفایت، سازشوں کے شر سے محفوظ، ظالموں کے ناپاک ارادوں سے دور اور جباروں کی دسترس سے نجات عطا فرما۔

خدایا تو ان کے نفس میں، ان کی ذریت میں، ان کے شیعوں میں، ان کی رعایا میں، ان کے خواص اور عوام میں، ان کے دشمن اور تمام اہل دنیا میں انھیں ایسا نواز دے کہ جس کی ان آنکھوں کو قرار، نفس کو چین نصیب ہو جائے اور انھیں ان کی دنیاوی و اخروی آرزؤں سے کہیں بہتر عطا فرما کہ تو یقیناً ہر شی پر قادر ہے۔

خدایا ان کے ذریعہ اپنے دین کے مٹ چکے احکام کی تجدید، اپنی کتاب کے تبدیل شدہ دستور حیات نو، اپنے مبدل حکم کو برتری عطا فرما یہاں تک کہ تیرا دین ان کے ہاتھوں ایک بار پھر ترو تازہ اور ہر قسم کے شائبوں سے خالص ہو جائے کہ پھر اس میں کسی قسم کا شک و شبہہ، باطل و بدعت کا گذر نہ ہو سکے۔

https://downloadshiabooks.com/

خدایا ان کے نور سے ہر تاریکی کو نور میں بدل دے اور ہر بدعت کو کے ستون کو منہدم کر دے اور ہر گمراہی کو ان کی طاقت سے روندھ دے اور ہر جابر و سرکش کی ان کے ذریعہ کمر توڑ دے اور ہر آگ کو ان کے ذریعہ گل کر دے اور ظالم کے ظلم و جور کا گلا ان کی عدالت کے ذریعہ گھونٹ دے اور ان کے فرمان کو ہر حکم و فرمان کے اوپر جاری فرما اور ہر سلطان کو ان کی سلطنت کے ذریعہ ذلیل و رسوا فرما۔

خدایا جو بھی ان سے دشمنی کرے اسے ذلیل و رسوا کر دے، جو بھی ان کے خلاف کھڑا ہو اس کو ہلاک کر دے، اور جو جو بھی ان کے خلاف سازش کرے اس کے توڑ کر رکھ دے، اور جو بھی ان کے حق کا منکر، ان کے حکم کی توہین، اور ان کے نور کو خاموش کرنے میں کوشاں، اور ان کے ذکر کو ناپید کرنے کا خواہاں ہو اس کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دے۔

خدایا درود بھیج محمد مصطفیؐ اور علی مرتضیٰؑ پر اور فاطمہ زہراءؑ پر اور حسن رضاؑ پر اور حسین مصفیٰ پر اور تمام اوصیاءؑ پر کہ جو سب کے سب تاریکیوں کے چراغ، ہدایت کے پرچم، پرہیزگاری کے منارہ، مضبوط ریسماں، ٹھوس رسی، سیدھا راستہ ہیں اور درود بھیج اپنے ولی پر اور اپنے عہد و پیمان کے والیوں پر اور ان کی اولاد میں ائمہؑ پر اور ان کی عمروں کو طولانی، موت کی وقت میں اضافہ فرما اور دنیا وآخرت میں دین کے اعتبار سے انھیں نہایت بلند مقامات پر پہنچا دے کہ تو ہر شی پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

جس طرح اس دعا میں امام زمانؑ نے نبی اعظمؐ اور ان کے اوصیاء طاہرینؑ اور ائمہ راشدین کے لئے دعا اور مدح سرائی کی ہے اور اس دعا کے ذریعہ آپ نے اہل بیتؑ کی کیا منزلت ہے کتنا عظیم مرتبہ خدا نے عطا فرمایا ہے بیان فرمایا ہے یہی صورت حال امام زمانہ کی بھی ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

۹۔زندان سے رہائی کی دعا

اس دعا کو امام زمانہ علیہ السلام نے اپنے بعض شیعوں کو تعلیم فرمایا جب کہ وہ زندان کی تاریکیوں میں زندگی گذار رہے تھے:

'' اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلاءُ ، وَبَرِحَ الْخَفَاءُ ، وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ ، وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ ، وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكىٰ ، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ ، وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ ، وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهُ ، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ ، يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ ، اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ۔

يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ ، يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ ، انْصُرَانِي فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ ۔

يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ ، يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ ، احْفَظَانِي فَاِنَّكُمَا حَافِظَايَ۔

يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ ، يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ ، يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ ، الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ ، أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي، الْاَمَانَ الْاَمَانَ الْاَمَانَ''۔

''خدایا آزمائش سخت ہے اور پوشیدہ حالت ظاہر ہو چکی ہے پردے ہٹ چکے ہیں اور رشتہ امید ٹوٹ چکا ہے۔ زمین کی فضا تنگ ہو چکی ہے اور آسمان کے رحمت کے دروازے بند ہو چکے ہیں اور تجھ سے ہی مطلب طلب کیا جاتا ہے اور تیرے دربار ہی میں شکوہ کیا جاتا ہے ہر سختی اور آسانی میں تجھ پر ہی بھروسہ کیا جاتا ہے خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو کہ صاحبان امر ہیں اور جن کی اطاعت تو نے ہم پر فرض کی ہے اور اس ذریعہ سے تو نے ہمیں ان کے مقام کی پہچان کرائی ہے ان کے حق کے صدقہ میں ہمیں جلد گشائش عطا فرما اے محمدؐ،

https://downloadshiabooks.com/

اے علیؑ، اے علیؑ، اے محمدؐ آپ دونوں میری کفایت کریں آپ میری کفایت کرنے والے ہیں اور آپ میری مدد کریں آپ دونوں مدد کرنے والے ہیں اے ہمارے مولا، اے صاحب الزمان! فریاد کو پہنچیں، فریاد کو پہنچیں، فریاد کو پہنچیں"۔ (1)

بلا شبہ خدا سے التجاء اور اسی سے لو لگائے رکھنا انسان کو مصائب روز گار اور شدائد زمانہ سے نجات عطا کرتا ہے اور اسی لئے ائمہ طاہرینؑ نے اپنے شیعوں کو بعض دعائیں تعلیم فرمائی ہیں جو انھیں زمانہ کے حادثات اور مصائب و آلام سے نجات دلاتی ہیں۔

زیارت امام حسین علیہ السلام

یقیناً کربلا کے دلسوز واقعات اور طرح طرح کی وہ بلائیں و مصیبتیں جو سبط رسول خداؐ حضرت امام حسینؑ پر کربلا میں پڑی ہیں طول تاریخ میں ایسی بلائیں و مصیبتیں کسی سماجی مصلح کو نہیں برداشت کرنی پڑی ہیں اس جگر خراش واقعہ نے مسلمانوں کے قلب و جگر کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور دائمی و ابدی درد و غم میں مبتلا کر دیا ہے اس جگر سوز واقعہ سے سب سے زیادہ حضرت امام حسینؑ کی اولاد یعنی ائمہ ہدیٰ علیہم السلام محزون و مغموم ہوئے ان کے دلوں کو درد و غم نے اس قدر رنجیدہ و غم زدہ کیا کہ جس کو بڑے بڑے پہاڑ بھی برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔

انھیں غمزدہ اماموں میں سے ایک اور اپنے جد مظلوم امام حسینؑ کی مصیبتوں کے باعث نڈھال ہونے والی ذات جناب امام زمان علیہ السلام کی ہے جن کے قلب نازنین کو مصائب امام حسینؑ نے گھیر رکھا ہے ان کی روح کو پگھلا دیا ہے جس کا اظہار خود امام زمانؑ نے

1۔ البلد الامین ۶۵۷۔

https://downloadshiabooks.com/

''زیارت ناحیہ مقدسہ '' میں فرمایا ہے اور مختلف الفاظ و عبارات میں مولیٰ امام زمانؑ نے اپنے جد بزرگوار پر پڑنے والی مصیبتوں کو بیان کر کے خون کے آنسو روئے ہیں اس زیارت میں آپ نے اہل بیت طاہرینؑ کی خواتین پر وارد آفتوں، دل کو پگھلا دینے والی مصیبتوں کو اس غم انگیز اور دردناک طریقہ سے اظہار فرمایا ہے کہ یہ زیارت نہیں بلکہ نوحہ و مرثیہ ہے جس کی ایک ایک فصل میں ایک ایک مرثیہ ہے اس زیارت کو آپ نے اپنے ایک نائب خاص تک پہنچایا ہے جس میں پہلے تو امام زمانؑ نے بعض انبیاءؑ عظام پر جنھیں اللہ نے اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے منتخب فرمایا تھا سلام و درود بھیجا ہے پھر امام حسین علیہ السلام پر درود و سلام بھیجتے ہوئے ان کے مصائب و آلام کا مختلف انداز میں تذکرہ کیا ہے:

''اَلسَّلامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الَّذِی سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهِ ، السَّلامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِی سِرِّهِ وَعَلانِیَتِهِ ، السَّلامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَاءَ فِی تُرْبَتِهِ ، السَّلامُ عَلٰی مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهِ ، السَّلامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّیَّتِهِ۔

'' سلام ہو حسینؑ پر جنہوں نے انتہائی خلوص سے راہ خدا میں جان نثار کر دی، سلام ہو اس پر جس نے خلوت و جلوت میں چھپ کر آشکار، اللہ کی اطاعت و بندگی کی، سلام ہو اس پر جس کی قبر کی مٹی خاک شفا ہے، سلام ہو اس پر جس کے حرم کی فضا میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، سلام ہو اس پر کہ سلسلۂ امامت اس کی ذریت سے ہے''۔

زیارت کا یہ ٹکڑا جس میں آپ نے حضرت امام حسینؑ کی صرف خدا سے وابستگی، ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے خدا کے اطاعت گذار تھے اور امام حسینؑ کی عظیم اطاعت و اخلاص کا مظہر یہ ہے کہ آپ نے خدا کی بارگاہ میں اپنی قربانی اور اپنے خون جگر کا عطیہ بھی پیش کر دیا تا کہ خدا کا دین زندہ اور اس کا کلمہ توحید سر بلند رہے اگر امام حسینؑ نہ ہوتے تو

https://downloadshiabooks.com/

پرچم اسلام سمٹ کر رہ جاتا اور زمانۂ جاہلیت اپنے جرائم و فساد کے ساتھ واپس آجاتا اس لئے کہ بنی امیہ نے اس دین کو مٹا دینے کی ٹھان لی تھی مگر امام حسینؑ نے ان کے مکر و فریب کو ناکام بنا دیا اور اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی قربانی کے ذریعہ تخت و تاج بنی امیہ کو تاراج کر کے رکھ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی امیہ کے خلاف بڑے بڑے انقلابات نے سر اٹھایا یہاں تک کہ اللہ نے ان کے شر سے مسلمانوں کو نجات عطا کر دی اور اللہ نے اس طرح قربانئ امام حسینؑ کی قدر کی امامؑ کے لئے دار آخرت میں جو اجر و ثواب رکھا ہے اس کی عظمت کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا اور انھیں دنیا میں اس قدر عزت و وقار عنایت فرمایا ہے کہ کوئی اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا انھیں عظمتوں اور کرامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ نے تربت امام حسینؑ میں شفاء اور گنبد امام حسینؑ کے نیچے دعا کی قبولیت اور ذریت امام حسینؑ میں تا قیام قیامت امامت اور ائمہ طاہرین کا سلسلہ رکھا ہے اس زیارت کے بعض فقرے یہ ہیں :

اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ،اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ خَدِيْجَةَ الْكُبْرىٰ ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهىٰ ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَأْوىٰ ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَالصَّفَا۔

”سلام ہو پسر ختمی مرتبتؐ پر، سلام ہو سید اوصیاءؑ کے فرزند پر، سلام ہو فاطمہ زہراؑ کے بیٹے پر، سلام ہو خدیجہ الکبریٰؑ کے نواسے پر، سلام ہو سدرۃ المنتہٰی کے وارث و مختار پر، سلام ہو جنت الماویٰ کے مالک پر، سلام ہو زمزم و صفا والے پر“۔

ان کلمات میں ان کریم جڑوں کا تذکرہ ہے جس کی ایک شاخ جوانان جنت کے سردار حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں آپ کے جد بزرگوار خاتم الانبیاء سید المرسلین ہیں

https://downloadshiabooks.com/

اور پدر بزرگوار سید الاوصیاء شہر علم نبیؐ کے دروازہ حضرت امام امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں اور مادر گرامی جگر گوشۂ رسول خداؐ سیدہ زنان عالم جن کی رضامندی سے خدا راضی اور جن کے غیض وغضب سے خدا غضبناک ہوتا ہے یعنی حضرت فاطمہ زہراءؑ ہیں اور جن کی جدۂ ماجدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ ہیں کہ جن کے اموال اور قربانی کے باعث اسلام پائیدار ہوا پس اللہ کا سلام ہو ان پاکیزہ جڑوں پر اور اس پاک و پاکیزہ شاخ پر کہ جس کے فضل و کرم سے کائنات منور ہو گئی ہے۔

اس زیارت کا ایک ٹکڑا یہ ہے:

اَلسَّلامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَهْتُوكِ الْخِبَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلٰى خَامِسِ اَصْحَابِ اَهْلِ الْكِسَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلٰى غَرِيْبِ الْغُرَبَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلٰى شَهِيْدِ الشُّهَدَاءِ ، السَّلامُ عَلٰى قَتِيْلِ الْاَدْعِيَاءِ ، السَّلامُ عَلٰى سَاكِنِ كَرْبَلاءِ ، السَّلامُ عَلٰى مَنْ بَكَتْهُ مَلائِكَةُ السَّمَاءِ ، اَلسَّلامُ عَلٰى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْاَزْكِيَاءُ ، السَّلامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ ـ السَّلامُ عَلٰى مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ ، السَّلامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ۔

”سلام ہو اس پر جو خاک وخون میں غلطاں ہوا، سلام ہو اس پر جس کی سرکار لوٹی گئی، سلام ہو کساء والوں کی پانچویں شخصیت پر، سلام ہو سب سے بڑے پردیسی پر، سلام ہو سرور شہیداں پر، سلام ہو اس پر جو بے ننگ ونام لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوا، سلام ہو کربلا میں آکر بسنے والے پر، سلام ہو اس پر جس پر فرشتے روئے، سلام ہو اس پر جس کی ذریت پاک وپاکیزہ ہے، سلام ہو دین کے سید و سردار پر، سلام ہو ان پر جو دلائل وبراہین کی آماجگاہ ہیں، سلام ہو ان پر جو سرداروں کے سردار امام ہیں“۔

https://downloadshiabooks.com/

زیارت کے اس ٹکڑے میں ابو الاحرار حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعض صفات کا تذکرہ ہے جیسے یہ کہ آپ راہ خدا میں اپنے پاکیزہ خون میں لت پت ہوئے اور اسلامی شعائر کے قیام کی خاطر آپ کی بے حرمتی کی گئی۔ انھیں صفات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ان اصحاب کساء کی پانچویں فرد ہیں جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے انھیں صفات میں سے ایک یہ کہ آپ غریب و مظلوم ہیں جنھیں بڑی بے دردی اور بڑے ہولناک طریقہ سے سرزمین کربلا پر شہید کر دیا گیا اور جن کی شہادت اور عظیم ترین مصیبتوں پر اللہ کے فرشتوں نے بھی آنسو بہایا ہے۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام اس زیارت میں فرماتے ہیں:

''السَّلامُ عَلیٰ الْجُیُوبِ الْمُضَرَّجَاتِ السَّلامُ عَلیٰ الشِّفَاهِ الذَّابِلاتِ .السَّلامُ عَلیٰ النُّفُوسِ الْمُصْطَلَمَاتِ .السَّلامُ عَلیٰ الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ .السَّلامُ عَلیٰ الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ .السَّلامُ عَلیٰ الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ .السَّلامُ عَلیٰ الدِّمَاءِ السَّائِلاتِ. السَّلامُ عَلیٰ الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ .السَّلامُ عَلیٰ الرُّؤُوسِ الْمُشَالاتِ .السَّلامُ عَلیٰ النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ''۔

''سلام ہو چاک گریبانوں پر، سلام ہو مرجھائے ہوئے ہونٹوں پر، سلام ہو کرب واندوہ میں گھرے ہوئے چور چور نفوس پر، سلام ہو ان روحوں پر جن کے جسموں کو دھوکے سے تہ تیغ کیا گیا، سلام ہو بے گور و کفن نعشوں پر، سلام ہو ان جسموں پر، دھوپ کی شدت سے جن کے رنگ بدل گئے سلام ہو خون کی ان دھاروں پر جو کربلا کے دہن میں جذب ہو گئیں، سلام ہو بکھرے ہوئے اعضاء پر، سلام ہو ان سروں پر جنہیں نیزوں پر بلند کیا گیا، سلام ہو ان مخدرات عصمت پر جنہیں بے ردا پھرایا گیا۔''

https://downloadshiabooks.com/

ان فقروں میں امام زمانہؑ نے سبط رسول خداؐ حضرت امام حسینؑ اور ان کی اولاد و اصحاب پر بنی امیہ کی طرف سے ڈھائے جانے والے طرح طرح کے ظلم و ستم اور شکنجہ کا تذکرہ کیا ہے بنی امیہ نے ان بزرگواروں پر پانی بند کر دیا یہاں تک کہ پیاس کی شدت سے ان کے ہونٹ خشک ہو گئے بنی امیہ کی تلواروں نے ان کے پاک و پاکیزہ جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور ان کے سروں کو نیزوں کی نوک پر بلند کیا مگر وہ سر نوک نیزہ سے بھی حریت، کرامت، شرف اور انکار بیعت، انسانی سماج کے لئے روشن کرتے رہے اور انھیں پاکیزہ اہداف و مقاصد کے لئے ان بزرگواروں کو شہید کیا گیا اور ان کی خواتین کو اسیر کر کے شہر بشہر پھرایا گیا۔

امام زمانہؑ زیارت کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''السَّلامُ عَلیٰ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، السَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلیٰ آبَائِکَ الطَّاهِرِیْنَ ،السَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلیٰ ذُرِّیَّتِکَ النَّاصِرِیْنَ ،السَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلیٰ الْمَلائِکَةِ الْمُضَاجِعِیْنَ ، السَّلامُ عَلَی الْقَتِیْلِ الْمَظْلُوْمِ ، السَّلامُ عَلیٰ اَخِیْهِ الْمَسْمُوْمِ ،السَّلامُ عَلیٰ عَلِیٍّ الْکَبِیْرِ ، السَّلامُ عَلیٰ عَلِیٍّ الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ''۔

'' سلام ہو دونوں جہانوں کے پالنہار کی حجت پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کے پاک و پاکیزہ آباء واجداد پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کے شہید فرزندوں پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کی نصرت کرنے والی ذریت پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کی قبر کے مجاور فرشتوں پر، سلام ہو انتہائے مظلومیت کے ساتھ قتل ہونے والے پر، سلام ہو آپ کے زہر سے شہید ہونے والے بھائی پر، سلام ہو علی اکبرؑ پر، سلام ہو کمسن شیر خوار پر۔''

امام زمانہ علیہ السلام نے ان کلمات میں اپنے جد بزرگوار حضرت امام حسینؑ اور ان

https://downloadshiabooks.com/

کے سامنے شہید ہونے والے بیٹوں اور آپ کی قبر مطہر کو گھیرے ہوئے فوج در فوج عظیم ملائکہ پر بھی درود و سلام بھیجا ہے۔ اس زیارت کے بعض فقرات ملاحظہ ہوں:

''السَّلامُ عَلَى الْاَبْدَانِ السَّلِيبَةِ ،السَّلامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْغَرِيْبَةِ ،السَّلامُ عَلَى الْمُجَدَّلِيْنَ فِي الْفَلَوَاتِ ،السَّلامُ عَلَى النَّازِحِيْنَ عَنِ الْاَوْطَانِ ،السَّلامُ عَلَى الرُّؤُوْسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ ،السَّلامُ عَلَى الْمَدْفُوْنِيْنَ بِلا اَكْفَانٍ ،السَّلامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ ،السَّلامُ عَلَى الْمَظْلُوْمِ بِلا نَاصِرٍ ،السَّلامُ عَلَى سَاكِنِ التُّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ ،السَّلامُ عَلَىٰ صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ''۔

''سلام ہو ان نازنین جسموں پر جن پر کوئی کپڑا نہیں رہنے دیا گیا، سلام ہو آپؑ کے دربدر کیے جانے والے خاندان پر، سلام ہو ان لاشوں پر جو صحراؤں میں بکھری رہیں، سلام ہو ان پر جن سے ان کا وطن چھڑایا گیا، سلام ہو ان سروں پر جنہیں جسموں سے جدا کر دیا گیا ،سلام ہو ان پر جنہیں بغیر کفن کے دفنایا گیا، سلام ہو اس پر جس نے صبر و شکیبائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جان قربان کی، سلام ہو اس مظلوم پر جو بے یارومددگار تھا، سلام ہو پاک وپاکیزہ خاک میں بسنے والے پر، سلام ہو بلند و بالا قبہ والے پر۔''

زیارت کے اس فقرے میں امام زمان علیہ السلام نے ان شریف بدنوں پر سلام بھیجا ہے جنھیں اموی پست اور حقیر لشکر نے تپتے صحرا میں پڑا چھوڑ دیا اور انھیں دفن نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ نے ایک ایسی قوم کو اس عمل کے لئے منتخب فرمایا کہ جن کے ہاتھ فرزند رسول خداؐ کے خون سے آلودہ نہیں ہوئے تھے انھوں نے آکر انھیں ان کے اسی لباس میں دفن کیا جنھیں بنی امیہ کی تلواروں اور نیزوں نے پارہ پارہ کر دیا تھا۔

اس زیارت کے بعض فقرے یہ ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

''السَّلامُ عَلىٰ مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيْلُ ، السَّلامُ عَلىٰ مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيْلُ ،السَّلامُ عَلىٰ مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيْكَائِيْلُ ،السَّلامُ عَلىٰ مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ ،السَّلامُ عَلىٰ مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ ،السَّلامُ عَلىٰ مَنْ اُرِيْقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ ،السَّلامُ عَلىٰ الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِراحِ ، السَّلامُ عَلىٰ الْمُجَرَّعِ بِكَأْسَاتِ الرِّمَاحِ ،السَّلامُ عَلىٰ الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ ،السَّلامُ عَلىٰ الْمَنْحُوْرِ فِي الْوَرَىٰ ،السَّلامُ عَلىٰ مَنْ دَفَنَهُ اَهْلُ الْقُرَىٰ ،السَّلامُ عَلىٰ الْمَقْطُوْعِ الْوَتِيْنِ، السَّلامُ عَلىٰ الْمُحَامِي بِلا مُعِيْنٍ ،السَّلامُ عَلىٰ الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ ،السَّلامُ عَلىٰ الْخَدِّ التَّرِيْبِ ،السَّلامُ عَلىٰ الْبَدَنِ السَّلِيْبِ ،السَّلامُ عَلىٰ الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ ،السَّلامُ عَلىٰ الرَّأْسِ الْمَرْفُوْعِ ،السَّلامُ عَلىٰ الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِيْ الْفَلَوَاتِ ، تَنْهشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ ، وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ الضَّارِيَاتُ۔

''سلام ہو اس پر جسے خدائے بزرگ وبرتر نے پاک کیا، سلام ہو اس پر جس کی خدمت گذاری پر جبرئیل کو ناز تھا، سلام ہو اس پر جسے میکائیل نے گہوارے میں لوری دی، سلام ہو اس پر جس کے دشمنوں نے اس کے اور اسکے اہل حرم کے سلسلہ میں اپنے پیمان کو توڑا، سلام ہو اس پر جس کی حرمت پامال ہوئی، سلام ہو اس پر جس کا خون ظلم کے ساتھ بہایا گیا، سلام ہو زخموں سے نہانے والے پر، سلام ہو اس پر جسے پیاس کی شدت میں نوک سناں کے تلخ گھونٹ پلائے گئے، سلام ہو اس پر جس کو ظلم وستم کا نشانہ بھی بنایا گیا اور اس کے خیام کے ساتھ اس کے لباس کو لوٹ لیا گیا، سلام ہو اس پر جسے اتنی بڑی کائنات میں یکہ وتنہا چھوڑ دیا گیا، سلام ہو اس پر جسے یوں عریاں چھوڑا گیا جس کی مثال نہیں ملتی، سلام ہو اس پر جس کے دفن میں بادیہ نشینوں نے حصہ لیا، سلام ہو اس پر جس کی شہ رگ کاٹی گئی، سلام ہو دین کے اس حامی پر جس نے بغیر کسی مددگار کے دفاعی جنگ لڑی، سلام ہو اس ریش اقدس پر جو خون سے رنگین ہوئی، سلام ہو آپ کے خاک آلود رخساروں پر، سلام ہو لٹے اور نچے

https://downloadshiabooks.com/

ہوئے بدن پر، سلام ہو اس دندان مبارک پر جس کی چھڑی سے بے حرمتی کی گئی، سلام ہو نیزے پر بلند کئے جانے والے سر اقدس پر، سلام ہو ان مقدس جسموں پر جن کے ٹکڑے صحراء میں بکھر گئے۔"

امام زمانہ علیہ السلام اپنے جد بزرگوار حضرت امام حسینؑ پر درود و سلام کے بھیجنے کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے آپ کے بعض فضائل و کمالات کا تذکرہ کرتے ہیں اور بعض ایسی مصیبتوں اور بلاؤں کا ذکر چھیڑتے ہیں کہ جن کو بڑے بڑے پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں:

اَلسَّلامُ عَلَیکَ یَا مَولایَ ، وَعَلَی الْمَلائِکَةِ الْمُرَفرفِیْنَ حَوْلَ قُبَّتِکَ ، الْحافِّیْنَ بِتُرْبَتِکَ ، الطَّائِفِیْنَ بِعَرَصَتِکَ ، الْوَارِدِیْنَ لِزِیَارَتِکَ ، السَّلامُ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ قَصَدْتُ اِلَیْکَ ، وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَیْکَ ، السَّلامُ عَلَیْکَ سَلامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِکَ ، الْمُخْلِصِ فِیْ وِلایَتِکَ ، الْمُتَقَرِّبِ اِلَی اللّٰہِ بِمَحَبَّتِکَ ، الْبَرِیْءِ مِنْ اَعْدَائِکَ ، سَلَامَ مَنْ قَلْبُہُ بِمُصَابِکَ مَقْرُوْحٌ ، وَدَمْعُہُ عِنْدَ ذِکْرِکَ مَسْفُوْحٌ ، سَلامَ الْمَفْجُوْعِ الْحَزِیْنِ الْوَالِہِ الْمُسْتَکِیْنِ ، سَلامَ مَنْ لَوْ کَانَ مَعَکَ بِالطُّفُوفِ لَوَقَاکَ بِنَفْسِہِ حَدَّ السُّیُوْفِ ، وَبَذَلَ حُشَاشَتَہُ دُوْنَکَ لِلْحُتُوفِ ، وَجَاھَدَ بَیْنَ یَدَیْکَ ، وَنَصَرَکَ عَلیٰ مَنْ بَغیٰ عَلَیْکَ ، وَفَدَاکَ بِرُوْحِہِ وَجَسَدِہِ وَمَالِہِ وَوَلَدِہِ وَرُوْحِہِ لِرُوْحِکَ فِداءٌ ، وَاَھْلُہُ لِاَھْلِکَ وِقاءٌ۔

"ہمارا سلام نیاز وادب قبول فرمایئے، نیز آپؑ کے قبہ کے گرد پروانہ وار فدا ہونے والے، آپؑ کی تربت کو ہمیشہ گھیرے رہنے والے، آپ کی ضریح اقدس کا ہمیشہ طواف کرنے والے اور آپؑ کی زیارت کے لئے آنے والے فرشتوں پر بھی ہمارے سلام نچھاور ہوں، آقا! میں آپ کے حضور سلام شوق کا ہدیہ لئے کامیابی وکامرانی کی آس لگائے حاضر ہوا

https://downloadshiabooks.com/

ہوں، آقا! ایسے غلام کا عقیدت سے بھرپور سلام قبول کیجئے جو آپؑ کی عزت و حرمت سے آگاہ، آپ کی ولایت میں مخلص، آپ کی محبت کے وسیلہ سے اللہ کے تقرب کا شیدا نیز آپ کے دشمنوں سے بری وبیزار ہے، آقا، ایسے عاشق کا سلام قبول فرمایئے جس کا دل آپ کی مصیبتوں کے سبب زخموں سے چھلنی ہو چکا ہے اور آپ کی یاد میں خون کے آنسوں بہاتا ہے، آقا! اس چاہنے والے کا آداب قبول کیجئے جو آپ کے غم میں نڈھال بے حال اور بے چین ہے، آقا! اس جاں نثار کا ہدیہ سلام قبول کیجئے جو اگر کربلا میں آپ کے ساتھ ہوتا تو آپ کی حفاظت کے لئے تلواروں سے ٹکرا کر اپنی جان کی بازی لگا دیتا، دل و جان سے آپ کے سامنے جنگ وجہاد کے جوہر دکھاتا، آپ کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد کرتا اور انجام کار اپنا جسم و جان، روح و مال اور آل اولاد سب کچھ آپ پر قربان کر دیتا، آقا! اس جاں نثار کا سلام قبول کیجئے، جس کی روح آپ کی روح پر فدا اور اس کے اہل و عیال آپ کے اہل وعیال پر تصدق۔"

یہ فقرے دلالت کرتے ہیں کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام اپنے جد بزرگوار حضرت امام حسینؑ پر وارد ہونے والی مصیبتوں اور بلاؤں سے کس قدر متأثر ہیں کہ آپ فرماتے ہیں کاش میں کربلا کے میدان میں ہوتا تو اپنی جان کو امام حسینؑ پر قربان کر دیتا اور اپنے خون جگر کو پیش کر کے امام حسین کی حفاظت کرتا اور عظیم ترین مصیبتوں کو آپ سے دور کرتا آیئے اس زیارت کی ایک اور فصل کو پڑھتے ہیں امام زمانہؑ فرماتے ہیں:

فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِی الدُّهُورُ ، وَعَاقَنِی عَنْ نَصْرِکَ الْمَقْدُوْرُ ، وَلَمْ اَکُنْ لِمَنْ حَارَبَکَ مُحَارِباً وَلِمَنْ نَصَبَ لَکَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِباً ، فَلَاَنْدُبَنَّکَ صَبَاحاً وَمَسَاءً وَلَاَبْکِیَنَّ لَکَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَماً ، حَسْرَةً عَلَیْکَ ، وَتَأَسُّفاً عَلیٰ مَا دَهَاکَ ، وَ تَلَهُّفاً حَتّیٰ اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ ، وَغُصَّةِ الْاِکْتِیَابِ ۔

https://downloadshiabooks.com/

''مولا! میں واقعۂ شہادت کے بعد پیدا ہوا، اپنی قسمت کے سبب میں حضور کی نصرت سے محروم رہا، آپ کے سامنے میدان کارزار میں اترنے والوں میں شامل نہ ہو سکا، اور نہ ہی میں آپ کے دشمنوں سے نبرد آزما ہو سکا! لہٰذا اب میں کمال حسرت واندوہ کے ساتھ آپ پر ٹوٹنے والے مصائب وآلام پر افسوس وملال اور تپش رنج وغم کے سبب صبح وشام مسلسل گریہ وزاری کرتا رہوں گا، نیز آپ کے خون کی جگہ اس قدر خون کے آنسو بہاؤں گا کہ انجام کار غم واندوہ کی بھٹی اور مصیبتوں کے لپکتے ہوئے شعلوں میں جل کر خاکستر ہو جاؤں اور یوں آپ کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دوں۔''

کیا آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرت امام زمانہؑ اپنے جد مظلوم اور غریب کربلا کے غم و الم میں کس قدر بے قرار ہیں جس کے قتل سے رسول خداؐ کی حرمت پامال ہوئی پس آپ ہر صبح و شام ان کو یاد کر کے روتے ہیں، آنسوؤں کے بجائے خون کے آنسو بہاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رکھتے ہیں یہاں تک کہ شدت مصیبت اور رنج و غم سے موت آجائے۔

اس زیارت کے بعض فقرات یہ ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ ، وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ ، وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ ، وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهُ ، وَتَمَسَّكْتَ بِهِ وَبِحَبْلِهِ فَاَرْضَيْتَهُ ، وَخَشَيْتَهُ وَرَاقَبْتَهُ ، وَاسْتَجَبْتَهُ ، وَسَنَنْتَ السُّنَنَ ، وَاَطْفَأْتَ الْفِتَنَ ، وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ ، وَاَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدَادِ ، وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعاً وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَابِعاً ، وَلِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعاً ، وَاِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ مُسَارِعاً ، وَلِعِمَادِ الدِّيْنِ رَافِعاً ، وَلِلطُّغْيَانِ قَامِعاً ، وَلِلطُّغَاةِ مُقَارِعاً ، وَلِلْاُمَّةِ نَاصِحاً ، وَفِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحاً ، وَلِلْفُسَّاقِ مُكَافِحاً وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قَائِماً ، وَلِلْاِسْلامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ رَاحِماً ، وَلِلْحَقِّ نَاصِراً ، وَعِنْدَ الْبَلاءِ صَابِراً ،

https://downloadshiabooks.com/

وَلِلدِّیْنِ کالِئاً ، وَعَن حَوْزَتِهِ مُرَامِیاً ۔

”آقا! میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کرنے کا حق ادا فرمایا، زکوٰۃ ادا کی، نیکی کا حکم دیا، برائی اور دشمنی سے روکا، دل وجان سے اللہ کی اطاعت کی، پل بھر کے لئے بھی اس کی نافرمانی نہیں کی، اللہ اور اس کی رسی سے یوں وابستہ رہے کہ اس کی رضا حاصل کرلی، ہمیشہ اس کے احکام کی نگہداشت وپاسبانی کرتے رہے، اس کی آواز پر لبیک کہی، اس کی سنتوں کو قائم کیا، فتنوں کی بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھایا، لوگوں کو حق وہدایت کی طرف بلایا، ان کے لئے ہدایت کے راستوں کو روشن ومنور کرکے واضح کیا، نیز آپؑ نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا، آقا! میں دل وجان سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہمیشہ دل سے اللہ کے فرماں بردار رہے، آپ نے ہمیشہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اتباع اور پیروی کی، اپنے والد ماجد کے ارشادات کو سنا اور اس پر عمل کیا، بھائی کی وصیت کی تیزی سے تکمیل کی، دین کے ستون کو بلند کیا، بغاوتوں کا قلع قمع کیا نیز سرکشوں اور باغیوں کی سرکوبی کی، آپ ہمیشہ امت کے ناصح بن کر رہے، آپ نے جان سپاری کی، سختیوں کو صبر وتحمل اور بردباری سے برداشت کیا، فاسقوں کا جم کر مقابلہ فرمایا، اللہ کی حجتوں کو قائم کیا، اسلام اور مسلمانوں کی دستگیری کی حق کی مدد کی، آزمائشوں کے موقعہ پر صبر وشکیبائی سے کام لیا، دین کی حفاظت کی اور اس کے دائرہ کار کی نگہداشت فرمائی۔“

یہ فقرات دلالت کرتے ہیں کہ نواسۂ رسول خداؐ حضرت امام حسینؑ میں دنیا کی تمام اور عالی ترین فضیلتیں اور کرامتیں جمع ہیں اور اللہ نے کوئی عظمت وفضیلت نہیں خلق فرمائی ہے مگر یہ کہ وہ حضرت امام حسینؑ کی ذات اور عنصر خلقت کا حصہ ہے اور امام حسینؑ اس کا سرچشمہ ہیں۔ امام منتظرؑ اس طرح زیارت کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

’’ تَحُوطُ الْهُدَىٰ وَتَنْصُرُهُ ، وَتَبْسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ ، وَتَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهُ وَتَكُفَّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهُ ، وَتَأْخُذُهُ لِلدَّنِيْءِ مِنَ الشَّرِيْفِ ، وَتُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيْفِ ۔

كُنْتَ رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ ، وَعِصْمَةَ الْاَنَامِ ، وَعِزَّ الْاِسْلامِ ، وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ ، وَحَلِيْفَ الْاِنْعَامِ ، سَالِكاً طَرَائِقَ جَدِّكَ وَاَبِيْكَ ، مُشْبِهاً فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ ، وَفِي الذِّمَمِ رَضِيَّ الشِّيَمِ ، ظَاهِرَ الْكَرَمِ ، مُتَهَجِّداً فِي الظُّلَمِ ، قَوِيمَ الطَّرَائِقِ ، كَرِيمَ الْخَلائِقِ ، عَظِيْمَ السَّوَابِقِ ، شَرِيْفَ النَّسَبِ ، مُنِيْفَ الْحَسَبِ ، رَفِيْعَ الرُّتَبِ ، كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ ، مَحْمُوْدَ الضَّرَائِبِ ، جَزِيْلَ الْمَوَاهِبِ ، حَلِيْمٌ رَشِيْدٌ مُنِيْبٌ جَوَادٌ عَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اِمَامٌ شَهِيْدٌ ، اَوَّاهٌ مُنِيْبٌ ، حَبِيْبٌ مَهِيْبٌ ۔

كُنْتَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَداً ، وَلِلْقُرْآنِ سَنَداً ، وَلِلْاُمَّةِ عَضُداً ، وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِداً ، حَافِظاً لِلْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ ، نَاكِباً عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ ، بَاذِلاً لِلْمَجْهُوْدِ ، طَوِيْلَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ، زَاهِداً فِي الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا ، نَاظِراً اِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْهَا ، آمَالُكَ عَنْهَا مَكْفُوْفَةٌ ، وَهِمَّتُكَ عَنْ زِيْنَتِهَا مَصْرُوْفَةٌ ، وَالْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ ، وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوْفَةٌ ۔

’’آقا! میں اللہ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ۔ آپ نے منارۂ ہدایت کو قائم رکھا، عدل کی نشر واشاعت کی، دین کی مدد کرکے اسے ظاہر کیا، دین کی تضحیک کرنے والوں کو روکا اور انہیں قرار واقعی سزادی، سفلوں سے شریفوں کا حق لے کر انھیں پہنچایا، نیز عدل وانصاف کے معاملہ میں کمزور اور طاقتور میں برابری روار کھی۔

آقا! میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ یتیموں کے سرپرست اور ان کے دلوں کی بہار، خلق خدا کے لئے بہترین پناہ گاہ، اسلام کی عزت، احکام الٰہی کا مخزن اور انعام

https://downloadshiabooks.com/

واکرام کا معدن، اپنے جد امجد اور والد ماجد کے راستوں پر چلنے والے، نیز وصیت ونصیحت میں اپنے بھائی جیسے تھے۔ مولا! آپ کی شان وصفات یہ ہیں کہ آپؑ ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے، صاحب اوصاف حمیدہ، جود وکرم میں مشہور، شب کی تاریکیوں میں تہجد گزار، مضبوط طریقوں کو اختیار کرنے والے، خلق خدا میں سب سے زیادہ خوبیوں کے مالک، عظیم ماضی کے حامل، اعلیٰ حسب ونسب والے، بلند مرتبوں اور بے پناہ مناقب کا مرکز، پسندیدہ نمونہ عمل کے خالق مثالی زندگی بسر کرنے والے، باوقار، بردبار، بلند مرتبہ، دریادل، دانا وبینا، صاحب عزم وجزم، خداشناس رہبر، خوف وخشیت اور سوز وتپش رکھنے والے، خدا کو چاہنے نیز اس کی بارگاہ میں سرنیہوڑانے والے، آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے فرزند، قرآن کے بچانے والے، امت کے مددگار، اطاعت الٰہی میں جفاکش، عہد ومیثاق کے پابند ومحافظ، فاسقوں کے راستوں سے دور رہنے والے، حصول مقصد کے لئے دل وجان کی بازی لگانے والے اور طولانی رکوع وسجود ادا کرنے والے ہیں، مولا! آپ نے دنیا سے اس طرح منہ موڑا اور یوں بے اعتنائی دکھائی جیسے دنیا سے ہمیشہ کے لئے کوچ کرنے والے کرتے ہیں، دنیا سے خوفزدہ لوگ اسے دیکھتے ہیں، آپؑ کی تمنائیں اور آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں، آپ کی ہمت وکوشش اس کی زینتوں سے بے نیاز تھی اور آپ نے تو دنیا کے چہرے کی طرف کبھی اچٹتی ہوئی نگاہ بھی نہیں ڈالی۔

زیارت کا یہ حصہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح تمام آزاد لوگوں کے سید وآقا حضرت امام حسین علیہ السلام نے حق کی نصرت، عدل وانصاف کی حمایت، اسلام کا دفاع، کریمانہ اخلاق واقدار کی نشر واشاعت اور اسلام کے بلند مرتبہ اصول وضوابط کی ترویج کے لئے قیام فرمایا ہے۔ حضرت امام حسینؑ نے اسی راہ وروش اور سیرت وکردار کو اپنایا جس کو آپ کے جد بزرگوار حضرت رسول خداؐ اور پدر بزرگوار حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنایا

https://downloadshiabooks.com/

تھا آپ ذرہ برابر بھی ان کی سیرت و کردار سے جدا نہیں ہوئے اور یہ سب صرف خدا کی خوشنودی اور دار آخرت کے اجر و ثواب کی خاطر تھا۔

زیارت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا یہ بھی ہے:

''حَتّٰی اِذَا الْجَوْرُ مَدَّ بَاعَهُ وَاَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَا الْغَيُّ اَتْبَاعَهُ وَاَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَلِلظَّالِمِيْنَ مُبَايِنٌ جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ، تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلٰى حَسَبِ طَاقَتِكَ وَاِمْكَانِكَ ثُمَّ اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْاِنْكَارِ وَلَزِمَكَ اَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسِرْتَ فِي اَوْلَادِكَ وَاَهَالِيْكَ وَشِيْعَتِكَ وَمَوَالِيْكَ وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَمَرْتَ بِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ، وَالطَّاعَةِ لِلْمَعْبُوْدِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْخَبَائِثِ وَالطُّغْيَانِ وَوَاجَهُوْكَ بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْاِيْعَاذِ اِلَيْهِمْ وَتَأْكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَنَكَثُوا ذِمَامَكَ وَبَيْعَتَكَ وَاَسْخَطُوا رَبَّكَ وَجَدَّكَ وَبَدَؤُكَ بِالْحَرْبِ فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ وَطَحَنْتَ جُنُوْدَ الْفُجَّارِ وَاقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ الْغُبَارِ مُجَالِداً بِذِي الْفَقَارِ كَاَنَّكَ عَلِيٌّ الْمُخْتَارُ۔

''البتہ آخرت میں آپ کی دلچسپی شہرۂ آفاق ہے، یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب جور و ستم نے لمبے لمبے ڈگ بھر کر سرکشی شروع کر دی، ظلم تمام تر ہتھیار جمع کر کے سخت جنگ کے لئے آمادہ ہو گیا، اور باغیوں نے اپنے تمام ساتھیوں کو بلا بھیجا، اس وقت آپ اپنے جد کے حرم میں پناہ گزیں، ظالموں سے الگ تھلگ، مسجد و محراب کے سائے میں لذات اور خواہشات سے بیزار بیٹھے تھے، آپ اپنی طاقت اور امکانات کے مطابق دل وزبان کے ذریعہ برائیوں سے نفرت کا اظہار کرتے اور لوگوں کو برائیوں سے روکتے تھے۔ مگر پھر آپؑ کے علم کا تقاضا ہوا کہ آپ کھلم کھلا بیعت سے انکار کریں اور فجار کے خلاف جہاد کے لئے اٹھ

https://downloadshiabooks.com/

کھڑے ہوں، چنانچہ آپ اپنے اہل و عیال اپنے شیعوں چاہنے والوں اور جاں نثاروں کو لے کر روانہ ہوگئے ، اور اپنی اس مختصر لیکن باعزم و حوصلہ جماعت کی مدد سے ، حق اور دلائل وبراہین کو اچھی طرح واضح کر دیا، لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اللہ کی طرف بلایا، حدود الٰہی کے قیام اور اللہ کی اطاعت کا حکم دیا نیز لوگوں کو خبائث و بے ہودگیوں اور سرکشی سے روکا، لیکن لوگ ظلم و ستم کے ساتھ آپؑ کے مقابلے پر ڈٹ گئے ، ایسے آڑے وقت پر بھی، آپ نے پہلے تو ان کو خدا کے غضب سے ڈرایا، اور ان پر حجت تمام کی پھر ان سے جہاد کیا تب انہوں نے آپ سے کیا ہوا عہد توڑا نیز آپؑ کی بیعت سے نکل کر آپ کے رب اور آپ کے جد امجد کو ناراض کیا اور آپؑ کے ساتھ جنگ شروع کر دی، لہٰذا آپؑ بھی میدان کارزار میں اتر آئے آپؑ نے فجار کے لشکروں کو روند ڈالا اور ذوالفقار سونت کر جنگ کے گہرے غبار کے بادلوں میں گھس کر ایسے گھمسان کا رن ڈالا کہ لوگوں کو علیؑ کی جنگ یاد آگئی"۔

یہ فقرات ، ابو الاحرار حضرت امام حسینؑ کے جہاد اور اس اموی حکومت کے خلاف جنگ اور نبرد آزمائی پر مشتمل ہیں جنھوں نے حقوق انسانی کو پامال اور روئے زمین پر ظلم و فساد کو عام کر رکھا تھا اس لئے امام حسینؑ کے لئے سکوت و خاموشی کی گنجائش نہ تھی لہذا آپ نے مقدس جہاد کے ہر میدان میں پیش قدمی کی اور فریضۂ نہی عن المنکر کو دل، زبان اور تیز دھار تلوار سے ادا کیا اور لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ اللہ کی طرف دعوت دی۔

اس فقرے کو بھی غور سے ملاحظہ فرمائیں امام زمانہؑ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا رَاَوْکَ ثَابِتَ الْجَأْشِ ، غَيْرَ خَائِفٍ وَلا خَاشٍ، نَصَبُوا لَکَ غَوَائِلَ

https://downloadshiabooks.com/

مَکْرِهِمْ وَقَاتَلُوکَ بِکَیْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ۔ وَاَمَرَ اللَّعِیْنُ جُنُودَهُ فَمَنَعُوکَ الْمَاءِ وَوُرُوْدَهُ، وَنَاجَزُوکَ الْقِتَالَ، وَعَاجَلُوکَ النِّزَالَ ، وَرَشَقُوکَ بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ وَبَسَطُوا اِلَیْکَ اَکُفَّ الْاِصْطِلامِ ، وَلَمْ یَرْعَوْا لَکَ ذِمَاماً ، وَلا رَاقَبُوا فِیْکَ اٰثاماً فِیْ قَتْلِهِمْ اَوْلِیَائِکَ وَنَهْبِهِمْ رِحَالَکَ. وَاَنْتَ مُقَدَّمٌ فِی الْهَبَوَاتِ. وَمُحْتَمِلٌ لِلْاَذِیَّاتِ. قَدْ عَجِبَتْ مِنْ صَبْرِکَ مَلائِکَةُ السَّمٰوٰتِ۔

”جبکہ دشمنوں نے آپ کی ثابت قدمی، دلیری اور بے باکی دیکھی تو ان کا پتہ پانی ہو گیا اور انہوں نے مقابلہ کے بجائے مکاری سے کام لیا اور آپ کے قتل کے لئے فریب کے جال بچھا دیئے ، اور ملعون عمر سعد نے لشکر کو حکم دیا کہ وہ آپ پر پانی بند کر دے اور آپ تک پانی پہنچنے کے تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دے ، پھر دشمن نے تیز جنگ شروع کر دی اور آپ پر پے در پے حملے کرنے لگا، جس کے نتیجہ میں اس نے آپ کو تیروں اور نیزوں سے چھلنی کر دیا، اور انتہائی درندگی کے ساتھ آپ کو لوٹ لیا، اس نے نہ تو آپ کے سلسلہ میں کسی عہدو پیمان کی پرواہ کی اور نہ ہی آپ کے دوستوں کے قتل نیز آپ اور آپ کے اہلبیتؑ کا سامان غارت کرنے کے سلسلہ میں کسی گناہ کی فکر کی، اور آپؑ نے میدان جنگ میں سب سے آگے بڑھ کر مصائب و مشکلات کو یوں جھیلا کہ آسمان کے فرشتے بھی آپ کی صبر و استقامت پر دنگ رہ گئے۔“

ان کلمات کا مفہوم یہ ہے کہ جب بنی امیہ نے دیکھا کہ سرور آزاد گان حضرت امام حسینؑ سر بفلک پہاڑ کی طرح کھڑے ان کے خلاف قرآن و سنت سے ہٹی ہوئی سیاست کا مقابلہ کر رہے ہیں اور پوری طاقت کے ساتھ ان کے خلاف ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کی سلطنت و حکومت سے ذرہ برابر بھی انھیں خوف و ہراس نہیں ہے تو بنی امیہ نے تمام ممکنہ وسائل سے امام حسینؑ کا مقابلہ شروع کر دیا اور ان کا سب سے گھٹیا اور پست حربہ یہ تھا کہ ان

https://downloadshiabooks.com/

لوگوں نے کربلا میں امام حسینؑ اور ان کے اہل و عیال پر پانی بند کر دیا یہاں تک کہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے مارے پیاس کے نڈھال ہو کر جاں بلب ہوگئے۔ تیروں تلواروں اور نیزوں سے انھیں نشانہ بنایا اور رسول خداؐ کی حرمت و احترام کا ذرہ برابر بھی پاس و لحاظ نہیں رکھا ان سب کے باوجود امام حسینؑ نے سارے مصائب و آلام کو اس قوت صبر و شکیبائی کے ساتھ برداشت کر لیا کہ آسمان کے فرشتے بھی آپ کے صبر پر انگشت بدنداں ہوگئے۔

اس زیارت کا ایک ٹکڑا بغور ملاحظہ ہو:

فَاَحدَقُوا بِکَ مِنْ کُلِّ الْجِهَاتِ وَاَثْخَنُوکَ بِالْجِرَاحِ، وَحَالُوا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الرَّوَاحِ، وَلَمْ یَبْقَ لَکَ نَاصِرٌ، وَاَنْتَ مُحْتَسِبٌ صَابِرٌ، تَذُبُّ عَنْ نِسْوَتِکَ وَاَوْلادِکَ، حَتّیٰ نَکَسُوکَ عَنْ جَوادِکَ، فَهَوَیْتَ اِلَی الْاَرْضِ جَرِیحاً، تَطَؤُکَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا، وَتَعْلُوکَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا، قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُکَ، وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِیْنُکَ، تُدِیرُ طَرْفاً خَفِیّاً اِلیٰ رَحْلِکَ وَبَیْتِکَ، وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِکَ عَنْ وُلْدِکَ وَاَهَالِیکَ، وَاَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِداً اِلیٰ خِیَامِکَ قَاصِداً مُحَمْحِماً بَاکِیاً۔

فَلَمَّا رَاَیْنَ النِّسَاءُ جَوَادَکَ مَخْزِیّاً، وَنَظَرْنَ سَرْجَکَ عَلَیْهِ مَلْوِیّاً، بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ، نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ، عَلَی الْخُدُودِ لاطِمَاتٍ وَلِلْوُجُوهِ سَافِرَاتٍ، وَبِالْعَوِیلِ دَاعِیَاتٍ، وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلاتٍ، وَاِلیٰ مَصْرَعِکَ مُبَادِرَاتٍ، وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلیٰ صَدْرِکَ، وَمُوْلِغٌ سَیْفَهُ عَلیٰ نَحْرِکَ، قَابِضٌ عَلیٰ شَیْبَتِکَ بِیَدِهِ، ذَابِحٌ لَکَ بِمُهَنَّدِهِ، قَدْ سَکَنَتْ حَواسُّکَ، وَخَفِیَتْ اَنْفَاسُکَ وَرُفِعَ عَلَی الْقَنا رَأْسُکَ، وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ، وَصُفِّدُوا فِی الْحَدِیدِ فَوْقَ أَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ، تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ الْهاجِرَاتِ، یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرارِي وَالْفَلَوَاتِ، أَیْدِیهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعنَاقِ، یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ۔

https://downloadshiabooks.com/

’’پھر ہر طرف سے لشکر باطل آپؑ پر ٹوٹ پڑا، اس نے آپ کو زخموں سے چور چور کر کے نڈھال کر دیا اور دم لینے تک کی فرصت نہ دی، یہاں تک کہ آپ کا کوئی ناصر و مددگار باقی نہ رہا اور آپؑ انتہائی صبر و شکیبائی سے سب کچھ دیکھتے اور جھیلتے ہوئے یکہ و تنہا اپنی مخدرات عصمت و طہارت اور بچوں کو دشمن کے حملوں سے بچانے میں مصروف رہے، یہاں تک کہ دشمن نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا اور آپ زخموں سے پاش پاش جسم کے ساتھ زمین پر گر پڑے پھر وہ تلواریں لے کر آپ پر پل پڑا اور اس نے گھوڑوں کے سموں سے آپ کو پامال کر دیا، یہ وہ وقت تھا جب آپؑ کی جبین اقدس پر موت کا پسینہ آ گیا اور روح نکلنے کے سبب آپ کا جسم نازنین دائیں بائیں سکڑنے اور پھیلنے لگا، اب آپ اس موڑ پر تھے جہاں انسان سب کچھ بھول جاتا ہے ایسے میں آپ نے اپنے خیام اور گھر کی طرف آخری بار حسرت بھری نگاہ ڈالی اور آپ کا اسپ باوفا تیزی سے ہنہناتا اور روتا ہوا اسنانی سنانے کے لئے خیام کی طرف روانہ ہو گیا، جب مخدرات عصمت و طہارت نے آپ کے دلدل کو خالی اور آپ کی زین کو الٹا ہوا دیکھا تو ایک کہرام مچ گیا اور وہ غم کی تاب نہ لاتے ہوئے خیموں سے نکل آئیں، انہوں نے اپنے بال چہروں پر بکھرا لئے اور اپنے رخساروں پر طمانچے مارتے ہوئے اپنے بزرگوں کو پکار پکار کو نوحہ و گریہ شروع کر دیا، کیونکہ اب اس سنگین صدمے کے بعد ان کو عزت و احترام کی نگاہوں سے نہیں دیکھا جا رہا تھا اور سب کے سب غم سے نڈھال آپ کی شہادت گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ افسوس! شمر ملعون آپ کے سینہ پر بیٹھا ہوا، آپؑ کے گلوئے مبارک پر اپنی تلوار رکھے ہوئے تھا وہ کمینہ آپ کی ریش اقدس کو پکڑے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کر رہا تھا! یہاں تک کہ آپ کے ہوش و حواس ساکن ہو گئے، آپؑ کی سانس مدھم پڑ گئی اور آپ کا پاک و پاکیزہ سر نیزہ پر بلند کر دیا گیا، آپ کے اہل و عیال کو غلاموں اور کنیزوں کی طرح قید کر لیا گیا اور ان کو آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اس طرح بے

https://downloadshiabooks.com/

کجاوہ اونٹوں پر سوار کر دیا گیا کہ دن کی بے پناہ گرمی ان کے چہروں کو جھلسائے دے رہی تھی ، بے غیرت دشمن ان کو جنگلوں اور بیابانوں میں لے جا رہا تھا اور ان کے نازک ہاتھوں کو گردنوں کے پیچھے سختی سے باندھ کر گلیوں اور بازاروں میں ان کی نمائش کر رہا تھا''۔

زیارت کے ان فقروں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور ان کی حیات طیبہ کے آخری لمحات میں ان پر طرح طرح کی جو سخت مصیبتیں پڑیں ہیں ان کا تذکرہ فرمایا جن کی ہولناکی سے قوی پہاڑ بھی چکنا چور ہو جائیں اور کائنات کی کوئی بھی زندہ مخلوق اسے برداشت نہ کر سکے۔

بیشک خاتم المرسلین کے پھول اور ان کے کمالات و فضائل کے وارث پر دنیا کی تمام مصیبتیں پے درپے ٹوٹ پڑیں آپ کو اپنے اصحاب باوفا کا داغ اٹھانا پڑا پھر آپ کے اہل بیتؑ اور اولاد کا داغ اٹھانا پڑا آپ نے انھیں کربلا کی سرزمین پر ٹکڑے ٹکڑے دیکھا آپ کے اہل و عیال شدت پیاس سے صداء العطش العطش بلند کر رہے تھے مخدرات عصمت و طہارت کی صدائیں بلاؤں اور مصیبتوں کی شدت سے بلند تھیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں کہ فرزندان رسول خداؐ کمسنی اور جوانی میں کس طرح چمکتے تاروں کی طرح صحرائے کربلا میں بکھرے پڑے ہوئے ہیں جو اپنے خون میں غلطاں ہیں اور ان کی لاش کے ٹکڑے کربلا کی خاک پر بکھرے پڑے ہیں مخدرات عصمت و طہارت دیکھ رہی تھیں کہ کس طرح جوانان جنت کے سردار غریب و بیکس امام کو اموی بھیڑیوں کا ایک جٹ آپ کو گھیرے ہوئے ہے اور ان میں سے ہر ایک آپ کو قتل کرنے میں دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے یہاں تک کہ ان کے اپنے تمام ممکنہ ساز و سامان اور اسلحوں سے آپ کے قتل کے درپے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے تیروں تلواروں اور نیزوں کے متواتر وار ہوتے رہے اور آپ کے جسم اقدس کو پارہ پارہ کر دیا اور تیروں اور نیزوں نے آپ کے جسم اقدس کو ڈھک دیا۔

https://downloadshiabooks.com/

جی ہاں دختران رسول خداؐ ان ہولناک مناظر کو دیکھ رہی تھیں اور شدت بلا و مصیبت نے ان کے دل پارہ پارہ کر دئے تھے خوف و دہشت نے ان کے چہرے کا رنگ متغیر کر دیا تھا انھیں یہ نہیں معلوم تھا کہ شہادت سید الشہداءؑ کے بعد ان کے اوپر کیا بیتنے والی ہے اور انھیں کن مصائب و آلام کا سامنا کرنا ہوگا لیکن یہ طے ہے کہ بعد حسینؑ انھیں آپ سے بھی زیادہ سخت اور شدید مصائب کا سامنا کرنا ہے حضرت امام حسینؑ کے پورے وجود کو اہل حرم اور رسول زادیوں کے اوپر پڑنے والی مصیبتوں نے گھیر رکھا تھا جب سید الشہداء امام حسینؑ شہید کر دئے گئے اور ان کا سر اقدس نوک نیزہ پر بلند کر دیا گیا تاکہ اسے فرزند مرجانہ ابن زیاد کے پاس ہدیہ کے طور پر لے جایا جائے ایسے میں رسول زادیاں سر و سینہ پیٹتی ہوئی فریاد کرتی ہوئی خیمہ سے نکل آئیں کیونکہ ابن مرجانہ کے نوکروں نے ان کے خیموں میں آگ لگا دی تھی اور انھیں متواتر کوڑوں سے مار رہے تھے اور انھیں زنجیروں میں جکڑ رہے تھے ان کے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھ پس گردن باندھ دئے گئے اور انھیں پالان شتر پر سوار ہونے پر مجبور کر دیا گیا اور شہر بشہر پھرایا گیا اور آخر کار انھیں مرجانہ کے بیٹے ابن زیاد اور اس کے آقا یزید بن معاویہ کے پاس ہدیہ کی طرح پیش کیا گیا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس زیارت کا ایک اور ٹکڑا بغور ملاحظہ ہو:

فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ، لَقَدْ قَتَلُوْا بِقَتْلِكَ الْاِسْلامَ، وَعَطَّلُوا الصَّلاةَ وَالصِّيَامَ، وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْاَحْكَامَ، وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْاِيْمَانِ، وَحَرَّفُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ، وَهَمَجُوا فِي الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ۔

لَقَدْ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ أَجْلِكَ مَوْتُوْراً، وَعَادَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَهْجُوْراً، وَغُوْدِرَ الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْراً، وَفُقِدَ بِفَقْدِكَ التَّكْبِيْرُ

https://downloadshiabooks.com/

وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّحْرِيْمُ وَالتَّحْلِيْلُ، وَالتَّنْزِيْلُ وَالتَّأْوِيْلُ وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ وَالتَّبْدِيْلُ، وَالْاِلْحَادُ وَالتَّعْطِيْلُ وَالْاَهْوَاءُ وَالْاَضَالِيْلُ، وَالْفِتَنُ وَالْاَبَاطِيْلُ فَقَامَ نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ، فَنَعَاكَ اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ قَائِلاً : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ ، وَاسْتُبِيْحَ أَهْلُكَ وَحِمَاكَ ، وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ، وَوَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ وَذَوِيْكَ، فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ، وَبَكیٰ قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ، وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالْاَنْبِيَاءُ، وَفُجِعَتْ بِكَ أُمُّكَ الزَّهْرَاءُؑ [1]

”لعنت ہو اس فاسق گروہ پر، جس نے آپؑ کو قتل کرکے اسلام کو قتل اور نماز و روزہ کو معطل کردیا، احکام و سنن الٰہی کی نافرمانی کی، ایمان کی بنیادوں کو ہلادیا، آیات قرآنی میں تحریف کی، اور بغاوت و دشمنی کی دلدل میں دھنستا ہی چلا گیا، آپؑ کی شہادت پر اللہ کا رسولؐ سراپا درد بن گیا، کتاب خدا کا کوئی پوچھنے والا نہ رہا، آپؑ پر جفا کرنے والوں کا حق سے رشتہ ٹوٹ گیا، آپ کے اٹھ جانے سے تکبیر و تہلیل، حرام و حلال نیز تنزیل و تاویل پر پردے پڑگئے، اس کے علاوہ آپ کے نہ ہونے سے، دین میں کیا کیا بدلا گیا! کیسے کیسے تغیرات عمل میں لائے گئے! ملحدانہ نظریوں کو فروغ ملا، احکام شریعت معطل کیے گئے، نفسانی خواہشوں کی گرفت مضبوط ہوئی، گمراہیوں نے زور پکڑا، فتنوں نے سر اٹھایا، اور باطل کی بن آئی، پھر ہوا یہ کہ نوحہ گروں نے آپ کے جد امجد کے مزار پر آہ و بکا اور گریہ وزاری کے ساتھ یوں مرثیہ خوانی کی، اللہ کے رسولؐ! آپ کا بیٹا، آپ کا نواسہؑ قتل کرڈالا گیا، آپؑ کا گھر لوٹ لیا گیا، آپ کی ذریت! اسیر ہوئی آپ کی عترت پر بڑی افتاد پڑی، یہ سن کر پیغمبرؐ کو بہت صدمہ پہنچا، ان کے قلب تپاں نے خون کے آنسو برسائے، ملائکہ نے انھیں پرسہ دیا،

---

1 بحار الانوار: ۹۸/ ۳۱۸ تا ۳۲۳

https://downloadshiabooks.com/

انبیاء نے تعزیت کی، اور مولا! آپ کی مادر گرامی جناب فاطمہ زہراءؑ پر قیامت ٹوٹ پڑی!۔"

اس طرح اس زیارت شریفہ کے بعض حصوں پر ہماری گفتگو ختم ہوتی ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے اس زیارت کے بعد ایک دعا کا بھی تذکرہ کیا ہے اس کے ساتھ زیارت کی نماز کو بھی بیان کیا ہے لہٰذا زائر محترم کو چاہئے کہ حرم امام حسینؑ کے پاس اس نماز کو بجا لائے۔

https://downloadshiabooks.com/

امام منتظرؑ کے خطوط

راویان حدیث نے حضرت امام منتظرؑ کے خطوط کا ایک مجموعہ ذکر کیا ہے جسے آپ نے اپنے شیعوں کی بزرگ شخصیات کے نام بھیجا ہے اور ان خطوط میں بہت سے سوالات کا جواب بھی آپ نے مرحمت فرمایا ہے ہم یہاں پر ان میں سے چند خطوط کا تذکرہ کر رہے ہیں:

ا۔ احمد بن اسحاق کے نام (1)

احمد فرزند اسحاق اشعری قمی، ائمہ طاہرینؑ کی بارگاہ میں اہل قم کے ایلچی، پیغام رساں اور بزرگ راویوں میں سے ایک تھے بعض شیعوں نے ان سے ملاقات کی اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند جعفر کا ایک خط ان کے حوالہ کیا جس میں جعفر نے اپنا تعارف کرایا تھا اور لکھا تھا کہ وہی اپنے بھائی امام حسن عسکریؑ کے بعد اسلامی دنیا کے نگراں و سرپرست ہیں اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ ان کے پاس لوگوں کی ضرورت کے ہر حلال و حرام کا علم ہے اس کے علاوہ دوسرے علوم کے بھی مالک ہیں احمد بن اسحاق نے حضرت امام منتظر علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک خط لکھ کر اور اس خط کے ساتھ جعفر بن علی کا خط بھی ضمیمہ کر کے

1۔ (احمد ابن اسحاق نے نویں امام اور دسویں امام سے روایت کی ہے اور آپ گیارہویں امام حسن عسکریؑ کے خواص شیعہ میں سے تھے آپ نے کتاب علل الصوم اور مسائل الرجال یعنی دسویں امام کے اصحاب کے سوانح حیات تحریر فرمائی ہے نجاشی کہتے ہیں شیخ طوسی کا فرمان ہے کہ احمد ابن اسحاق اشعری کی کنیت ابو علی تھی آپ بڑی قدر و منزلت والے اور دسویں امام کے خاص صحابی ہیں آپ نے امام زمانؑ کو بھی دیکھا ہے آپ قمیوں کے سربراہ تھے اور آپ نے دو کتاب علل الصلاۃ جو بڑی ضخیم ہے اور مسائل الرجال تحریر فرمائی۔ کشی کہتے ہیں: کہ احمد ابن اسحاق نے بارہویں امام کی خدمت میں خط لکھا اور ان سے حج کرنے کی اجازت طلب کی تو امام نے انھیں اجازت دی اور ایک لباس ان کو ہدیہ فرمایا خود احمد ابن اسحاق کہتے ہیں مجھے میرے مرنے کی خبر دیدی گئی ہے اس لئے وہ حج سے واپس ہوئے اور مقام حلوان میں رحلت فرماگئے تفصیل سے حالات زندگی کے لئے مراجعہ فرمائیں معجم رجال الحدیث ج ۲، ص ۴۴ سے ۴۶ تک)۔

https://downloadshiabooks.com/

ارسال کر دیا حضرت امام منتظرؑ نے ان کے خط کے جواب میں یہ مکتوب ارسال فرمایا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد لکھا تھا:

''اَتَانِی کِتَابُکَ اَبْقَاکَ اللّٰہُ ، وَالْکِتَابُ الَّذِی اَنْفَذْتَہُ وَاَحَاطَتْ مَعْرِفَتِیْ بِجَمِیْعِ مَا تَضَمَّنَہُ عَلَی اخْتِلافِ اَلْفَاظِہِ ، وَتَکَرَّرَ الْخَطَأُ فِیْہِ ، وَلَوْ تَدَبَّرْتَہُ لَوَقَفْتَ عَلیٰ بَعْضِ مَا وَقَفْتُ عَلَیْہِ مِنْہُ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْداً لا شَرِیْکَ لَہُ عَلیٰ اِحْسَانِہِ اِلَیْنَا ، وَفَضْلِہِ عَلَیْنَا ، اَبَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْحَقِّ اِلاَّ اِتْمَاماً ، وَلِلْبَاطِلِ اِلاَّ زُھُوقاً ، وَھُوَ شَاھِدٌ عَلَیَّ بِمَا اَذْکُرُہُ ، وَلِیٌّ عَلَیْکُمْ بِمَا اَقُوْلُہُ ، اِذَا اجْتَمَعْنَا لِیَوْمٍ لا رَیْبَ فِیْہِ وَیَسْأَلُنَا عَمَّا نَحْنُ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ، اِنَّہُ لَمْ یَجْعَلْ لِصَاحِبِ الْکِتَابِ عَلَی الْمَکْتُوبِ اِلَیْہِ وَلا عَلَیْکَ وَلا عَلیٰ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ جَمِیْعاً اِمَامَۃً مُفْتَرَضَۃً ، وَلا طَاعَۃً وَلا ذِمَّۃً ، وَسَاُبَیِّنُ لَکُمْ جُمْلَۃً تَکْتَفُوْنَ بِھَا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

یَا ھٰذَا ، یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَمْ یَخْلُقُ الْخَلْقَ عَبَثاً ، وَلا اَھْمَلَھُمْ سُدیٰ ، بَلْ خَلَقَھُمْ بِقُدْرَتِہِ ، وَجَعَلَ لَھُمْ اَسْمَاعاً وَاَبْصَاراً وَقُلُوباً وَاَلْبَاباً ، ثُمَّ بَعَثَ اِلَیْھِمُ النَّبِیِّیْنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ، یَأْمُرُوْنَھُمْ بِطَاعَتِہِ ، وَیَنْھُوْنَھُمْ عَنْ مَعْصِیَتِہِ ، وَیُعَرِّفُوْنَھُمْ مَا جَھِلُوْہُ مِنْ اَمْرِ خَالِقِھِمْ وَدِیْنِھِمْ ، وَاَنْزَلَ عَلَیْھِمْ کِتَاباً ، وَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلائِکَۃً یَأْتِیْنَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَنْ بَعَثَھُمْ اِلَیْھِمْ بِالْفَضْلِ الَّذِیْ جَعَلَہُ لَھُمْ عَلَیْھِمْ ، وَمَا آتَاھُمْ مِنَ الدَّلائِلِ الظَّاھِرَۃِ ، وَالْبَرَاھِیْنِ الْبَاھِرَۃِ ، وَالْآیَاتِ الْغَالِبَۃِ۔

فَمِنْھُمْ مَنْ جَعَلَ النَّارَ عَلَیْہِ بَرْداً وَسَلاماً وَاتَّخَذَہُ خَلِیْلاً ، وَمِنْھُمْ مَنْ کَلَّمَہُ تَکْلِیْماً وَجَعَلَ عَصَاہُ ثُعْبَاناً مُبِیْناً ، وَمِنْھُمْ مَنْ اَحْیَا الْمَوْتیٰ بِاِذْنِ اللّٰہِ ، وَاَبْرَاَ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ، وَمِنْھُمْ مَنْ عَلَّمَہُ مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ، ثُمَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ ، وَتَمَّمَ بِہِ نِعْمَتَہُ ،

https://downloadshiabooks.com/

وَخَتَمَ بِهِ اَنْبِيَائَهُ ، وَاَرْسَلَهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَاَظْهَرَ مِنْ صِدْقِهِ مَا اَظْهَرَ ، وَبَيَّنَ مِنْ آيَاتِهِ وَعَلامَاتِهِ مَا بَيَّن۔

ثُمَّ قَبَضَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَمِيْداً فَقِيْداً سَعِيْداً ، وَجَعَلَ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ اِلٰى اَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَوَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام ، ثُمَّ اِلَى الْاَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ وَاحِداً وَاحِداً ، اَحْيَا بِهِمْ دِيْنَهُ ، وَاَتَمَّ بِهِمْ نُوْرَهُ ، وَجَعَلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِهِمْ وَبَنِيْ عَمِّهِمْ وَالْاَدْنَيْنَ فَالْاَدْنَيْنَ مِنْ ذَوِيْ اَرْحَامِهِمْ فُرْقَاناً بَيِّناً يُعْرَفُ بِهِ الْحُجَّةُ مِنَ الْمَحْجُوْجِ ، وَالْاِمَامُ مِنَ الْمَأْمُوْمِ بِاَنْ عَصَمَهُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَبَرَّأَهُمْ مِنَ الْعُيُوْبِ ، وَطَهَّرَهُمْ مِنَ الدَّنَسِ ، وَنَزَّهَهُمْ مِنَ اللَّبَسِ ، وَجَعَلَهُمْ خُزَّانَ عِلْمِهِ ، وَمُسْتَوْدَعَ حِكْمَتِهِ ، وَمَوْضِعَ سِرِّهِ ، وَاَيَّدَهُمْ بِالدَّلائِلِ ، وَلَوْلا ذٰلِكَ لَكَانَ النَّاسُ عَلٰى سَواءٍ وَلا دَعٰى اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ اَحَدٍ ، وَلَمَا عُرِفَ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ ، وَلا الْعَالِمُ مِنَ الْجَاهِلِ۔

وَقَدِ ادَّعٰى هٰذَا الْمُبْطِلُ الْمُفْتَرِي عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ بِمَا ادَّعَاهُ ، فَلا اَدْرِيْ بِاَيَّةِ حَالَةٍ هِيَ لَهُ رَجَاءَ اَنْ يُتِمَّ دَعْوَاهُ ، اَبِفِقْهٍ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ ؟ فَوَ اللّٰهِ ! مَا يَعْرِفُ حَلالاً مِنْ حَرَامٍ ، وَلا يُفَرِّقُ بَيْنَ خَطَأٍ وَصَوَابٍ ، اَمْ بِعِلْمٍ فَمَا يَعْلَمُ حَقّاً مِنْ بَاطِلٍ ، وَلا مُحْكَماً مِنْ مُتَشَابِهٍ ، وَلا يَعْرِفُ حَدَّ الصَّلاةِ وَوَقْتَهَا ، اَمْ بِوَرَعٍ فَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى تَرْكِهِ الصَّلاةَ الْفَرْضَ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً ، يَزْعُمُ ذٰلِكَ لِطَلَبِ الشَّعْوَذَةِ ، وَلَعَلَّ خَبَرَهُ قَدْ تَاَدّٰى اِلَيْكُمْ ، وَهَاتِيْكَ ظُرُوْفُ مُسْكِرِهِ مَنْصُوْبَةٌ ، وَآثَارُ عِصْيَانِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَشْهُوْرَةٌ قَائِمَةٌ ، اَمْ بِآيَةٍ فَلْيَأْتِ بِهَا ، اَمْ بِحُجَّةٍ فَلْيُقِمْهَا ، اَمْ بِدَلالَةٍ فَلْيَذْكُرْهَا ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(حم * تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ * مَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ

https://downloadshiabooks.com/

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلاَّ بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُسَمّىً وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا عَمَّا اُنْذِرُوا مُعْرِضُوْنَ * قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِئْتُوْنِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ * وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لا يَسْتَجِيْبُ لَهُ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُوْنَ * وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ اَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِيْنَ)(1)

فَالْتَمِسْ تَوَلَّى اللّٰهُ تَوْفِيْقَكَ مِنْ هٰذَا الظَّالِمِ مَا ذَكَرْتَ لَكَ ، وَامْتَحِنْهُ وَسَلْهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ يُفَسِّرُهَا ، اَوْ صَلاةِ فَرِيْضَةٍ يُبَيِّنُ حُدُودَهَا وَمَا يَجِبُ فِيْهَا ، لِتَعْلَمَ حَالَهُ وَمِقْدَارَهُ ، وَيَظْهَرَ لَكَ عُوارُهُ وَنُقْصَانُهُ ، وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ ۔

حَفِظَ اللّٰهُ الْحَقَّ عَلىٰ اَهْلِهِ ، وَاَقَرَّهُ فِيْ مُسْتَقَرِّهِ ، وَقَدْ اَبَىٰ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَكُونَ الْاِمَامَةُ فِيْ اَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلامِ ، وَاِذَا اَذِنَ اللّٰهُ لَنَا فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ ، وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ ، وَانْحَسَرَ عَنْكُمْ ، وَاِلىٰ اللّٰهِ اَرْغَبُ فِيْ الْكِفَايَةِ ، وَجَمِيْلِ الصُّنْعِ وَالْوَلايَةِ ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ‘‘۔ (2)

اس خط سے صاف ظاہر ہے کہ جعفر کی شخصیت کہ جنھوں نے دعوائے امامت کر رکھا ہے کس قدر مطعون و مذموم ہے اور وہ ان تمام صفات و کمالات سے عاری ہے جو اس عظیم منصب الٰہی کے لئے ضروری ہے جس منصب کا حقدار بس وہی ہو سکتا ہے جو دنیا بھر کے فضائل و کمالات کا حامل ہو، تمام ضروریات بشر کا علم رکھتا ہو اور احکام شریعت اور امور دینی

1۔ سورۃ الاحقاف ا:۳۶ تا ۶۔

2۔ غیبت طوسی ص ۲۸۷ سے ۲۹۰ تک۔

https://downloadshiabooks.com/

سے بھرپور واقف ہو اور جعفر جاہل تھے ان میں اپنے داہنے بائیں ہاتھ میں تشخیص دینے کی بھی صلاحیت نہیں پائی جاتی تھی پھر بھلا وہ اتنے بڑے منصب امامت وولایت کے مدعی کیونکر ہوسکتے ہیں ؟۔

۲۔ محمد وعثمان عمری کے نام خط

جناب عثمان عمری اور ان کے فرزند محمد بن عثمان عمری نے امام زمانہؑ کے پاس خط لکھ بھیجا جس میں انھوں نے امام کو اس بات سے آگاہ کیا کہ میسمی جو شیعوں میں سے ہیں انھوں نے ان کو بتایا ہے کہ مختار نام کا ایک گمراہ شخص شیعوں کو جعفر کی امامت کی طرف دعوت دیتا ہے اس خط کے جواب میں امام زمانہؑ نے ان دونوں باپ بیٹوں کے نام تحریر فرمایا:

’’ وَفَّقَكُمَا اللّٰهُ لِطَاعَتِهِ ، وَثَبَّتَكُمَا عَلىٰ دِيْنِهِ ، وَاَسْعَدَكُمَا بِمَرْضَاتِهِ ، انْتَهىٰ اِلَيْنَا مَا ذَكَرْتُمَا اَنَّ الْمَيْسَمِيَّ اَخْبَرَكُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ ، وَمُنَاظَرَتِهِ مَنْ لَقِيَ ، وَاحْتِجَاجِهِ بِاَنَّهُ لا خَلَفَ غَيْرَ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَتَصْدِيْقِهِ اِيَّاهُ ، وَفَهِمْتُ جَمِيْعَ مَا كَتَبْتُمَا بِهِ ، مِمَّا قَالَ اَصْحَابُكُمْ عَنْهُ ، وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَمىٰ بَعْدَ الْجِلاءِ وَمِنَ الضَّلالَةِ بَعْدَ الْهُدىٰ ، وَمِنْ مُوْبِقَاتِ الْاَعْمَالِ ، وَمُرْدِيَاتِ الْفِتَنِ، فَاِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ ﴿الٓمٓ * اَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا اَنْ يَقُوْلُوا آمَنَّا وَهُمْ لا يُفْتَنُونَ﴾(1)

كَيْفَ يَتَسَاقَطُونَ فِي الْفِتْنَةِ ، وَيَتَرَدَّدُوْنَ فِي الْحَيْرَةِ ، وَيَأْخُذُونَ يَمِيناً وَشِمَالاً ، فَارَقُوا دِيْنَهُمْ اَمْ ارْتَابُوا ، اَمْ عَانَدُوا الْحَقَّ ، اَمْ جَهِلُوا مَا جَائَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الصَّادِقَةُ ، وَالْاَخْبَارُ الصَّحِيْحَةُ ، اَوْ عَلِمُوا ذَالِكَ فَتَنَاسَوا مَا يَعْلَمُوْنَ ، اِنَّ الْاَرْضَ لا

1۔ سورہ عنکبوت۲۹: ۱،۲۔

https://downloadshiabooks.com/

تَخْلوا مِنْ حُجَّةٍ اِمَّا ظَاهِراً وَاِمَّا مَغْمُوراً ، اَوَ لَمْ يَرَوا انْتِظَامَ اَئِمَّتِهِمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ ، اِلىٰ اَنْ اُفْضِيَ بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلىٰ الْمَاضِي ...یعنی الحسن بن علیؑ۔ فَقَامَ مَقَامَ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ يَهْدِي اِلىٰ الْحَقِّ ، وَاِلىٰ طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ، كَانَ نُوراً سَاطِعاً ، وَشِهَاباً لامِعاً ، وَقَمَراً ظَاهِراً ثُمَّ اخْتَارَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَا عِنْدَهُ ، فَمَضَىٰ عَلىٰ مِنْهَاجِ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ حَذْوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، عَلىٰ عَهْدٍ عَهِدَهُ ، وَوَصِيَّةٍ اَوْصَىٰ بِهَا ، سَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِاَمْرِهِ اِلىٰ غَايَتِهِ ، وَاَخْفَىٰ مَكَانَهُ بِمَشِيَّتِهِ لِلْقَضَاءِ السَّابِقِ ، وَالْقَدْرِ النَّافِذِ ، وَفِيْنَا مَوْضِعُهُ ، وَلَنَا فَضْلُهُ ، وَلَوْ قَدْ اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا قَدْ مَنَعَهُ ، وَاَزَالَ عَنْهُ مَا قَدْ جَرَىٰ بِهِ حُكْمُهُ لَاَرَاهُمُ الْحَقَّ ظَاهِراً بِاَحْسَنِ حِيْلَةٍ ، وَاَبْيَنِ دَلالَةٍ ، وَاَوْضَحِ عَلامَةٍ ، وَلاَبَانَ عَنْ نَفْسِهِ ، وَاَقَامَ الْحُجَّةَ ، وَلٰكِنَّ اَقْدَارَ اللّٰهِ لا تُغْلَبُ ، وَاِرَادَتَهُ لا تُرَدُّ ، وَتَوقِيتَهُ لا يُسْبَقُ ، فَلْيَدَعُوا عَنْهُمُ اتِّبَاعَ الْهَوَىٰ ، وَلْيُقِيْمُوا عَلىٰ اَصْلِهِمُ الَّذِي كَانُوا عَلَيْهِ ، وَلا يَبْحَثُوا عَمَّا سُتِرَ عَنْهُمْ فَيَأْثَمُوا ، وَلا يَكْشِفُوْا سِرَّاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَنْدَمُوا ، وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ الْحَقَّ مَعَنَا وَفِيْنَا ، وَلا يَقُولُ ذَالِكَ سِوَانَا اِلاَّ كَذَّابٌ مُنْهَمِكٌ ، وَلا يَدَّعِيهِ غَيْرُنَا اِلاَّ ضَالٌّ غَوِيٌّ ، فَلْيَقْتَصِرُوا مِنَّا عَلىٰ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ دُوْنَ التَّفْسِيْرِ ، وَيَقْنَعُوْا مِنْ ذَالِكَ بِالتَّعْرِيْضِ دُوْنَ التَّصْرِيْحِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ''۔

''اللہ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق دے، تم دونوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے اور اپنی رضا سے نوازے تم نے تذکرہ کیا کہ میثمی نے مختار اور اس کے مناظروں کی تمھیں خبر دی کہ اس وقت کوئی بھی جعفر بن علیؑ کے علاوہ حق دار امامت نہیں اور وہ باتیں بھی تم نے تحریر کیں جو تمہارے ساتھیوں نے اس سے بیان کی ہیں۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس شخص سے جو روشنی کے بعد اندھا ہو جائے۔ ہدایت کے بعد گمراہ ہو جائے اور جو اعمال اور فتنوں کی ہلاکتوں میں مبتلا ہو۔ ارشاد رب العزت ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

''الم''۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم ایمان لائے اور ہم ان کو نہیں آزمائیں گے'' یہ لوگ کیسے فتنہ کے شکار ہوگئے، حیرت میں سرگرداں ہیں اور دائیں بائیں کو اختیار کرلیا ہے۔ یہ لوگ یا تو دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں یا اس میں شک کرتے ہیں۔ یا حق کے دشمن ہوگئے ہیں یا روایات صادقہ اور اخبار صحیحہ سے جاہل ہیں یا پھر جانتے ہیں مگر فراموش کر دیا ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی چاہے وہ حجت ظاہر ہو یا پوشیدہ۔

کیا یہ نہیں جانتے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلسلہ امامت جاری ہوا جو ایک امام کے بعد دوسرے امام سے ہوتا ہوا حضرت امام حسن عسکریؑ تک پہنچا۔ پس وہ اپنے آباء کرام علیہم السلام کے جانشین ہوئے انہوں نے حق اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی یہ نور اور روشن ستارے اور منور قمر تھے۔ پھر اللہ نے حضرت امام حسنؑ عسکریؑ کو بھی ان کے آباء کرام علیہم السلام سے ملحق کر دیا اور یہ عہدہ امامت ان کے وصی تک پہنچا جن کو اللہ نے پردۂ غیبت میں چھپا دیا اور اس نے اس کے مکان کو اپنی مشیت کے ذریعے سے بہ سبب پہلی نافذ قضا وقدر کے پوشیدہ رکھا۔ اور اس میں ہماری منزلت ہے۔ ہمارے لئے ہی اللہ کا فضل ورحمت ہے۔ اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو میں ان پر بہتر طریقے سے حق ظاہر کر دیتا اور دلالت کو واضح کر دیتا اور علامت کو ظاہر کر دیتا اور اپنے کو ظاہر کر دیتا اور حجت قائم کرتا مگر اللہ کی مرضی یہ ہے کہ ابھی میں غلبہ نہ حاصل کروں اس کا ارادہ یہ ہے کہ ابھی واپس نہ آؤں اس کی توفیق یہ ہے کہ ابھی سبقت نہ کی جائے پس وہ اپنی خواہشات نفس کی پرستش میں مصروف ہیں۔ انہیں چاہیے کہ دین کی اصل پر قائم ہوں اور ان امور میں بحث نہ کریں جو ان سے پوشیدہ ہیں تاکہ گناہ گار نہ ہوں اور اللہ کے بھیدوں کو کھولنے کی کوشش نہ کریں ورنہ شرمندگی ہوگی۔ اور جانیں کہ حق ہمارے ساتھ اور ہمارے درمیان ہے ہمارے علاوہ جو یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہے ہمارے علاوہ جو اپنی طرف دعوت دے وہ

https://downloadshiabooks.com/

گمراہ ہے پس اس پر اکتفا کریں اور اتنے پر قناعت کریں اور تفصیل و تشریح طلب نہ کریں انشاءاللہ"۔ (1)

امام مہدیؑ نے اس خط میں جعفر کے ایجنٹ کی قابل مذمت حرکت پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے جس نے شیعوں کے درمیان گمراہی پھیلا رکھی تھی اور امام منتظرؑ کی امامت کا منکر تھا اور پیروکاروں کو آگاہ کیا گیا کہ وہ حق سے منحرف اور طرح طرح کے فتنوں اور گمراہیوں کی تاریکیوں میں پڑے ہیں اسی طرح امام زمانہؑ نے اس خط میں اپنی غیبت کا سبب اور عدم ظہور کی وجہ صاف اور واضح طور پر یہ بتلائی ہے کہ اس کا تعلق امر الٰہی سے ہے اور مجھے اس سلسلہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔

۳۔ بعض شیعوں کے نام خط

فرزند ابو غانم قزوینی اور بعض شیعوں کے درمیان حضرت امام حسن عسکریؑ کے بعد امام اور ان کے جانشین کے سلسلہ میں بحث ہو گئی قزوینی نے امام منتظرؑ کے وجود کا انکار کر دیا اور دوسرے لوگ مصر تھے کہ امام زمانہؑ موجود ہیں ان لوگوں نے امام مہدیؑ کے نام خط لکھا اور اپنے اور قزوینی کے درمیان واقع ہونے والے مناظرے و تنازعہ کی بات بھی لکھی تو امام نے بسم اللہ کے بعد یہ خط تحریر فرمایا:

"عَافَانَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الضَّلالَةِ وَالْفِتَنِ، وَوَهَبَ لَنَا وَلَكُمْ رُوحَ الْيَقِيْنِ، وَأَجَارَنَا وَإِيَّاكُمْ مِنْ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ إِنَّهُ أُنْهِيَ إِلَيَّ ارْتِيَابُ جَمَاعَةٍ مِنْكُمْ فِي الدِّيْنِ، وَمَا دَخَلَهُمْ مِنَ الشَّكِّ وَالْحَيْرَةِ فِي وُلاةِ أُمُورِهِمْ، فَغَمَّنَا ذٰلِكَ لَكُمْ لا لَنَا،

1۔ کمال الدین ۴۶۲، ۴۶۳۔

https://downloadshiabooks.com/

وَسَاءَ نَا فِيكُمْ لا فِينَا: لِأَنَّ اللّٰهَ مَعَنَا وَلا فَاقَةَ بِنَا اِلىٰ غَيْرِهِ، وَالْحَقَّ مَعَنَا فَلَنْ يُوْحِشَنَا مَنْ قَعَدَ عَنَّا ، وَنَحْنُ صَنَائِعُ رَبِّنَا، وَالْخَلْقُ بَعْدُ صَنَايِعُنَا

يَا هٰؤُلاءِ، مَالَكُمْ فِي الرَّيْبِ تَتَرَدَّدُوْنَ، وَفِي الْحَيْرَةِ تَنْعَكِسُونَ؟ أَوَمَا سَمِعْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾؟[1]

أَوَمَا عَلِمْتُمْ مَا جَاءَ تْ بِهِ الْآثَارُ مِمَّا يَكُونُ وَيَحْدَثُ فِي أَئِمَّتِكُمْ عَنِ الْمَاضِيْنَ وَالْبَاقِيْنَ مِنْهُمْعَلَيْهِمَ السَّلام؟ أَوَمَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوونَ اِلَيْهَا، وَأَعْلاماً تَهْتَدُوْنَ بِهَا مِنْ لَدُنِ آدَمَعَلَيْهِ السَّلام اِلىٰ أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِيعَلَيْهِ السَّلام، كُلَّمَا غَابَ عَلَمٌ بَدَا عَلَمٌ، وَاِذَا أَفَلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ؟ فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ أَبْطَلَ دِينَهُ، وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ،كَلاَّ مَا كَانَ ذٰلِكَ وَلا يَكُوْنُ حَتّىٰ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ، وَيَظْهَرَ أَمْرُاللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَهُمْ كَارِهُونَ۔

وَاِنَّ الْمَاضِيَ عَلَيْهِ السَّلام مَضَىٰ سَعِيداً فَقِيْداً عَلىٰ مِنْهَاجِ آبَائِهِ حَذْوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ، وَفِيْنَا وَصِيَّتُهُ وَعِلْمُهُ، وَمَنْ هُوَ خَلَفُهُ وَمَنْ هُوَ يَسُدُّ مَسَدَّهُ، لا يُنَازِعُنَا مَوْضِعَهُ اِلاَّ ظَالِمٌ آثِمٌ وَلا يَدَّعِيهِ دُوْنَنَا اِلاَّ جَاحِدٌ كَافِرٌ، وَلَولا أَنَّ أَمْرَاللّٰهِ تَعَالىٰ لا يُغْلَبُ، وَسِرَّهُ لا يَظْهَرُ وَلا يُعْلَنُ ، لَظَهَرَ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبِينُ مِنْهُ عُقُولُكُمْ، وَيَزِيْلُ شُكُوكُكُمْ ، لٰكِنَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ ، وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَسَلِّمُوا لَنَا، وَرُدُّوا الْأَمْرَ اِلَيْنَا ، فَعَلَيْنَا الْاِصْدَارُ كَمَا كَانَ مِنَّا الْاِيْرَادُ، وَلا تُحَاوِلُوا كَشْفَ مَا غُطِّيَ عَنْكُمْ وَلا تَميلُوا عَنِ الْيَمِيْنِ، وَتَعْدِلُوا اِلَى الشِّمَالِ ، وَاجْعَلُوا قَصَدَكُمْ اِلَيْنَا بِالْمَوَدَّةِ عَلَى السُّنَّةِ الْوَاضِحَةِ. فَقَدْ نَصَحْتُ لَكُمْ

1 ۔ سورہ نساء ۴:۵۹۔

https://downloadshiabooks.com/

، وَاللّٰهُ شَاهِدٌ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، وَلَولا مَاعِنْدَنَا مِنْ مَحَبَّةِ صَلاحِكُمْ وَرَحْمَتِكُمْ، وَالْاِشْفَاقِ عَلَيْكُمْ ، لَكُنَّا عَنْ مُخَاطَبَتِكُمْ فِيْ شُغْلٍ فِيْمَا قَدِ امْتُحِنَّا بِهِ مِنْ مُنَازَعَةِ الظَّالِمِ الْعُتُلِّ الضَّالِّ الْمُتَتَابِعِ فِيْ غَيِّهِ، الْمُضَادِّ لِرَبِّهِ، الدَّاعِيْ مَالَيْسَ لَهُ، الْجَاحِدِ حَقَّ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهُ، الظَّالِمُ الْغَاصِبِ۔

وَفِي ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِيْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَيُرْدِى الْجَاهِلُ رَدَاءَ ةُ عَمَلِهِ، وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ، عَصَمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنَ الْمَهَالِكِ وَالْأَسْوَاءِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا بِرَحْمَتِهِ، فَاِنَّهُ وَلِيُّ ذٰلِكَ وَالْقَادِرُ عَلٰى مَايَشَاءُ، وَكَانَ لَنَا وَلَكُمْ وَلِياً وَحَافِظاً، وَالسَّلامُ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَوْصِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً''۔ (1)

اس خط میں امام زمانہؑ نے بعض شیعوں کے حق سے منحرف ہونے اور ان کے سلسلہ میں شک و تردید کا شکار ہونے پر سخت مذمت اور نہایت گراں گذرنے کا اظہار فرمایا ہے حالانکہ آپ کے وجود پر واضح و قطعی اور شک و تردید کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی دلیلیں موجود ہیں۔

اور اللہ نے تمام مراحل حیات بشریت میں کبھی روئے زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا بلکہ اپنے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اور انھیں حق کے راستے پر لگانے کے لئے ہدایت کے عنوان سے پرچم معین کرتا رہا ہے اسی طرح امام زمانہؑ نے اس خط میں امامت کے دعویدار کی بھی شدید مذمت کی ہے اور گمان قوی ہے کہ اس سے مراد جعفر کذاب ہے کیونکہ اسی نے اللہ پر افتراء پردازی کی اور گناہ عظیم کا مرتکب ہوا۔

1۔غیبۃ طوسی ۲۸۵، ۲۸۶، بحار الانوار ۵۳ :۱۶۸۔۱۸۰۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ محمد اسدی کے نام خط

محمد فرزند جعفر اسدی نے امام کے پاس ایک خط روانہ کیا جس میں بعض احکام شرعیہ کے متعلق امام سے سوال کیا امام زمانہؑ نے خط کا جواب تحریر فرمایا اور ان کے سوالوں کے جواب بھی تحریر فرمائے:

’’ وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الصَّلاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا، فَلَئِنْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ بَيْنَ قَرْنَي الشَّيْطَانِ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَي الشَّيْطَانِ، فَمَا أُرْغِمَ أَنْفُ الشَّيْطَانِ بِشَيْءٍ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلاةِ، فَصَلِّهَا وَأَرْغِمْ أَنْفَ الشَّيْطَانِ۔

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْوَقْفِ عَلَىٰ نَاحِيَتِنَا، وَمَا جُعِلَ لَنَا ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ، فَكُلَّمَا لَمْ يُسَلَّمْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ، وَكُلَّمَا سُلِّمَ فَلَا خِيَارَ فِيهِ لِصَاحِبِهِ، احْتَاجَ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ أَوْلَمْ يَحْتَجْ، افْتَقَرَ إِلَيْهِ أَوِ اسْتَغْنَىٰ عَنْهُ۔

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ مِنْ أَمْرِ مَنْ يَسْتَحِلُّ مَا فِي يَدِهِ مِنْ أَمْوَالِنَا، وَيَتَصَرَّفُ فِيهِ تَصَرُّفَهُ فِي مَالِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِنَا، فَمَنْ فَعَلَ فَهُوَ مَلْعُونٌ، وَنَحْنُ خُصَمَاؤُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مَلْعُونٌ عَلَىٰ لِسَانِيْ وَلِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ مُجَابٍ، فَمَنْ ظَلَمَنَا كَانَ مِنْ جُمْلَةِ الظَّالِمِيْنَ لَنَا، وَكَانَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾[1]

حضرت امام منتظرؑ نے اس خط کے اندر بعض فقہی فروعات کے کچھ اس طرح جواب مرحمت فرمائے ہیں:

1۔ سورہ ہود ۱۸:۱۱ اکمال الدین ۵۲۰،۵۲۱۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۔ طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مشروع اور جائز ہے اور اس حکم کے مخالفین کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اسی طرح امام زمانہؑ نے اس فاسد رائے کا مذاق اڑایا ہے جس کے مطابق سورج طلوع و غروب کے وقت شیطان کی دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے یہ بڑی بے ہودہ فکر اور نہایت پست قول ہے۔

۲۔ بے شک اہل بیت علیہم السلام پر کسی چیز کو وقف خاص کرنے کی صورت میں وقف کرنے والے کو ان کے حوالہ کر دینے سے پہلے تک اختیار ہوتا ہے جب کہ وقف کرنے والے کو اس کی ضرورت ہو کیونکہ ہر واقف کو اپنی موقوفہ چیز موقوف علیہم کے حوالہ اور سپرد کرنے سے پہلے تک فسخ یا واپس لینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے لیکن اسے موقوف علیہم (جن کے لئے کسی چیز کو وقف کر دیا گیا ہو) کے حوالہ کر دینے کے بعد نہ معاملۂ وقف کو باطل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی وقف میں رجوع کرنے اور اس سے پلٹنے کا حق حاصل ہوتا ہے کیونکہ موقوفہ چیز کو حوالہ کر دینے کے بعد وقف لازم ہو جاتا ہے اور اس میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہوتا اور اسی کے مطابق شیعہ فقہاء نے فتوے دئے ہیں۔

۳۔ اہل بیت علیہم السلام کے اموال خاص میں کسی قسم کا تصرف جائز نہیں ہے اور جو حلال جان کر اسے اپنے تصرف میں لائے وہ ظالم اور ان کا غاصب ہے۔

۵۔ مسائل اسحاق کا جواب

اسحاق فرزند یعقوب نے امام زمانہ علیہ السلام کے پاس خط لکھا جس میں انھوں نے چند مسائل جو ان کے لئے مشکل اور پیچیدہ تھے ذکر کیا اور خط کو امام کے نمائندۂ خاص، ثقہ و معتمد پاکیزہ اور جلیل القدر جناب محمد بن عثمان کے توسط سے امام تک پہنچایا امامؑ نے جواب

https://downloadshiabooks.com/

میں تحریر فرمایا:[1]

نامۂ اسحاق میں موجود سوالوں کے جوابات کے علاوہ یہ مکتوب ان مطالب پر بھی مشتمل ہے:

۱۔ علامات اور دلائل کے باوجود امام کا انکار کرنے والے بعض چچازاد بھائیوں پر امام زمانہ علیہ السلام نے گمراہی اور حق سے انحراف کا حکم لگایا ہے اور اللہ ان سے مواخذہ کرے گا اور ان پر عذاب کرے گا۔

۲۔ یقیناً لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کے حق اور قیام کے لئے امام کا ظہور کرنا خود امام کے اپنے اختیار میں ہی نہیں ہے اور نہ کسی اور کے اختیار میں ہے بلکہ یہ امر صرف اللہ کے حوالے ہے وہی اپنے عظیم ولی کے ظہور و قیام کا وقت معین و مقرر فرمائے گا۔

۳۔ بے شک بعض شعبدہ بازوں نے لوگوں کے درمیان یہ افواہ پھیلا رکھی تھی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اب تک شہید نہیں ہوئے ہیں بلکہ ان کے دشمنوں اور ظالموں کے سامنے امام حسینؑ کی شبیہ پیش کر دی گئی تھی اور انھوں نے اس مشابہ شخص کو قتل کیا ہے یہ دعویٰ سراسر باطل اور دشمنوں کا پھیلایا ہوا جھوٹ ہے۔

۴۔ بے شک امام زمانہؑ نے اپنے اس خط میں ثقہ، پاکیزہ نفس اور جلیل القدر جناب محمد بن عثمان عمری کی بڑی تعریف و تکریم اور ان کی بھرپور تائید کی ہے اور اسی طرح محمد بن

1۔غیبۃ طوسی ۲۹۰، ۲۹۳۔ احتجاج طبرسی ج ۲، ۴۶۹، ۴۸۱۔

https://downloadshiabooks.com/

شاذان کی دینداری و تقویٰ و پرہیز گاری کی تائید کی ہے جو بزرگان شیعہ میں سے تھے۔

۵۔ امام نے اس خط میں اپنے شیعوں اور چاہنے والوں کو گمراہ اور نہایت جھوٹے ابو الخطاب اجدع کے ساتھ نشست برخاست سے اور اس سے کسی قسم کا ربط رکھنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ اور اس کا گروہ اسلام سے خارج ہو چکا تھا اسے اللہ کا پاس و لحاظ نہیں رہا وہ محرمات الٰہی کو مباح اور حلال الٰہی کو حرام قرار دے رہے تھے ان سے ربط ضبط رکھنا گمراہی اور جہالت ہے۔

۶۔ اموال اہل بیتؑ کو باطل طریقہ سے کھانے والوں کو امام نے ڈرایا ہے اور انھیں حقوق و اموال اہل بیتؑ کا غاصب قرار دیا ہے اور عنقریب انھیں واصل جہنم ہونا پڑے گا۔

۷۔ امام نے غیبت کی حکمت و مصلحت اور عدم ظہور کی وجہ میں غور و خوض سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ امام کے اختیار و مرضی سے نہیں ہے بلکہ یہ امر، خدا کے ہاتھ میں ہے اور وہی اپنے بندوں کے تمام حالات سے بہترین طریقہ سے آگاہ ہے۔

۸۔ امام نے غیبت کے زمانہ میں خود کو خدا کی طرف سے منبع فیض و عطا قرار دیا ہے کیونکہ اپنے ولی اور حجت کے وجود کی برکت سے خدا عذاب کو ٹال دیتا ہے امام زمان علیہ السلام زمین والوں کے لئے اسی طرح امن و امان اور سلامتی کا باعث ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امن و امان اور سلامتی کا باعث ہیں۔

۹۔ بے شک امام زمانہؑ نے اپنے شیعوں کو اپنے فرج و کشادگی اور ظہور کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ حق کا قیام کر سکیں اور روئے زمین پر عدل و انصاف کا بول بالا کر سکیں۔

https://downloadshiabooks.com/

یہ تھے اس مکتوب کے بعض اہم اور بلند مطالب جنھیں آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔

۶۔ شیخ مفید کے نام

حضرت امام منتظر علیہ السلام نے کئی خط جناب ثقۃ الاسلام شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے پاس ارسال فرمائے ہیں۔[1]

شیخ مفید کے نام پہلا خط

لِلْأَخِ السَّدِيدِ وَ الْوَلِيِّ الرَّشِيدِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَدَامَ اللّٰهُ إِعْزَازَهُ مِنْ مُسْتَوْدَعِ الْعَهْدِ الْمَأْخُوذِ عَلَى الْعِبَادِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ الْمُخْلِصُ فِي الدِّينِ الْمَخْصُوصُ فِينَا بِالْيَقِينِ فَإِنَّا نَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَ نَسْأَلُهُ الصَّلَاةَ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ

1۔ جناب شیخ مفید کا نام محمد بن محمد بن نعمان ہے آپ اسلام کے بزرگ عالم اور علمائے امامیہ کے عظیم سربراہ تھے سنہ ۳۳۸ میں پیدا ہوئے علمی گھرانے میں پروان چڑھے تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ آپ کی تربیت ہوئی ان کے مانند تقویٰ و پرہیز گاری اور دین میں احتیاط کرنے والا کوئی نہیں ملتا مختلف علوم و فنون میں ۲۰۰ کے قریب کتابیں تالیف فرمائیں اور مذہب امامیہ کے سربراہ تھے ماہ رمضان کی تیسری تاریخ کو سنہ ۴۱۳ھ میں وفات پائی آپ کی رحلت کا دن بہت عظیم دن تھا آپ کے جنازے میں کثرت سے شیعوں نے جن کی تعداد ۸۰ ہزار بتائی جاتی ہے شرکت فرمائی آپ کے جنازے پر سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے میدان اشنان میں نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہت سے شعراء جیسے مہیار دیلمی، سید مرتضیٰ اور خود امام زمان علیہ السلام نے مرثیہ میں یاد کیا ہے۔ (احتجاج طبرسی ج ۲، ۴۹۶، ۴۹۸)

https://downloadshiabooks.com/

وَ نُعلِمُکَ أَدَامَ اللّٰہُ تَوْفِیقَکَ لِنُصْرَہِ الْحَقِّ وَ أَجْزَلَ مَثُوبَتَکَ عَلَی نُطْقِکَ عَنَّا بِالصِّدْقِ أَنَّہُ قَدْ أُذِنَ لَنَا فِی تَشْرِیفِکَ بِالْمُکَاتَبَہِ وَ تَکْلِیفِکَ مَا تُؤَدِّیہِ عَنَّا إِلَی مَوَالِینَا قِبَلَکَ أَعَزَّھُمُ اللّٰہُ بِطَاعَتِہِ وَ کَفَاھُمُ الْمُھِمَّ بِرِعَایَتِہِ لَھُمْ وَ حِرَاسَتِہِ فَقِفْ أَیَّدَکَ اللّٰہُ بِعَوْنِہِ عَلَی أَعْدَائِہِ الْمَارِقِینَ مِنْ دِینِہِ عَلَی مَا أَذْکُرُہُ وَ اعْمَلْ فِی تَأْدِیَتِہِ إِلَی مَنْ تَسْکُنُ إِلَیْہِ بِمَا نَرْسِمُہُ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ نَحْنُ وَ إِنْ کُنَّا نَائِینَ بِمَکَانِنَا النَّائِی عَنْ مَسَاکِنِ الظَّالِمِینَ حَسَبَ الَّذِی أَرَانَاہُ اللّٰہُ تَعَالَی لَنَا مِنَ الصَّلَاحِ وَ لِشِیعَتِنَا الْمُؤْمِنِینَ فِی ذٰلِکَ مَا دَامَتْ دَوْلَہُ الدُّنْیَا لِلْفَاسِقِینَ فَإِنَّا نُحِیطُ عِلْماً بِأَنْبَائِکُمْ وَ لَا یَعْزُبُ عَنَّا شَیْءٌ مِنْ أَخْبَارِکُمْ وَ مَعْرِفَتُنَا بِالذُّلِّ الَّذِی أَصَابَکُمْ مُذْ جَنَحَ کَثِیرٌ مِنْکُمْ إِلَی مَا کَانَ السَّلَفُ الصَّالِحُ عَنْہُ شَاسِعاً وَ نَبَذُوا الْعَھْدَ الْمَأْخُوذَ وَرَاءَ ظُھُورِھِمْ کَأَنَّھُمْ لا یَعْلَمُونَ إِنَّا غَیْرُ مُھْمِلِینَ لِمُرَاعَاتِکُمْ وَ لَا نَاسِینَ لِذِکْرِکُمْ وَ لَوْ لَا ذٰلِکَ لَنَزَلَ بِکُمُ اللَّأْوَاءُ وَ اصْطَلَمَکُمُ الْأَعْدَاءُ فَاتَّقُوا اللّٰہَ جَلَّ جَلَالُہُ وَ ظَاھِرُونَا عَلَی انْتِیَاشِکُمْ مِنْ فِتْنَہٍ قَدْ أَنَافَتْ عَلَیْکُمْ یَھْلِکُ فِیھَا مَنْ حُمَّ أَجَلُہُ وَ یُحْمَی عَنْھَا مَنْ أَدْرَکَ أَمَلَہُ وَ ھِیَ أَمَارَۃٌ لِأُزُوفِ حَرَکَتِنَا وَ مُبَاثَّتِکُمْ بِأَمْرِنَا وَ نَھْیِنَا وَ اللّٰہُ مُتِمٌّ نُورِہِ... وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُونَ

اعْتَصِمُوا بِالتَّقِیَّہِ مِنْ شَبِّ نَارِ الْجَاھِلِیَّہِ یُحَشِّشُھَا عَصَبٌ أُمَوِیَّۃٌ یَھُولُ بِھَا فِرْقَۃً مَھْدِیَّۃً أَنَا زَعِیمٌ بِنَجَاہِ مَنْ لَمْ یَرُمْ فِیھَا الْمَوَاطِنَ وَ سَلَکَ فِی الطَّعْنِ مِنْھَا السُّبُلَ الْمَرْضِیَّۃَ إِذَا حَلَّ جُمَادَی الْأُولَی مِنْ سَنَتِکُمْ ھَذِہِ فَاعْتَبِرُوا بِمَا یَحْدُثُ فِیہِ وَ اسْتَیْقِظُوا مِنْ رَقْدَتِکُمْ لِمَا یَکُونُ فِی الَّذِی یَلِیہِ سَتَظْھَرُ لَکُمْ مِنَ السَّمَاءِ آیَۃٌ جَلِیَّۃٌ وَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُھَا بِالسَّوِیَّہِ وَ یَحْدُثُ فِی أَرْضِ الْمَشْرِقِ مَا یَحْزُنُ وَ یُقْلِقُ وَ یَغْلِبُ مِنْ بَعْدُ عَلَی الْعِرَاقِ طَوَائِفُ عَنِ الْإِسْلَامِ مُرَّاقٌ تَضِیقُ بِسُوءِ فِعَالِھِمْ عَلَی أَھْلِہِ الْأَرْزَاقُ ثُمَّ تَنْفَرِجُ الْغُمَّہُ مِنْ بَعْدُ بِبَوَارِ طَاغُوتٍ مِنَ الْأَشْرَارِ ثُمَّ یستر [یُسَرُّ بِھَلَاکِہِ الْمُتَّقُونَ الْأَخْیَارُ وَ یَتَّفِقُ لِمُرِیدِی الْحَجِّ مِنَ الْآفَاقِ مَا یُؤَمِّلُونَہُ مِنْہُ عَلَی تَوْفِیرٍ عَلَیْہِ مِنْھُمْ وَ اتِّفَاقٍ وَ لَنَا فِی تَیْسِیرِ حَجِّھِمْ عَلَی الِاخْتِیَارِ مِنْھُمْ وَ الْوِفَاقِ شَأْنٌ یَظْھَرُ عَلَی نِظَامٍ وَ اتِّسَاقٍ فَلْیَعْمَلْ

كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ بِمَا يَقْرُبُ بِهِ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَ يَتَجَنَّبُ مَا يُدْنِيهِ مِنْ كَرَاهَتِنَا وَ سَخَطِنَا فَإِنَّ أَمْرَنَا بَغْتَةً فُجَاءَةً حِينَ لَا تَنْفَعُهُ تَوْبَةٌ وَ لَا يُنْجِيهِ مِنْ عِقَابِنَا نَدَمٌ عَلَى حَوْبَةٍ وَ اللَّهُ يُلْهِمُكُمُ الرُّشْدَ وَ يَلْطُفُ لَكُمْ فِي التَّوْفِيقِ بِرَحْمَتِهِ نُسْخَةُ التَّوْقِيعِ بِالْيَدِ الْعُلْيَا عَلَى صَاحِبِهَا السَّلَامُ هَذَا كِتَابُنَا إِلَيْكَ أَيُّهَا الْأَخُ الْوَلِيُّ وَ الْمُخْلِصُ فِي وُدِّنَا الصَّفِيُّ وَ النَّاصِرُ لَنَا الْوَفِيُّ حَرَسَكَ اللَّهُ بِعَيْنِهِ الَّتِي لَا تَنَامُ فَاحْتَفِظْ بِهِ وَ لَا تُظْهِرْ عَلَى خَطِّنَا الَّذِي سَطَرْنَاهُ بِمَا لَهُ ضَمَّنَّاهُ أَحَداً وَ أَدِّ مَا فِيهِ إِلَى مَنْ تَسْكُنُ إِلَيْهِ وَ أَوْصِ جَمَاعَتَهُمْ بِالْعَمَلِ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ.

یہ مکتوب کئی بڑے اہم امور پر مشتمل ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ امام مہدیؑ نے جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ کی بہت تعریف و تمجید کی ہے اور جناب شیخ مفید تھے بھی اس لائق کیونکہ آپ علم، فضل و تقویٰ، پرہیز گاری اور دین میں استقامت و پائیداری میں اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون تھے آپ اس قدر جلیل القدر تھے کہ امام منتظرؑ سے خط و کتابت کے ذریعہ مربوط تھے در حقیقت آپ شیعوں اور امام منتظرؑ کے درمیان سفارت و وساطت کا کام انجام دے رہے تھے۔

۲۔ امام منتظرؑ نے اس خط میں اس مکان و محل کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جہاں آپ زمانۂ غیبت میں تشریف فرما ہوتے ہیں، ظالموں کی بستی سے دور اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل آپ کی قیام گاہ ہے اور مشیت و ارادۂ الٰہی کے تحت جب تک ظالموں اور فاسقوں کی روئے زمین پر حکومت قائم ہے ظہور نہیں فرمائیں گے۔

۳۔ اس مکتوب کے مطالب سے آشکار ہے کہ امام منتظرؑ اپنے شیعوں اور چاہنے والوں کے تمام حالات زندگی سے اچھی طرح باخبر ہیں اور ان کی کوئی بھی حالت امامؑ سے

https://downloadshiabooks.com/

پوشیدہ نہیں ہے وہ ان کی حفاظت و حمایت میں بیدار رہتے ہیں ان سے بلاؤں کو دور کرتے ہیں اور اگر ان کی عنایت و نظر کرم نہ ہوتی تو ستمگر و ظالم لوگ کب کا شیعوں کو تہس نہس کر چکے ہوتے اور امام نے اپنے شیعوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ ایک ایسا فتنہ و عظیم حادثہ رونما ہونے والا ہے جس میں بہت سے لوگ تباہی کے گھاٹ اتر جائیں گے۔

۴۔ امامؑ نے اس خط میں عنقریب ظاہر ہونے والا بعض علائم ظہور اور ظہور سے پہلے واقع ہونے والے بعض حادثات جیسے آسمانی علامتوں کا وقوع وغیرہ کی خبر دی ہے ہم اس کتاب میں آئندہ آنے والی فصلوں میں ان علامات کا تذکرہ کریں گے۔

شیخ مفید کے نام دوسرا خط

امام منتظرؑ کا دوسرا خط ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۴۱۲ھ کو شیخ معظم جناب شیخ مفید طاب ثراہ کے پاس پہنچا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد تحریر تھا:

''سَلامٌ اللّٰهِ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّاصِرُ لِلْحَقِّ، اَلدَّاعِي اِلَيْهِ بِكَلِمَةِ الصِّدْقِ ، فَاِنَّا نَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْکَ الَّذِي لا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ، اِلٰهُنَا وَاِلٰهُ آبَائِنَا الْأَوَّلِيْنَ ، وَنَسْأَلُهُ الصَّلاةَ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ، وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

وَبَعْدُ، فَقَدْ كُنَّا نَظَرْنَا مُنَاجَاتَکَ ، عَصَمَکَ اللّٰهُ بِالسَّبَبِ الَّذِي وَهَبَهُ اللّٰهُ لَکَ مِنْ أَوْلِيَائِهِ، وَحَرَسَکَ بِهِ مِنْ كَيْدِ أَعْدَائِهِ، وَشَفَّعْنَا ذٰلِکَ الْآنَ مِنْ مُسْتَقَرٍّ لَنَا يُنْصَبُ فِيْ شِمْرَاخٍ(۱) مِنْ بَهْمَاءَ(۲) صِرْنَا اِلَيْهِ آنفاً مِنْ غَمَالِيْلَ أَلْجَأَنَا اِلَيْهِ السَّبَارِيتُ(۳) مِنَ الْاِيْمَانِ، وَيوشَکُ أَنْ يَكُونَ هُبُوطُنَا اِلٰى صَحْصَحٍ (۴) مِنْ غَيْرِ بُعْدٍ مِنَ الدَّهْرِ ، وَلا تَطَاوُلٍ مِنَ الزَّمَانِ، وَيَأْتِيْکَ نَبَأٌ مَا يَتَجَدَّدُ لَنَا مِنْ حَالٍ، فَتَعْرِفُ بِذٰلِکَ مَا نَعْتَمِدُهُ مِنَ الزُّلْفَةِ اِلَيْنَا بِالْأَعْمَالِ، وَاللّٰهُ مُوَفِّقُکَ

https://downloadshiabooks.com/

لِذٰلِکَ بِرَحْمَتِهِ. فَلْتَکُنْ حَرَسَکَ اللّٰهُ بِعَيْنِهِ الَّتِیْ لا تَنَامُ اَنْ تُقَابِلَ لِذٰلِکَ فِتْنَةً تَسْبِلُ نُفُوسَ قَوْمٍ. حَرَثَتْ بَاطِلاً لاِسْتِرْهَابِ الْمُبْطِلِيْنَ. يَبْتَهِجُ لِذِمَارِهَا الْمُؤْمِنُونَ، وَيَحْزَنُ لِذٰلِکَ الْمُجْرِمُوْنَ۔

وَآيَةُ حَرَکَتِنَا مِنْ هٰذِهِ اللَّوْثَةِ حَادِثَةٌ بِالْحَرَمِ الْمُعَظَّمِ مِنْ رِجْسِ مُنَافِقٍ مُذَمَّمٍ، مُسْتَحِلٍّ لِلدَّمِ الْمُحَرَّمِ. يَعْمَدُ بِکَيْدِهِ أَهْلَ الْاِيْمَانِ. وَلا يَبْلُغُ بِذٰلِکَ غَرَضَهُ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ. لِأَنَّنَا مِنْ وَرَاءِ حِفْظِهِمْ بِالدُّعَاءِ الَّذِیْ لا يُحْجَبُ عَنْ مَلِکِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ. فَلْتَطْمَئِنَّ بِذٰلِکَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا الْقُلُوْبُ ، وَلْيَثِقُوا بِالْکِفَايَةِ مِنْهُ، وَاِنْ رَاعَتْهُمْ بِهَا الْخُطُوْبُ. وَالْعَاقِبَةُ بِجَمِيْلِ صُنْعِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ تَکُونُ حَمِيْدَةً لَهُمْ مَا اجْتَنَبُوا الْمَنْهِيَّ عَنِ الذُّنُوبِ۔

وَنَحْنُ نَعْهَدُ اِلَيْکَ أَيُّهَا الْوَلِیُّ الْمُخْلِصُ. الْمُجَاهِدُ فِيْنَا الظَّالِمِيْنَ. أَيَّدَکَ اللّٰهُ بِنَصْرِهِ الَّذِیْ أَيَّدَ بِهِ السَّلَفَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا الصَّالِحِيْنَ. أَنَّهُ مَنِ اتَّقٰی رَبَّهُ مِنْ اِخْوَانِکَ فِی الدِّيْنِ ، وَأَخْرَجَ مِمَّا عَلَيْهِ اِلٰی مُسْتَحِقِّيْهِ کَانَ آمِناً مِنَ الْفِتْنَةِ الْمُبْطِلَةِ. وَمِحَنِهَا الْمُظْلِمَةِ ، وَمَنْ بَخِلَ مِنْهُمْ بِمَا أَعَارَهُ اللّٰهُ مِنْ نِعْمَتِهِ عَلٰی مَنْ أُمِرَ بِصِلَتِهِ. فَاِنَّهُ يَکُونُ خَاسِراً لِذٰلِکَ لِأَوْلادِهِ وَآخِرَتِهِ. وَلَوأَنَّ أَشْيَاعَنَا وَفَّقَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهِ عَلَی اجْتِمَاعٍ مِنَ الْقُلُوْبِ فِی الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ عَلَيْهِمْ لَمَا تَأَخَّرَ عَنْهُمُ الْيُمْنُ بِلِقَائِنَا، وَلتَعَجَّلَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ بِمَشَاهَدَتِنَا عَلٰی حَقِّ الْمَعْرِفَةِ ، وَصِدْقِهَا مِنْهُمْ بِنَا ، فَمَا يَحْبِسُنَا عَنْهُمْ اِلاَّ مَا يَتَّصِلُ بِنَا مِمَّا نَکْرَهُهُ. وَلا نُؤْثِرُهُ مِنْهُمْ ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ، وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِيْلُ ، وَصَلاتُهُ عَلٰی سَيِّدِنَا الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ ، مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَاهِرِيْنَ. وَسَلَّمَ''

امام منتظرؑ نے ۴۱۲ھ عید کے دن یعنی پہلی شوال کو خط تحریر فرمایا تھا اور اپنے دستخط سے خط کو مزین فرمایا اور اس میں اتنی تحریر کا اور اضافہ فرمایا تھا:

https://downloadshiabooks.com/

''هٰذَا كِتَابُنَا اِلَيْکَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ الْمُلْهَمُ لِلْحَقِّ ، الْعَلِيُّ بِاِمْلَائِنَا وَخَطِّ ثِقَتِنَا، فَاَخْفِهِ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ ، وَاطْوِهِ، وَاجْعَلْ لَهُ نُسْخَةً يَطَّلِعُ عَلَيْهَا مَنْ تَسْكُنُ اِلٰى أَمَانَتِهِ مِنْ أَوْلِيَائِنَا، شَمَلَهُمَ اللّٰهُ بِبَرَكَتِنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَالصَّلَاةُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ، وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ''۔ [1]

اس مکتوب میں درج ذیل امور قابل غور ہیں:

ا۔ امام منتظر علیہ السلام نے پرچم اسلام اور اس کے چراغ روشن جناب شیخ مفید کو'' ناصر حق''۔ '' کلمہ صدق کے ساتھ حق کی دعوت دینے والا'' جیسے الفاظ سے تکریم و تعظیم کی معراج عطا کردی ہے کیونکہ یہ دو صفتیں اور یہ دونوں ایسے بلند و بالا اور عالی مرتبت القاب ہیں جس کے سزاوار اللہ کے متقی و پرہیزگار اور صالح بندے ہوتے ہیں۔ اللہ رے شان شیخ مفید!

۲۔ امام منتظرؑ نے اس مکتوب میں جناب شیخ مفید اور تمام شیعیان اہل بیتؑ کو ان کے فریب کار دشمنوں کی طرف متوجہ کیا ہے کہ دشمن ان سب کے لئے کس کس قسم کے مکر و فریب سے کام لے رہا ہے دن کا اجالا ہو یا رات کی گھٹاٹوپ تاریکی وہ ہر وقت شیعوں کے خلاف فتنہ برپا کرنے اور ان کو صفحہ ہستی سے مٹانے سے باز نہیں آتے۔

۳۔ امام منتظرؑ نے اس مکتوب کے ذریعہ شیعوں کو آگاہ کردیا ہے امام کی دعاہمیشہ ان کے شامل حال ہوتی ہے وہ برابر ان کی تائید اور پائیداری، دشمنوں کے شر سے سلامتی اور ظالموں کے ظلم و ستم سے نجات کی دعا کرتے ہیں اور یہ طے ہے کہ امامؑ کی دعا بارگاہ احدیت

1۔ احتجاج طبرسی ج ۲، ۴۹۶، ۴۹۸۔

https://downloadshiabooks.com/

میں محجوب نہیں ہوتی ہے بلکہ مقبول ہوتی ہے۔

۴۔ امام منتظرؑ نے اس خط کے ذریعہ اپنے شیعوں اور چاہنے والوں کو، تقوائے الٰہی اختیار کرنے ، اللہ کی نافرمانیوں سے اجتناب کرنے اور ان کے اوپر عائد حقوق شرعیہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر وہ تقوائے الٰہی اختیار کریں ، اللہ کی صحیح معنوں میں اطاعت کریں تو امام علیہ السلام ان سے پوشیدہ نہ رہیں اور ان کے دیدار کی سعادت بہت جلد انھیں حاصل ہو جائے لیکن ان کے چاہنے والوں کے گناہ، ان کے اور امام منتظرؑ کے درمیان ارتباط و ملاقات سے حائل ہیں جن پر وہ اپنی جانیں قربان کرنا چاہتے ہیں۔

یہ تھے اس خط کے چند اہم امور جن کو امام نے بیان فرمایا ہے اور اسی کے ساتھ ہم امام منتظرؑ کے خطوط کے بارے میں بحث کا خاتمہ کرتے ہیں البتہ آئندہ بحثوں میں ان کی بعض جھلکیاں مزید ذکر کریں گے۔

https://downloadshiabooks.com/

فقہیات مہدیؑ کے چند نمونے

ہم اب تک امام منتظر علیہ السلام کی بعض قیمتی و نادر میراث کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اب بعض ان فقہی مسائل اور ان کے جوابات کا تذکرہ کریں گے جو شیعوں نے امامؑ کی بارگاہ میں ان کے پاکیزہ سفیروں کے بدست روانہ کئے اور امامؑ نے ان کے جوابات مرحمت فرمائے ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ محمد حمیری کے مسائل

جناب محمد فرزند عبد اللہ ابن جعفر حمیری نے حضرت امام مہدیؑ کو خط لکھ کر چند فقہی مسائل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کا جواب مندرجہ ذیل مکتوب گرامی کے ذریعہ دیا جس میں آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد لکھا:

''أطال الله بقائک ، وأدام الله عزک وتأییدک، وسعادتک وسلامتک، وأتم نعمته علیک ، وزاد فی احسانه الیک ، وجمیل مواهبه لدیک ، وفضله عندک ، وجعلنی من السوء فداک، وقدمنی قبلک، الناس یتنافسون فی الدرجات ، فمن قبلتموہ کان مقبولاً ، ومن دفعتموہ کان وضیعاً، والخامل من وضعتموہ، ونعوذ بالله من ذلک ، وببلدنا۔ أیدک الله ۔ جماعة من الوجوه یتساوون ، ویتنافسون فی المنزلة ، وورد أیدک الله کتابک الی جماعة منهم فی أمر أمرتهم به من معاونة (ص) ''[1]

1۔ امام زمان علیہ السلام نے اپنے منتخب شیعوں کے نام بہت سے خطوط بھیجے تھے لیکن ہمیں چند ایک کے علاوہ باقی نہیں مل سکے ہیں دیکھیے احتجاج طبرسی ج ۲، ۳۰۱ بحار الانوار ۵۳، ۱۵۱۔

https://downloadshiabooks.com/

اس خط سے پتہ چلتا ہے کہ لکھنے والا شخص مومنین اور مقرب بارگاہ افراد اور عظیم امامؑ کی عظمت و منزلت سے بخوبی واقف لوگوں میں سے ایک ہے وہ اس خط کے ہمراہ ذیل کے مسائل بھی ذکر کرتا ہے:

پہلا سوال: امام عالم علیہ السلام (امام موسیٰ کاظمؑ) سے ہمارے پاس روایت وارد ہوئی ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے کسی گروہ کو نماز پڑھائی اور نماز کے بعض حصہ پورے ہوئے تھے کہ امام جماعت کسی حادثہ کی وجہ سے نماز مکمل نہ کر سکا یعنی مر گیا تو ماموم کو کیا کرنا چاہئے؟ امام کاظمؑ کی طرف سے جواب ملا کہ ایسے امام کو ہٹا کر اس کی جگہ مامومین میں سے کوئی نماز پڑھائے گا اور جس نے میت کو مس کیا ہے اسے غسل مس میت کرنا ہوگا (اس سلسلہ میں ہم آپ سے وضاحت چاہتے ہیں)۔

جواب امام: جس نے میت کو ہٹایا ہے اس کے اوپر سوائے ہاتھ دھو لینے کے اور کچھ واجب نہیں ہے اور اگر نماز کے دوران ایسا کوئی حادثہ رونما نہ ہو جو نماز کو باطل کر دے تو وہ مامومین کے ساتھ نماز کو مکمل کرے گا۔

وضاحت: امام زمان علیہ السلام نے واضح کر دیا ہے کہ اگر کسی امام جماعت کے لئے اثناء نماز میں کوئی حادثہ (مثلاً موت) رونما ہو جائے تو جس نے میت کو اس کی جگہ سے ہٹایا ہے اور اس کے بدن کو مس کیا ہے اس کے اوپر صرف ہاتھ دھونا لازم ہے مگر یہ کہ بدن میت کو ٹچ کرے تو پھر ایسی صورت میں اگر میت ٹھنڈی نہ ہوئی ہو تو سوائے ہاتھ دھو لینے کے اس پر اور کوئی حکم نہیں ہے ہاں مرنے والے امام کے پیچھے جو لوگ نماز ادا کر رہے تھے انھیں چاہئے کہ کسی ایک (جامع الشرائط ماموم) کو آگے بڑھا دیں اور وہ ان کی امامت کرے لیکن اگر امام جماعت پر موت کے علاوہ کوئی حادثہ جیسے بے ہوشی طاری ہوئی ہو اور پھر وہ اثناء نماز

https://downloadshiabooks.com/

ہی میں سنبھل جائے اور ہوش میں آجائے تو اسے چاہئے کہ وہیں وضو کر کے نماز جاری رکھے اور ماموین اس کی اقتداء میں نماز مکمل کریں۔

دوسرا سوال: امام عالم (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی میت کو حرارت باقی رہتے ہوئے مس کر لے تو اسے صرف ہاتھ دھلنا ہے اور اگر میت ٹھنڈی ہو گئی تھی تو غسل کرنا ہے اور اثناء نماز میں مرنے والا امام بہر حال اس کا بدن گرم رہتا ہے تو اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے اسے وہاں سے ہٹایا ہے اور شاید لباس پکڑ کر ہٹایا ہے اور اس کے بدن کو مس نہیں کیا ہے تو پھر کیسے اس کے اوپر غسل واجب ہو گا؟

جواب امامؑ: ایسی صورت میں صرف اس کے لئے ہاتھ دھونے کا حکم ہے۔

تیسرا سوال : نماز جعفر طیارؑ میں اگر کوئی قیام یا رکوع یا سجدہ کی تسبیح میں سہو کرے اور اسی نماز کی کسی دوسری حالت میں یاد آئے تو کیا اس کے اوپر لازم ہے کہ جہاں یاد آیا ہے وہیں فوت شدہ تسبیحات کو دہرائے یا اپنی نماز کو آگے بڑھائے؟

سوال کی وضاحت: امام منتظرؑ کے جواب کا تذکرہ کرنے سے پہلے ہم نماز جعفر طیار بیان کرنا چاہیں گے یہ نماز ایک مستحب مؤکد نماز ہے اسے "نماز تسبیح" اور "نماز حبوہ" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور اس کے مستحب ہونے کے سلسلہ میں ڈھیر ساری روایات موجود اور مشہور ہیں جیسے شیعوں اور سنیوں دونوں نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے یہ چار رکعت نماز ہے دو سلام کے ساتھ اور جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھے پھر ۱۵ مرتبہ کہے: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اسی طرح رکوع میں دس مرتبہ کہے اور رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ، پھر سجدہ میں جائے اور یہی ذکر دس

https://downloadshiabooks.com/

مرتبہ کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس مرتبہ اسی تسبیحات کو پڑھے گا اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیحات اربعہ ہو جائیں گی اور چاروں رکعت میں کل ۳۰۰ مرتبہ تسبیحات اربعہ ہوں گی۔[1]

جواب امامؑ: اگر نماز جعفر طیار میں کسی ایک حالت میں سہو ہو جائے پھر اسے دوسری کسی حالت میں یاد آجائے تو اسے چاہئے کہ جہاں یاد آیا ہے وہیں اسے بجالائے اور اگر کسی ذکر میں سہو ہو جائے جیسے تسبیحات میں سہو ہو تو بھولی ہوئی تسبیحات یا ذکر کو یاد آنے کے بعد پڑھ ڈالے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

چوتھا سوال: جس عورت کا شوہر مر گیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس کے جنازہ میں تشییع کے لئے باہر نکلے یا جائز نہیں ہے؟

جواب امامؑ: اس کے جنازے کی تشییع کے لئے باہر نکل سکتی ہے۔

پانچواں سوال: عورت عدت وفات کی مدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کو جا سکتی ہے یا نہیں جا سکتی ہے؟

جواب امامؑ: اس کی قبر پر تو جا سکتی ہے لیکن وہاں رات گذار نہیں سکتی ہے بلکہ اس کو گھر میں رہنا ہو گا۔

قرشی: وہ عورت جو شوہر کے مرنے کی بنا پر عدت وفات میں ہو اس کو چاہئے کہ عورتیں عموماً اور عادتاً جو زینت کرتی ہیں انھیں ترک کر دے لیکن شوہر کی قبر کی زیارت

1۔ عروۃ الوثقیٰ ۲/ ۱۰۵، ۱۰۶۔

https://downloadshiabooks.com/

کرنے جانا منع نہیں ہے اور اسی طرح گھریلو دیگر ذمہ داریوں کے نبھانے اور ضروری کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ امام زمانؑ کے جواب سے آگے کے مسائل میں واضح ہو جائے گا۔

چھٹاں سوال: کیا عورت ضروری کام سے گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا عدت کی مدت بھر اسے صرف گھر ہی میں رہنا چاہیئے؟

جواب امامؑ: اگر حق کی ادائیگی کا مسئلہ ہے تو اس کے لئے نکل سکتی ہے اور ادائیگی کے بعد واپس ہو جائے اور اگر ضرورتیں ہیں اور کوئی دوسرا ان ضرورتوں کو پورا کرنے والا بھی نہیں ہے تو اسے باہر نکلنے کی اجازت ہے ہاں گھر سے باہر رات بسر نہیں کر سکتی ہے بلکہ اپنے گھر میں ہی رات بسر کرے گی۔

ساتواں سوال: نماز فریضہ اور غیر فریضہ کے اندر قرآن مجید کے ثواب کے بارے میں امام عالم (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے مروی ہے: "تعجب ہے اس شخص پر کہ جس نے اپنی نماز میں سورۂ انا انزلناہ نہ پڑھی ہو تو کیسے اس کی نماز قبول ہو گی"؟

دوسری روایت میں ہے: "جس شخص نے "سورۂ قل ھو اللہ احد" نہ پڑھا ہو تو اس کی نماز مقدس و پاکیزہ نہیں ہوتی"۔

ایک اور روایت وارد ہوئی ہے: "جس نے اپنی فریضہ نمازوں میں سورۂ ھمزہ کی تلاوت کی تو اسے بمقدار دنیا اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے" تو کیا جائز ہے کہ انسان سورۂ ھمزہ پڑھے اور جن سوروں کو ہم نے ذکر کیا ہے انھیں چھوڑ دے جب کہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ بغیر سورۂ قدر کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور بغیر سورۂ قل ھو اللہ کے نماز پاکیزہ نہیں ہوتی

https://downloadshiabooks.com/

؟امام زمانؑ نے ان تینوں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

جواب امامؑ: سوروں کا جو ثواب ذکر ہوا ہے وہی ہے اور اگر کوئی ان سوروں کو ترک کر کے سورۂ قل ھو اللہ احد اور سورۂ انا انزلناہ کی فضیلت کے پیش نظر ان دونوں سوروں کو پڑھے تو اسے وہ اجر و ثواب بھی ملے گا جو ترک کردہ سوروں کے لئے ذکر ہوا ہے اور ان سوروں کے بھی پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ البتہ سورۂ قل ھو اللہ احد اور سورۂ انا انزلناہ کے علاوہ سوروں کا پڑھنا بھی جائز ہے نماز صحیح ہوگی ہاں مگر فضل کو ترک کرنے والا کہلائے گا۔

آٹھواں سوال: ماہ مبارک رمضان کے وداع کی دعاء کب پڑھنی چاہیئے اس سلسلہ میں بعض کہتے ہیں کہ اس کی آخری رات میں اور بعض کا کہنا ہے کہ آخری دن میں جب کہ شوال کا چاند ثابت ہو جائے؟

جواب امامؑ: ماہ رمضان کے اعمال اس کی رات میں ہونا چاہیئے اور دعاء الوداع آخری رات میں پڑھی جائے گی لیکن اگر خوف ہو کہ مہینہ گھٹ جائے گا (۲۹ ہی کا چاند ہو جائے گا) تو پھر دو راتوں میں یہ عمل انجام دینا چاہیئے۔

نواں سوال: اللہ کا ارشاد ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ﴾ ”یہ مکرم رسول کا قول ہے“[1] کیا اس سے مراد جناب رسول خدا ہیں؟ ﴿ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ﴾ ”وہ قدرت و طاقت والا ہے اور صاحب عرش کی بارگاہ کا مکین ہے۔“[2] اس اطاعت سے کیا

1۔ سورہ تکویر ۸۱/۱۹۔

2۔ سورہ تکویر ۸۱/۲۰۔

https://downloadshiabooks.com/

مراد ہے؟ اور وہ جگہ کہاں ہے؟

جواب امامؑ: حضرت امام زمان علیہ السلام نے اس سوال کے جواب کے سلسلہ میں تفسیر کی کتابوں اور مصادر کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا اور آپ نے ان کا خود کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۔ حمیری کے دوسرے سوالات

محمد حمیری نے دوسرے سوالات کا رقعہ امام زمان علیہ السلام کی خدمت میں ارسال فرمایا اور ساتھ ہی ایک خط لکھا جس میں امام کی خدمت میں عرض کیا کہ: میرے مولیٰ، اللہ آپ کی عزت و عظمت قائم و دائم رکھے آپ کی عنایات اور نوازشیں میرے اوپر کم نہیں ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان میں اور اضافہ ہو جائے اور وہ اس طرح کہ آپ میرے سوالات کے جوابات اور اپنے حکم سے میرے اوپر کرم فرمائیں آپ کا بڑا احسان ہو گا سوالات یہ ہیں:

پہلا سوال: نماز گذار جب تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس پر واجب ہے کہ تکبیر کہہ کر کھڑا ہو؟ بے شک ہمارے بعض اصحاب (علماء وفقہاء) نے فرمایا ہے کہ: اس پر تکبیر واجب نہیں ہے بلکہ ''بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ'' کہہ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔

جواب امامؑ: اس سلسلہ میں دو حدیثیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کبھی نماز گذار ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس پر تکبیر کہنا لازم ہے اور دوسری حدیث یہ ہے کہ جب نماز گذار دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو تکبیر کہے پھر بیٹھے اس کے

https://downloadshiabooks.com/

بعد قیام کرے تو اس کے اوپر بیٹھنے کے بعد قیام کرنے کی صورت میں تکبیر کہنا لازم نہیں ہے اور یہی صورت حال پہلے تشہد میں بھی ہے لہذا تمھیں اختیار ہے جس حدیث پر چاہو سر تسلیم خم کرتے ہوئے عمل کرو نماز صحیح ہو گی اور تمھارا یہ عمل قابل قبول ہو گا۔

قرشی: پہلے تشہد وغیرہ کے بعد کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا واجب نہیں ہے نماز گذار کو اختیار ہے کہ وہ تکبیر کہے یا ترک کر دے۔

دوسرا سوال: خماھن (حدید چینی) نگینہ کی انگوٹھی اگر انگلی میں ہو تو کیا اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

جواب امامؑ: اس میں نماز مکروہ ہے البتہ اس میں بھی اطلاق و اختیار ہے مگر فقہاء نے مکروہ قرار دیا ہے۔

قرشی: لغت کی کتابوں میں تلاش بسیار کے باوجود ''**خماھن**'' نگینہ کا ہمیں کوئی سراغ نہیں ملا کہ جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

تیسرا سوال: ایک شخص نے منیٰ میں غیر موجود شخص کے لئے قربانی کا جانور خریدا اور اس کی طرف سے منیٰ میں قربانی کرنا چاہا لیکن قربانی کے وقت اس کا نام یاد نہیں آیا اور اس کی طرف سے قربانی کر دی اس کے بعد یاد آیا تو کیا یہ قربانی اس مرد غائب کی طرف سے مجزی اور کافی ہے؟

جواب امامؑ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ قربانی اس غائب شخص کی طرف سے مجزی ہو گی۔

https://downloadshiabooks.com/

قرشی: امامیہ فقہاء نے اس روایت اور اس جیسی دیگر روایات جو ائمہ طاہرین علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں ان کی روشنی میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کوئی صاحب مال کی طرف سے قربانی کرے اور قربانی کے وقت اس کا نام یاد نہ رہ جائے تو اس کی نیت سے قربانی مجزی اور کافی ہو گی۔

چوتھا سوال: ہمارے یہاں مجوسی بُنکر ہیں جو مردار کھاتے ہیں غسل جنابت نہیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے لباس بنتے ہیں تو کیا دھلنے سے پہلے اس لباس میں نماز جائز ہے؟

جواب امامؑ: ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرشی: مجوسیوں کے بُنے کپڑوں میں نماز اس لئے جائز ہے کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ مجوسیوں نے گیلے ہاتھ سے ان کپڑوں کو مس کیا ہے اور جب شک ہو تو قانون اصالۃ الطہارۃ جاری ہو گا (یعنی اصل یہ ہے کہ لباس پاک ہے)۔

پانچواں سوال: جب شب کی تاریکی میں نماز گذار نماز شب پڑھ رہا ہو اور سجدہ کرتے وقت اس کی پیشانی غلطی سے لباس یا چمڑے پر پڑ جائے اور اسی وقت سجدہ گاہ مل جائے تو یہ سجدہ کفایت کرے گا یا نہیں؟

جواب امامؑ: اگر پورے طور سے اٹھکر بیٹھ نہیں گیا ہے تو سر اٹھا کر سجدہ گاہ کے تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرشی: سجدے میں یہ شرط ہے کہ پیشانی خاک پر ہو یا خاک سے اگنے والی ان چیزوں پر ہو جو کھانے پینے کی چیزیں نہ شمار ہوتی ہوں لہذا اگر کوئی کسی ایسی چیز پر سجدہ کرے

https://downloadshiabooks.com/

جس پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ پیشانی اٹھا کر ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اگر وہ سر اٹھانے کے بعد متوجہ ہوا ہو تو اس پر دوبارہ سجدہ کرنا واجب ہے اور احوط یہ ہے کہ اس نماز کو مکمل کرنے کے بعد دوبارہ نماز پڑھے۔[1]

چھٹاں سوال: محرم نے پردۂ محمل کو ہٹا دیا ہے کیا اس کے لئے لازم ہے کہ محمل کی لکڑی لوہے اور رسیوں کو بھی دور کرے۔[2]

جواب امامؑ: ان سب کو نہ ہٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرشی: محرم شخص کے اوپر واجب ہے کہ احرام میں جن چیزوں سے منع کیا گیا انھیں چھوڑ دے انھیں میں سے ایک سایہ میں نہ ہونا ہے لہذا اگر ایسی گاڑی میں بیٹھے جس میں سایہ ہو یا ایسی عماری میں سوار ہو جس میں سایہ ہو تو اس کے اوپر واجب ہے کہ ایک بکری کفارہ کے طور پر ذبح کرے لیکن اگر عماری کی چادر یا گاڑی کا سائبان ہٹا دیا جائے تو یہی کافی ہے جیسا کہ امام زمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ساتواں سوال: اگر محرم بارش سے بچنے کے لئے یا عماری کا سامان گیلا نہ ہو اسے بچانے کے لئے کسی چادر وغیرہ سے سایہ کرلے تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

جواب امامؑ: اگر راستہ چلتے ہوئے محمل میں رہ کر ایسا کرے گا تو اسے کفارہ (ایک بکری کا ذبیحہ) دینا ہوگا۔

1۔ تعلیقہ عروۃ الوثقیٰ آیۃ اللہ خوئی فرع سجدہ۔

2۔ مجمع البحرین ج۴ر ص ۶۶ کی طرف مراجعہ کریں۔

https://downloadshiabooks.com/

قرشی: سایہ میں نہ ہونا محرم کے واجبات میں سے ہے اور چونکہ وہ بارش سے بچنے کے لئے اپنے اوپر سایہ کر چکا ہے لہذا ایک بکری کفارہ کے طور پر اسے ذبح کرنا پڑے گی۔

نواں سوال: جو کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کر رہا ہے کیا ضروری ہے کہ احرام کے وقت اس کا نام لے یا ضروری نہیں ہے؟ اور کیا واجب ہے کہ وہ جس کی طرف سے حج کر رہا ہے اس کی طرف سے اور اپنی طرف سے بھی قربانی کرے یا ایک ہی قربانی کافی ہے؟

جواب امامؑ: ایک ہی قربانی کافی ہے اور اگر وہ یہ بیان نہ کرے کہ وہ کس کی طرف سے حج کر رہا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

قرشی: امام منتظرؑ نے ضمناً واضح کر دیا ہے کہ منوب عنہ کا تذکرہ احرام باندھتے وقت ضروری نہیں ہے کیونکہ نیابتی حج میں انسان ذہنی طور پر متوجہ رہتا ہے کہ دوسرے کی طرف سے حج کر رہا ہے اور یہی تصور ذہنی عمل کی صحت کے لئے کافی ہے اسی طرح ایک قربانی ہی کافی ہے کیونکہ یہ قربانی منوب عنہ کی طرف سے ہے نہ کہ نائب کی طرف سے۔

دسواں سوال: کیا مرد خز یعنی اون اور ریشم سے بنی چادر میں احرام باندھ سکتا ہے؟ یا اس کے لئے جائز نہیں ہے؟

جواب امامؑ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور بے شک نیک اور صالح لوگوں نے ایسا کیا ہے۔

قرشی: خز یعنی اون ریشم سے بنی ہوئی چادر میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں

https://downloadshiabooks.com/

ہے ہاں غیر ماکول اللحم جانوروں کے اون یا بال یا روئیں وغیرہ سے بنے کپڑوں میں یا نماز میں جتنی نجاست معاف ہے اس سے زیادہ نجاست والے کپڑوں میں اسی طرح سلے ہوئے کپڑوں میں احرام نہیں باندھا جا سکتا جیسا کہ فقہاء نے ذکر کیا ہے۔ (1)

گیارہواں سوال: مرد کے لئے ایسے جوتے میں جو ٹخنوں کو نہیں چھپاتا نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب امامؑ: جائز ہے۔

بارھواں سوال: نماز گذار کی آستین یا شلوار کی جیب میں چاقو یا لوہے کی کنجی ہو تو کیا اس صورت میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب امامؑ: جائز ہے۔

تیرہواں سوال: کسی مومن کے ساتھ سنی حج کے لئے نکلے ہوں اور وہ لوگ مسلخ پہنچ کر وہاں احرام نہیں باندھتے تو کیا مومن کے لئے صحیح ہے کہ وہ اپنے احرام کو ذات عرق تک نہ باندھے اور وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ احرام باندھے کیونکہ اسے ان سنیوں سے خوف ہے یا اسے مسلخ سے ہی احرام باندھنا ہوگا؟

جواب امامؑ: اپنے میقات سے ہی احرام باندھ کر دل ہی دل میں تلبیہ کہے گا اور جب ان کے احرام کی جگہ پہنچے تو بلند آواز سے تلبیہ یعنی **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ** کہے۔

1۔ لمعۃ دمشقیہ کتاب حج ص ۲۳۱/۔

https://downloadshiabooks.com/

قرشی: میقات پر پہنچ کر حج یا عمرہ کرنے والے پر احرام باندھنا ضروری ہے لہذا اگر کوئی اپنے ہمراہوں کے باعث احرام باندھنے سے خوف محسوس کرتا ہے کیونکہ ان کی نظر میں اس میقات سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ وہیں احرام باندھ لے لیکن ان سے اپنے احرام باندھنے کو مخفی رکھے۔ (1)

چودھواں سوال: دباغی کیا ہوا نعلین (چپل وغیرہ) پہننا کیسا ہے کیونکہ ہمارے بعض شیعہ فقہاء کا کہنا ہے کہ اس کا پہننا مکروہ ہے۔

جواب امامؑ: جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرشی: دباغت کیا ہوا چمڑا جس سے نعلین وغیرہ بنائی جاتی ہے اس کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پندرھواں سوال: ایک شخص او قاف کا وکیل ہے مگر وہ اپنے اختیار میں موجود وقف کی چیزوں اور مال کو اپنے لئے حلال اور جائز کئے ہوئے ہے اور کسی قسم کا کوئی لحاظ نہیں کرتا اگر میں اس کے قریہ میں کبھی جاؤں اور وہ وہاں موجود ہو یا میں اس کے گھر قیام کروں اور وہ مجھے کھانے پر بلائے اگر میں نہ کھاؤں تو وہ دشمنی پر اتر آئے گا اور کہنے لگے گا کہ فلاں تو میرے کھانے کو کھانا حلال نہیں سمجھتا تو کیا میرے لئے اس کی غذا کا استعمال جائز ہے اور اس کے بدلہ میں صدقہ دیدوں؟ صدقہ کی مقدار کتنی ہوگی؟ اور اگر ایسا شخص کسی دوسرے کو کوئی ھدیہ دے اور اس وقت میں بھی پہنچ جاؤں اور وہ اس میں سے مجھے بھی لینے کی دعوت دے تو میرے لئے کیا حکم ہے اگر میں اس میں سے کچھ لے لوں جب کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ

1۔ لمعۃ دمشقیہ حج ص ۲۳۱۔

https://downloadshiabooks.com/

اوقاف کا مال استعمال کرتا ہے؟

جواب امامؑ: اگر ایسے شخص کے پاس دوسرے اموال بھی ہوں یا اوقاف کے علاوہ کوئی دوسرا کاروبار بھی ہو تو اس کی غذا کھا سکتے ہو اور اس کا ھدیہ قبول کر سکتے ہو ورنہ نہیں۔

قرشی: اگر مکلف کو تفصیل سے معلوم ہے کہ جس نے اسے دعوت پر بلایا ہے اس کا سارا مال غصبی ہے تو اس کے لئے اس کی غذا کھانا جائز نہیں ہے لیکن اگر اسے پتہ ہو کہ اس کے پاس مال حلال بھی ہے اور غصبی مال بھی اور جو غذا یا ھدیہ اس نے پیش کیا وہ مشکوک ہے وہ نہیں جانتا کہ وہ غصبی مال میں سے ہے یا حلال اور جائز مال میں سے تو ایسی صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش پائی جاتی ہے۔

سولہواں سوال: ایک شخص مذھب حق کا ماننے والا ہے متعہ کو حلال سمجھتا ہے اور رجعت کا بھی قائل اور اس کی زوجہ اس کے تمام امور میں اس کے موافق ہے مگر اس نے اس عورت سے عہد کر رکھا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کرے گا نہ ہی متعہ کرے گا اور نہ ہی اس کا کسی سے اظہار کرے گا انیس سال اس طرح گذر گئے ہیں اور وہ اپنے عہد و پیمان کا پابند ہے کبھی طولانی سفر پر ہوتا ہے لیکن متعہ نہیں کرتا اور متعہ کو حرام بھی نہیں سمجھتا بلکہ وہ اس کے ذریعہ اطاعت خدا کرنا چاہتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ اپنے بھائی، بیٹے، غلام، وکیل اور حاشیہ نشینوں کی نگاہوں میں گر جائے گا اور جو مقام اسے اپنے خانوادہ میں حاصل ہے وہ اسے دل و جان سے عزیز رکھتا ہے کیونکہ وہ اپنے تمام اہل و عیال سے انتہائی محبت کرتا ہے اور وہ ان کی اور اپنی حفاظت چاہتا ہے تو کیا اس کے اوپر ترک متعہ میں کوئی گناہ ہے؟

https://downloadshiabooks.com/

جواب امامؑ: اس کے لئے مستحب ہے کہ متعہ چاہے ایک ہی مرتبہ کرے مگر اسے متعہ کرکے اللہ کی اطاعت کرنا چاہیئے تا کہ اس کے ذمہ غیر شرعی قسم باقی نہ رہے۔ [1]

قرشی: نذر و قسم حلف اور عہد و پیمان وغیرہ رائج اور جائز چیزوں پر ہی منعقد ہوتے ہیں لیکن جو چیز شرعی اعتبار سے مرجوح و ممنوع ہو اس میں نذر و قسم وغیرہ منعقد ہی نہیں ہوتی۔ ترک متعہ حلف و قسم کے ذریعہ مرجوح نہیں ہوتا بے شک قرآن مجید نے اس کی حلیت کا حکم دیا ہے اور اس کی حرمت کا قول، قرآن کی صریحی نص کے خلاف اجتھاد ہے لہذا اس کی کوئی سنوائی نہیں کی جائے گی شیعہ کتب تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کے تمام جزئیات سے بھری پڑی ہیں۔

۳۔ حمیری کے چند اور سوالات

ابن عبد اللہ محمد حمیری نے سوالات کا ایک اور مجموعہ حضرت امام مہدیؑ کی خدمت میں ارسال کیا اور ان سے جواب کے خواہاں ہوئے اور امام علیہ السلام نے ان کو ان کے سوالوں کے جوابات مرحمت فرمائے:

پہلا سوال: کیا محرم کے لئے پشت کی طرف سے لنگی لمبائی میں اس طرح باندھنا جائز ہے کہ وہ پہلے لنگی کے دونوں سروں کو اپنی کمر کے دونوں سروں تک لائے اور ان کو اپنے پہلو پر جمع کرکے باندھ دے اور اس کے بعد لنگی کے نیچے دونوں سروں کو اپنے پہلو تک لائے اور انھیں اپنے دونوں کولھوں پر باندھ لے اس طرح یہ لنگی بالکل شلوار کے مانند ہو جائے گی جو اس کی شرمگاہ کو چھپالیں گی بے شک پہلے جب ہم لنگی باندھ کر اونٹ پر سوار

1۔ احتجاج طبرسی ج ۲، ۴۸۳، ۴۸۵۔

https://downloadshiabooks.com/

ہوتے تھے تو شرمگاہ چھپ نہیں پاتی تھی اور اس طرح باندھنے سے شرمگاہ چھپ جاتی ہے۔

جواب امامؑ: انسان کو اختیار ہے جیسے چاہے لنگی باندھے اگر لنگی باندھنے میں قینچی یا سوئی نہیں لگانے کی ضرورت پڑے گی تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر ازار، حد ازار سے باہر نکل کر شلوار کے حکم میں نہ آجائے اور نہ ہی ایک سرے کو دوسرے سرے میں اس طرح داخل کرے کہ اسے گرہ دینا یا باندھنا کہا جائے اور نہ ہی گرہ لگائے اور نہ ہی بعض کو بعض میں باندھے اور اگر ایسی لنگی ہو جو زیر ناف سے لیکر دونوں گھٹنوں تک چھپا دے تو اس کا استعمال جائز ہے اور بیشک وہ طریقہ جس پر اجماع ہے اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا ہے وہ یہ ہے کہ محرم کی لنگی ایسی ہونا چاہیے جو ناف سے لیکر دونوں گھٹنوں تک چھپائے گرچہ بہتر اور میرے نزدیک پسندیدہ یہی ہے کہ لوگوں میں جو طریقہ باندھنے کا رائج اور معروف ہے ہر ایک اس کو اپنائے۔

قرشی: احرام کے دو کپڑوں میں یہ شرط ہے کہ سلا ہوا نہ ہو اور نہ ہی ایسا باندھا گیا ہو جو پورے بدن کا احاطہ کرلے البتہ جس شکل و صورت سے سوال میں پوچھا گیا ہے امامؑ نے اس کے جواز کا حکم صادر فرمایا ہے۔

دوسرا سوال: کیا محرِم کے لئے باندھنے کے بجائے بٹن لگانا جائز ہے؟

جواب امامؑ: لنگی کو سوائے اس کے حصہ سے کسی دوسری چیز سے باندھنا جائز نہیں ہے نہ ہی بٹن سے اور نہ ہی اس کے علاوہ سے۔

تیسرا سوال: کیا نماز گذار پر لازم ہے کہ ﴿وَجَّهْتُ وجهی للذی فطر السمٰوات و الارض﴾ کے ساتھ علیٰ ملة ابراهیم و دین محمدؐ بھی کہے اس لئے

کہ ہمارے بعض اصحاب (علماء وفقہاء) نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی '' علی دین محمد '' کا اضافہ کرے تو اس نے بدعت کیا ہے کیونکہ میری نگاہ میں قاسم کی کتاب کے علاوہ ہمارے اصحاب کی کتب نماز میں ایسا کچھ ذکر نہیں ہوا ہے سوائے ایک حدیث کے کہ جسے قاسم نے اپنے دادا سے اور انھوں نے حسین بن راشد سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حسن ابن راشد سے پوچھا نماز میں کس طرح '' توجہ '' کرتے ہو تو انھوں نے کہا: لبیک و سعدیک کہتا ہوں حضرت امام صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا میں آپ سے اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہا ہوں میں پوچھ رہا ہوں کہ تم ﴿وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات و الارض حنیفاً مسلماً﴾ اس طرح کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا جی میں اسی آیت کی تلاوت کرتا ہوں۔

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: ''جب اس آیت کی تلاوت کر لیا کرو تو کہو ''علیٰ ملة ابراہیم و دین محمد و منہاج علی ابن ابی طالب و الائتمام بآل محمد حنیفاً مسلماً و ما انا من المشرکین''یعنی ملت ابراہیمؑ، دین محمدؐ، روش علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آل محمدؐ کی پیروی خلوص اور سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہ میں مسلمان ہوں مشرکین میں سے نہیں ہوں''۔

جواب امامؑ: نماز سے پہلے نماز کی طرف توجہ اور التفات کسی بھی طرح سے واجب نہیں ہے بلکہ غیر اختلافی اجماع کے مانند سنت مؤکدہ ہے کہ اس طرح کہے: ﴿وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً مُسْلِماً عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ، وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ ، وَھَدْیِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ ، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، لا شَرِیْکَ لَهُ، وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

https://downloadshiabooks.com/

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، ثُمَّ اقْرَأ الْحَمْدَ)۔

قرشی: یہ دعائیں اور اذکار مستحب و سنت ہیں اور یہ نماز کے واجبات میں سے نہیں ہیں اور امام زمانؑ نے اس کی کیفیت خود ہی مقرر فرمادی ہے (لہذا ان کی پیروی کرنا زیادہ مناسب ہے)۔

چوتھا سوال: فریضہ نماز میں دعائے قنوت سے فراغت کے بعد کیا یہ جائز ہے کہ نمازی اپنا ہاتھ اپنے چہرے اور سینے پر لا کر رکھے کیونکہ ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ” اللہ عزوجل اس سے کہیں زیادہ عظیم و جلیل ہے کہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس کردے اور اسے اپنی رحمت سے پُر نہ کرے نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ اس کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے “ یا ایسا کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ نماز میں (اضافی) عمل ہے ؟

جواب امامؑ: فریضہ نمازوں میں قنوت کے بعد ہاتھوں کو سر و سینہ پر لا کر رکھنا جائز نہیں ہے جو عمل اسے انجام دینا ہے وہ یہ ہے کہ فریضہ نماز میں قنوت کی دعا سے فراغت کے بعد ہاتھ کی دونوں ہتھیلی سینہ سے گذر کر گھٹنوں تک پہنچ جائے (ہاتھ بالکل چھوڑ دے کہ گھٹنوں کے سامنے آجائے) پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے ۔ مذکورہ روایت صحیح ہے لیکن اس پر عمل نافلہ نمازوں میں کرنا ہے فریضہ نماز میں نہیں اور اس حدیث پر عمل مستحب نمازوں میں افضل و برتر ہے۔

قرشی: فریضہ نماز ہو یا نافلہ قنوت تمام نمازوں میں مستحب ہے امامؑ نے فریضہ اور

https://downloadshiabooks.com/

نافلہ دونوں نمازوں میں اس کی کیفیت اور طریقہ کو بیان کر دیا ہے۔

پانچواں سوال: واجب نمازوں کے مکمل ہونے کے بعد سجدۂ شکر کرنا کیسا ہے اس لئے کہ ہمارے بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ ایسا کرنا بدعت ہے تو کیا انسان فریضہ نماز کے بعد سجدۂ شکر کر سکتا ہے اور اگر جائز ہے تو نماز مغرب میں سجدۂ شکر نماز کے بعد ہے یا چار رکعت نافلہ مغرب پڑھ لینے کے بعد کرنا چاہیئے؟

جواب امامؑ: سجدۂ شکر نہایت لازم و ثابت سنتوں میں سے ہے اور اس سجدہ کو کوئی بدعت نہیں کہتا ہے مگر وہی شخص جو دین خدا میں بدعت ایجاد کرنا چاہتا ہے۔

قرشی: سجدۂ شکر خدا کے لئے ہے اور مستحب مؤکد اعمال میں سے ہے اور جو اسے بدعت کہے دین خدا کی معرفت و بصیرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور امام زمانہؑ نے سجدۂ شکر کے بدعت ہونے کی نفی کرنے کے بعد یہ واضح کر دیا ہے کہ "نماز مغرب کے بعد سجدۂ شکر کے سلسلہ میں وارد روایت صحیح ہیں اختلاف اس میں ہے کہ اسے مغرب کی تین رکعت کے بعد یا اس کی چار رکعت نافلہ کے بعد کیا جائے تو یاد رکھو کہ فریضہ نمازوں کے بعد دعا و تسبیح کی فضیلت نافلہ نمازوں کے بعد دعا پر ایسی ہی ہے جیسے واجب نمازوں کو نافلہ نمازوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے اور سجدہ دعا و تسبیح ہی کا نام ہے لہذا بہتر ہے کہ اسے واجب نمازوں کے بعد ہی انجام دیا جائے لیکن اگر نوافل اور سنتی نمازوں کے بعد بھی سجدۂ شکر کرو تو بھی جائز ہے"۔

سجدۂ شکر دعا بھی ہے اور تسبیح پروردگار بھی بہتر تو یہی ہے کہ سجدۂ شکر فریضہ نماز کے فوراً بعد انجام دیا جائے ہاں یہ بھی جائز ہے کہ فریضہ کی نوافل نمازوں کے بعد سجدۂ شکر

https://downloadshiabooks.com/

کیا جائے۔

چھٹاں سوال: ہمارے ایک برادر ایمانی جسے میں اچھی طرح پہچانتا ہوں اس کی ایک نئی زرخیز زمین کے پہلو میں اجاڑ اور بنجر زمین ہے کہا جاتا ہے کہ اس میں حاکم کا حصہ ہے حاکم کے کارندوں نے اسے کرایہ پر دے رکھا ہے جب بھی وہ لوگ اس کے اطراف میں کھیتی کرتے ہیں تو انھیں پریشان کرتے ہیں اور اس کی پوری زمین کے غلے میں سے اپنا حصہ لیتے ہیں حالانکہ اس بنجر زمین کی کوئی قیمت نہیں ہے اور وہ لوگ مسلسل ہمارے برادر مومن کو اذیت پہنچاتے ہیں اسے غلات میں بھی نقصان کرتے ہیں اس بنجر زمین کو خرید لینا جائز ہے حالانکہ وہ بیس سال سے بیکار پڑی ہے البتہ مرد مومن اس کے خریدنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے کیونکہ کہا یہ جاتا ہے کہ جاگیر کا یہ حصہ پہلے وقف تھا جسے سلطان نے زبردستی قبضہ میں کرلیا تھا سوال یہ ہے کہ کیا اس زمین کو مرد مومن خرید لے تاکہ اس کی اصلاح کرکے اسے قابل کشت بنا سکے اور اپنی کھیتی سے پانی پہنچا کر اسے سینچے اور بوئے کاٹے تاکہ حاکم کے کارندوں اور اس کے نوکروں کی لالچ سے بھی محفوظ ہو جائے اور اگر ایسا کرنا جائز نہیں ہے تو جو آپ حکم فرمائیں گے اس کے مطابق وہ مرد مومن انشاء اللہ عمل کرے گا۔

جواب امامؑ: اس زرخیز زمین کو اس کے اصلی مالک سے ہی خریدا جا سکتا ہے یا اس کے حکم سے یا اس کی رضامندی حاصل کرکے خرید سکتا ہے ورنہ نہیں۔

قرشی: وہ زمین جو بیکار پڑی ہے اور اس مرد مومن کی زرخیز زمین سے متصل ہے اس کا اصلی مالک سلطان ہی ہے یہ معلوم نہیں ہے تو پھر اس کا سلطان سے خریدنا جائز نہیں ہے اسے چاہئے کہ جستجو و تلاش کرے اصلی مالک کا پتہ لگائے اور اسی سے خریدے جیسا کہ امام زمانہؑ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

ساتواں سوال: ایک شخص نے بے حجاب عورت اپنے لئے حلال کی پھر ہمبستری کے وقت اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ وہ اس سے حاملہ نہ ہو لیکن کچھ دنوں بعد ولادت ہوتی ہے اور وہ شخص مجبور ہو گیا کہ اسے قبول کرے اور وہ مشکوک بھی ہے کہ اس کا لڑکا ہے یا نہیں پھر بھی اسے قبول کر لیا اور اس کو اور اس کی ماں کو نان و نفقہ دیتا رہا یہاں تک کہ اس کی ماں کا انتقال ہو گیا اس کے بعد بھی وہ لڑکے کو نفقہ دے رہا ہے لیکن شک کی وجہ سے اسے اپنے یہاں نہیں رکھتا آپ کیا فرماتے ہیں کہ وہ اسے دل سے اپنا لے اور اپنے سارے بیٹوں کی طرح بیٹا بنا لے اور گھر میں لے آئے یا حقوق کے بجائے اسے کچھ مال دیکر اپنے سے الگ کر دے؟

جواب امامؑ: کسی عورت کی حلیت کے چند طریقے ہیں اور اس میں جواب کی کیفیت بھی الگ ہو گی لہذا پہلے کس طرح اس عورت کو حلال کیا گیا یہ واضح کرو تو جواب سے آگاہی حاصل کر سکو گے اور پھر بچہ کے بارے میں حکم کیا ہے یہ بھی پتہ چل جائے گا۔

قرشی: سائل نے عورت کو حلال کرنے کی صورت واضح طور سے ذکر نہیں کی تھی اس لئے امام نے پہلے سائل سے مقصود صورت کے معین کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ جواب اسی حساب سے دیں۔

آٹھواں سوال: سائل امام زمانہؑ سے التماس دعا کرتا ہے جس کا امامؑ ان الفاظ میں جواب دیتے ہیں۔

جواب امامؑ: اللہ عزوجل اس (سائل) پر اپنی رحمت نازل کرے ہماری یہ دعا اس کے حق کے باعث ہے اور ہم اس کا اتنا خیال اس کے مرحوم باپ کی وجہ سے کرتے ہیں اور وہ

https://downloadshiabooks.com/

خود ہم سے بڑی قربت رکھتا ہے اس کی بہترین نیت سے ہم راضی و خوشنود ہیں ہم اس کے طرز تخاطب سے ہی اس سے آشنا ہو گئے ہیں اور اس کی من جانب اللہ تائید کرتے ہیں کہ اللہ اس سے خوش ہے اور رسول اللہ اور اولیاء الٰہی راضی ہیں رحمت کا آغاز ہمارے ذریعہ ہو چکا ہے وہ ہر کار خیر جس کا وہ دنیا و آخرت میں آرزومند ہے ہم اللہ سے اس کی حاجت روائی کی دعا کرتے ہیں خدا سے دعا ہے کہ اس کے تمام دینی و دنیوی امور کی اصلاح کر دے بیشک وہی قدرت مند سرپرست ہے"۔ (1)

قرشی: اس دعا سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام زمانہؑ کس قدر سائل کی تکریم و تائید فرماتے تھے اور یقیناً وہ سائل صاحبان تقویٰ و صلاح و فلاح والوں میں سے ہے۔

۴۔ حمیری کے دیگر مسائل

محمد حمیری کے کچھ اور بھی سوالات آگے مع جوابات امام ذکر کر رہا ہوں ان سوالات کے ہمراہ محمد حمیری نے ایک مختصر خط بھی روانہ کیا تھا جس کا مضمون یہ ہے:

" خداوند متعال آپ کی عمر دراز فرمائے اور آپ کی عزت و کرامت، سعادت و سلامتی کو قائم و دائم رکھے اور اپنی نعمتیں آپ پر تمام کرے اور آپ پر مزید احسان کرے، اپنے بہترین عطایا سے آپ کو نوازے اور اس کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے اور اپنی تقسیم کا عمدہ حصہ آپ کو عطا کرے اور مولیٰ میری جان آپ کے قریب کسی قسم کی برائی آنے سے پہلے قربان ہو جائے اور میں آپ سے پہلے نثار ہو جاؤں"۔

1۔ احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۳۰۶ تا ۳۰۹۔

https://downloadshiabooks.com/

سوالات کا مضمون اور جواب کی عبارت کچھ اس طرح ہے:

پہلا سوال: ہمارے یہاں کے بزرگ مرد و زن تیس سال سے ماہ رجب میں روزہ رکھتے ہیں اور ماہ شعبان و رمضان میں نمازیں پڑھتے ہیں ان سے بعض علماء نے کہہ دیا ہے کہ ماہ رجب کا روزہ معصیت و نافرمانی ہے؟

جواب امامؑ: ماہ رجب میں چند روزے یا ۱۵ تاریخ تک روزہ رکھے مگر یہ کہ ہر ماہ کے تین دن روزہ کی قضا مقصود ہو تو حدیث کی روشنی میں بے شک بہترین مہینہ روزوں کی قضا کے لئے ماہ رجب ہے۔

قرشی: جناب حر عاملی نے اس روایت کو مستحب مؤکد ہونے کی نفی پر حمل کیا ہے۔(1)

دوسرا سوال: ایک شخص محمل میں سوار ہے برف باری اس قدر ہوئی ہے کہ اگر محمل سے اترے تو برف میں پھنس جانے کا یا برف سے ڈھنک جانے کا خطرہ ہے کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے کہ جس سے برف کو پیٹ کر مضبوط کرلے اور اس پر کچھ بچھا سکے تو کیا ایسی صورت میں محمل کے اندر ہی فریضہ نماز ادا کرسکتا ہے اور ہم نے کئی بار ایسا کر ڈالا ہے تو کیا ہماری یہ نمازیں صحیح ہیں یا ہمیں ان کو دوبارہ پڑھنا پڑے گا؟

جواب امامؑ: ضرورت اور سخت حالات میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرشی: عسر و حرج کو دور کرنے والی دلیلیں سطح زمین پر نماز کی ادائیگی کو لازم قرار

1۔ وسائل الشیعہ ج ۷ ص ۳۵۶۔

https://downloadshiabooks.com/

دینے والی ادلۂ اولیہ پر حاکم ہیں یعنی ضرورت اور سخت حالات میں حکم اولی مرتفع ہو جاتا ہے۔

تیسرا سوال: ایک شخص حالت رکوع میں امام جماعت کو درک کرلیتا ہے اور اس کے ساتھ رکوع کرتا ہے اور اسے اپنی پہلی رکعت شمار کرتا ہے ہمارے بعض علماء اور فقہاء کا کہنا ہے کہ اگر اس نے رکوع والی تکبیر کو نہیں سنا ہے تو اسے وہ کو اپنی پہلی رکعت شمار نہیں کرے گا؟

جواب امامؑ: اگر ماموم نے امام کو رکوع میں پالیا اور ایک ذکر تسبیح اس کے ساتھ پڑھ لی تو اس کی یہ ایک رکعت شمار ہو گی چاہے رکوع کی تکبیر کو درک نہ کیا ہو۔

قرشی: ماموم اگر امام کو رکوع کی حالت میں اس کے سر اٹھانے سے پہلے درک کرلے تو اس کی ایک رکعت شمار ہو گی اور اسے جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

چوتھا سوال: جنت میں جنت والوں کے یہاں اولاد ہو گی یا نہیں؟

جواب امامؑ: جنت کی عورتوں کو نہ حمل ہو گا اور نہ ولادت ہو گی اور نہ حیض نہ ہی نفاس اور نہ ہی جننے کی مشقت و دشواری ہو گی بلکہ اہل جنت جس چیز کی خواہش کریں گے اور جن چیزوں سے ان کی روح کو خوشی اور آنکھوں کو قرار ملے گا وہ سب موجود پائیں گے جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے اور مومن اگر جنت میں بچے کی تمنا کرے گا تو خدا اس کے لئے بغیر زحمت حمل کے لڑکا خلق کر دے گا اور اس طرز پر ولادت نہ ہو گی جس طرز کی عام طور پر ہوتی ہے بلکہ حضرت آدمؑ کی طرح اللہ بچے خلق کرے گا۔

https://downloadshiabooks.com/

پانچواں سوال: کیا کوئی شخص اپنی زوجہ کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟

جواب امامؑ: اگر وہ اس کی آغوش تربیت میں پلی ہے تو جائز نہیں ہے اور اگر اس کی آغوش کی پروردہ نہیں ہے اور اس کی ماں اس کے اہل و عیال میں سے نہیں ہے تو روایت میں وارد ہوا ہے کہ اس سے شادی کرنا جائز ہے۔

قرشی: ربیبہ اپنی ماں کے شوہر پر حرام ہے اور اگر ماں کے ساتھ اس نے ہمبستری کی ہے تو وہ اس کی بیٹی کے مانند ہے لیکن اگر بغیر دخول کے طلاق دیدی ہے یا متعہ کیا مگر دخول سے پہلے مدت بخش دی تو پھر اس کی لڑکی سے شادی حرام نہیں ہے۔

چھٹاں سوال: قبر کی مٹی میت کے ساتھ قبر میں رکھی جاتی ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب امامؑ: قبر کی مٹی قبر میں بھی میت کے ساتھ رکھی جائے اور اس کے حنوط میں بھی مخلوط کی جائے انشاء اللہ

قرشی: قبر کی مٹی سے مراد قریب بہ یقین قبر سردار جوانان جنت ریحانۂ رسول خداؐ حضرت امام حسینؑ کی مٹی ہے جسے میت کے ساتھ رکھنا چاہئے اور حنوط میں مخلوط کرنا چاہئے۔

ساتواں سوال: روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے لال جناب اسماعیل کے کفن کی چادر کے اوپر تحریر فرمایا تھا: ''یشھد ان لا الله الا الله'' تو کیا ہمارے لئے بھی جائز ہے کہ قبر امام حسینؑ کی یا کسی اور مٹی سے ہی ایسا لکھیں؟

https://downloadshiabooks.com/

جواب امامؑ: ایسا جائز ہے۔

آٹھواں سوال: کیا قبر امام حسینؑ کی مٹی سے تسبیح بنائی جاسکتی ہے اور اس میں کیا فضیلت ہے؟

جواب امامؑ: ہاں اس خاک سے تسبیح بنائی جاسکتی ہے اس سے بہتر شی کوئی نہیں ہے اور اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ انسان تسبیح کرنا بھول جائے اور صرف تسبیح کو حرکت دیتا رہے تو اس کے لئے تسبیح کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

نواں سوال: کیا قبر امام حسینؑ کی مٹی کی سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور کیا اس میں کوئی فضیلت ہے؟

جواب امامؑ: جائز ہے اور اس میں بڑی فضیلت ہے۔

قرشی: مٹی، زمین کا ایک حصہ ہے اور ہمیں خدا کی عظمت کے لئے اس پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے اور دنیا کی ساری زمین میں بہترین حصہ اور شریف ترین خاک، خاک کربلا ہے جہاں گل رسول خدا جوانان جنت کے سید و سردار حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے لہذا جو سجدہ گاہ کربلا کی مٹی سے تیار کی گئی ہو اس پر سجدہ، خدا کے لئے بہترین سجدہ با فضیلت ترین سجدہ ہے بعض نادان اور بے ایمان لوگوں نے یہ کہہ کر شیعوں پر تہمت لگائی ہے کہ یہ لوگ تربت حسینی کی عبادت کرتے ہیں جب کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ شیعہ سجدہ صرف اللہ کا کرتے ہیں اور روئے زمین کے سب سے متبرک و برترین حصہ کی مٹی پر سجدہ کرتے ہیں وہ تربت کا سجدہ نہیں کرتے بلکہ تربت پر سجدہ کرتے ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

دسواں سوال: ایک شخص قبور ائمہ علیہم السلام کی زیارت کرتا ہے وہ ان کی قبر پر سجدہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا نماز پڑھتے وقت اسے قبر کے پیچھے ہی کھڑا ہونا چاہیئے اور قبر کو قبلہ قرار دینا جائز ہے اور سر مبارک اور قدم مبارک کی جگہ کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا اس کے بر عکس قبر کے آگے کھڑا ہو کر یعنی قبر کو اپنے پیچھے قرار دیکر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب امامؑ: جہاں تک قبر کے اوپر سجدہ کرنے کا سوال ہے تو نہ فریضہ نماز میں قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے نہ نافلہ نماز میں اور نہ ہی نماز زیارت میں، جو عمل انجام دینا جائز ہے وہ یہ کہ قبر پر داہنا رخسار رکھنا جائز ہے نماز، قبر کے پیچھے پڑھے اور قبر کو سامنے قرار دے، قبر کے آگے نماز جائز نہیں ہے نہ ہی اس کے دائیں بائیں صحیح ہے کیونکہ امام معصومؑ کے نہ آگے بڑھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی برابری کی جا سکتی ہے۔

قرشی: ائمہ طاہرین علیہم السلام کی قبروں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے دائیں بائیں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے بہتر تو یہ ہے کہ سر مبارک کی جانب اس طرح کھڑا ہو کر نماز پڑھے کہ امام کی برابری قرار نہ پائے۔(1)

گیارہواں سوال: انسان کے لئے ذکر تسبیح کے وقت بائیں ہاتھ سے تسبیح کا حرکت دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب امامؑ: ایسا کرنا جائز ہے اور تمام تعریفیں عالمین کے پالنے والے خدا کے لئے ہیں۔

1۔ عروۃ الوثقیٰ ج ا ص ۴۰۱۔

https://downloadshiabooks.com/

بارہواں سوال: کیا نماز گذار واجب یا مستحب نماز کے دوران ہاتھ میں موجود تسبیح کو گن سکتا ہے (عدد رکعت کی یاد آوری کے لئے)۔

جواب امامؑ: اگر اسے نماز میں سہو یا غلطی کا خطرہ ہے تو تسبیح سے استفادہ کرنا جائز ہے۔

تیرہواں سوال: فقیہ یعنی کسی معصوم سے ایک معتبر روایت وارد ہوئی ہے کہ اگر کوئی وقف کسی خاص گروہ یا ان کی اولاد پر ہو اور وقف والے اسے بیچنے پر متفق ہو جائیں اور ان کے حق میں اس کا بیچنا ہی مفید ہو تو کیا بعض کے عدم اتفاق کے باوجود اس کا خریدنا جائز ہے یا بس سبھی کے متفق ہونے کی صورت میں خریدا جا سکتا ہے اس وقف کے بارے میں بھی وضاحت فرمادیں جنھیں بیچنا جائز نہیں ہے۔

جواب امامؑ: اگر وقف کا تعلق امام المسلمین سے ہے تو اس کا بیچنا جائز نہیں ہے اور اگر مسلمان گروہ سے ہے تو پھر مسلمانوں کو اختیار ہے چاہے متحد ہو کر سبھی مل کر بیچیں یا علاحدہ علاحدہ ہو کر بیچنا چاہیں تو بھی بیچ سکتے ہیں۔

چودھواں سوال: کیا محرم کے لئے جائز ہے کہ بغل کے بال کی بدبو سے نجات کے لئے "مرتک" اور "توتیا" استعمال کرے یا جائز نہیں ہے۔

جواب امامؑ: اس کا استعمال جائز ہے اور توفیق دینے والا خدا ہے۔

پندرہواں سوال: نابینا آنکھ کی صحت و سلامتی کے وقت گواہ بنا ہو پھر اس کی آنکھ چلی گئی ہو اور وہ اپنی تحریر کو نہیں دیکھ سکتا کہ اس کو پہچان سکے اس کی گواہی قبول کی جائے گی

https://downloadshiabooks.com/

یا نہیں ؟اور اگر اس اندھے کو اپنی گواہی کی تفصیلات یاد ہو تو وہ اپنی اس گواہی کی بنیاد پر گواہی دے سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب امامؑ: اگر اسے اپنی گواہی اور وقت سب یاد ہے تو اس کی گواہی قبول کرنا جائز ہے۔

سولہواں سوال: اگر کوئی شخص کوئی کھیت یا جانور وقف کرے اور اپنے اوپر کسی وقف کے وکیل کو گواہ بنائے پھر وہ وکیل مر جائے یا اس کی عقل ٹھکانے نہ رہ جائے اور وقف کا متولی کوئی دوسرا شخص ہو جائے تو کیا اس گواہ کے لئے جائز ہے کہ قائم مقام متولی کے حق میں گواہ بن جائے یا ایسا کرنا جائز نہیں ہے ؟

جواب امامؑ: ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ گواہی صرف مالک کے لئے تھی وکیل کے لئے نہیں یعنی گواہی کا تعلق صرف مالک سے تھا اور ارشاد خداوندی ہے (**و اقیموا الشہادۃ ۔۔۔**) گواہی کا قیام کرو۔[1]

سترہواں سوال: آخر کی دو رکعتوں (تیسری اور چوتھی) کے سلسلہ میں مختلف روایات ہیں کچھ میں ہے کہ تنہا سورۂ حمد پڑھنا افضل ہے اور دوسری بعض روایتوں میں ہے کہ تسبیحات اربعہ پڑھنا افضل ہے دونوں میں کون بہتر ہے تاکہ ہم اس پر عمل کریں ؟

جواب امامؑ: ان دو آخری رکعتوں میں ام الکتاب یعنی سورۂ حمد کی قرائت کو حکم منسوخ ہو چکا ہے اور عالم آل محمد علیہم السلام کے مندرجہ ذیل قول نے تسبیحات اربعہ کے

1۔ سورہ طلاق ۶۵، آیت ۲۔

https://downloadshiabooks.com/

حکم کو منسوخ کر دیا ہے آپ نے فرمایا ہے:'' ہر وہ نماز کہ جس میں قرائت حمد نہ ہو وہ ناقص ہے سوائے مریض کے یا وہ شخص جسے کثرت سے سہو ہوتا ہے جس کے باعث اسے نماز کے بطلان کا خوف لاحق ہو جاتا ہے (تو پھر اسے تسبیحات اربعہ پر اکتفا کرنا چاہئے)۔

اٹھارہواں سوال: ہمارے یہاں حلق کے درد، کھانسی اور آواز کے بیٹھنے پر رب الجوز (اخروٹ کا شیرہ) استعمال کرتے ہیں جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کچے اخروٹ کو اچھی طرح کوٹ کر صاف کر لیا جاتا ہے اور اس قدر پکایا جاتا ہے کہ آدھا بچتا ہے پھر اسے ۲۴ گھنٹہ کے لئے یوں ہی چھوڑ دیا جاتا ہے پھر اسے آگ پر رکھا جاتا ہے ہر چھ رطل میں ایک رطل شہد ملایا جاتا ہے اور اس کے جھاگ کو کھَولایا جاتا ہے پھر اس میں آدھا مثقال نوشادر اور شب یمانی (ایک طرح کا نمک) پیس کر ملایا جاتا ہے اور ایک درہم برابر پسا زعفران ملا کر پکایا جاتا ہے اور جھاگ نکال کر پھینک دیا جاتا ہے پھر وہ شیرہ بالکل شھد کی طرح گاڑھا ہو جاتا ہے پھر ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جاتا ہے اس کا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب امامؑ: اگر نشہ آور ہو یا عقل کو مختل کر دے تو کم ہو یا زیادہ اس کا استعمال حرام ہے اور اگر نشہ آور نہیں ہے تو استعمال حلال ہے۔

قرشی: امام زمانہؑ نے اس طرح کے شیرہ وغیرہ کے استعمال و عدم استعمال کا کلی حکم بیان کر دیا ہے کہ اگر نشہ آور ہے تو حرام اور اگر نشہ آور نہیں ہے تو اس کا پینا حلال ہے۔

انیسواں سوال: ایک شخص کو ایسی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ جس کے بارے میں نہیں جانتا کہ انجام دے یا نہ دے وہ دو انگشتری لیتا ہے ایک میں '' نعم افعل '' یعنی ہاں کرو اور دوسرے میں '' لا تفعل '' یعنی نہ کرو لکھ کر اللہ سے بار بار لو لگا کر طلب خیر

https://downloadshiabooks.com/

کرتا ہے پھر ان انگشتریوں میں سے ایک اٹھاتا ہے اور جو نکلتا ہے اس کے مطابق عمل کرتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے اور کیا ایسا کرنا یا نہ کرنا استخارہ کے مانند ہے یا ایسا کچھ نہیں ہے؟

جواب امامؑ: استخارہ میں عالم آل محمد علیہم السلام نے جو سنت قائم کی ہے وہ نماز اور رقعوں پر افعل و لا تفعل لکھنا ہے (یعنی نماز اور رقعوں کا ماثور عمل انجام دے اپنی اختراع نہیں)۔

بیسواں سوال: نماز جعفر طیار کے لئے بہترین وقت کون سا ہے کہ جس میں یہ نماز پڑھی جائے اور کیا اس میں قنوت ہے اور اگر ہے تو کس رکعت میں ہے؟

جواب امامؑ: اس نماز کا بہترین وقت جمعہ کے روز دن کا ابتدائی حصہ ہے پھر اس کے بعد اس نماز کو کسی بھی دن اور کسی بھی وقت رات یا دن میں پڑھنا جائز ہے اس نماز میں قنوت دو مرتبہ ہے ایک قنوت دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔

اکیسواں سوال: ایک شخص اپنے مال سے کچھ حصہ نکال کر اپنے کسی برادر مومن کو دینے کے لئے علاحدہ کرتا ہے پھر اس کے رشتہ داروں میں کوئی محتاج مل جاتا ہے تو کیا وہ جس کے لئے نیت کر چکا ہے اسی کو دے یا اپنے محتاج رشتہ داروں کو دے سکتا ہے؟

جواب امامؑ: مذہب کے اعتبار سے جو اس سے زیادہ قریب ہے اس پر صرف کرے اور اگر عالم آل محمدؐ کے قول "خدا اس صدقہ کو قبول ہی نہیں کرتا اگر قریبی رشتہ دار محتاج موجود ہو" کی روشنی میں عمل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس رشتہ دار اور جس محتاج کو دینے کی نیت کی تھی ان دونوں کے درمیان تقسیم کرے تو دونوں فضیلتیں اس نے حاصل

https://downloadshiabooks.com/

کرلیں۔

بائیسواں سوال: عورت کی مہر کے سلسلہ میں ہمارے علماء کے درمیان اختلاف ہے بعض کہتے ہیں جنسی تعلقات کے بعد مہر ساقط ہو جاتا ہے اور عورت کا کوئی حق نہیں رہ جاتا اور بعض کہتے ہیں مہر دنیا و آخرت میں لازم ہے یعنی اسے ادا کرنا ہی ہے تو کیا حکم ہے اور کس پر عمل کرنا واجب ہے؟

جواب امامؑ: اگر عورت کے پاس تحریر موجود ہو جس میں مہر بطور قرض ذکر ہوئی ہو تو اس کی ادائیگی دنیا و آخرت میں لازم ہے یعنی واجب الادا ہے اور اگر تحریر میں صرف مہر کا تذکرہ ہو مقدار ذکر نہ ہو تو جنسی تعلقات کے بعد ساقط ہے اور اگر تحریر ہی نہ ہو تو جنسی تعلقات کے بعد بقیہ مہر ساقط ہو جاتا ہے۔

قرشی: جناب شیخ حر عاملی۔نے اس روایت پر یہ حاشیہ لگایا ہے (میں کہتا ہوں اس حدیث کی علت کو آپ نے جان لیا اور اس کا پہلا ٹکڑا واضح کرتا ہے کہ عورت پر مہر کا ثابت کرنا لازم ہے اور بغیر دلیل کے مہر کی مقدار ثابت نہیں ہوتی ہے)۔[1]

تیئیسواں سوال: جناب امام حسن عسکریؑ سے ہمارے پاس روایت وارد ہوئی ہے کہ آپ سے سوال ہوا کہ کیا ایسے ریشمی لباس میں جس کے اوپری حصہ پر خرگوش کے روئیں سے ڈھانپ دیا گیا ہو نماز صحیح ہے تو آپ نے جواب میں فرمایا: جائز ہے اور امام عسکریؑ سے یہ بھی روایت وارد ہوئی ہے کہ: جائز نہیں ہے تو پھر ہم کس روایت پر عمل کریں؟

1۔ وسائل الشیعہ ج۱۵ص۱۸۔

https://downloadshiabooks.com/

جواب امامؑ: ان جانوروں کی کھال اور اون میں نماز پڑھنا امام نے حرام قرار دیا ہے لیکن صرف روئیں ہوں تو سب کے سب حلال ہیں۔

قرشی: نماز گذار کے لباس کی شرطوں میں سے ایک یہ ہے کہ غیر ماکول اللحم جانور کے اجزاء سے نہ ہو شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو یا وہ جانور زندہ ہو جلد ہو یا اور کوئی دوسری چیز کیونکہ غیر ماکول اللحم جانوروں کی جلد، بال، اون روئیں اور اضافی چیزوں وغیرہ میں سے کسی چیز میں بھی نماز صحیح نہیں ہے چاہے اس سے لباس بنایا گیا ہو یا ان سے کوئی چیز مخلوط ہو یا پھر بدن پر ڈالے ہوئے ہو ہاں فقہاء اسلام نے اس میں سے صرف اس خالص ریشم کو استثناء کیا ہے جو خرگوش اور لومڑی کے روئیں سے مخلوط نہ ہو۔[1]

چوبیسواں سوال: بعض علماء سے حضرت امام جعفر صادقؑ کی حدیث: ''لومڑی اور خرگوش کے اجزاء سے بنے لباسوں میں نماز نہ پڑھی جائے'' کے بارے میں سوال ہوا ہے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب امامؑ: امام صادقؑ نے صرف کھالوں کے بنے لباس کو مراد لیا ہے اس کے علاوہ کو نہیں۔

پچیسواں سوال: اصفہان شہر میں ریشم سے مخلوط ایک لباس تیار کیا جاتا ہے کیا اس میں نماز صحیح ہے؟

جواب امامؑ: نماز صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا تانا بانا روئی یا کتان کا ہو۔

1۔ عروۃ الوثقیٰ ج ا ص ۵۶۱۔ ج ۲ ص ۳۳۹۔

https://downloadshiabooks.com/

چھبیسواں سوال: پیروں پر مسح میں داہنے ہاتھ سے شروع کریں یا دونوں سے ایک ساتھ مسح کریں؟

جواب امامؑ: دونوں پر ایک ساتھ مسح کرے اور اگر کوئی کسی ایک کو مقدم کرنا چاہو تو داہنے پیر پر داہنے ہاتھ سے آغاز کرے۔

قرشی: اجزاء وضو میں سے ایک پیروں کا مسح ہے انگلیوں کے سرے سے ٹخنوں تک اور پیروں کا مسح ایک ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے اور اگر یکے بعد دیگرے کرنا چاہے تو واجب ہے کہ پہلے داہنے پیر کا مسح کرے پھر بائیں پیر کا اور اس کے برعکس کرنا جائز نہیں ہے۔

ستائیسواں سوال: نماز جعفر طیار سفر میں بھی پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب امامؑ: جائز ہے پڑھی جا سکتی ہے۔

اٹھائیسواں سوال: تسبیح حضرت فاطمہ زہراءؑ میں اگر کوئی بھول کر تکبیر ۳۴ مرتبہ سے زیادہ کہہ ڈالے تو کیا اسے نئے سرے سے ۳۴ مرتبہ کہنا پڑے گا اور اگر تسبیح و تحمید ۶۷ مرتبہ کہہ ڈالے کیا اسے ۶۶ مرتبہ پر واپس آنا ہو گا یا نئے سرے سے سبحان اللہ کہنا ہو گا اور اس کے اوپر کیا حکم ہے؟

جواب امامؑ: اگر سہواً اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ سے زیادہ ہو جائے تو اسے ۳۴ مرتبہ پر ہی بنا رکھنا ہے اور اگر تسبیح و تحمید میں ۶۷ سے زیادہ آگے بڑھ جائے تو اسے ۶۶ پر واپس آنا ہے اور ۶۶ پر ہی بنا رکھے گا اور اگر تحمید کے ساتھ ۱۰۰ سے پار ہو جائے تو کوئی حرج نہیں

https://downloadshiabooks.com/

ہے۔[1]

قرشی: ان سوالات کے جوابات کے بعد امام کی طرف سے ایک زیارت بھی نقل ہوئی ہے تاکہ اس سے امام کی زیارت کی جا سکے ہم اسے گذشتہ بحثوں میں ذکر کر چکے ہیں۔

اور اس طرح اس مقام پر حضرت امام منتظرؑ سے وارد فقہیات اور ائمہ طاہرینؑ کی بعض خوبصورت و گراں قدر میراث "فقہیات مہدی" پر ہماری گفتگو ختم ہوتی ہے۔

1۔ احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۴۸۸ تا ۴۹۲۔

https://downloadshiabooks.com/

غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ

https://downloadshiabooks.com/

مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ قارئین محترم حضرت امام مہدیؑ کی غیبت کبریٰ و غیبت صغریٰ سے واقف ہونے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کون کون سے اسباب تھے جن کی وجہ سے دنیائے اسلام آپ کے دیدار سے محروم ہے اور وہ حوادث و قضایا جن کا تعلق براہ راست اسلامی زندگی سے ہے ان میں امام زمانہؑ کیوں کھل کر شریک نہیں ہیں ہم اس موضوع پر روشنی ڈالنے سے پہلے اس سے مرتبط بعض بحثوں کو پیش کرتے ہیں پھر اصل موضوع پر آجائیں گے۔

باپ کے سایۂ عاطفت میں

اپنے فرزند، مصلح اکبر حضرت امام منتظرؑ کے تحفظ میں حضرت امام حسن عسکریؑ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور اپنے لال کو امام نے ہر ممکنہ تعظیم و تکریم اور تحفظ اور مکمل طریقہ سے حفاظت کی ہے کیونکہ آپ کے لال روئے زمین پر بقیۃ اللہ ہیں جنھیں اللہ نے عالم کی اصلاح کے لئے مہیا کیا ہے وہی دین کے کج ہو جانے والے نظام کو سدھاریں گے اسلام کو ترو تازگی عطا کریں گے اور اس کے پرچم کو زمین کے چپے چپے پر لہرادیں گے۔

بیشک امام حسن عسکریؑ نے اپنے فرزند حضرت امام مہدیؑ کی ولادت کو لوگوں سے چھپایا اور بنی عباس کے ظالم، سرکش، مغرور اور تند خو حکمرانوں کے خوف سے امام زمانہؑ کی ولادت کو مخفی رکھا کیونکہ بنی عباس اہل بیتؑ کو مٹانا چاہتے تھے وہ خوف خدا اپنے دل میں نہیں رکھتے تھے اور امام زمانہ علیہ السلام کو مار کر جسمانی طور پر امام کا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے ان سب کے باوجود امام حسن عسکریؑ نے اپنے فرزند کی ولادت کو بالکل سے مجہول و مبہم بھی

https://downloadshiabooks.com/

نہیں رکھا بلکہ بزرگان شیعہ اور معتبر اصحاب کو امام کی ولادت سے آگاہ فرمایا یہاں تک کہ امام کی ولادت کا مسئلہ شیعوں کے نزدیک ایک واضح مسئلہ اور غیر قابل شک و تردید امر بن گیا اور تمام محبان و شیعیان اہل بیتؑ امام زمانؑ کی ولادت سے آگاہ اور اس کے معتقد ہو گئے۔

امام زمانہؑ کا عقیدہ بیشک شیعوں کا مضبوط ترین عقیدہ اور ان کے اولین اصول و مبادی میں سے ہے کیونکہ امام زمانؑ ہی جناب ختمی مرتبت حضرت رسول خداؐ کے آخری وصی و خلیفہ ہیں جنھیں اللہ نے امت کی قیادت اور دین کا پرچم قرار دیا ہے اور شیعی سماج کا ان کی معرفت و شناخت کے مسئلہ میں اس قدر اہتمام و اہمیت دینا طبیعی امر ہے اور حضرت امام حسن عسکریؑ نے شک و شبہہ کے تمام پہلوؤں کو ان سے دور اور زائل کر دیا ہے کیونکہ آپ نے بعض شیعہ شخصیات کو امام زمانہؑ کی زیارت کرائی اور ان شیعوں نے امام زمانہؑ سے دینی سوالات کر کے اطمینان بھی حاصل کر لیا اور ان ساری باتوں کی طرف ہم نے سابق کی بحثوں میں مکمل طریقہ سے اشارہ کیا ہے۔

امام عسکریؑ پر سختیاں

حضرت امام حسن عسکریؑ نے بنی عباس کے سرکش حکمرانوں کی طرف سے بڑی سختیوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا ہے ان ملعونوں نے ہر قسم کی بلائیں آپ کے اوپر روا رکھیں اور امام کو ایک زندان سے دوسرے زندان میں منتقل کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی مختصر سی زندگی کا بیشتر ین حصہ قید و بند کی تاریکیوں میں گذر گیا اسی طرح آپ کے چاہنے والوں اور شیعوں پر گرفت مضبوط کی گئی راویان حدیث اور علماء و دانشمندوں کو آپ کے دریائے علم سے سیراب ہونے سے روک دیا گیا اور آپ کی اقتصادی ناکہ بندی میں شدت اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور ان سختیوں کی سب سے بڑی وجہ خاندان عصمت و طہارت سے نہایت درجہ

کا بغض و حسد تھا آیئے چند نمونوں کو ملاحظہ فرمایئے:

پہلا نمونہ: حضرت امام حسن عسکریؑ اپنے دور میں دنیائے اسلام اور جہانِ عرب کی سب سے بڑی شخصیت تھے اور اس امت کا ایک بڑا طبقہ آپ کی امامت کا قائل تھا اور ساتھ ہی امام عسکریؑ سلطنت عباسیہ کے ہم فکر و ہم خیال بھی نہ تھے اور یہ بات تمام لوگوں پر آشکار تھی بلکہ لوگوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والی عباسی سلطنت کے مخالف گروہوں میں جس ذات کا نام سب سے نمایاں اور عباسی کرتوتوں کے خلاف تنقید اور مخالفت کرنے والی شخصیت اور ان کے سیاسی مواقف کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی بھاری طاقت کا نام امام حسن عسکریؑ تھا اس لئے ان ملعونوں نے نہایت قساوت قلبی کا مظاہرہ کیا اور آپ کے خلاف سخت ترین بلا و مصیبت کو روا رکھا۔

دوسرا نمونہ: عباسی حکمرانوں کا آپ کے فرزند اور جانشین حضرت امام مہدیؑ کے وجود سے بے پناہ خوف و وحشت رکھنا جن کے بارے میں جناب رسول خداؐ نے بشارت دی تھی اور اعلان کر دیا تھا کہ وہ آپ کے آخری اور بارہویں جانشین ہوں گے وہ مصلح اعظم اور سیاسی و سماجی عدالت کی نشر و اشاعت اور ظلم و ستم کے تمام سرکش سرغنوں کا قلع قمع کرنے والے ہوں گے اس لئے عباسی حکمراں جماعت آپ سے بہت خوف زدہ تھی اور یہ جانتی تھی کہ وہ آکر ان کی ظلم و جور پر قائم حکومت و سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اس لئے عباسی حکمرانوں نے کئی بار آپ کو ختم کرنا چاہا تا کہ آپ کی نسل ہی کا خاتمہ ہو جائے جیسا کہ شیعوں اور امام کے درمیان رد و بدل ہونے والے خطوط سے صاف عیاں ہے ایک خط میں آپ نے تحریر فرمایا ہے: ''زعموا أنھم یریدون قتلی لیقطعوا ھذا النسل ، وقد کذب اللہ قولھم ، والحمد للہ''

https://downloadshiabooks.com/

" ان کا خیال ہے کہ وہ میرا خاتمہ کردیں گے تاکہ یہ نسل و ذریت بھی ختم ہو جائے مگر خدا نے ان کے قول کی تکذیب کردی ہے خدا ہی کے لئے ساری حمد و ثناء ہے۔ یہ خط امام زمانہؑ کی ولادت کے بعد کا ہے"۔ (1)

تیسرا نمونہ: حکومت عباسیہ کے زیادہ تر خطوں اور علاقوں میں علوی سادات کا انقلاب و قیام جو عباسی نظام کو تہس نہس کرنا چاہتے تھے اور اسلام کے سیاسی نظام عدل کے قیام کا مطالبہ کر رہے تھے اور انھوں نے بنی عباس کے سرکشوں کی طرف سے پامال ہو رہے انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے جنگ چھیڑ دی تھی اور علوی سادات کے اس انقلاب اور قیام کو تمام اسلامی معاشرہ کی تائید اور مکمل طور سے سپورٹ حاصل تھی۔

ظاہر ہے کہ علوی سادات کے قیام نے بنی عباس کے دلوں میں تمام علویوں سے بغض و کینہ بھر دیا تھا اور وہ انھیں ہر قسم کے ظلم و ستم اور شکنجہ کا شکار بنا رہے تھے اور شدید ترین بلاء و مصیبت کے پہاڑ ان کے اوپر توڑ رہے تھے اور یہ بھی طے ہے کہ حضرت امام حسن عسکریؑ اپنے زمانہ کے تمام علویوں کے سید و آقا اور ان کے سربراہ و امام تھے لہذا ان کا پیمانۂ غضب آپ کے اوپر چھلک اٹھا اور طرح طرح کے مصائب و آلام اور بلاء و مصیبت کا گھونٹ بڑی بیدردی کے ساتھ آپ کو پلایا جانے لگا یہ تھے وہ بعض اسباب جن کی وجہ سے بنی عباس امام علیہ السلام سے بے پناہ بغض و کینہ رکھتے تھے۔

امام مہدیؑ پر نص

جب امام حسن عسکریؑ کو پتہ چل گیا کہ آپ اس دنیاوی زندگی کو خیر باد کہنے والے

1۔ حیاۃ الامام الحسن العسکریؑ ص ۲۶۱۔

https://downloadshiabooks.com/

ہیں تو آپ نے اپنے لال حضرت امام زمانہؑ کی امامت پر نص فرمادی اور اپنے خاص خاص اصحاب اور معتبر شیعوں کو امام کی شخصیت و امامت سے آگاہ فرمادیا انھیں معتبر اور ثقہ شیعوں اور صحابیوں میں سے ایک جناب احمد فرزند اسحاق اشعری ہیں آپ پاکیزہ صفت اور ثقہ انسان تھے انھیں کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں امام عسکریؑ سے ان کے بعد کے جانشین اور زمانہ کے امام کے بارے میں سوال کرنا چاہتا تھا کہ امام عسکریؑ نے خود ہی مجھ سے فرمایا:

" اے احمد بن اسحاق! اللہ عزوجل نے جس روز سے حضرت آدمؑ کو خلق فرمایا ہے تب سے اور جب تک قیامت نہیں آجاتی تب تک روئے زمین کو اپنی خلائق کے اوپر حجت اور امام سے خالی نہیں چھوڑے گا جس کی بدولت زمین والوں سے بلاؤں کو دفع کرتا ہے اس کے ذریعہ بارشیں نازل ہوتی ہیں اور جس کی وجہ سے زمین کے سینہ سے برکتیں نمایاں ہوتی ہیں"۔

احمد بن اسحاق فوراً پوچھ بیٹھتے ہیں کہ اے فرزند رسول! آپ کے بعد خلف اور امام کون ہوں گے ؟ امام حسن عسکریؑ تیزی کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اب جو واپس ہوتے ہیں تو آپ کے کاندھے پر ایک بچہ ہوتا ہے جس کا چہرہ چودھویں چاند کی طرح دمک رہا ہوتا ہے اس وقت امام زمانہؑ تین برس کے تھے امام حسن عسکریؑ نے فرمایا:

" اے احمد ابن اسحاق! اگر تم خدا کے نزدیک اور اس کی حجتوں کے نزدیک کرامت و عزت نہ رکھتے ہوتے تو میں تمہارے سامنے اس لال کو پیش نہ کرتا ان کا وہی نام ہے جو رسول خداؐ کا نام ہے اور کنیت رسول خداؐ کی کنیت پر ہے یہی روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے پُر ہو چکی ہو گی۔

https://downloadshiabooks.com/

اے احمد! اس امت میں ان کی مثال حضرت خضرؑ اور حضرت ذو القرنینؑ کے جیسی ہے خدا کی قسم یہ ایسا غائب ہوں گے کہ ان کی غیبت میں کوئی ہلاکت سے محفوظ نہیں رہے گا مگر وہی لوگ جن کو اللہ ان کی امامت کے عقیدہ پر ثابت قدم رکھے گا اور جنھیں ان کے جلد ظہور کی دعا کرنے کی توفیق عنایت فرمائے گا"۔

احمد بن اسحاق نے فوراً یہ پوچھا کہ کیا کوئی ایسی علامت ہے جس کے ذریعہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو جائے؟ تو حجت خدا امام زمانؑ اپنی کمسنی کے باوجود بول اٹھے: "انا بقية الله في أرضه، والمنتقم من أعدائه، ولا تطلب أثرا بعدا عين"۔

" میں روئے زمین پر بقیۃ اللہ اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں اور مشاہدہ کے بعد میری تلاش میں نہ رہنا"۔

جناب احمد بن اسحاق بارگاہ امامؑ سے بڑی خوشی و مسرت اور بے پناہ فرح و انبساط کے ساتھ باہر نکلے اور دوسرے روز جب امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پہنچتے ہیں تو یہ کہکر اظہار خیال کیا: مولیٰ مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ آپ نے میرے اوپر اتنا بڑا احسان فرمایا ہے (کہ میرے ہونے والے امام کی زیارت کرادی ہے) اب آپ یہ فرمائیں کہ جناب خضرؑ اور جناب ذوالقرنینؑ پر جاری ہونے والی سنت کیا ہے؟ امام حسن عسکریؑ نے ان دونوں پر جاری ہونے والی سنت کا بیان یہ کہتے ہوئے فرمایا: " طولانی غیبت"۔

احمد بن اسحاق نے فوراً پوچھ لیا کہ اے فرزند رسول! کیا ان کی بھی غیبت طولانی ہوگی؟

تو امام نے جواب میں فرمایا: "اى وربى، حتیٰ يرجع عن هٰذا الامر أكثر

https://downloadshiabooks.com/

القائلین به ، ولا یبقیٰ الا من أخذ الله عز وجل منه عهداً لولایتنا ، وکتب فی قلبه الایمان ، وأیده بروح منه۔

یا أحمد ، هٰذا أمر من الله ، وسر من سر الله ، وغیب الله ، فخذ ما آتیتک واکتمه ، وکن من الشاکرین تکن معنا فی علیین''۔

''بخدا اس قدر طولانی ہوگی کہ اکثر ان کی امامت کے قائل بھی اس عقیدہ سے پھر جائیں گے اور سوائے ان لوگوں کے جن سے ہماری ولایت پر بقا کا اللہ نے عہد و پیمان لیا ہے اور ان کے دل میں ایمان لکھ دیا یعنی ثابت کر دیا ہے اور اپنی روح یعنی جبرئیل سے ان کی تائید فرمائی ہے کوئی ایمان و عقیدہ امام مہدیؑ پر باقی نہیں بچے گا''۔

اے احمد! یہ خدائی امر ہے خدائی راز اور غیب الٰہی ہے لہٰذا جو میں نے بیان کیا ہے اس سے متمسک ہو جاؤ اور اسے چھپاؤ اور شکر گذار بندوں میں سے ہو جاؤ تو ہمارے ساتھ اعلیٰ علیین میں ہو گے''۔[1]

اس حدیث شریف کے بعض نکات پر توجہ چاہتا ہوں:

ا۔ اللہ عزوجل نے جس روز سے روئے زمین پر انسانوں کو خلق فرمایا ہے اسی روز سے روئے زمین کی کنجیاں اپنے ہاتھ میں رکھی ہیں اور بندوں پر حجت قائم کر دی ہے اس کے لئے اس نے رسولوں نبیوں اور وصیوں کا سلسلہ شروع فرمایا کہ وہ اس کے پیغام کو پہنچاتے رہیں اور ان کے اوپر حجت قائم کرتے رہیں اور یہ سب اس کے لطف و عنایت کا تقاضا ہے اور قاعدۃ لطف ایک عقلی قاعدہ ہے جس کو متکلمین نے اس بات پر قائم کیا ہے ہے اللہ کی طرف

1۔ کمال الدین ص ۲۱۶ و ۲۱۷۔

https://downloadshiabooks.com/

سے حجت قائم کرنا لازم ہے تا کہ جو زندہ رہے وہ معرفت وشناخت کے ساتھ زندہ رہے اور جو ہلاک وگمراہ ہونا چاہتا ہے وہ بھی معرفت اور شناخت کے ساتھ ہلاک ہو اس کے علاوہ وجود حجت خدا میں اور بھی بہت سی برکتیں اور آثار و ثمرات ہیں جن کا شمار ممکن نہیں ہے اور ان برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام اور حجت خدا کے ذریعہ زمین والوں سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور آسمان سے ان کی بدولت بارش ہوتی ہے اور اس کے علاوہ دیگر برکات نازل ہونے کا سبب وہی ہیں۔

۲۔ اللہ عزوجل جس روز مصلح اعظم حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کی برکت سے اپنے بندوں پر لطف وعنایت کرے گا اس روز سے انھیں بڑی بڑی چیزوں پر کامیابی حاصل ہو جائے گی ان میں سے اہم ترین یہ ہیں کہ وہ روئے زمین پر سیاسی اور سماجی عدل و انصاف قائم کریں گے اور تمام جباروں اور ظالموں کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں گے۔

۳۔ اللہ عزوجل حضرت امام منتظرؑ کی عمر کو حضرت خضرؑ اور حضرت ذوالقرنینؑ کی طرح دراز فرمائے گا اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے کیونکہ اللہ ہی نے اتنی بڑی زمین کو فضا اور ہوا کے دوش پر مع اہل دنیا کے قائم و دائم رکھا ہے اور اسی طرح سارے سیارے وستارے دوش ہوا پر رواں دواں ہیں پھر اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ اپنے ولی کی کچھ مصلحتوں کے تحت جس کو وہ بہتر جانتا ہے عمر دراز فرمائے۔

۴۔ اللہ عزوجل نے اپنے ولی کی غیبت اور اپنے دین کی نصرت کرنے والے کو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل کر کے اپنے بندوں کا امتحان لیا ہے ان کی امامت پر ثابت قدم غیبت کے طولانی دور میں بس وہی رہے گا جس کے دل کا ایمان کے لئے اللہ نے امتحان لے لیا ہے (اور اسے ایمان پر ثابت قدم پایا ہے)۔

https://downloadshiabooks.com/

یہ تھے اس حدیث شریف کے بعض نکات جن کی طرف قارئین کی نظر مبذول کرائی ہے آیئے ان روایات پر بھی نظر کرتے ہیں جن میں امام حسن عسکریؑ نے اپنے لال امام منتظرؑ کی امامت پر نص فرمائی ہے۔[1]

ان روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جسے جلیل القدر ثقہ جناب محمد بن عثمان عمری نے اپنے پدر بزرگوار نائب امام زمانؑ، عثمان عمری سے نقل فرمایا ہے کہ ان کے سامنے حضرت امام حسن عسکریؑ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا جو امام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہے:

" قیامت تک زمین، خلائق پر من جانب اللہ حجت سے کبھی بھی خالی نہ ہوگی اور بیشک جو مر جائے اور اپنے زمانہ کے امام کی شناخت و معرفت نہ رکھتا ہو وہ جاہلیت اور کفر کی موت مرتا ہے"۔ امام عسکری نے حدیث کی صحت و درستگی پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا: "بلا شبہ یہ حق ہے جس طرح دن کا وجود حق ہے"۔

بزم امام میں موجود ایک شخص نے پوچھا کہ اے فرزند رسول خداؐ! تو پھر آپ کے بعد حجت خدا اور امام و قائد کون ہے؟ تو امام علیہ السلام نے اپنے بعد کے حجت خدا کی طرف ان الفاظ میں رہنمائی فرمائی: "اِبۡنِیۡ مُحَمَّدٌ هُوَ الۡاِمَامُ وَالۡحُجَّةُ بَعۡدِیۡ ، مَنۡ مَاتَ وَلَمۡ یَعۡرِفۡهُ مَاتَ مِیۡتَةً جَاهِلِیَّةً ، اَمَا اِنَّ لَهُ غَیۡبَةً یُحَارُ فِیۡهَا الۡجَاهِلُوۡنَ ، وَیَهۡلِکُ فِیۡهَا الۡمُبۡطِلُوۡنَ ، وَیُکَذِّبُ فِیۡهَا الۡوَقَّاتُوۡنَ ، ثُمَّ یَخۡرُجُ فَکَاَنِّیۡ اَنۡظُرُ اِلَی الۡاَعۡلَامِ الۡبِیۡضِ تَخۡفِقُ فَوۡقَ رَأۡسِهِ بِنَجَفِ کُوۡفَانَ"۔[2]

1۔ حیاۃ الامام الحسن العسکریؑ ص ۲۶۵۔

2۔ کفایۃ الاثر ۲۹۲۔

https://downloadshiabooks.com/

''میرا بیٹا محمد ہی امام اور میرے بعد حجت ہے جو مر جائے اور اسے نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اسے ایک ایسی (طولانی) غیبت کا سامنا ہے کہ جس میں نادان لوگ حیران و سرگردان ہو جائیں گے، باطل پرست ہلاک ہو جائیں گے، اور وقت (ظہور) مقرر کرنے والے جھوٹے ثابت ہوں گے پھر وہ تشریف لائیں گے گویا کہ میں انھیں کوفہ کی پشت پر واقع نجف میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے سر اقدس کے اوپر سفید پرچم لہرا رہے ہیں''۔

اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

یہ تھیں وہ بعض احادیث جن میں حضرت امام مہدی منتظرؑ کی امامت پر نص کی گئی ہے اور ان کے پدر بزرگوار امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس حدیث کے علاوہ بھی بہت سی احادیث منقول ہیں جن کا تذکرہ سابقہ بحثوں میں گذر چکا ہے۔

قتل امامؑ کی سازش

سرکش عباسی حکمراں معتمد پر امام علیہ السلام کا وجود بہت گراں گذر رہا تھا کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ کس طرح تمام مسلمان امام عسکریؑ کی تعظیم و تکریم پر یک جٹ ہو گئے ہیں اور انھیں تمام عباسیوں بلکہ تمام علویوں پر بھی فوقیت دیتے ہیں لہذا اس نے امامؑ کو قتل کرنے کی ٹھان لی اور آپ کو زہر ہلاہل پلا دیا۔[1]

جونہی امامؑ کے دہن مبارک سے زہر نیچے اترا آپ کا سارا بدن مسموم ہو گیا اور آپ نے بستر تھام لیا اور بڑے سخت درد و بے چینی میں مبتلا ہو گئے مگر صبر و شکر الٰہی کرتے رہے

1 ۔ حیاۃ الامام الحسن العسکریؑ ۳۶۷۔

https://downloadshiabooks.com/

اور شدت درد و غم میں اللہ کی پناہ کے طالب رہے۔

حکومت ہل گئی

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی بگڑتی ہوئی صحت سے حکومت وقت کو بیحد خوف و دہشت طاری تھی لہذا معتمد عباسی ملعون نے حکومت کے مورد اعتماد پانچ لوگوں کو کہ جن میں سے ایک (نحریر) نامی شخص تھا امامؑ کے گھر پر نظر رکھنے کو کہا اور تمام حالات سے پل پل کی خبر حاصل کرتے رہنے پر مامور کیا اسی طرح طبیبوں کا ایک جتھہ صبح و شام امام علیہ السلام کی طبی جانچ پر مامور کیا گیا دو دن کے بعد زہر خورانی کے اثر سے امام پر نقاہت طاری ہو گئی اور زہر نے اپنا باقاعدہ اثر دکھلایا معتمد ملعون نے طبیبوں کو پیہم امام کے پاس رہنے اور انھیں اکیلا نہ چھوڑنے پر مامور کیا۔[1]

اسی طرح شہر کے قاضی القضات کو جو موجودہ زمانہ میں وزیر عدل کہلاتا ہے حکم دیا کہ اپنے قابل اعتماد لوگوں میں دس کو منتخب کرے اس نے حکم کی تعمیل کی اور دس مورد اعتماد لوگوں کو مزید لگا دیا تاکہ وہ امام کے گھر سے دور نہ ہوں مسلسل گھر کے آس پاس رہیں۔

سفر جنت

امام حسن عسکری علیہ السلام کی حالت بگڑتی چلی گئی اور آپ لحہ بہ لحہ موت کے قریب تر ہوتے چلے گئے اطباء مایوس ہو چکے تھے لہذا امامؑ قبلہ کی طرف رخ کر کے لیٹ گئے زبان مبارک پر ذکر الٰہی اور تلاوت آیات کا سلسلہ جاری تھا اور مسلسل بارگاہ خداوندی میں

1۔ الارشاد ج ۲ ص ۳۲۲۔

https://downloadshiabooks.com/

حصول قرب کے لئے رطب اللسان تھے یہاں تک کہ روح مطہر امام علیہ السلام بارگاہ خداوندی کی طرف کوچ کر گئی اس عظیم و پاکیزہ روح کو ملائکہ الٰہی نے اپنے سایہ میں لیا اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی ارواح نے بڑھ کر استقبال کیا۔

امام عسکریؑ کی شہادت عالم اسلام کے لئے بہت بڑا المیہ تھی اس لئے کہ مسلمانوں نے اپنے بہت بڑے مصلح کو کھو دیا تھا جو رات رات بھر بیدار رہ کر ان کی مصلحت کا خواہاں تھا اور ان کے حقوق کے لئے قد علم کئے ہوئے تھا اور جس نے ان کی راہ میں بہت سی اذیتیں اور دشوار گزار مراحل طے کئے تھے اور بڑے سخت امتحانات سے گذرا تھا بیت امامؑ میں رونے کی صدا بلند ہو گئی سادات دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے کیونکہ انھوں نے اپنا شفیق و مہربان امام کھو دیا تھا۔

تجہیز و تکفین

امام عسکریؑ کے جسد اطہر کو غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ کر نماز کے لئے لے چلے متوکل عباسی کا بیٹا ابو عیسی آگے بڑھا اور اسنے معتمد عباسی کے حکم سے نماز جنازہ پڑھائی۔[1] نماز کے بعد حکومت کے حکم سے امام کے چہرے سے کفن ہٹایا گیا اور بنی ہاشم اور قاضیوں، سپہ سالاروں اور حکومت کے ندیموں اور علویوں کو رخ امام دکھلایا گیا ابو عیسیٰ نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا: یہ حسن بن علی بن محمد بن رضاؑ ہیں جو اپنی طبیعی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور اس بات کے شاہد امیر المومنین (معتمد عباسی) کے خدام، مورد اعتماد اشخاص اور

1۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ امام کے چچا جعفر نماز جنازہ کے لئے آگے بڑھے تو انھیں کھینچ کر امام نے پیچھے کر دیا اور فرمایا میں اپنے بابا پر نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ مستحق ہوں پھر آپ نے لاش مقدس پر نماز جنازہ پڑھائی جعفر کا چہرہ بگڑ گیا حاضرین نے جب اس کے بارے میں سوال کیا تو جعفر نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

https://downloadshiabooks.com/

قاضیوں اور طبیبوں میں سے فلاں، فلاں صاحبان ہیں۔[1]

پھر چہرۂ مبارک کو ڈھنک دیا گیا اور یہ سب اس لئے کیا گیا تاکہ بنی عباس کو متہم نہ کیا جائے کہ انھوں نے امام حسن عسکریؑ کو شہید کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے یہی حرکت عباسیوں نے آپ کے جد بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ بھی کی تھی۔

تشییع جنازہ

حضرت امام حسن عسکریؑ کی تشییع جنازہ کے لئے سامراء کے سارے لوگ نہایت بے تابی کے ساتھ روتے پیٹتے امام کے بیت الشرف کی طرف دوڑ پڑے تمام حکومتی ادارے اور بازار بند کر دیے گئے سامراء قیامت کا سماد کھائی دینے لگا۔[2]

تاریخ سامراء نے تشییع جنازہ کے لئے اتنا بڑا مجمع کہ جس میں ہر قوم و ملت اور طبقات کے لوگوں کا جم غفیر ہو نہیں دیکھا تھا لوگ حضرت امام حسن عسکریؑ کے فضائل و مناقب اور آپ کی اخلاقی خوبیوں اور ذاتی صفتوں کا تذکرہ کر کر کے رو رہے تھے اور ایک دوسرے کو مسلمانوں کے اوپر وارد عظیم مصیبت اور بھاری نقصان پر تعزیت و تسلیت پیش کر رہے تھے۔

آخری قیام گاہ

امام کے طیب و طاہر لاشے کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ آپ کے آخری قیام

1۔ الارشاد ج ۲ ص ۳۲۳۔

2۔ الارشاد ج ۲ ص ۳۲۴ دائرۃ المعارف بستانی ج ۷ ص ۴۵۔

https://downloadshiabooks.com/

گاہ پر لایا گیا اور آپ کے بیت الشرف میں جہاں آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی قبر مطہر تھی وہیں ان کے پہلو میں جگر گوشۂ رسول خداؐ حضرت امام حسن عسکریؑ کو دفن کر دیا گیا اور اسی کے ساتھ اسلامی رسالت کے تابناک صفحات کا ایک نمایاں و تاباں صفحہ زمین کے اندر چھپ گیا۔

سادات اور بنی عباس قبر امام حسن عسکریؑ پر حاضر تھے اور گروہ در گروہ لوگ اس عظیم مصیبت پر انھیں تعزیت و تسلیت پیش کر رہے تھے اور وہ جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کر رہے تھے لوگ اپنے امام کو کھونے پر کبیدہ خاطر اور ان کے دل حزن و ملال سے تڑپ رہے تھے اور بالآخر دکھ درد کے ساتھ سبھی لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔(1)

بیت امامؑ پر حملہ

حضرت امام مہدی منتظر علیہ السلام کے حوالہ سے حکومت عباسیہ سخت مضطرب تھی اور اس نے امام کو ڈھونڈھنے کے لئے امام کے گھر اور اس کے آس پاس کے تمام گھروں پر چھاپہ مار کر تلاشی لی حد یہ ہے کہ بیت امام کی ایک ایک چیز کی اچھی طرح جانچ کے بعد حکومت وقت کی مہر لگائی گئی امام کے گھر کی تمام عورتوں اور کنیزوں پر کڑی نگرانی رکھی گئی تھی تاکہ جس کسی کے یہاں حمل کے آثار ملیں اسے گرفتار کر لیا جائے ایک کنیز کے یہاں شبہ تھا کہ وہ حاملہ ہے فوراً حکومت نے اسے گرفتار کر کے ایک حجرے میں بھیج دیا جہاں اسے ماہر عورتوں اور خادم کی نگرانی میں جانچا گیا کہ وہ واقعاً حاملہ تو نہیں ہے۔

1۔ حیاۃ الامام الحسن عسکریؑ ۲۶۹۔

https://downloadshiabooks.com/

جی ہاں امام مہدیؑ کو گرفتار کرنے کے لئے حکومت عباسیہ نے اسطرح کے سارے ہتھکنڈے استعمال کر ڈالے مگر اللہ نے امام مہدیؑ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی نگاہوں سے انھیں پوشیدہ رکھا۔

اہل قم کا قافلہ

قمیوں اور ایرانیوں کا ایک گروہ اپنے ساتھ دیگر شیعوں کے رقوم شرعیہ کو لئے ہوئے امام حسن عسکریؑ کے پاس روانہ ہوا جب وہ لوگ سامراء پہنچے تو انھیں پتہ چلا کہ امام حسن عسکریؑ شہید کر دئے گئے ہیں ان لوگوں نے امام کے نائب اور قائم مقام کے بارے میں سوال کیا تو جعفر بن علی کے بعض کارندوں نے ان سے کہا کہ وہ امام ہیں اس وقت جعفر دجلہ ندی کا نظارہ کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ گانے بجانے والوں کا ایک جھرمٹ بھی تھا یہ صورتحال دیکھ کر قمیوں اور ایرانیوں کو بڑی حیرت اور تشویش ہوئی کیونکہ امام معصوم کسی قسم کے گناہ ونافرمانی سے قریب بھی نہیں ہوتا ایرانی وفد نے جعفر سے ملنے کی ٹھان لی تاکہ صورت حال سے باقاعدہ مطلع ہو سکیں جب جعفر اپنے گھر واپس ہوئے تو ایرانیوں نے ان کے پاس فوراً پہنچ کر سلام کیا اور جعفر سے کہا کہ ہم لوگ قم سے آئے ہیں اور ہمارے پاس شیعوں کا ایک گروہ ہے اور ہم لوگ حضرت امام حسن عسکریؑ کے پاس رقوم شرعیہ لائے تھے!

جعفر نے فوراً پوچھا: وہ اموال کہاں ہیں؟

ان لوگوں نے کہا: ہمارے پاس ہی ہے۔

بلا فاصلہ جعفر نے کہا: میرے پاس لے آؤ۔

https://downloadshiabooks.com/

وفد نے کہا کہ آپ ہمیں مال کی کمیت اور امام کے پاس کس کس شیعہ نے مال روانہ کیا ہے ان کے نام بتلایئے جس طرح کہ حضرت امام حسن عسکریؑ بتلایا کرتے تھے جعفر نے انھیں جھڑک دیا اور چلا کر بولا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اور میرے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرتے ہو جو انھوں نے نہیں کیا ہے یہ علم غیب ہے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

ایرانیوں کو بڑا تعجب ہوا اور وہ ایک دوسرے کا منھ دیکھنے لگے جعفر بن علی نے نہایت غصہ میں چلا کر کہا کہ: وہ اموال میرے پاس لے کر آؤ۔

انھوں نے کہا: ہم ایک جماعت کے وکیل اور اجیر ہیں اور ہم اس نشانی و علامت کے مشاہدہ کیے بغیر جسے ہم امام حسن عسکریؑ کے یہاں مشاہدہ کرتے تھے آپ کو اموال نہیں دے سکتے اگر آپ امام ہیں تو دلیل قائم کیجئے ورنہ ہم یہ سارے مال ان کے مالکوں کو جا کر واپس کر دیں گے پھر آگے ان کی مرضی کہ وہ ان اموال کا کیا کرتے ہیں۔

جعفر بن علی تیزی کے ساتھ اٹھا اور خلیفہ کے پاس پہنچا اور اسے نئی صورتحال سے آگاہ کر کے خلیفہ کے زور پر ان اموال کو حاصل کرنا چاہا خلیفہ نے آدمی بھیج کر ایرانیوں کو اپنے پاس بلایا جب وہ اس کے سامنے آئے تو خلیفہ نے کہا: یہ اموال جعفر کے حوالہ کر دو۔

ان لوگوں نے التماس کے ساتھ کہا کہ خدا امیر کا بھلا کرے ہم ان اموال کے سلسلہ میں ایک گروہ کے امین اور وکیل ہیں اور انھوں نے ہمیں حکم دے رکھا ہے کہ علامت و نشانی پانے کے بعد ہی مال حوالے کریں اور امام حسن عسکریؑ کا یہی معمول تھا۔

خلیفہ نے فوراً پوچھا کہ وہ علامت کیا تھی جس کے بعد تم لوگ اموال کو امام حسن عسکریؑ کے حوالہ کر دیا کرتے تھے ان لوگوں نے کہا کہ حضرت امام حسن عسکریؑ سارے

https://downloadshiabooks.com/

اموال کی تفصیل بتلاتے تھے کہ درہم کتنا ہے دینار کتنا ہے اور کس شیعہ نے کتنی رقوم شرعیہ بھیجی ہے سب کی تفصیلات بیان کرتے تھے اور پھر ہم وہ اموال ان کے سپرد کر دیا کرتے تھے اور ایسا کئی بار ہوا ہے کیونکہ ہم لوگ اس سے پہلے کئی بار امام کی خدمت میں پہنچ چکے ہیں اور اس دفعہ پہنچے تو امام رحلت فرما چکے ہیں اب اگر یہ شخص (جعفر بن علی) امام وقت ہے تو جو ان کے بھائی امام حسن عسکریؑ کیا کرتے تھے کر کے بتلادیں ورنہ ہم یہ اموال ان کے مالکوں کو لے جا کر واپس کر دیں گے۔

جعفر غصہ سے لال پیلا ہو گیا اور خلیفہ سے بولا: اے امیر المومنین! یہ لوگ میرے بھائی کے اوپر جھوٹا الزام لگا رہے ہیں یہ تو علم غیب ہے؟!

خلیفہ نے کوئی توجہ نہیں کی اور وفد کی عزت و تکریم کی اور جعفر سے کہا: یہ لوگ دوسروں کے پیغام رساں ہیں اور قاصدوں پر سوائے پیغام رسانی کے اور کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جعفر کا کوئی بس نہیں چلا اور وفد خلیفہ کی طرف متوجہ ہوا اور جب تک وہ سامراء میں ہیں اس وقت تک تحفظ کی اپیل کی خلیفہ نے ان کی حفاظت کے لئے سپاہیوں کو تعینات کر دیا جب وہ شہر سے باہر نکلے تو ایک خوبصورت اور خوش اندام جوان نے ایک ایک کر کے سب کو ان کے نام سے پکارا اور ان سے کہا کہ اپنے مولا کے پاس چلو؟

ان لوگوں نے کہا: آپ ہمارے مولیٰ و آقا ہیں۔

جوان نے کہا: معاذ اللہ ایسا نہیں ہے میں تو تمہارے مولیٰ و آقا کا غلام ہوں تم لوگ ان کے پاس چلو۔

وہ لوگ اس جوان کے ساتھ چل پڑے مارے خوشی کے ان کے دل قابو میں نہیں

https://downloadshiabooks.com/

تھے بیت امام مہدیؑ پر پہنچے امام ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح دمک رہا تھا جسم مبارک پر سبز رنگ کی قبا تھی انھوں نے سلام کیا جواب سلام کے بعد جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو امام مہدیؑ نے مال کی کمیت اور بھیجنے والوں کے نام اور حاضرین کے اسماء سب بتلا دئے یہاں تک کہ ان کے ساتھ جو سواریاں تھیں ان کی بھی ساری کیفیات سے باخبر کر دیا اس کے علاوہ ان کے ساتھ پیش آئے گزشتہ واقعات سے بھی آگاہ کر دیا جب کہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا پس وہ لوگ شکر خدا بجالانے کے لئے سجدہ میں گر پڑے کہ انھیں امام وقت کی اللہ نے معرفت کرادی پھر ان لوگوں نے امام سے بعض شرعی مسائل دریافت کئے امام نے سب کو جوابات سے نوازا اوران لوگوں نے امام کو مال سونپ دیا اور حکم دیا کہ ان میں سے کوئی سامراء کسی قسم کا مال لے کر آج سے نہ آئے بلکہ امام ایک شخص کو بغداد میں اپنا وکیل مقرر فرمائیں گے اس کے پاس اموال پہنچایا کریں اور اس وکیل کے ذریعہ توقیعات ان کے پاس پہنچا کریں گی جیسا کہ امام مہدیؑ نے ابو عباس محمد بن جعفر قمی حمیری کو ایک کفن اور حنوط حوالے کرتے ہوئے فرمایا: **عظم اللہ اجرک فی نفسک**' خداوند متعال آپ کے اجر وثواب میں اضافہ فرمائے۔ ایرانیوں کا وفد باہر نکلا اور ابھی ہمدان کی گھاٹی تک پہنچا ہی تھا کہ ابو العباس محمد حمیری کی وفات واقع ہو گئی۔ [1]

جعفر اور عباسی خلیفہ

امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد جعفر بن علیؑ عباسی خلیفہ کے پاس بیس ہزار دینار لے کر گیا تاکہ خلیفہ اسے ان کے بھائی حضرت امام حسن عسکری کا جانشین اور خلیفہ مقرر کردے خلیفہ نے جواب میں کہا کہ: یاد رکھ تمہارے بھائی کا مقام ومنصب ہماری طرف

1۔ کمال الدین ص ۴۷۸۔

https://downloadshiabooks.com/

سے نہیں تھا بلکہ یہ امر صرف خدا کے ہاتھ میں ہے ہم نے تو اپنی پوری توانائی صرف کر دی کہ ان کے مقام و منزلت کو تباہ و برباد اور ان کی عزت و آبرو کو تہس نہس کر دیں لیکن اللہ نے ایسا نہ کرنے دیا بلکہ اس نے روز بروز ان کی عزت و تکریم میں اضافہ کیا کیونکہ تمہارے بھائی کے اندر پاکدامنی، حسن اخلاق، علم و عبادت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اب اگر تمھیں تمہارے بھائی کے شیعوں کے نزدیک مقام و منزلت حاصل ہے تو تمھیں پھر ہماری ضرورت نہیں ہے اور اگر تم ان کے نزدیک کوئی مقام و منزلت اور آبرو نہیں رکھتے اور تمہارے اندر وہ خوبیاں اور صفات نہیں پائے جاتے جو تمہارے بھائی کے اندر موجود تھے تو ہم تمہارا کوئی بھلا نہیں کر سکتے۔ (1)

عباسی خلیفہ کا یہ کلام حق و صداقت پر مبنی ہے اس لئے کہ امام کا مقام و مرتبہ جیسا کہ خود خلیفہ نے اعتراف کیا ہے کسی حکومت و سلطنت کی دین نہیں ہوتا کہ جسے چاہے سونپ دے بلکہ یہ منصب و مقام خالق عظیم کے دست قدرت میں ہے اور وہی اپنے بہترین بندوں میں سے انھیں امامت کے لئے منتخب کرتا ہے جو اس کے قول پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم کے تابع ہوتے ہیں سلطنت عباسیہ نے نہ صرف امام حسن عسکریؑ بلکہ دیگر ائمہ طاہرینؑ کی بھی شان و شوکت اور عزت و منزلت کو ختم کرنا چاہا اور بڑی بے رحمی کے ساتھ اماموں سے پیش آئے اور ان کے پیروکار اور چاہنے والوں کو طرح طرح کے ظلم و ستم کا شکار بنایا تاکہ وہ ان بزرگواروں سے پھر جائیں لیکن نتیجہ برعکس رہا ان کے ایمان و اعتقاد میں اضافہ ہی ہوتا رہا اور اس طرح جعفر اپنے جھوٹے دعوائے امامت میں ناکام و نامراد رہا اور سلطنت عباسیہ سے تعاون مانگنے کے باوجود بھی وہ منصب عظیم کے دعوے میں سوائے گھاٹے اور ذلت کے اور کچھ نہ پا سکا۔

1۔ منتخب الاثر ص۴۵۹۔

https://downloadshiabooks.com/

غیبت صغریٰ

حضرت امام مہدی منتظرؑ پر اللہ کے لطف خاص و بے مثال عنایت میں سے ایک یہ ہے کہ انھیں اللہ نے بنی عباس کے ظالم و جابر حکمرانوں کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا جو آپ کا جسمانی اعتبار سے قلع قمع چاہتے تھے اللہ عزوجل نے امام کو ان ظالموں کی نگاہوں سے بالکل اسی طرح اوجھل کر دیا جس طرح ان کے جد نامدار حضرت رسول خداؐ کو کفار و مشرکین قریش کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا تھا جبکہ وہ رسول خداؐ کے قتل کے درپے تھے مگر رسول خداؐ ان کے درمیان سے ہجرت کر گئے اور انھیں خبر تک نہ ہوئی یہی صورت حال حضرت امام مہدیؑ کے ساتھ بھی پیش آئی کہ آپ بنی عباس کے درمیان سے اوجھل ہو گئے اور انھیں خبر تک نہ ہوئی۔

آنے والی بحثوں میں ہم حضرت امام مہدیؑ کی غیبت صغریٰ اور اس سے مرتبت موضوعات پر گفتگو شروع کر رہے ہیں۔

زمان غیبت

حضرت امام منتظرؑ کی غیبت صغریٰ کے آغاز کا وقت آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام حسن عسکریؑ کی رحلت ہے یعنی سنہ ۲۶۰ھ ہے۔[1] اسی زمانہ میں آپ عام لوگوں کی نظروں سے غائب ہوئے ہاں مگر صالحین اور خاص خاص مومنین سے آپ ملتے رہتے تھے

1۔ مراۃ الجنان ج ۲ ص ۱۰۷ و ۱۷۲۔ تاریخ الخمیس ج ۲ ص ۳۴۷۔ تاریخ ابن الوردی ج ۱ ص ۳۱۹۔

https://downloadshiabooks.com/

جیسا کہ ہم اس پر عنقریب گفتگو کریں گے۔

مکان غیبت

جس مقام سے آپ کی غیبت صغریٰ کا آغاز ہوا ہے وہ سامراء میں آپ کا گھر ہے جہاں آپ کے پدر بزرگوار امام حسن عسکریؑ اور جد بزرگوار امام علی نقیؑ کا مزار مقدس ہے۔

افواہیں اور بیکار کی باتیں

شیعوں پر ناروا تہمتوں اور ان کی شاندار حقیقت کو داغدار بنانے کے لئے طرح طرح سے جھوٹ اور افتراء پردازی کی جاتی رہی ہے تاکہ دنیائے عرب اور جہان اسلام میں ان کی فکری حیات متأثر ہو جائے انھیں افواہوں اور بیکار کی باتوں میں سے جسے شیعوں پر تھوپا گیا ہے یہ ہے کہ وہ قائل ہیں کہ امام مہدی منتظرؑ سرداب میں غائب ہیں لیکن کون سی سرداب اس سلسلہ میں دو مقام بھی مخالفین نے گڑھ لئے ہیں۔

بابل کا سرداب

ابن خلدون نے لکھ دیا ہے کہ شیعہ لوگوں کا گمان ہے کہ ان کا بارہواں امام یعنی محمد بن حسن عسکریؑ جسے وہ لوگ مہدی کے لقب سے یاد کرتے ہیں اپنے گھر حلہ شہر کے سرداب میں اس وقت غائب ہو گئے جب کہ انھیں حراست میں لیا گیا اور وہ آخری زمانہ میں ظہور کریں گے اور روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے شیعہ لوگ اس کلام میں در حقیقت ترمزی شریف میں وارد اس حدیث کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جو مہدیؑ کے بارے میں وارد ہوئی ہے آج بھی وہ لوگ مہدیؑ کا انتظار کر رہے ہیں اور انھیں اسی انتظار کی

https://downloadshiabooks.com/

وجہ سے " منتظرؑ " بھی کہتے ہیں اورروز نماز مغرب کے بعد اسی سرداب کے دہانہ پر آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر انکی خدمت میں ایک سواری پیش کرتے ہیں پھر مہدیؑ کو ان کے نام سے پکارتے ہیں اور ان سے ظہور کی التجا کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ستارے پوری طرح نکل آتے ہیں پھر اٹھ کر چل دیتے ہیں اور اگلے دن پر ٹال دیتے ہیں اور وہ اسی عہد و پیمان پر قائم و دائم ہیں۔[1]

ابن خلدون کا کلام جھوٹ کے پلندوں سے بھرا ہوا ہے اور اس کی گفتگو اہل بیتؑ طاہرین اور ان کے شیعوں سے بغض و کینہ پر مبنی ہے ان غلط باتوں میں سے چند یہ ہیں:

پہلا جھوٹ: اس کلام کے ذریعہ ابن خلدون نے وجود امام منتظرؑ کا انکار کردیا ہے جن کے وجود ذی جود اور ظہور پر نور پر متواتر حدیثیں پیغمبر اسلامؐ سے منقول ہیں ابن خلدون کے قول کی جناب استاد محقق، مشہور و معروف عالم علامہ محمد احمد شاکر نے ان الفاظ میں تردید کی ہے:" ابن خلدون نے وہ چیز بول دی ہے جس کا انھیں علم نہیں تھا اور وہ اس میدان میں کود پڑے ہیں جس کے وہ مرد میدان نہ تھے اور ان کے اوپر سیاست، امور حکومت، امراء و ملوک کی خدمت گزاری کا غلبہ تھا جس کے بعد انھیں وہم ہوا کہ حضرت مہدیؑ کا مسئلہ خالص شیعی عقیدہ ہے یہ ان کا وہم و خیال ہے جس کی بنیاد پر انھوں نے اپنے مشہور مقدمہ میں ایک طولانی فصل اس عنوان کے تحت قائم کردی " فصل، فاطمی اور اس کے متعلق لوگوں کی رائے "۔[2]

امام مہدیؑ کے سلسلہ میں شیعوں اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ رکھنا در حقیقت

1۔ مقدمہ ابن خلدون ص ۳۵۹۔

2۔ حاشیۂ مسند بن حنبل ج ۳، ۴۹۲ تعلیق: محمد احمد شاکر۔

https://downloadshiabooks.com/

رسالت اسلام کا اٹوٹ حصہ اور ضروریات دین میں سے ہے اس لئے جو بھی اس کا منکر ہو جائے وہ اسلام کا منکر ہے جیسا کہ بعض علماء اہل سنت نے اس کی وضاحت کر دی ہے اور آئندہ بحثوں میں ہم ان مطالب کو پیش کریں گے۔

دوسرا جھوٹ: ابن خلدون کے جھوٹوں میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اور ان کی مادر گرامی کو حلہ شہر میں گرفتار کیا گیا اور وہ گرفتاری کے بعد غائب ہو گئے یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ:

ا۔ حضرت امام مہدیؑ کی مادر گرامی ان کے پدر بزرگوار امام حسن عسکریؑ کی رحلت سے دو سال پہلے ہی وفات پا چکی تھیں۔

۲۔ کسی بھی شیعہ یا غیر شیعہ مورخ نے کہیں ذکر نہیں کیا ہے کہ سلطنت عباسیہ نے امام کو گرفتار کیا نہ حلہ میں اور نہ کسی اور جگہ لہذا ابن خلدون کا یہ کہنا کہ شیعہ لوگ حلہ جا کر فلاں فلاں عمل انجام دیتے ہیں سراسر جھوٹ اور ان کے عقیدۂ مہدویت کے خد و خال بگاڑنے کی ناکام کوشش اور سراسر افتراء پردازی ہے۔

تیسرا جھوٹ: ابن خلدون کا تیسرا جھوٹ یہ ہے کہ اس نے کہا ہے شیعہ لوگ شہر حلہ میں واقع سرداب کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک سواری پیش کرتے ہیں اور ان کو ظہور و قیام کرنے کے لئے پکارتے ہیں یہاں تک کہ ستارے پوری طرح نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسا جھوٹ ہے کہ جسے آج تک شیعوں نے نہیں سنا ہے شیعہ اس تہمت سے بری ہیں ابن خلدون جیسے بد اخلاق بلکہ تمام اخلاقی خوبیوں سے عاری شخص اس افتراء پردازی کے ذریعہ گناہوں کی موجوں میں ڈوب گیا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

سامراء کا سرداب

بہت سے سنی مورخین نے لکھ دیا ہے کہ شیعوں کا خیال ہے کہ امام منتظرؑ سامراء شہر میں واقع اپنے گھر کے سرداب میں غائب ہو گئے ہیں اور یہ بات کئی ایک نے لکھی ہے جیسے:

۱۔ سویدی

سویدی کہتا ہے کہ شیعوں کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ سنہ ۲۶۲ ھ سے سامراء کے سرداب میں غائب ہیں اور ان کے اوپر نگہبان تعینات ہیں۔[1]

۲۔ ابن تیمیہ

ابن تیمیہ کا گمان ہے کہ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدیؑ سامراء میں واقع سرداب کے اندر ہیں اور وہ وہیں سے ان کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں۔[2]

۳۔ ابن حجر

ابن حجر نے بھی اسے بیان کیا ہے اور ابن خلکان کی پیروی کرتے ہوئے شیعوں کی طرف یہ نسبت دیدی ہے شیعوں کا خیال ہے کہ وہ یعنی امام مہدیؑ، امام منتظر ہیں جو شیعوں کے نزدیک "صاحب سرداب" ہیں اور وہ آخری زمانہ میں ان کے ظہور کا سامراء کے اسی سرداب سے انتظار کر رہے ہیں جس میں وہ غائب ہوئے اور یہ سرداب ان کے باپ کے گھر میں واقع ہے جب وہ سنہ ۲۶۵ ھ میں غیبت اختیار کر رہے تھے تو ان کی ماں انھیں دیکھ رہی

1۔ سبائک الذھب ص ۷۸۔

2۔ منہاج السنہ ص ۸۱۔

https://downloadshiabooks.com/

تھیں۔

پھر ابن حجر نے اس شعر کا یہ کہتے ہوئے اضافہ کیا ہے " شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

" کیا ابھی تک وہ مدت حمل پوری نہیں ہوئی ہے کہ سرداب اس بچہ کو جنم دے جسے تم لوگوں نے اپنی جہالت کی بنیاد پر انسان سمجھ لیا ہے وائے ہو تمہاری عقلوں پر کیونکہ تم نے مرغ عنقاء (فرضی پرندہ) اور شکلیں بدلنے والے بھوت کو بھی مات دیدی ہے"۔ (1)

ایک مٹھی خاک پڑے اس شاعر کے منھ میں جس نے ان اشعار کے ذریعہ شیعیان اہل بیتؑ کی مذمت کی ہے جس کو انھوں نے عقیدہ نہیں بنایا ہے اور نہ ہی وہ اس کے قائل ہیں اس شاعر اور اس کے جیسے بہت سے گمراہوں اور منحرف لوگوں نے شیعوں پر اس طرح نہ جانے کتنی تہمتیں لگائی ہیں جس کا واقعیت سے دور دور کا کوئی رشتہ نہیں ہے یہ شیعوں پر صرف افتراء پردازی ہی نہیں ہے بلکہ ان ائمہ ھدیٰؑ سے بغض وکینہ ان پر بہتان باندھنا ہے جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے اور خدا نے ان سے ہر قسم کے رجس و عیب کو کما حقہ دور کر رکھا ہے۔

۴۔ قصیمی

عبد اللہ قصیمی نے بھی شیعوں پر ظلم اورافتراء پردازی کی ہے وہ امام مہدیؑ کے بارے میں شیعوں پر یوں افتراپردازی کرتا ہے " بدھوؤں میں سب سے بڑے بدھو اور احمقوں میں سب سے بڑے احمق وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے امامؑ کو سرداب میں غائب کر دیا ہے اور ان کے ساتھ اپنے قرآن اور مصحف کو بھی چھپا دیا ہے اور پھر ہر شب اپنے گدھوں

1۔ صواعق محرقہ ج ۲ ص ۴۸۲ و ۴۸۳۔

https://downloadshiabooks.com/

اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اس سرداب کے پاس جا کر اپنے امام کا انتظار کرتے ہیں انھیں ظہور کے لئے پکارتے ہیں جنھیں خود سرداب میں چھپایا ہے تاکہ وہ ان کے پاس آجائیں اور یہی صورتحال ان کی ہزار سال پہلے سے قائم و دائم ہے"۔ (1)

علامہ محقق جناب شیخ امینی ۔خداوند متعال ان کی قبر مطہر کو سرسبز و شاداب فرمائے۔نے ان سیاہ کلمات پر تعلیقہ لگاتے ہوئے فرمایا ہے" سرداب والا جھوٹ سب سے زیادہ گھنونا ہے، قصیمی سے پہلے بھی سنی مؤلفین نے اس جھوٹ کو لکھا ہے لیکن قصیمی نے گھوڑوں کے ساتھ گدھوں کا اضافہ کیا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ شیعوں کی ہر شب کا یہ معمول ہے اور یہ کہ شیعہ ہزار برس سے زیادہ کا عرصہ ہوا ایسا کر رہے ہیں یہ سب کہہ کر قصیمی نے بھٹی میں آگ کو مزید ہوا دی ہے جب کہ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے ہی نہیں کہ امام سرداب میں غائب ہیں اور نہ ہی شیعوں نے امام کو غائب کیا ہے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام اسی سرداب سے ظہور فرمائیں گے بلکہ ان کا عقیدہ جس کی تائید حضرات ائمہ طاہرینؑ کی روایات سے ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ مکہ معظمہ میں خانۂ کعبہ کے سامنے سے ظہور فرمائیں گے اور کسی نے بھی سرداب کی بات نہیں کہی ہے۔(2)

موضوع کی تحقیق

شہر سامراء میں حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کے روضۂ مطہر کے پہلو میں موجود سرداب کے بارے میں تھوڑی دیر گفتگو کرنا ہمارے لئے ضروری ہے اس لئے کہ یہ سرداب شیعہ معاشرہ کے نزدیک بڑی عظمت و اہمیت کا حامل ہے اور اس کے اوپر

1۔ الصراع بین الاسلام والوثنیہ ج ۱ ص ۳۷۴۔

2۔ الغدیر ج ۳ ص ۳۰۸۔

https://downloadshiabooks.com/

عباسی خلیفہ ناصر لدین اللہ کی رکھی ہوئی قدیم جالی بھی موجود ہے در حقیقت یہ مبارک سرداب تین معصوم اماموں حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ اور ان کے فرزند امام زمانہ علیہ السلام کی عبادتگاہ ہے۔

اور کوئی بھی شیعہ عالم یا مورخ اس بات کا قائل نہیں ہے کہ سرداب میں امام زمانہ علیہ السلام غائب ہیں نہ یہاں کے سرداب میں اور نہ ہی حلہ کے اور نہ ہی بغداد وغیرہ کے کسی سرداب میں لیجئے چند علماء شیعہ کے اقوال سن لیجئے کہ وہ کیا کہتے ہیں:

۱۔ محدث نوری

جناب محدث نوری طبرسی صاحب کتاب مستدرک الوسائل اپنی کتاب کشف الاستار میں فرماتے ہیں: ہم نے اس موضوع پر جتنا بھی چھان بین اور تحقیق کی کسی ایک مقام پر بھی ایسی کوئی بات نہیں ملی جسے انھوں نے ذکر کیا ہے اور نہ ہی کسی حدیث میں اصلاً سرداب کا کوئی ذکر موجود ہے۔[1]

۲۔ محقق عاملی

علامہ محقق صدر الدین عاملی فرماتے ہیں: یہ جو بہت سے علماء اہل سنت کی طرف سے ہماری طرف نسبت دی جاتی ہے کہ ہم سرداب میں امام زمانہؑ کے غائب ہونے کے قائل ہیں میں اس کا کوئی مدرک و منبع نہیں جانتا ہوں اور نہ ہی مجھے آج تک کوئی مدرک ملا ہے۔[2]

1۔ کشف الاستار ص ۲۱۲۔

2۔ المہدی ص ۱۵۵۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۔ محقق اربلی

جناب محقق اربلی فرماتے ہیں: جو لوگ امام زمانہؑ کے وجود کے قائل ہیں وہ یہ نہیں کہتے کہ آپ سرداب میں ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ آپ زندہ و سلامت ہیں مختلف مقامات پر آمد و رفت رکھتے ہیں اور دنیا بھر کی سیر کرتے ہیں۔[1]

۴۔ محقق امینی

جناب محقق امینی صاحب الغدیر کا کلام گذر چکا ہے جس میں انھوں نے اس افسانہ کی مطلقاً نفی کر دی ہے جس سے شیعوں کو متہم کیا گیا ہے کہ شیعہ لوگ امام زمانہؑ کے سرداب میں غائب ہونے کے قائل ہیں اور انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے: کاش یہ سرداب کے سلسلہ میں افتراء پردازی کرنے والے اس جھوٹ اور من گھڑت افسانہ میں متحد ہو جاتے تو کم از کم ان کے جھوٹ کا بھانڈا تو نہ پھوٹتا اور وہ ذلیل و رسوا تو نہ ہوتے اور پھر ابن بطوطہ کو اپنے سفر نامہ ص ۱۹۸ پر یہ تو نہ کہنا پڑتا کہ یہ سرداب حلہ شہر میں ہے اور قرمانی کو اخبار الدول میں نہ کہنا پڑتا کہ یہ سرداب بغداد میں ہے اور دیگر لوگوں کو یہ نہ کہنا پڑتا کہ یہ سرداب سامراء میں ہے اور ان سب کے بعد قصیمی آکر لاعلمی کا اظہار نہ کرتا اور مبہم لفظوں میں سرداب ذکر کر کے اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہ کرتا۔[2]

سرداب میں غیبت امام زمانہؑ ایک افسانہ ہے جس کا کوئی بھی شیعہ عالم ابتدائے تاریخ سے لے کر آج تک قائل نہیں ہے یہ شیعوں کے سرسخت دشمنوں اور ان سے بغض و

1۔ کشف الغمہ ج ۳ ص ۲۹۶۔

2۔ موسوعۃ الغدیر ج ۳ ص ۳۰۹۔

https://downloadshiabooks.com/

کینہ رکھنے والوں کی من گڑھت کہانی ہے۔

امامؑ کے معزز سفراء

امام زمانہ علیہ السلام نے بہت سے صالح اور نیک سیرت علماء کو اپنا سفیر اور نائب مقرر فرمایا تھا جو ان کے اور شیعوں کے درمیان واسطہ تھے انھیں کے ذریعہ شیعہ لوگ مسائل شرعیہ دریافت کرتے اور امام انھیں ان کے سوالوں کا جواب دیتے تھے اس سلسلہ میں ہم نے سابقہ بحثوں میں اشارہ کیا ہے ذیل میں ہم ان کے معزز و محترم سفراء اور نواب اربعہ کا تذکرہ کر رہے ہیں:

۱۔ عثمان بن سعید عمریؓ

امام منتظرؑ کے پہلے نائب خاص ثقہ جلیل القدر، امین اور طیب و طاہر انسان جناب عثمان بن سعید عمری تھے آپ نے امامؑ کی نیابت کا عہدہ بخوبی سنبھالا اور امامؑ اور ان کے شیعوں کے درمیان ہمزۂ وصل کی حیثیت رکھتے تھے مختصر طور پر ان کے بعض حالات ہم ذکر کر رہے ہیں۔

ائمہ طاہرینؑ کی خدمت گذاری

جناب عثمان بن سعید عمری کو ائمہ طاہرینؑ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا تو آپ اس وقت صرف گیارہ سال کے تھے مگر آپ نے ائمہ طاہرینؑ کی ضرورتوں کو ایسے وقت میں پورا کیا جب کہ اہل بیتؑ پر بڑے سخت اور شدید وقت گذر رہے تھے سلطنت عباسیہ نے خاص طور سے متوکل عباسی کے زمانہ میں بڑا سخت پہرا تھا اور کسی شیعہ کو آپ سے ملنے یا حقوق

https://downloadshiabooks.com/

شرعیہ آپ تک پہنچانے کی اجازت نہ تھی جناب عثمان بن سعید بظاہر سمن (گھی) بیچتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو عثمان بن سعید سمان کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا شیعوں کے حقوق شرعیہ ان تک پہنچتے تھے اور وہ گھی کی مشکوں میں رقوم شرعیہ رکھکر امام علی نقیؑ کے پاس اور ان کے بعد ان کے فرزند حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پہنچایا کرتے تھے اور اس طرح اقتصادی مشکلات ائمہ ھدیٰؑ سے دور ہو جاتی تھیں اور پھر ان دونوں اماموں کے بعد عثمان بن سعید سمان نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت کے فرائض انجام دئے۔

سمان کی وثاقت وامانتداری

جناب عثمان سمان بڑے پاک وپاکیزہ اور عادل وثقہ تھے جیسا کہ تمام مصادر میں ان کی وثاقت پر نص موجود ہے اور خود امام علی نقی علیہ السلام نے آپ کے ثقہ ہونے پر نص فرمائی ہے آپ کی توثیق میں وارد بعض نصوص ملاحظہ ہوں:

ا۔ احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے دسویں امام ابو الحسن ہادی علیہ السلام سے پوچھا کہ کس کے ساتھ معاملہ رکھوں کس سے مسائل دریافت کروں اور کس کی باتوں کو قبول کروں؟ تو امام علی نقیؑ نے منبع حق وصداقت جناب عثمان عمری کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

" عمری میرے ثقہ ہیں جو تمھیں پہنچائیں گے وہ میری طرف سے ہو گا اور جو کہیں گے وہ میری طرف سے کہیں گے ان کی باتوں کو سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ وہ ثقہ اور

https://downloadshiabooks.com/

امانتدار ہیں"۔[1]

اس بہترین و معطر مدح و ثنا سے پتہ چلتاہے کہ جناب عمری نے وثاقت و عدالت کا بلند ترین درجہ اور امامؑ کے نزدیک بلند مرتبہ حاصل کر لیا تھا۔

۲۔ ایک شخص نے امام حسن عسکریؑ سے عمری کے بارے میں سوال کیا تو اس سے امام حسن عسکریؑ نے فرمایا:

" عمری اور ان کے فرزند دونوں ثقہ اور معتمد ہیں وہ تمھیں جو پہنچائیں گے وہ میری طرف سے پہنچائیں گے اور جو کچھ تم سے کہیں گے وہ میری طرف سے کہیں گے ان دونوں کی باتوں کو سنو اور ان دونوں کی اطاعت کرو بیشک دونوں قابل اعتماد، ثقہ اور امانتدار ہیں"۔[2]

۳۔ امام عسکریؑ کے نزدیک ان کی عظیم المرتبت شخصیت اور قابل اعتماد اور ثقہ ہونے کے بارے میں جناب ابراہیم بن عبدہ نیشاپوری کے خط میں وارد عبارت ایک شاہد اور دلیل ہے جس میں امامؑ نے ابراہیم کو عثمان عمری کے حکم کی اطاعت اور ان کی پیروی کا حکم ان الفاظ میں دیا ہے:

" شہر سے باہر اس وقت تک نہ نکلنا جب تک کہ عمری سے ملاقات نہ کرلینا انھیں رضائے خدا حاصل ہو، کیونکہ میں ان سے راضی ہوں ان کو سلام کرنا اور ایک دوسرے سے متعارف اور آشنا ہو جانا اس لئے کہ وہ پاکیزہ امین اور پاک دامن انسان ہیں اور مجھ سے قربت

1۔ الکافی ج ۱ ص ۳۲۹ حدیث ۱ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۴۸۔ تنقیح المقال ج ۲ ص ۲۴۵۔

2۔ مراقد المعارف ج ۲ ص ۶۳۔

https://downloadshiabooks.com/

رکھتے ہیں"۔

جناب عثمان عمری کے تقویٰ وپرہیز گاری، امامؑ کے نزدیک عظیم منزلت کے حامل اور ان کے نزدیک سب سے زیادہ ثقہ و بھروسہ اور دینی معاملہ میں شدید پابندی کرنے والے تھے ان سب باتوں کی طرف مذکورہ توقیع اور اس جیسی دیگر توثیقات رہنمائی کرتی ہیں۔

امام منتظرؑ کی نیابت

جناب شیخ عمری جیسے ثقہ وامین نے امام زمانہؑ کی طرف سے مطلق نیابت اور عمومی وکالت کا شرف پایا آپ امامؑ اور ان کے شیعوں کے درمیان ہمزۂ وصل تھے امامؑ کے پاس شیعوں کے خطوط اور حقوق شرعیہ لے جاتے تھے اور اسی طرح انھوں نے وہ عظیم نیابت کا شرف حاصل کر رکھا تھا جو کسی دوسرے ثقہ شیعہ کو بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

عمری کی وفات

جناب عثمان بن سعید سمان عمری، ملائکہ الٰہی کے سایہ میں بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے اور بغداد کے رصافہ علاقہ میں اپنی آخری سکونت گاہ میں دفن ہوئے آج بھی ان کی قبر مبارک مومنین کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔

جناب شیخ طوسی فرماتے ہیں: " ہم ان کی قبر پر جایا کرتے تھے اور کھلے عام ان کی زیارت کیا کرتے تھے یہ میرے بغداد میں سنہ ۴۰۸ ھ میں وارد ہونے کی بات ہے اور یہ سلسلہ سنہ ۴۰۸ھ سے سنہ ۴۳۰ھ تک جاری رہا"۔ پھر آگے فرماتے ہیں:" رئیس ابو منصور بن محمد بن فرج نے آپ کی قبر پر ضریح بنوائی اور محلہ کے لوگ آپ کی زیارت سے متبرک و

مشرف ہوتے ہیں"۔[1]

سوگ کا اعلان

امام زمانہ علیہ السلام نے اس جلیل القدر اور عظیم شخص کی رحلت پر ان کے فرزند عالم جلیل القدر ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے پاس خط لکھ کر پرسہ دیا ہے اس خط میں وارد ہوا ہے۔ «اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ تَسْلِیْماً لِاَمْرِهِ، وَرِضاً بِقَضَائِهِ۔ عَاشَ اَبُوْکَ سَعِیْداً، وَمَاتَ حَمِیْداً، فَرَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاَلْحَقَهُ بِأَوْلِیَائِهِ وَمَوَالِیْهِ، فَلَمْ یَزَلْ مُجْتَهِداً فِیْ اَمْرِهِمْ سَاعِیاً فِی مَا یُقَرِّبُهُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِمْ، نَضَّرَاللّٰهُ وَجْهَهُ، وَاَقَالَ عَثْرَتَهُ۔

اَجْزَلَ اللّٰهُ لَکَ الثَّوَابَ، وَاَحْسَنَ لَکَ الْعَزَاءَ، وَرُزِیتَ وَرُزِیْنَا، وَاَوْحَشَکَ فِرَاقُهُ وَاَوْحَشَنَا، فَسَرَّهُ اللّٰهُ فِی مُنْقَلَبِهِ، وَکَانَ مِنْ سَعَادَتِهِ اَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ وَلَداً مِثْلَکَ یَخْلُفُهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَیَقُوْمُ مَقَامَهُ بِاَمْرِهِ، وَیَتَرَحَّمُ عَلَیْهِ، وَاَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاِنَّ الْاَنْفُسَ طَیِّبَةٌ بِمَکَانِکَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْکَ وَعِنْدَکَ، وَقَوَّاکَ وَعَضَدَکَ، وَوَفَّقَکَ وَکَانَ لَکَ وَلِیّاً وَحَافِظاً وَرَاعِیاً۔[2]

امام زمانہؑ کے ان کلمات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اپنے نائب خاص اور وکیل کی رحلت پر کس قدر غم و اندوہ ہوا ہے جو کہ ایک علمی و متقی پرہیز گار شخصیت تھی اسی طرح امام نے ان کے فرزند محمد بن عثمان عمری جو جملہ امور میں اپنے باپ کی شبیہ تھے بھرپور وثاقت کا اعلان کیا ہے کیونکہ ان میں بھی تمام اعلیٰ مثالیں اور بلند صفتیں موجود تھیں۔

1۔ مراقد المعارف ج ۲ ص ۶۳۔

2۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ محمد بن عثمان عمری

جناب محمد بن عثمان نے اپنے باپ عثمان بن سعید کی رحلت کے بعد امام زمانہؑ کی نیابت کا شرف حاصل کیا آپ ثقہ شیعوں میں سے تھے اور علم و تقویٰ وغیرہ میں صف اول کے بزرگان شیعہ میں شمار ہوتے تھے اور اپنے باپ کی طرح تمام امور میں ثقہ تھے آپ کے دست مبارک سے شیعوں کے حقوق شرعیہ اور مسائل امامؑ تک پہنچتے تھے اور آپ بڑی امانت داری سے امامؑ اور شیعوں کے درمیان نیابت کے فرائض انجام دیتے تھے اور شیعوں کے مسائل کے جوابات ان تک پہنچاتے تھے ہم ان کے بعض حالات زندگی اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں:

محمد کی وثاقت وعدالت

محمد عمری کی سوانح حیات لکھنے والے تمام علماء رجال نے بالاتفاق آپ کو ثقہ وعادل بتلایا ہے اور آپ کو بڑی عظیم منزلت اور شیعوں کے نزدیک بہت بڑا مرتبہ حاصل تھا آپ کی عظمت و فخر ومباہات کے لئے یہی کہہ دینا کافی ہے کہ آپ اپنے باپ کی حیات میں ہی امام زمانہؑ کی نیابت کا شرف حاصل کر چکے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد بھی امامؑ کے نائب خاص رہے۔[1]

آپ کی عظمت و عظیم المرتبت شخصیت کے لئے امام مہدیؑ کی طرف سے یہ توقیع صادر ہوئی ہے:

1۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

" اور محمد بن عثمان عمری خدا ان سے اور ان سے قبل ان کے باپ سے راضی رہے کہ وہ میرے ثقہ ہیں اور ان کی تحریر میری تحریر ہے "[1]

امام حسن عسکریؑ سے عثمان عمری کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا:

"عمری اور ان کے فرزند دونوں میرے ثقہ اور معتمد ہیں لہذا جو کچھ ان دونوں نے تمھیں پہنچایا ہے وہ میری طرف سے پہنچایا ہے اور جو کچھ انھوں نے کہا ہے وہ میری طرف سے کہا ہے ان دونوں کی باتوں کو سنو اور عمل کرو اس لئے کہ وہ میرے ثقہ، معتمد اور امانتدار ہیں"۔[2]

محمد عمری کی امامؑ کے نزدیک عظمت ہی تو تھی کہ امام منتظرؑ نے محمد بن ابراہیم ابن مہزیار اہوازی کے پاس خط میں محمد عمری کے حق میں فرمایا:" محمد اپنے باپ عثمان۔ خدا ان سے راضی رہے اور انھیں راضی رکھے اور ان کے چہرہ کو سرسبز و شاداب بنائے رکھے۔ ہمارے ثقہ ہیں اور اپنے باپ کی طرح ہمارے نزدیک حیثیت رکھتے ہیں اور انھیں کی طرح کام انجام دیتے ہیں اور وہ ہمارے حکم سے ہی تمھیں حکم دیتے ہیں اور ہمارے دستور کے مطابق عمل پیرا ہیں خدا انھیں اپنی سرپرستی میں رکھے ان کی باتوں پر عمل پیرا رہو"۔[3]

خانۂ خدا میں حجت خدا کا دیدار

محمد بن عثمان عمری بیت اللہ الحرام کا حج کرنے کے لئے نکلے اور وہاں امام زمانہؑ کی

1۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۴۹۔

2 ۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۴۸۔

3 ۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے امامؑ کو مستجار کے پاس حجاب کعبہ سے لپٹا ہوا دیکھا امامؑ کہہ رہے تھے:

" خدایا میرے ذریعہ تو اپنے دشمنوں سے انتقام لے، خدایا تو نے مجھ سے وعدہ کیا اسے پورا کر دے "۔[1]

محمد روایت کرتے ہیں کہ امام زمانہؑ ہر سال حج کو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں: خدا کی قسم! اس امر کے مالک امام زمانہؑ ہر سال حج کے موسم میں لوگوں کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور لوگ انھیں دیکھتے ہیں لیکن انھیں پہچان نہیں پاتے۔[2]

محمد عمری کی تالیفات

جناب محمد بن عثمان عمری نے فقہ و حدیث میں امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ اور امام زمانہؑ سے اور اپنے باپ سے سنی حدیثوں پر مشتمل کتابیں تالیف کی ہیں جن کو ان کے والد بزرگوار نے امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ سے سنا اور نقل کیا ہے، ام کلثوم بنت ابی جعفر نے ذکر کیا ہے کہ ان کی کتابیں ابو القاسم حسین بن روح تک پہونچیں۔[3]

امام زمانہؑ کی نیابت

جناب محمد بن عثمان عمری کو امام زمانہؑ کی نیابت مطلقہ اور وکالت عامہ کا شرف ۵۰

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۵۱۔

2۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۵۰۔

3۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۵۰۔

https://downloadshiabooks.com/

سال تک حاصل رہا شیعہ حضرات حقوق شرعیہ کو محمد عمری تک پہنچاتے تھے تاکہ وہ اسے امام تک پہنچادیں اور اسی طرح مسائل شرعیہ بھی ان کے پاس بھیجتے تھے اور امامؑ ان کے جوابات محمد عمری کے ذریعہ شیعوں تک پہنچاتے تھے۔[1]

محمد عمری کی وفات

جناب ابو جعفر محمد بن عثمان عمری بڑے متقی و پرہیز گار اور بڑے ایماندار شخص تھے جونہی انھیں احساس ہوا کہ اللہ کی ملاقات کے دن قریب ہیں تو انھوں نے اپنی قبر کھدوائی روزآنہ اس میں اتر کر ایک جزء قرآن پڑھا کرتے تھے اسی طرح انھوں نے ایک تختی بنوائی تھی جس پر قرآن مجید کی چند آیتیں اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء گرامی کندہ کروائے تھے اور وصیت کر رکھی تھی کہ اس تختی کو ان کے ساتھ دفن کیا جائے ابھی کچھ عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ بیماریوں نے انھیں اپنا شکار بنالیا دن بدن نقاہت بڑھتی گئی یہاں تک کہ روح پر فتوح بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئی یہ وہ روح تھی جو اپنے دور میں ایماندار روحوں میں سب سے زیادہ بلند تھی آپ کی وفات ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۳۰۵ھ میں واقع ہوئی۔

۳۔ حسین بن روح نوبختیؒ

جناب حسین بن روح زمانۂ غیبت صغریٰ میں امام مہدیؑ کے تیسرے نائب خاص تھے بڑے ہی متقی پرہیز گار اور دیندار و صالح انسان تھے اور علم و عقل کی بھاری مقدار کے حامل تھے اور عوام و خواص میں محترم و معزز تھے انھیں امام زمانؑ کی عمومی نیابت کے لئے

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۵۲۔

https://downloadshiabooks.com/

جناب محمد بن عثمان نے بھی پیش کیا تھا جب محمد عمری بیمار ہوئے اور بزرگان و اشراف شیعہ ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو کسی نے پوچھا اگر خدانخواستہ کوئی مصیبت آئی اور آپ کو کچھ ہو گیا تو آپ کی جگہ پر کون ہو گا؟

جناب محمد عمری نے کہا: یہ ابو القاسم حسین بن روح بن ابی بحر نوبختی میرے قائم مقام ہیں اور تمہارے اور امام زمانہؑ کے درمیان یہی سفیر اور امامؑ کے وکیل، ثقہ و امین ہیں ان کی طرف اپنے جملہ امور میں رجوع کرنا اور اپنی مشکلات کو ان کے سامنے پیش کرنا مجھے اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے اور اب میں نے پیغام پہنچادیا اور اپنی ذمہ داری نبھادی ہے۔ (1)

دشمن سے مناظرہ

جناب حسین بن روح اور مخالف حق کے درمیان ایک مناظرہ ہوا ہے جس سے آپ کی علمی قدرت و توانائی اور وسیع معلومات کا اندازہ ہوتا ہے ایک روز ایک دشمن کہنے لگا: میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں؟ تو جناب حسین بن روح نے کہا: جو دل چاہے پوچھ لے۔ اس نے کہا: یہ بتلائیں کہ کیا امام حسینؑ ولی خدا تھے؟ جناب حسین بن روح نے فوراً فرمایا کہ ہاں۔ اس شخص نے کہا: کیا یہ ممکن ہے کہ خدا اپنے ولی پر اپنے دشمن کو مسلط کر دے؟ حسین بن روح نے اسے اس طرح جواب مرحمت فرمایا:

”میں جو کہہ رہا ہوں اس کو سمجھنے کی کوشش کر اور یاد رکھ کہ اللہ عزوجل روبرو ہو کر لوگوں سے مخاطب نہیں ہوتا اور بلاواسطہ ان سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہ لوگوں کے پاس انھیں کی جنس اور صنف کے بشر کو رسول بنا کر بھیجتا ہے اور اگر وہ ان کی شکل و صورت

1۔ منتخب الاثر ص ۳۹۷۔

https://downloadshiabooks.com/

اور سنخ کا رسول نہ بھیجتا تو وہ اس کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے اور اس کی باتوں کو نہ سنتے لہذا جب وہ بشر کی شکل و صورت میں انھیں کی جنس و صنف کے رسول آئے جو کھانا کھاتے بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ تم ہمارے ہی جیسے ہو ہم تمہاری باتوں کو نہیں سنیں گے مگر یہ کہ کوئی ایسی بات اور معجزہ دکھاؤ جس کے مانند ہم لانے سے عاجز ہوں تا کہ ہمیں پتہ چلے کہ تمھیں ان چیزوں سے مختص کیا گیا ہے جس کی ہم میں قدرت و استعداد نہیں پائی جاتی تو اللہ نے ان کو معجزات عطا فرمائے جس سے مخلوقات عاجز ہیں کوئی ان میں سے ڈرانے دھمکانے اور عذر و معذرت کے تمام بہانے ختم کر دینے کے بعد طوفان لایا جس کے نتیجہ میں سارے مغرور و سرکش غرق ہو گئے۔

اور کوئی ان میں سے آگ میں ڈال دیا گیا اور آگ ان کے لئے گلزار ہو گئی اور ان میں کسی کے لئے دریا میں راستہ بنا دیا گیا اور پتھر سے چشمے جاری کر دئے گئے خشک عصا کو ایسا اژدھا بنا دیا کہ ان کے بنائے ہوئے سانپوں کو نگل گیا اور ان میں سے کسی نے مبروصوں کو شفاعطا کی بحکم پروردگار مردوں کو زندہ کیا اوراپنے گھروں میں ذخیرہ کر کے کیا کھاتے ہیں اور کیا چھپا کر رکھتے ہیں ان سب کی خبر دی اور ان میں سے کسی کے لئے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور چوپاؤں جیسے اونٹ بھیڑیا وغیرہ نے اس سے بات کی جب انبیاء اس طرح کے معجزات لائے اور ان کی قومیں اس کے مانند لانے سے عاجز رہیں تو اللہ کی مصلحت اور بندوں پر لطف اور حکمت کا تقاضا یہ ہوا کہ کبھی تو وہ انبیاء ان معجزات کے ساتھ غالب رہے اور کبھی مغلوب واقع ہوئے کبھی وہ فتح یاب تو کبھی مقہور و مجبور واقع ہوئے اور اگر اللہ انھیں ہر حال میں غالب و فاتح قرار دیتا اور انھیں بلاؤں میں مبتلا اور مراحل امتحان سے نہ گزارتا تو لوگ خدا کو چھوڑ کر انھیں کو خدا مان لیتے اور خدا جانتا تھا کہ وہ مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کریں گے لیکن پھر بھی اس نے انبیاء کے حالات عام لوگوں جیسے قرار دئے تا کہ وہ مصیبتوں اور بلاؤں میں

https://downloadshiabooks.com/

صابر اور عافیت و خوشحالی میں شاکر رہیں اور ہر حال میں متواضع و منکسر المزاج رہیں متکبر و گھمنڈی نہ بن جائیں اور لوگوں کو بھی علم ہو جائے کہ ان انبیاء و مرسلین کا بھی کوئی خدا ہے جو ان کا خالق اور ان کے امور کا مدبر ہے تاکہ لوگ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے رسولوں کی اطاعت کریں اور اللہ کی حجت غالب رہے ان لوگوں کے اوپر جو انبیاء و مرسلین کی شان میں حد سے گذر جاتے ہیں اور ان کے لئے ربوبیت و الوہیت کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں یا پھر جو کچھ انبیاء و مرسلین لے کر آتے ہیں اس کی مخالفت پر اتر آتے ہیں اور اس کا انکار کر دیتے ہیں اور یہ سب اس لئے ہے تاکہ جو ہلاک ہونا ہی چاہے وہ علم و آگہی کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ و پائندہ رہنا چاہتا ہے وہ علم و آگہی کے ساتھ زندہ و پائندہ رہے''۔

یہ مناظرہ جناب حسین بن روح کی علمی قدرت اور حسن انداز مناظرہ پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ انھوں نے دشمن کی رائے کو دلیلیں قائم کر کے سرے سے ہی اکھاڑ کر پھینک دیا ایک جملہ بھی اس بڑبڑ کرنے والے کو بولنے کا موقع نہ دیا اور وہ عاجز و ششدر رہ گیا جناب محمد بن ابراہیم بن اسحاق اس بزم میں حاضر تھے وہ بھی جناب حسین بن روح کے متین کلام سے حیران و ششدر رہ گئے دوسرے دن حاضر ہو کر حسین بن روح سے پوچھا کہ یہ جو آپ نے دشمن کے کلام کو بہترین دلیل کے ساتھ سرے سے باطل کر دیا تھا یہ آپ کی اپنی طبیعت کی پیداوار تھی یا اسے آپ نے ائمہ طاہرینؑ سے اخذ کیا ہے؟

بزم میں جب سب اپنی جگہ مستقر ہو گئے تو جناب حسین بن روح ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے محمد بن ابراہیم! اگر میں آسمان سے زمین پر آ رہا ہوں تو فضا سے ہی مجھے کوئی پرندہ اچک لے یا مجھے ہوا کہیں دور کسی وادی میں پھینک دے تو یہ میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں دین خدا میں اپنی رائے استعمال کروں اور اپنی طرف سے کچھ بولوں بلکہ یہ سب '' اصل '' یعنی امام معصوم کی طرف سے ہے اور حجت خدا سے سنی ہوئی باتیں ہیں اللہ کا

https://downloadshiabooks.com/

درود و سلام ہو ان کے اوپر۔[1]

ابن روح کی پائیداری

جناب حسین بن روح بڑے قوی ارادہ اور حق کے سلسلہ میں بہت سخت تھے ابو سہل نو بختی کہتے ہیں: اگر حضرت مہدیؑ ان کے دامن میں چھپے ہوئے ہوتے اور انھیں قینچیوں سے کاٹا جاتا تب بھی وہ دامن ہٹا کر امامؑ کو ظاہر نہ کرتے۔[2]

تقیہ کی خاطر

جناب حسین بن روح تقیہ کو فوقیت دیتے تھے کیونکہ آپ کے اردگرد دشمنان اہل بیتؑ اور ان کے بغض و کینہ کا حصار تھا مورخین نے لکھا ہے کہ ایک روز آپ کے ایک دربان نے معاویہ پر لعن طعن اور سب و شتم کیا تو آپ نے اسے اس کے کام سے معزول کر دیا اور وہ دربان بہت سے با اثر و رسوخ طبقات کے لوگوں کو وسیلہ بنا کر دوبارہ بحال ہونا چاہتا تھا لیکن آپ نے کسی کی نہیں سنی اور اسے دوبارہ کام پر نہیں لگایا۔[3]

علی بن بابویہ قمی کے ہمراہ

جناب علامہ علی بن حسین بن بابویہ قمی نے جناب حسین بن روح کے پاس خط لکھکر ان سے گذارش کی کہ امام زمانہؑ سے کہہ دیں کہ وہ میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے

1۔ منتخب الاثر ۴۹۱ تا ۴۹۳۔ غیبت طوسی ۳۹۱۔

2۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۵۹۔ مراقد المعارف ج ۱ ص ۲۵۔

3۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۵۷۔

https://downloadshiabooks.com/

فقیہ اولاد میری چچازاد بیوی سے عطا فرمائے جناب حسین بن روح نے امامؑ تک ان کا پیغام پہنچایا تو جواب آیا:

" انھیں اس زوجہ سے اولاد نہیں ملے گی لیکن عنقریب وہ ایسی کنیز کے مالک ہوں گے جس سے ان کے یہاں دو فقیہ بیٹے پیدا ہوں گے"۔

ابھی چند دن بھی نہ گذرے تھے کہ دیلم کی ایک کنیز آپ کی ملکیت میں آئی جس سے اللہ نے آپ کو تین بیٹے بنام محمد، حسن، حسین عطا کئے محمد اور حسین اعلام فقہاء اور جلیل القدر علماء میں سے قرار پائے اور وہ دونوں بلا کا حافظہ رکھنے والے تھے اور لوگ ان دونوں کے سریع الحفظ ہونے سے تعجب کرتے تھے یہ حضرت امام مہدیؑ کی دعاؤں کی برکت سے ہوا اور بیچ والے فرزند حسن نے زہد و پارسائی اور عبادت کی طرف دھیان دیا اور گوشہ نشینی کو ترجیح دی۔[1]

ابن روح کی وفات

جناب حسین بن روح ۲۱ یا ۲۲ سال تک امام زمانہؑ کے نائب خاص رہے آپ شیعوں کے لاثانی مرجع، امین واسطہ تھے آپ شیعوں کے مسائل اور حقوق شرعیہ امام تک پہنچاتے تھے وہ مریض ہوئے اور کئی دن تک مریض رہے یہاں تک کہ موت واقع ہوگئی اور آپ سنہ ۳۲۶ھ کو بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے تجہیز و تکفین کے بعد آپ کا جنازہ بڑی شان و شوکت سے اٹھا اور اپنے آخری مسکن میں مدفون ہوئے آپ کا مزار شریف بغداد شہر کے شورجہ بازار میں واقع ہے جو بغداد کا بڑا اہم اور مرکزی تجارتی سنٹر ہے برکت حاصل کرنے کے لئے

1۔ غیبت شیخ طوسی ص ۱۸۸۔

https://downloadshiabooks.com/

لوگوں کا ہجوم آپ کی قبر مطہر پر آتا رہتا ہے۔

۴۔ علی بن محمد سمری

جناب علی بن محمد سمری بڑے متقی و پرہیز گار اور صاحب ایمان شخصیات میں سے ایک تھے آپ کی عظمت و بزرگی شان کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے زمانہ میں بزرگ اور نیک علماء شیعہ کے ہوتے ہوئے بھی امام زمانہؑ کی طرف سے آپ ہی امام کے نائب خاص قرار پائے اور آپ امام کے محترم نواب خاص میں آخری نائب و سفیر تھے اور آپ کی وفات کے ساتھ ہی غیبت کبریٰ شروع ہو گئی اور نیابت عامہ اور مرجعیت عظمیٰ کا سلسلہ بزرگ فقہاء کے ذریعہ شروع ہو گیا۔

راویان حدیث کہتے ہیں کہ علی بن محمد سمری کی وفات سے پہلے لوگوں کے نام امام منتظرؑ کا ایک خط موصول ہوا جس کا مضمون یہ تھا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

''یَاعَلِيَّ بۡنَ مُحَمَّدٍ السَّمری، أَعۡظَمَ اللّٰہُ أَجۡرَاِخۡوَانِکَ فِیۡکَ. فَأَنۡتَ مَیّتٌ مَابَیۡنَکَ وَبَیۡنَ سِتَّةِ أَیَّامٍ . فَأَجۡمَعۡ أَمۡرَکَ وَلا توصِ اِلیٰ أَحَدٍ فَیَقُوۡمَ مَقَامَکَ بَعۡدَ وَفَاتِکَ . فَقَدۡ وَقَعَتِ الۡغَیۡبَةُ التَّامَّةُ. فَلا ظُهُوۡرَ اِلاَّ بَعۡدَ اِذۡنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ذِکۡرُہٗ. وَذٰلِکَ بَعۡدَ طُوۡلِ الۡأَمَدِ، وَقَسۡوَةِ الۡقُلُوۡبِ. وَامۡتِلاءِ الۡاَرۡضِ جوراً. وَسَیَأۡتِيۡ عَلیٰ شِیۡعَتِيۡ مَنۡ یَدَّعِي الۡمُشَاهَدَةَ أَلافَمَنِ ادَّعَی الۡمُشَاهَدَةَ قَبۡلَ خُرُوۡجِ السُّفۡیَانِي وَالصَّیۡحَةِ فَهُوَ کَذَّابٌ مُفۡتَرٍ. وَلا حَوۡلَ وَلا قُوَّةَ اِلاَّبِاللّٰہِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِیۡمِ''[1]

1۔ معجم رجال الحدیث ج ۱۲ ص ۱۷۰/۱۷۱۔

https://downloadshiabooks.com/

اس خط کا مضمون ایک اہم مسئلہ کا پتہ دیتا ہے کہ جو بھی غیبت کبریٰ میں امامؑ کے دیدار و مشاہدہ کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہے جب کہ اس کے تواتر کے ساتھ نقل ہونے کی بنا پر یہ مسلم اور قطعی بات ہے کہ بہت سے شیعہ بزرگ اور نیک علماء اور صلحاء نے امامؑ سے ملاقات کی ہے اور ان کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں لہذا اس کلام کی متعدد تاویلیں پیش کی گئی ہیں جس میں سب سے بہتر تاویل یہ ہے کہ جو شخص زمانۂ غیبت کبریٰ میں آپ سے ملاقات اور مشاہدہ کے ساتھ نیابت اور سفارت کا دعویٰ کرے جیسا کہ زمانۂ غیبت صغریٰ میں امامؑ کے سفیر ہوا کرتے تھے تو وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہے اور میرے خیال سے یہ توجیہ بہترین توجیہ ہے۔

علی سمری کی وفات

جناب علی بن سمری کو بیماریاں گھیر لیتی ہیں شیعہ صالحین آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں آپ کے بعد آپ کا وصی و جانشین کون ہے ؟ تو علی بن محمد سمری نے جواب میں فرمایا: یہ امر اللہ سے مخصوص ہے اور وہی اپنے امر کو انتہاء تک پہونچانے والا ہے اور پھر آپ جوار الٰہی کی طرف کوچ کر گئے آپ کی وفات ۱۵ شعبان سنہ ۳۲۸ھ کو ہوئی۔[1]

ولایت فقیہ

امامؑ زمانہ علیہ السلام نے شیعہ فقہاء عظام کو اپنا وکیل و نائب مقرر فرمایا ہے جس طرح بقیہ ائمہ طاہرینؑ کی طرف سے شیعہ فقہاء نائب ہوا کرتے تھے اور ائمہ طاہرینؑ شیعوں

1۔ غیبت شیخ طوسی ص ۳۹۴و۳۹۵۔

https://downloadshiabooks.com/

کو بنی عباس کے دور حکومت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا کرتے تھے کیونکہ عباسی حکام ائمہ طاہرینؑ سے مسلسل برسرپیکار تھے اور ائمہؑ کی طرف رجوع کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوا کرتی تھی لہٰذا شیعہ لوگ انھیں فقہاء سے احکام شریعت اخذ کرتے تھے جیسا کہ مقبولہ عمر بن حنظلہ میں وارد ہوا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے دو ایسے اشخاص کے بارے میں سوال کیا جن کے درمیان کسی میراث یا قرض کے بارے میں اختلاف ہو جائے اور وہ دونوں سلطان کے پاس یا اس کے قاضیوں کے پاس مراجعہ کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ تو امام صادقؑ نے فرمایا:

"جو شخص حق و باطل میں ان کی طرف رجوع کرے اس نے طاغوت سے فیصلہ چاہا ہے اور جو بھی وہ فیصلہ سنائے وہ سود اور حرام ہو گا چاہے اس کا حق اور مسلم حصہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے فیصلہ سے اپنا حق حاصل کیا ہے اور اللہ نے حکم دیا ہے کہ طاغوت کا انکار کرو۔ ارشاد ہوتا ہے (وہ چاہتے ہیں کہ طاغوت کی طرف رجوع کر کے اس سے فیصلہ کروائیں جب کہ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت سے انکار کریں)۔ [1]

میں نے عرض کیا: پھر وہ دونوں کیا کریں؟

امامؑ نے فرمایا: وہ دیکھیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری حدیثوں کا راوی ہے ہمارے بیان کردہ حلال و حرام سے آشنا ہے ہمارے احکام کا علم و عرفان رکھتا ہے جس میں یہ صفات ہوں اس کو اپنا حَکَم بنائیں اور اس کے فیصلہ پر راضی رہیں اس لئے کہ میں نے اسے تمہارے اوپر حَکَم قرار دیا ہے لہٰذا اگر وہ ہمارے احکام کے مطابق فیصلہ کرے اور اس سے وہ قبول نہ کیا جائے تو سمجھ لو کہ حکم خدا کو سبک سمجھا گیا ہے اور ہماری تردید و مخالفت کی گئی ہے

1۔ سورہ نساء آیت ۶۰۔

https://downloadshiabooks.com/

اور ہماری تردید کرنے والا اللہ کی تردید کرنے والا ہے اور تردید الٰہی شرک باللہ کی حد میں داخل ہے"۔ (1)

امام زمانہؑ نے فقیہ کو ولایت عامہ عطا کی ہے اور مختلف سماجی امور و مسائل میں انھیں مسلمانوں کا مرجع اور حاکم مقرر فرمایا ہے اور اسی طرح حدیث مقبولہ یا مشہورۂ ابن خدیجہ بھی ہے جس میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے: "خبردار تم میں سے کوئی اہل ظلم وجور کے پاس اپنا مقدمہ لے کر نہ جائے بلکہ تمھیں چاہئے کہ خود اپنے درمیان ایسے شخص کو جو ہمارے فیصلوں سے واقف ہے اسے تلاش کرو اور اسے اپنے درمیان قاضی قرار دو کہ میں نے اسے قاضی و حَکَم قرار دیا ہے پس تم لوگ اس کے پاس فیصلہ لینے کے لئے جاؤ"۔ (2)

امام جعفر صادقؑ نے عادل فقیہ کو عام حاکم اور مسلمانوں کا مرجع قرار دیا ہے ان دونوں روایتوں کے مانند جناب شیخ مفید کے نام حضرت امام زمانہؑ کی توقیع بھی صادر ہوئی ہے جس میں آیا ہے کہ " پیش آنے والے واقعات و مسائل میں ہماری حدیثیں روایت کرنے والوں کی طرف رجوع کرو کہ وہ تمہارے اوپر میری طرف سے حجت ہیں اور میں تم سب کے اوپر اللہ کی حجت ہوں"۔

اس حدیث میں حضرت امام منتظرؑ نے فقہاء کو اپنا نائب قرار دیا ہے اور شیعوں کو حکم دیا ہے کہ انھیں کی طرف رجوع کریں اور اپنے تمام دینی معاملات میں انھیں کی تقلید و پیروی کریں۔

1۔ وسائل الشیعہ کتاب قضاج ۲۷ ص ۱۳۶/۱۳۷۔

2۔ وسائل الشیعہ کتاب قضاج ۲۷ ص ۱۴/۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

لیکن جو شخص زمانۂ غیبت امام زمانہؑ میں تمام مسلمانوں کی مرجعیت عامہ کا مسؤل و ذمہ دار ہوتا ہے اس کے اندر ضروری ہے کہ ذیل کے شروط موجود ہوں:

۱۔ بالغ ہو۔

۲۔ عاقل ہو۔

۳۔ عادل ہو۔

۴۔ مرد ہو۔

۵۔ مجتہد ہو۔

۶۔ آزاد ہو (ایک قول کے مطابق)۔(1)

فقیہ کی ذمہ داریاں

جو فقیہ امامؑ کی طرف سے نیابت عامہ کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہے وہ ذیل کے چند امور کا ذمہ دار ہے:

۱۔ عالم اسلام کے تمام گروہوں اور فرقوں کا خیال رکھے اور ان کے حالات سے باخبر رہے اور جب دشمن حملہ آور ہوں یا کافر ان پر یورش کریں تو وہ ان سب کا دفاع کرے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا ہے کہ جب لیبیا پر اٹلی والوں نے حملہ کیا تو نجف اشرف کی مرجعیت عامہ نے لیبیوں کا ساتھ دیا اور اسی طرح فلسطینیوں پر جب یہودی صہیونیوں نے

1۔ عروۃ الوثقیٰ ج ا ص ۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

اٹیک کیا تو فلسطینیوں کے ہمراہ نجف اشرف کی مرجعیت عامہ تھی۔

۲۔ حوزات علمیہ کے فلاح وبہبود پر اموال خرچ کرنا اوران کی اقتصادی، علمی اور سماجی تمام امور کی خبر گیری کرنا۔

۳۔ فقراء ومساکین اور تباہ حال اور محروم لوگوں کے اوپر اموال صرف کرنا۔

یہ فقہاء کی وہ بعض ذمہ داریاں ہیں جنھیں امام زمانہؑ نے عالم اسلام کے مراجع کے کاندھوں پر رکھی ہے اور اس مقام پر اور بھی بہت سی اہم بحثیں ہیں جنھیں فقہاء اور اسلامی سیاست کی بحثوں کو رقم کرنے والے بزرگان نے ذکر فرمایا ہے لیکن ان کے تذکرے کا یہ مقام نہیں ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

غیبت کبریٰ

جناب علی بن محمد سمری رضوان اللہ علیہ کے سنہ ۳۲۸ھ میں بارگاہ خداوندی میں منتقل ہو جانے کے بعد غیبت کبریٰ کا آغاز ہو گیا اور مراجع عظام وفقہاء ذوی الاحترام نے امام زمانہؑ کی نیابت عامہ اور مرجعیت کی ذمہ داری سنبھال لی سنہ ۳۲۸ھ ہی میں امام زمانہؑ نے کئی خطوط بھیجے اور بہت سے خاص خاص شیعوں اور بزرگوں سے ملاقات کی ہیں جیسے جید عالم دین جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ کے پاس امامؑ کے تین خطوط پہنچے سابقہ بحثوں میں ہم نے ان میں سے دو کا تذکرہ کر دیا ہے اور اسی طرح تواتر کے ساتھ چند صالح و پارسا مومنین سے آپ کی ملاقات تواتر سے ثابت ہے جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

دجال صفت لوگ

حق سے منحرف اور منافق لوگوں نے امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت کا دعویٰ کیا ہے اور یہ اس لئے کہ انھیں امام کے مخلص سفیروں سے یا حسد تھا یا مال امام اور رقوم شرعیہ کو ہضم کرنا چاہتے تھے ہم بعض کا تذکرہ کر رہے ہیں:

ا۔ ابن ہلال کرخی

یہ شخص امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھا امام عسکریؑ کی شہادت کے بعد اور جناب محمد بن عثمان کے امام کی نیابت سنبھالنے کے بعد ان سے حسد کرنے لگا حسد ایک

https://downloadshiabooks.com/

خبیث بیماری ہے جس نے اچھے اچھوں کو بڑے بڑے فتنوں میں مبتلا کر دیا ہے پس کرخی نے محمد بن عثمان کی نیابت کو قبول نہیں کیا بلکہ مخالفت پر اتر آیا شیعوں نے اس سے کہا: کیا تم محمد بن عثمان کی نیابت کو قبول نہیں کرتے اور ان کی طرف رجوع نہیں کروگے آخر ان پر خود امام زمانہؑ جو کہ واجب الاطاعۃ ہیں نے نص فرمائی ہے اور انھیں اپنا نائب خاص مقرر فرمایا ہے۔

کرخی نے کہا: میں نے تو انھیں محمد بن عثمان کو اپنا وکیل اور نائب معین کرتے ہوئے نہیں سنا ہے ہاں میں ان کے والد کی نیابت کا منکر نہیں ہوں، تو لوگوں نے کہا: آپ کے علاوہ لوگوں نے تو سنا ہے ؟ تو کرخی نے کہا: تم جانو اور سننے والے جانیں۔

پھر اس کے بعد کرخی سے بہت سی ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جو اس کے دین سے خروج وارتداد کا سبب ہیں اور اس نے بہت سے ضروریات اسلامی کا بھی انکار کر دیا اور مرتد و بے دین ہو گیا۔

برائت کا اعلان

کرخی کے منکرات اور برائیاں پھیل گئیں تو امام زمانہؑ کی طرف سے اس کے اوپر لعن اور اس سے برائت کرنے کی توقیع صادر ہوئی ایک توقیع جو کہ امام زمان نے عمری کے نام تحریر فرمائی ہے اس میں وارد ہوا ہے:

” ہم ابن ہلال کرخی سے برائت کا اعلان کرتے ہیں خدا اس پر رحمت نازل نہ فرمائے اور اس کے اوپر بھی جو اس سے بیزاری و برائت نہ کرے۔ آپ اسحاق۔ اللہ انھیں بخیر و عافیت رکھے۔ اور ان کے اہل خانہ کو اس فاجر کے ان حالات سے مطلع کر دو جن سے

https://downloadshiabooks.com/

میں نے آپ کو آگاہ کیا ہے اور جس نے بھی تم سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے یا کرے گا اسے بھی واقف کردو"۔[1]

۲۔ حسن شریعی

حسن شریعی ایک بہت بڑا جھوٹا اور دجال دھوکہ باز شخص گذرا ہے یہ شخص امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھا لیکن دین سے پھر گیا اور اپنے لئے بہت بڑے منصب کا مدعی ہو گیا اس نے امام منتظرؑ کی نیابت کا دعویٰ کردیا حالانکہ اللہ نے اسے اس منصب کے لئے نہیں چنا تھا اس شخص نے ائمہ طاہرینؑ کی طرف ایسی ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو ان بزرگواروں کی شان سے بہت بالاتر ہے جس کے نتیجہ میں شیعوں نے اس سے بیزاری اور برائت کا اعلان کیا اور اس پر لعنت و برائت کے حوالہ سے امام زمانہؑ کی طرف سے توقیع بھی صادر ہوئی۔[2]

۳۔ ابن منصور حلاج

حسین بن منصور حلاج، بڑا جھوٹا، گمراہ کرنے والا، حق سے منحرف اور امام زمانہؑ کی نیابت کا مدعی تھا اور بزرگان شیعہ کے پاس اسی عنوان سے خطوط لکھتا تھا اس نے عالم فاضل جناب ابو سہل نوبختی کے پاس خط لکھا اور ان سے چاہا کہ اس کے ساتھ ہو جائیں اور اس کے لئے منھ مانگی رقم دینے کا وعدہ کیا جناب نوبختی نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جو جوان لڑکیوں کو بہت چاہتا ہے اور ان سے ہمبستری کا مشتاق رہتا ہے لیکن بڑھاپے نے مجھے ان سے

1۔ رجال کشی ۴۵۰۔ غیبت طوسی ۳۵۳۔ معجم رجال الحدیث ۳ ص ۱۵۱۔
2۔ غیبت طوسی ۳۹۷۔ معجم رجال الحدیث ۶ ص ۱۷۸۔

https://downloadshiabooks.com/

دور کر دیا ہے اور مجھے ہر جمعہ کو اپنی داڑھی میں خضاب لگانے کی ضرورت پڑتی ہے جس کے لئے بڑی زحمتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تم مجھے خضاب کی زحمتوں سے بچا لو اور میری داڑھی کو کالی کر دو اگر تم یہ دونوں کام کر سکتے تو میں تمہارا بھرپور مطیع ہو جاؤں گا تمہارے دعوے کی تصدیق کروں گا بلکہ تمہارا سب سے بڑا حامی اور تمہاری طرف دعوت دینے والا بن جاؤں گا۔

حلاج یہ سن کر مبہوت و ششدر رہ گیا اور جناب نوبختی سے مایوس ہو گیا اور یہ داستان دہن بہ دہن نشر ہو گئی سبھی لوگ اس کا مزاق اڑانے لگے اور اس کی حقیقت آشکار ہو گئی اور اس کے جھوٹ و فریب کا لوگوں کو علم ہو گیا۔[1]

اس کے جملہ کرتوتوں اور چالبازیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے ایک ذہین شخص کو اپنے گھر بلایا اور اس سے کہا: میرے دعوے کی صحت پر نشانی اور دلیل یہ ہے کہ میں اپنا ہاتھ بڑھا کر سمندر سے بھاری بھرکم مچھلی نکال سکتا ہوں !! یہ کہہ کر گھر کے اندر گیا اور ایک بھاری سی زندہ مچھلی لے کر آیا اور بولا: یہ میرا معجزہ ہے اتنے میں اس کا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا تو وہ دروازہ کھولنے چلا گیا آنے والے شخص کو حلاج سے کوئی ضروری کام تھا اسے لے کر باہر نکل گیا ذہین شخص گھر کے صحن میں گیا تو کیا دیکھا کہ ایک بڑا سا پردہ آنگن میں پڑا ہوا ہے اب جو اس نے اسے ہٹایا تو کیا دیکھا کہ ایک بڑا سا حوض ہے جس میں مچھلیاں بھری ہوئی ہیں اس نے اس میں سے ایک زندہ مچھلی نکال لی اور اسے حلاج کی لائی ہوئی مچھلی کے پہلو میں رکھ دیا حلاج آیا تو اس ذہین شخص نے حلاج سے کہا: میرے پاس بھی آپ کے جیسا معجزہ ہے میں نے بھی اپنا ہاتھ سمندر کی طرف بڑھا کر یہ زندہ مچھلی حاضر کر لی ہے حلاج لاجواب ہو گیا اور سمجھ گیا کہ اس ذہین شخص کو حقیقت حال کا علم ہو چکا ہے اور میرا بھانڈا پھوٹ چکا ہے لہذا

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۷۰۔

https://downloadshiabooks.com/

اس ذہین شخص کو گھر سے باہر نکل جانے کو کہا۔

حلاج زہد و پارسائی کا ڈھونگ کرنا بھی جانتا تھا وہ اصفہان کے بعض پہاڑوں پر ایک مٹکا پیالہ اور پھٹی پرانی میلی کچیلی صدری میں کبھی کبھی دکھائی پڑتا تھا اور یہ شعر گنگنایا کرتا تھا:

" میں نے اسی لباس میں ناداری کے ساتھ شام بسر کی ہے میں اور میرا لباس دونوں ایک آزاد کریم کے در پر ہیں اگر گذشتہ حالت سے بدلی ہوئی حالت نظر آئے تو تمھیں رنج نہ پہنچے میرے پاس ایک روح و جان ہے جو عنقریب تلف ہو جائے گی یا پھر تمہاری جان کی قسم اسے عظیم کمال و مقام تک رسائی حاصل ہو جائے گی"۔

اسی کے اشعار میں سے یہ بھی ہے:

"میں تمھیں چاہتا ہوں لیکن تمہارے ثواب کی خاطر تمھیں نہیں چاہتا ہوں بلکہ میں تو عقاب و عذاب کی خاطر تمھیں چاہتا ہوں تمھیں تو میری ذات میں جو کچھ مطلوب تھا مل چکا ہے سوائے ایک لذت عذاب کے جو تم میرے اوپر ڈالنے والے ہو"۔

ایک اور چال

حلاج اپنے کارندوں کے ذریعہ یا خود ہی جنگل بیابان میں جا کر روٹی اور حلوا چھپا آتا تھا اور اپنے بعض خاص لوگوں کو اس سے مطلع رکھتا تھا صبح کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحرا کی سیر کو جاتا تھا اور کچھ لوگ اس کے ہمراہ ہو لیتے تھے جب وہ لوگ مذکورہ مقام پر پہنچتے تھے تو کوئی جانکار صحابی کہتا تھا کہ جناب ہمیں تو اس وقت فلاں فلاں چیز کھانے کا دل کہہ رہا ہے یہ سن کر حلاج ان کے پاس سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھتا تھا اور ادھر وہ جانکار ساتھی اپنی مطلوبہ چیزوں کو لیکر ان کے پاس آتا اور اس طریقہ سے سادہ لوح اور بے وقوف قسم کے

https://downloadshiabooks.com/

لوگوں کو اپنا فریفتہ بنالیتا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ اس قدر اس کے اوپر ایمان لاتے تھے کہ اس کے پیشاب سے بھی برکت حاصل کرتے تھے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس نے ربوبیت کا بھی دعویٰ کیا تھا اور اس کی ایک کتاب ملی ہے جس میں اس نے لکھ رکھا ہے کہ اگر کوئی تین دن تک مسلسل روزہ رکھے اور افطار نہ کرے اور تیسرے دن کاسنی کے چند پتوں سے روزہ افطار کرے تو اس کے لئے ماہ رمضان کے روزے معاف ہیں اور جو شخص دو رکعت میں پوری رات گذار دے اس سے نماز معاف ہے اور جو ایک دن میں اپنے تمام مال صدقہ دیدے تو اس سے حج معاف ہے اور جو شخص قبرستان قریش میں آکر دس دن تک مسلسل اعتکاف کر کے روزہ، نماز دعا و عبادت کرے اور روزہ رکھکر صرف جو اور نمک پر افطار کرے تو اس سے عمر بھر کی عبادت معاف ہے اسی طرح کی نہ جانے کتنی بدعتوں کا وہ رائج کرنے والا تھا۔

اس کی طرف یہ اشعار بھی منسوب ہیں کہتا ہے:

"خدا کی قسم! سورج طلوع و غروب نہیں ہوا ہے مگر یہ کہ میری سانسوں کے ساتھ تیرا ذکر رواں دواں رہا ہے میں کسی گروہ کے پاس بیٹھ کر باتوں میں مصروف نہیں ہوا مگر یہ کہ میرے ہم نشینوں میں تو ہی میرا موضوع گفتگو رہا ہے اور کبھی میں نے پیاس میں پانی نہیں پیا مگر یہ کہ جام آب میں میں نے تیرا چہرہ نمایاں دیکھا ہے"۔

جب اس کی بدعتیں بہت مشہور ہوئیں اور یہ خبر عباسی خلیفہ مقتدر کو ملی تو اس نے اپنے پلیس آفیسر کو حکم دیا کہ اسے ہزار کوڑے مارے جائیں اور اگر وہ اس سے نہ مرے تو پھر ایک ہزار کوڑے اور لگائیں یہاں تک کہ مر جائے اور اگر تب بھی نہ مرے تو اس کا ہاتھ پیر اور سر کاٹ کر لاش کو آگ لگا دیں اور سر کو پل پر لٹکا دیا جائے پس اس کے ساتھ ایسا ہی کیا

https://downloadshiabooks.com/

گیا اور اسے سنہ ۳۰۹ھ میں قتل کر دیا گیا۔[1]

۴۔ محمد شلمغانی

محمد بن علی شلمغانی (ابن ابی العزاقر) کے نام سے مشہور تھا پہلے ٹھیک ٹھاک اور راہ راست پر تھا پھر حضرت امام زمانہؑ کے تیسرے نائب خاص حضرت حسین بن روح سے حسد کی بنا پر مذہب تک چھوڑ دیا اور دوسرے فاسد مسالک کا پیروکار بن گیا اس کے خبیث مذہب میں ایک بات یہ تھی کہ ساری عبادتیں ترک کر دی جائیں اور شرمگاہیں قریبی رشتہ داروں یعنی محرموں کے لئے حلال ہیں اور یہ کہ فاضل و برتر کو چاہئے کہ مفضول سے شادی کرے تا کہ اس کا نور مفضول کے اندر سرایت کر جائے وغیرہ وغیرہ۔[2]

جناب حسین بن روح نوبختی کے ہاتھوں جناب امام زمانہؑ کی طرف سے شلمغانی پر لعنت اور اس سے برائت کی توقیع صادر ہوئی۔[3]

جب اس کی بدعتیں بڑھیں تو بادشاہ وقت نے اسے گرفتار کر لیا اور قتل کر کے بغداد میں لاش کو سولی پر چڑھا دیا۔[4]

1۔ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۲۹۶۔ الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۸۶۔ اس کا ایک دیوان بھی طبع ہو چکا ہے جس میں اس کے شاذ آراء و نظریات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

2۔ الکنی والالقاب ج ۲ ص ۳۶۶۔

3۔ الاحتجاج ج ۲ ص ۲۹۰۔

4۔ الکنی والالقاب ج ۲ ص ۳۶۶۔

https://downloadshiabooks.com/

اس کی ہلاکت سنہ ۳۲۳ھ میں ہوئی۔ (1)

یہ تھا بعض گمراہ کن دجال قسم کے لوگوں اور عصر غیبت صغریٰ میں موجود بعض جھوٹوں کا مختصر خاکہ اوران میں سے بعض کی یہ شرارتیں اور خرافات صرف امام زمانہؑ کے بعض نائبین خاص سے بغض وکینہ کی بنیاد پر ظاہر ہوئی ہیں کیونکہ انھیں یہ منصب ملااور وہ اس سے محروم رہے۔

مہدویت کے دعویدار

اسلامی زندگی کے میدان میں ایک گروہ ایسا بھی ظاہر ہوا جس نے امام مہدی منتظرؑ ہونے کا دعویٰ کیاہے وہ بھی سیاسی اغراض ومقاصد کے لئے میری نظر میں ان میں سے بارزترین مقصد ان کا یہ تھا کہ اپنے اپنے ملکوں میں حکومت وسلطنت پر قابض ہو جائیں اور سادہ لوح و بے وقوف قسم کے لوگ ان کی امامت کے بھی معتقد ہو جاتے تھے ان دعویداروں میں تعجب خیز بات یہ ہے کہ بعض مذہب اہل بیتؑ کے معتقد بھی نہیں تھے اور مہدویت کے دعویدار ہوئے بعض کے مختصر حالات ملاحظہ ہوں:

ا۔ مہدی سوڈانی

سوڈان کی نمایاں شخصیات میں سے ایک مہدی سوڈانی ہے جو باپ کی طرف سے حسنی تھااور ماں کی طرف سے عباسی جیسا کہ اس کی سوانح حیات لکھنے والوں نے لکھاہے کہ ” اس نے سوڈان کے سیاسی بحران سے ناجائز فائدہ اٹھایا کیونکہ وہاں ترکوں کی حکمرانی کے

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۳۷۷۔ اور اس کے مفصل حالات اور بدعتوں کو علامہ مجلسی نے ذکر کیا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

باعث حالات اور زندگی جہنم بن چکی تھی جس کا سہن کرنا سوڈانیوں کے لئے دوبھر تھا مہدی سوڈانی نے سوڈانیوں کے درمیان اپنے امام مہدی ہونے کی بشارت دینا شروع کر دی وہ امام جو انھیں ظلم وجور سے نجات اور ترکوں کے چنگل سے آزاد کرائے گا اور انھیں ایسی خوشگوار زندگی عطا کرے گا کہ جس کی چھاؤں میں انھیں طرح طرح کا آرام ملے گا ایک ستارہ شناس نے بھی موقع سے فائدہ اٹھایا اور اسے جونہی مہدی سوڈانی سے ملاقات کا موقع ہاتھ آیا زمین پر گر پڑا اور یہ کہا کہ اس پر بیہوشی طاری ہو گئی تھی کچھ دیر کے بعد سر اٹھا کر اٹھ بیٹھا لوگوں نے اس سے بیہوش ہونے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: میں نے مہدویت کی تابانیاں اور نور ان کے چہرے پر دیکھا تو اس قدر متأثر ہوا کہ میرے حواس جاتے رہے اور میں بیہوش ہو گیا۔[1]

ادھر ایک سوڈانی شیخ نے لوگوں کے درمیان یہ افواہ پھیلا دی کہ مہدی کے ظہور کا وقت قریب آچکا ہے اور وہ عنقریب میری ضریح پر ایک گنبد بنوائے گا اور میری اولاد کا ختنہ کرائے گا اس بڈھے کے مرنے کے بعد مہدی سوڈانی نے اس کی قبر پر گنبد بنوایا اور اس کی اولاد کا ختنہ بھی کروایا۔[2]

دعوے کا آغاز

سنہ ۱۸۸۱عیسوی میں اس نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور اس کے دعوے کے ساتھ اس کے شاگرد سوڈان کے مختلف علاقوں میں نشر واشاعت کے لئے پھیل گئے وہ انھیں خطیر رقم دیتا تھا جس کی وجہ سے وہ جان کی بازی لگا کر اس کی نشر واشاعت کرنے لگے۔

1۔ السوڈان بین یدی غوردون ج۱ ص۷۵۔

2۔ السوڈان بین یدی غوردون ج۱ ص۷۴۔

https://downloadshiabooks.com/

تبلیغی سرگرمیاں

مہدی سوڈانی نے سوڈانیوں کے درمیان بہت سے بیانات جاری کئے جن میں اس نے سارے سوڈانیوں کو اپنی اطاعت گذاری اور اپنے دعوے کی تصدیق اور بھرپور پیروی کی دعوت دی اس کا ایک بیان یہ تھا:

''ساری تعریفیں حقیقی حاکم اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو ہمارے سید و آقا حضرت محمد مصطفی اور ان کی آل پر۔ وبعد: فقیر الی اللہ بندہ محمد مہدی فرزند عبد اللہ کی طرف سے اللہ اور اس کی کتاب پر ایمان رکھنے والے تمام پیارے مومنین کی طرف:

اما بعد! یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے کہ زمانہ کس قدر بدل چکا ہے اور سنتیں چھوڑ دی گئی ہیں جس سے ہوش مند صاحبان ایمان قطعاً راضی و خوشنود نہیں ہیں بلکہ دین اور سنتوں کے قیام کے لئے گھر بار اور وطن چھوڑ دینا چاہئے اور اس امر سے کوئی عقلمند سستی نہیں برتے گا کیونکہ غیرت اسلام مومن کو اس امر پر مجبور کرتی ہے اور میرے پیارے بھائیو! جیسا کہ ازل سے اللہ نے یہ ارادہ اور فیصلہ کر رکھا ہے اور اس نے احسان کیا ہے مجھ عبد حقیر و ذلیل پر کہ اللہ اور رسول نے خلافت کبریٰ مجھے عنایت فرمائی ہے اور سید الوجود پیغمبرؐ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں ہی مہدی منتظر ہوں اور مجھے اپنی کرسیٔ خلافت پر خلفاء اربعہ، اقطاب اور خضر علیہ السلام کی موجودگی میں بار بار بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے مقرب فرشتوں اور حضرت آدم سے لیکر اب تک کے تمام زندہ و مردہ اولیاء کے ذریعہ میری تائید فرمائی ہے اسی طرح جنات میں سے مومن جناتوں کے ذریعہ مجھے تائید حاصل ہے اور میدان جنگ اور عین لڑائی کے وقت ان تمام اولیاء کے ساتھ میرے لشکر کے آگے آگے خود سرور کائنات بنفس نفیس ہوتے ہیں اسی طرح خلفاء اربعہ اور اقطاب و خضر علیہ

https://downloadshiabooks.com/

السلام حاضر رہتے ہیں اور آنحضرت نے مجھے اپنی بارگاہ سے شمشیر فتح و ظفر عنایت فرمائی ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے میرے اوپر کسی کو فتح و نصرت اور غلبہ حاصل نہیں ہوگا چاہے جن و انس سب کے سب میرے مقابلہ میں آجائیں۔

پھر سید الوجود حضرت محمد مصطفی نے مجھے یہ بھی بتلایا ہے کہ اللہ نے میری مہدویت کی ایک علامت قرار دی ہے اور وہ ہے میرے داہنے رخسار پر خال اور دوسری علامت یہ قرار دی ہے کہ نور کا ایک پرچم بر آمد ہوگا جو ہنگام جنگ میرے ساتھ ساتھ ہوگا جسے حضرت عزرائیل اٹھائے ہوئے ہوں گے اور جس کی بدولت خداوند متعال میرے ساتھیوں کو ثابت قدم رکھے گا اور اسے میرے دشمنوں کے دلوں میں رعب و دبدبہ قرار دے گا اور اس طرح کوئی بھی مجھ سے دشمنی کے ساتھ نہیں ملاقات کرے گا مگر یہ کہ خدا اسے ذلیل ورسوا کردے گا۔

پھر آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم میرے دل کے نور سے خلق کئے گئے ہو پس جو سعادت مند ہوگا وہی میری تصدیق کرے گا کہ میں مہدی منتظر ہوں لیکن اللہ ان لوگوں کے دلوں میں نفاق بھر دے گا جو جاہ طلب ہوں گے اور اپنی جھوٹی ساکھ بچانے کے لئے میری تصدیق نہیں کریں گے انھوں نے خود فرمایا ہے: ”جاہ و مال کی محبت دل میں اسی طرح نفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزے کو“۔

اور اثر (کلام صحابہ) میں وارد ہوا ہے کہ اگر تم یہ دیکھو کہ کوئی عالم حب دنیا رکھتا ہے تو اسے اپنے دین کے معاملہ میں متہم کرو اور بعض قدیمی کتابوں میں وارد ہوا ہے کہ ایسے عالم سے سوال ہی نہ کرو جس کو حب دنیا کا نشہ چڑھا ہو کیونکہ وہ تمھیں میری محبت کے راستہ سے پھیر دے گا یہ لوگ میرے بندوں کے حق میں رہزن ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

اور میرے عزیزو! جب مجھے خدا اور رسول کی طرف سے خلافت کبریٰ کی ذمہ داری سونپ دی گئی تو مجھے سید الوجود حضرت محمد نے حکم دیا کہ " ماسہ " سے " کوہ قدیر " کی طرف ہجرت کر جاؤں اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں وہاں سے تمام مکلفین کو ایک عمومی پیغام تحریری طور پر روانہ کروں اس لئے میں نے تمام حکام اور بزرگان دین سے خط و کتابت کی تو جو بدبخت تھے انھوں نے انکار کر دیا اور سچے لوگوں نے جنھیں راہ خدا میں پیش آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں اور محبوب و عزیز چیزوں کے فوت ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہے وہ ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں بلکہ وہ اللہ کے اس وعدہ کی طرف نظر جمائے ہوئے ہیں۔ " اس دار آخرت کو ہم نے ان لوگوں کے لئے قرار دیا ہے جو نہ زمین پر برتری کے خواہاں ہیں اور نہ ہی فساد کے اور عاقبت تو بس متقی و پرہیزگار لوگوں کے لئے ہے "۔[1]

اور چونکہ سارے امور اللہ کے اختیار میں ہیں اور مہدویت کی ذمہ داری کے لئے اللہ نے مجھ عبد ذلیل و فقیر محمد مہدی فرزند عبد اللہ کے ذمہ سونپنے کا ارادہ کر لیا ہے لہذا ارادۂ الٰہی کی تصدیق کرنا واجب ہے اور سلف صالح و خلف صالح سبھی اس بات پر متفق ہیں کہ ہر بات کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور اللہ کا علم نہ تو کسی ضابطہ اور قانون کا پابند ہے اور نہ ہی فنکاروں کے علوم و فنون کا پابند ہے بلکہ " خدا جو چاہتا ہے محو و اثبات کر دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے "۔[2]

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے " اس کے علم کا کسی مقدار میں بھی کوئی احاطہ نہیں کر

1۔ سورہ قصص آیت ۸۳۔

2۔ سورہ رعد آیت ۳۹۔

https://downloadshiabooks.com/

سکتا مگر یہ کہ وہ خود چاہے"۔[1]

" اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنھیں اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے"[2] " وہ جو چاہتا ہے خلق کرتا اور اختیار کرتا ہے"[3] " وہ جسے اپنی رحمت سے مختص کرنا چاہتا ہے کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے"۔[4]

اور شیخ محیی الدین ابن عربی نے قرآن پر اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ " مہدی کے بارے میں علم قیامت کے بارے میں علم جیسا ہے اور قیامت کے وقت کا علم سوائے خدا کے حقیقت میں کسی کو نہیں ہے"۔

اسی طرح شیخ احمد بن ادریس نے فرمایا ہے " میں نے اب تک مہدی کے سلسلہ میں اہل اللہ کی ۱۴ کتابوں کے نسخے جعلی اور جھوٹے پائے ہیں پھر فرماتے ہیں وہ اس جہت اور سمت سے ظہور کریں گے جس کا کسی کو علم نہیں ہے اور اس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ ان کا انکار کریں گے"۔

اور یہ بات آپ لوگوں پر مخفی نہ رہے کہ مہدی کے سلسلہ میں جتنی کتابیں اور تالیفات اولیاء کے کشف وغیرہ پر مشتمل ہیں سب میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اور آپ جان چکے ہیں کہ اللہ جو چاہتا ہے محو و اثبات کرتا رہتا ہے اور احادیث میں بھی اختلاف ہے کیونکہ ان میں سے بعض ضعیف بعض قطعی بعض منسوخ اور بعض جعلی ہیں صحیح حدیث تو جعلی

1۔ سورہ بقرہ آیت ۲۵۵۔

2۔ سورہ انعام آیت ۵۹۔

3۔ سورہ قصص آیت ۶۸۔

4۔ سورہ بقرہ آیت ۱۰۵۔ اور سورہ آل عمران آیت ۷۴۔

https://downloadshiabooks.com/

حدیثوں کو منسوخ کرتی ہی ہے بعض صحیح حدیثیں بھی دوسری صحیح حدیثوں کو منسوخ کرتی ہیں جس طرح بعض آیتیں دوسری بعض آیتوں کو منسوخ کرتی ہیں اور اس حقیقت کو بس اہل مشاہدہ وصاحبان بصیرت ہی سمجھ پاتے ہیں۔

سید الوجودؐ نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ جو میری مہدویت میں شک کرے اس نے خدا ور سول سے کفر اختیار کر لیا ہے اور ایسا انھوں نے تین بار فرمایا اور جتنی باتیں میں نے اپنی مہدویت کے بارے میں اور اپنی جانشینی کے حوالہ سے ذکر کی ہیں سب کی سب مجھے بیداری اور صحت کی حالت میں سید الوجود نے بتلائی ہیں اور میں اس وقت تمام شرعی موانع سے مبرا تھا نہ نیند طاری تھی نہ جذب و وجد کی حالت میں تھا اور نہ ہی کسی قسم کا نشہ یا جنون مجھ پر طاری تھا بلکہ بھرپور عقل و شعور سے متصف تھا میں رسول خدا کی پیروی کرتا ہوں اوران کے نقش قدم پر چلتا ہوں جس چیز کا مجھے حکم ملا ہے اس پر سر تسلیم خم کرتا ہوں اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے اس سے میں باز رہتا ہوں۔

میری یہ ہجرت دینی ہجرت ہے جو کتاب و سنت کی رو سے واجب ہے ارشاد الٰہی ہے ” اے ایمان دار لوگو! اللہ اور رسول کی دعوت پر لبیک کہو کہ وہ تمھیں حیات کی دعوت دیتے ہیں “۔[1] اور خود آنحضرتؐ کا ارشاد ہے ” جو ایک سر زمین سے دوسری سر زمین کی طرف اپنے دین کی حفاظت کے لئے نکل کھڑا ہو چاہے ایک بالشت زمین بھر ہجرت کی ہو اس پر جنت واجب ہے اور ایسا انسان اپنے باپ خلیل اللہ ابراہیمؑ اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ کا رفیق قرار پائے گا اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات وروایات موجود ہیں۔

اور داعی الٰہی کی اجابت واجب ہے خود خدا کا ارشاد ہے ” جو صرف میری ہی طرف

1۔ سورہ انفال آیت ۲۴۔

https://downloadshiabooks.com/

لوٹ کر آرہاہے اس کے راستے کی پیروی کرو۔[1] اب اگر آپ لوگ سبھی میری بات سمجھ چکے ہیں تو یاد رکھیں کہ میں نے تمام مکلفین کو اپنی جانب ہجرت کرنے کا حکم دے دیا ہے تاکہ وہ راہ خدا میں جہاد کریں یا پھر تم سے جو ملک یا جگہ قریب تر ہے اس کی طرف ہجرت کرو کیونکہ خدا کا ارشاد ہے " تمہارے قریب جو بھی کفار ہیں ان سے جنگ کرو"۔[2] اور جو اس سے روگردانی اختیار کرے وہ اللہ کی اس دھمکی میں شامل ہو جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے: (قل ان کان آبائکم و ابنائکم ---) پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ، دادا، اولاد، برادران، ازواج، عشیرہ و قبیلہ اور وہ اموال جنھیں تم نے جمع کیا ہے اور وہ تجارت جس کے خسارے کی طرف سے فکر مند رہتے ہو اور وہ مکانات جنھیں پسند کرتے ہو تمہاری نگاہ میں اللہ اس کے رسول اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو وقت کا انتظار کرو یہاں تک کہ امر الٰہی آجائے اور اللہ فاسق قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے"۔[3]

" ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ راہ خدا میں جہاد کے لئے نکلو تو تم زمین سے چپک کر رہ گئے کیا تم آخرت کے بدلے زندگانی دنیا سے راضی ہو گئے ہو تو یاد رکھو کہ آخرت میں اس متاع زندگانی دنیا کی حقیقت بہت قلیل ہے"۔[4]

اگر آپ میری باتیں سمجھ گئے ہیں تو آئیں اس کی راہ میں جہاد کریں کسی سے خوف نہ کھائیں کیونکہ غیر اللہ سے خوف و ہراس اللہ پر ایمان کو معدوم اور ختم کر دیتا ہے اور میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں قرآن میں خود اللہ کا ارشاد ہوتا ہے :(فلا تخشوھم

1۔ سورہ لقمان آیت ۱۵۔

2۔ سورہ توبہ آیت ۱۲۳۔

3۔ سورہ توبہ ۲۴۔

4 ۔ سورہ توبہ آیت ۳۸۔

https://downloadshiabooks.com/

واخشونی۔۔۔)"اور ان سے خوف نہ کھاؤ بلکہ صرف میری خشیت دل میں رکھو"۔[1] پھر ارشاد ہوتا ہے کہ " اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ تم کو صرف اس کا خوف و ہراس ہو "[2] خاص طور سے جب کہ خدا نے اپنی عزیز کتاب میں وعدہ کرلیا ہے کہ جو اس کے دین کی نصرت کرے گا تو اللہ اس کی نصرت فرمائے گا۔ارشاد ہوتا ہے " اگر تم اللہ کی نصرت کروگے تو وہ تمہاری نصرت فرمائے گا اور تمھیں ثابت قدم قرار دے گا"۔[3] پھر ارشاد ہوتا ہے " اور اگر تم اس کی نصرت نہ بھی کرو تو خدا نے اس کی نصرت کردی ہے"۔[4]

کیونکہ اگر تم داعی حق کی آواز پر لبیک نہیں کہو گے اور دین خدا کے قیام کی خاطر اٹھ کھڑے نہیں ہوگے تو تمھیں اللہ کے پاس سے سزا و عقاب کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ تم ہی خلائق کے رہنما اور اس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھنے والے ہو لہذا جو بھی اپنے ایمان کا اہتمام برتتا ہے اور دین کا خیر خواہ اور اس پر شفقت و مہربانی کرنے والا ہے اور امر الٰہی پر عمل پیرا ہونے کا حریص ہے وہ ضرور اس دعوت پر لبیک کہے گا اور ان لوگوں سے آملے گا جو اللہ کے دین کی نصرت کرنے کے لئے جمع ہوگئے ہیں۔

اور تمھیں یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ میں نسل رسول اللہ سے ہوں کیونکہ میں باپ اور ان کی ماں کی طرف سے حسنی ہوں اور میری ماں اپنے ماں باپ کی طرف سے عباسی ہیں"۔[5]

1۔ سورہ بقرہ ۱۵۰۔

2۔ سورہ احزاب آیت ۳۷۔

3۔ سورہ محمد آیت ۷۔

4۔ سورہ توبہ آیت ۴۰۔

5۔ تاریخ السودان القدیم والحدیث، نعوم شقیر۔

https://downloadshiabooks.com/

اس بیانیہ میں بہت سے جھوٹ اور افتراء پردازی کار فرماہیں کیونکہ اس نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ساری بشارتیں اور جو کچھ بھی اس نے کیا ہے سب کا سب رسول خداؐ کے حکم اور ان کے ایماء و اشارہ سے انجام دیا ہے اور یہ سب افتراء محض ہے اور حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

سوڈان پر غلبہ

مہدی سوڈانی نے بڑی جنگیں کی ہیں اور سوڈان کے حاکم رؤف پاشا مصری سے کئی گھمسان کی جنگیں لڑی ہیں اور اس کی فوجوں نے رؤف پاشا کو شکست دی ہے تو پھر مصری حکومت نے دوسرا لشکر جیقلر پاشا بافاری کی قیادت میں مہدی سوڈانی سے لڑنے کے لئے بھیجا ۵۰ ہزار سوڈانیوں نے ان پر حملہ کر دیا اور بالآخر اس دوسرے لشکر کو بھی انھوں نے شکست دے دی۔

پھر تیسری بار ہیکس پاشا کی قیادت میں حملہ آور ہوا لیکن ان کے بھی پیر اکھڑ گئے اور مصری لشکر کو تیسری مرتبہ بھی شکست اٹھانی پڑی اور اس طرح مہدی سوڈانی کو پورے سوڈان پر غلبہ حاصل ہو گیا اور وہ " ام درمان" علاقہ میں سکونت پزیر ہوا اور وہاں اس نے مصر پر زبردستی غلبہ حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا انگلینڈ سے کھلی دشمنی کا اعلان کر دیا سارے سوڈانی اس کی آواز پر لبیک کہتے تھے اس نے خدیوی سے خط و کتابت کی سلطان عبد الحمید اور برطانیہ کی ملکہ کو بھی خط لکھا اور ان سب کو اپنی حکومت اور جملہ امور سے آگاہ کیا۔[1]

1۔ حاضر العالم اسلامی ج ۲ ص ۱۹۵، ۱۹۶۔ البرہان فی علامات آخر الزمان ج ۱ ص ۳۰۸۔

https://downloadshiabooks.com/

سوڈانی کی ہلاکت

مہدی سوڈانی بالآخر تیفوس تپ میں مبتلا ہوا یہ ماہ رمضان سنہ ۱۳۰۲ھ شب بدھ کی بات ہے کہ وہ کچھ دن تک مسلسل بیمار رہا اور تپ میں جلتا رہا جب اسے پتہ چل گیا کہ اب موت قریب ہے تو اس نے اپنے بعد کے لئے عبد اللہ تعایشی کو اپنا جانشین مقرر کیا جو کہ ایک جاہل اور گنوار انسان تھا،[1] مہدی سوڈانی ۹ رمضان بروز دوشنبہ مر گیا اس کے بعد اس کے نائب اور جانشین عبد اللہ تعایشی کی بیعت ہوئی اور مہدی کی حیات کا خاتمہ ہو گیا۔ مہدی عرب دنیا کا سب سے زیادہ وہ معروف شخص گذرا ہے جس نے مہدویت اور نبی کی عمومی خلافت و نیابت کا دعویٰ کر رکھا تھا۔

۲۔ مہدی تہامی

یمن کے شہر تہامہ سے سنہ ۱۱۵۹ھ میں ایک اور مہدی ظاہر ہوا جس نے دعویٰ کیا کہ جناب رسول خداؐ نے جس مہدی منتظر کی آمد کی بشارت دی ہے وہ میں ہی ہوں عربوں کے ایک گروہ نے اس کی پیروی کی اور اس نے صنعاء میں حمدانیوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

اس کے بعد زبید میں حکومت نجاحیہ کو شکست دی اور سنہ ۱۱۶۲ھ میں اس نے اپنے پوتے عبد النبی کو اپنا جانشین مقرر کیا صلاح الدین ایوبی کی طرف سے بھیجے گئے توران شاہ نے اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔[2]

1۔ (المهدیہ فی الاسلام ۲۳۴۔ بنقل از البرہان ص ۳۰۸ و ۳۰۹۔

2۔ تاریخ الشعوب الاسلامی ص ۳۲۴ و ۳۲۶۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۔ مہدی سنگالی

سنہ ۱۸۲۸ عیسوی میں سنگال کے ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی منتظر ہے اور اس نے حاکم وقت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا لیکن شکست کھا گیا اور مارا گیا۔[1]

۴۔ مہدی سوسی

مغرب عربی کے ایک شہر سوسہ میں ایک شخص نے امام منتظر ہونے کا دعویٰ کیا عوام الناس میں مختلف قوم و قبیلہ کے پسماندہ لوگوں کی کثیر تعداد اس کے پیروکار بن گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنی دعوت کو عام کرتا اور اپنے اہداف و مقاصد کو عملی جامہ پہناتا دھوکہ سے قتل کر دیا گیا۔[2]

۵۔ مہدی صومالی

محمد فرزند عبد اللہ نامی شخص نے سنہ ۱۸۹۹ عیسوی میں امام منتظر ہونے کا دعویٰ کیا اسے قبیلہ ”اوجادین“ میں بڑا اثر و رسوخ حاصل تھا اس نے برطانیہ اٹلی اور حبشیوں سے تقریباً بیس سال تک جنگ کی بالآخر سنہ ۱۹۲۰ عیسوی میں مر گیا۔[3] یہ تھے وہ بعض افراد جنھوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے اور اب اس فصل کا یہیں پر اختتام ہوتا ہے۔

1۔ حاضر العالم الاسلامی ج ۲ ص ۱۹۵۔ بنقل از کتاب البرہان ج ۱ ص ۲۸۲۔

2۔ البرہان ج ۱ ص ۲۸۱، اور اس کتاب میں مہدی سوسی کا نام ادعائے مہدویت کرنے والے لوگوں کی فہرست میں ذکر کیا گیا ہے۔

3۔ تاریخ الشعوب الاسلامیہ ص ۶۴۔

https://downloadshiabooks.com/

غیبت امامؑ پر ایک نظر

https://downloadshiabooks.com/

شاید اس کتاب کی میرے خیال میں سب سے اہم بحث جس میں قارئین کرام زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں وہ یہی بحث ہے کہ کن اسباب و علل کی بنیاد پر امام مہدیؑ کو غیبت کا سامنا ہے اور آپ عالم اسلام سے اوجھل ہیں اور کسی بھی سماجی اور سیاسی میدان میں بلکہ مسلمانوں کو پیش آنے والے دیگر حالات اور مسائل میں کوئی عمل دخل نہیں رکھتے ؟!۔

اسی طرح قارئین محترم یہ بھی جاننا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ طبیعی اسباب و مسائل کیا ہیں جن کی وجہ سے امام مہدیؑ کی عمر مبارک صدیوں پر محیط ہے اور آج تک آپ زندہ و سلامت ہیں اور اپنی عمر کی گیارہویں صدی پار کر چکے ہیں اس کے باوجود آپ کے جسم مبارک پر بڑھاپا طاری نہیں ہوا اور بزرگی کے آثار بھی نمایاں نہیں ہوئے جبکہ اتنے دنوں میں تو جسم کو بیکار کر دینے والے بہت سے میکروب اور جراثیم انسان کی حیات کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اس جیسے بعض امور پر روشنی ڈالنا ضروری ہے لہذا ہم اس کے تمام جوانب اور اس سے مربوط تمام ابحاث کا جائزہ لیں گے ملاحظہ ہوں۔

غیبت کے اسباب و علل

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے غیبت نہایت ضروری اور لازمی تھی غیبت کے علاوہ امام زمانہؑ کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا ہم یہاں پر بعض اسباب غیبت ذکر کر رہے ہیں:

ا۔ عباسیوں کا خوف

عباسیوں نے جس روز سے زمام سلطنت سنبھالی اسی روز سے علویوں پر حد سے زیادہ

https://downloadshiabooks.com/

ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا ان کے اوپر طرح طرح کے مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے اور انھیں جہاں کہیں بھی پاتے قتل کر دیتے تھے شاید ہی کوئی علاقہ ایسا ہو جو ان کے خون سے سیر اب نہ ہوا ہو آیئے اس سلسلہ میں زمانے کے شعراء اور مورخین کی باتوں پر کان دھریں اور دیکھیں کہ وہ لوگ سادات اور علویوں پر ہوئے ظلم و ستم اور آفات و بلیلات کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جناب ابو عطا افلح بن یسار سندی اپنے سادات سرداروں اور علویوں پر ہوئے ظلم و ستم کے بارے میں درد و محن سے بھرے اشعار میں کہتے ہیں:

" اے کاش آل مروان کے ظلم و ستم کا زمانہ پھر سے ہمارے لئے واپس آجاتا مگر بنی عباس کا عدل و انصاف، واصل جہنم ہو جاتا"۔

مظلوموں اور ستم رسیدہ لوگوں کے شاعر جناب دعبل خزاعی فرماتے ہیں:

ولیس حي من الأحياء نعلمه — من ذی يمان ومن بكر ومن مضر

الا وهم شركاء فی دمائهم — كما تشارك أيسار علىٰ جزر

قتل وأسر وتحريق ومنهبة — فعل الغزاة بأرض الروم والخزر

أرىٰ أمية معذورين اذ قتلوا — ولا أرىٰ لبني العباس من عذر

" میں کسی قریہ اور قبیلہ کو چاہے وہ یمانی قبیلہ ہو یا بکر و مضر قبیلہ ہو نہیں جانتا جس نے اسی طرح ان بزرگواروں کے خون میں شرکت نہ کی ہو جس طرح قصاب جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں شریک ہوتا ہے۔ کہیں قتل،

https://downloadshiabooks.com/

کہیں اسیر، کہیں جلایا، کہیں لوٹا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جنگجوؤں نے سرزمین روم اور خزر کے رہنے والوں پر دھاوا بول دیا ہو۔ میں بنی امیہ کو قتل سادات میں بنی عباس کی بہ نسبت معذور قرار دے بھی لوں لیکن میری نظر میں بنی عباس کے پاس تو کوئی عذر نہیں ہے"۔

عربی زبان کے ماہر یعقوب بن سکیت نے متوکل عباسی کے بارے میں یہ چند اشعار اس وقت کہے تھے جب کہ اس خونخوار نے ریحانۂ رسول خدا حضرت امام حسینؑ کی قبر مبارک کو ڈھا دیا تھا اور ان کے شیعوں اور زائروں پر ظلم کی انتہا کر دی تھی ابن سکیت کہتے ہیں:

تاالله ان کانت أمیة قد أتت　　قتل ابن بنت نبیها مظلوما

فلقد أتاه بنو أبیه بمثله　　هذا لعمرک قبره مهدوما

أسفوا علیٰ أن لا یکونوا شارکوا　　فی قتله فتتبعوه رمیما

" خدا کی قسم! اگرچہ بنی امیہ نے دختر رسول خداؐ کے لال امام حسینؑ کو ظلم و ستم کے ساتھ قتل کر ڈالا ہے۔ لیکن امام کے چچازادوں (بنی عباس) نے بھی بنی امیہ کے مانند ظلم ڈھایا ہے اور آج امام کی قبر منہدم ہے۔ انھیں افسوس ہے کہ کیوں بنی امیہ کے ساتھ قتل حسینؑ میں شریک نہیں ہوئے لہذا آج امام کو قبر میں ستا رہے ہیں"۔

امیر ابو فراس حمدانی اپنے جاویداں اور بہترین اشعار میں بنی عباس کی طرف سے حضرات اہل بیتؑ پر توڑے گئے مصائب و آلام، عذاب و شکنجہ کی داستان بڑے درد انگیز اشعار میں یوں بیان کرتے ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

انی أبیت قلیل النوم أرقنی | قلب تصارع فیه الهم والهمم
یا للرجال أما لله منتصر | من الطغاة أما للدین منتقم
بنو علیّ رعایا فی دیارهم | والأمر تملکه النسوان والخدم
محلأون فأوضحیٰ شربهم | عند الورود وأوفیٰ ودهم لمم

”بے شک میں راتوں کو سوتا ہوں مگر سو نہیں پاتا ہوں کیونکہ میرے دل میں ہم و غم اور حوصلہ و شجاعت کی ایک جنگ چھڑی رہتی ہے۔ یہ کیسے لوگ ہیں کیا کوئی سرکشوں سے دین خدا کو بچانے اور اس کی مدد کرنے والا نہیں ہے ارے کیا دین اسلام کا انتقام لینے والا کوئی نہیں ؟! افسوس کہ فرزندان علیؑ اپنے ہی گھر اور دیار میں رعایا اور غلام ہیں اور زمام حکومت عورتوں اور غلاموں کے ہاتھوں میں ہے“۔

اس کے بعد ابو فراس، اہل بیت طاہرین علیہم السلام سے اپنی ولایت و الفت کا اظہار کرتے ہوئے بنی عباس کی کھنچائی کرتے ہیں اور ان کی ہجو میں کہتے ہیں:

لا یطغین بنی العباس ملکهم | بنو علی موالیهم وان زعموا
أتفخرون علیهم لا أبا لکم | حتیٰ کأن رسول الله جدکم
وما توازن فیما بینکم شرف | ولا تساوت بکم فی موطن قدم
ولا لکم مثلهم فی المجد متصل | ولا لجدکم معشار جدهم
ولا لعرقکم من عرقهم شبه | ولا نفیلتکم من أمهم أمم

https://downloadshiabooks.com/

" اے بنی عباس! تمھیں تمہاری یہ سلطنت طاغی و سرکش نہ بنا دے کیونکہ اولاد علیؑ کے تم غلام ہو اگرچہ بظاہر تم بادشاہ ہو۔ خدا تمہیں غارت کرے۔ تم ان کے اوپر فخر و مباہات کرتے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ رسول خداؐ تمہارے جد تھے! تم میں اور اولاد علیؑ میں کبھی کسی شرف و بزرگی میں موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تم ان کی برابری کرنے کے لائق ہی نہیں ہو ۔ بھلا تم ان کے مانند کیسے ہو سکتے ہو کہ وہ بے پناہ بزرگیوں کے مالک ہیں اور تمہارے جد کو ان کے جد کا دسواں حصہ بھی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ اور نہ ہی تمھیں ان کی شرافت خاندانی کے مانند کوئی شرف حاصل ہے کہاں تمہاری ماں "نفیلہ" اور کہاں ان کی مادر گرامی "حضرت فاطمہ زہراءؑ" کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے"۔

آگے چل کر جناب ابو فراس حمدانی بنی عباس کی ہجو کرتے ہوئے اور حضرات اہل بیتؑ کے ساتھ بنی عباس کی دھوکہ بازی اور غداری کو برملا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسی غداری تو بنی امیہ نے بھی آل رسول خداؐ کے ساتھ نہیں کی جیسی تم مرتکب ہوئے ہو ،ابو فراس فرماتے ہیں:

هلا كففتم عن الديباج سوطكم	وعن بنات رسول الله شتمكم
ما نزهت لرسول الله مهجته	عن السياط فهلا نزه الحرم
ما نال منهم بنو حرب وان عظمت	تلك الجرائر الا دون نيلكم
كم غدرة لكم في الدين واضحة	وكم دم لرسول الله عندك
أأنتم آله فيما ترون وفي	أظفاركم من بنيه الطاهرين دم
يا جاهداً في مساويهم يكتمها	غدر الرشيد بيحيى كيف ينكتم

https://downloadshiabooks.com/

لیس الرشید کموسی فی القیاس ولا مأمونکم کالرضا ان أنصف الحکم

باء وا بقتل الرضا من بعد بیعته وأبصروا بعض یوم رشدهم وعموا

" تم نے اپنے تازیانے کو "سید دیباچ" سے کیوں نہیں روکا اور تم نے دختران رسول خداؐ کو برا بھلا کیوں کہا تم نے اپنی زبانوں کو کیوں نہیں باز رکھا۔ اگر تم نے لخت جگر رسول خداؐ کے خون سے اپنے کوڑوں کو محفوظ نہیں رکھا تو کم از کم حرم الٰہی کو تو محفوظ رکھا ہوتا۔ بنی امیہ نے اتنے ظلم و ستم اور جرائم کا ارتکاب نہیں کیا اگرچہ ان کے جرائم کم نہیں ہیں لیکن تم لوگوں نے تو ان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور آل محمدؐ کو ستانے میں ان سے بھی آگے بڑھ گئے۔ تم دین خدا میں کس قدر غداری کے مرتکب ہوئے ہو یہ واضح و آشکار ہے اور کس قدر تم نے اولاد رسولؐ کا خون بہایا ہے سب کو معلوم ہے۔ کیا تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم ہی آل رسول ہو حالانکہ تمہارے ناخن سے اولاد رسول خدا کے خون ٹپک رہے ہیں۔

اے آل رسول خدا کے حق میں برائی کرنے کے بعد اسے چھپانے کی کوشش کرنے والو! کیا ہارون الرشید نے جو یحییٰ کے ساتھ کیا ہے وہ چھپ سکا؟ کہاں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور کہاں ہارون الرشید! کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے اور تمہارا امامون بھلا حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے! ذرا انصاف سے تو کام لو۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی بیعت کے بعد بھی انھیں قتل کر دیا اور چند دنوں کی رشد و ہدایت کے ایام تم نے دیکھے مگر پھر تم اندھے ہوگئے"۔

عربی ادب کے ستارہ شاعر جناب حمدانی کے اشعار میں سادات اہل بیت علیہم السلام کے اوپر ہوئے ظلم و ستم کی داستان بھری پڑی ہے وہ اہل بیتؑ جو اسلام میں سماجی عدالت کی طرف دعوت دینے والے اور بنی عباس جو کہ تمام تر ظلم و ستم اور سرکشی کے پھیلانے والے،

https://downloadshiabooks.com/

ہر اصلاحی دعوت کا سد باب کرنے والے اور مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنانے والے تھے ان کے ان جرائم سے شاعر حمدانی کے اشعار بھرے پڑے ہیں۔

ابن رومی کا قصیدۂ عصماء شہید جاوید جناب یحییٰ علوی اور عہد بنی عباس میں عباسی طاغیوں کے ظلم و ستم کا شکار علوی سادات کے مصائب سے بھرے پڑے ہیں جناب ابن رومی کہتے ہیں:

أمامک فانظر أی نهجیک تنهج — طریقان شتی مستقیم وأعوج

ألا أی هٰذا الناس طال ضریرکم — بآل رسول الله فاخشوا أو ارتجوا

أکل أوان للنبی محمد — قتیل زکی بالدماء مضرج

تبیعون فیه الدین شر أئمة — فلله دین الله قد کاد یمرج

بنی المصطفیٰ کم یأکل الناس شلوکم — لبلواکم عما قلیل مفرج

أما فیهم راع لحق نبیه — ولا خائف من ربه یتحرج

لقد عمهوا ما أنزل الله فیکم — کأن کتاب الله فیهم ممجج

" تمہارے سامنے دو راہ اور دو روش موجود ہے ایک سیدھا راستہ ہے اور دوسرا ٹیڑھا ہے خود تم ہی دیکھ لو کہ تم نے کس راہ میں قدم رکھا ہے۔ اور آل رسول خداؐ پر عرصۂ دراز سے ظلم و ستم روا رکھا ہے خدا کے لئے ڈرو ذرا خوف کرو۔ ہر آن کوئی نہ کوئی فرزند رسول خداؐ تمہارے عہد حکومت میں اپنے خون میں آغشتہ ملتا ہے۔ تم ایسی حرکت کر کے اپنے دین کو بدترین اماموں کے ہاتھوں بیچ رہے ہو خدا کے لئے دین خدا میں تباہی و فساد برپا نہ

https://downloadshiabooks.com/

کرو۔اے فرزندان رسول خدا! آخر یہ لوگ کب تک آپ لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے رہیں گے کیا آپ پر بلاؤں کا سلسلہ جلد رکنے والا نہیں ہے۔کیاان لوگوں میں کوئی نہیں ہے کہ جو رسول خدا کے حق کو پہنچانے اس کی رعایت کرے کیاان میں کوئی نہیں ہے جو اپنے پروردگار سے خوف کھائے اورایسے بھیانک جرائم سے پرہیز کرے۔کیا اولاد رسول کی شان کتاب خدا نے واضح الفاظ میں نہیں بیان کی ہے تو پھر ان کی عظمت سے اس قدر چشم پوشی کیوں! ایسا ظاہر کر رہے ہیں جیسے ان کی شان میں کچھ نازل ہی نہیں ہوا ہے''۔

بنی عباس نے جناب رسول خداؐ کی حرمت کو ان کی عترت و ذریت کے متعلق ذرا بھی ملحوظ خاطر نہیں رکھا بلکہ اس کے برعکس ان کے اوپر انواع واقسام کے ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے رہے اور انھیں ایسا ظلم وشکنجہ کا نشانہ بنایا جس کی نظیر تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتی ۔جناب ابن رومی، سادات اور اولاد علیؑ پر ہوئے ظلم وبربریت کی مذمت کو جاری رکھتے ہیں اور خاص طور سے بنی عباس کے کرتوت اور مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

أجنوا بنی العباس من شنآنکم — وشدوا علیٰ ما فی العباب وأشرجوا

وخلوا ولاۃ السوء منکم وغیهم — فأحر بهم أن یغرقوا حیث لججوا

غررتم اذا صدقتم أن حالة — تدوم لکم والدهر لونان أخرج

لعل لهم فی منطوی الغیب ثائرا — سیسمو لکم والصبح فی اللیل مولج

'' اے بنی عباس اپنے ظلم وستم کی بساط سمیٹ لو اور غارت گری و بربریت کو بند کرو۔ اور اپنے برے حکمرانوں کو ان کی گمراہی سمیت چھوڑ دو چونکہ وہ اولاد رسولؐ کے قتل کی گمراہی کے اتھاہ سمندر میں داخل ہو چکے ہیں لہذا انھیں اس میں غرق ہو جانے دو۔تم

https://downloadshiabooks.com/

بڑے دھوکہ اور فریب میں مبتلا ہو اگر یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری حکومت و سلطنت ہمیشہ قائم و دائم رہے گی تو کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ زمانہ کے دو رخ اور دو رنگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی پردۂ غیب میں پوشیدہ انقلابی تم سے اولاد علیؑ کے ناحق خون کا انتقام لینے کے لئے اٹھ کھڑا ہو کیونکہ ہر سیاہ رات کا خاتمہ سپیدۂ صبح پر ہوا کرتا ہے "۔[1]

ابن رومی نے اسی قصیدہ میں بنی عباس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اولاد رسولؐ اور آل علیؑ سے بغض و کینہ کا خاتمہ کریں اور ان برے اور بدنام زمانہ گورنروں کے پر کتر دیں جو سادات، اولاد علیؑ اور ان کے شیعوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ ان کے اشارہ پر کر رہے ہیں۔

ابن رومی نے انھیں زمانہ کے رنگ بدلنے سے بھی خوف دلایا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر بنی عباس یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی سلطنت دائمی اور حکومت پابرجا رہے گی اور وہ اسی طرح علویوں کے خون کی ہولی کھیلتے رہیں گے تو یہ ان کی بھول ہے زمانہ اپنا رنگ بدلتا رہتا ہے ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی امام وجود میں آئے اور عباسیوں سے آل محمدؐ پر ظلم و ستم کا انتقام لے۔ میرا قوی گمان ہے کہ ابن رومی نے امام زمانہؑ کے ظہور کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یہ تھا شعراء کرام کی زبانی ان مصائب و آلام کا تذکرہ جو سادات اور علویوں کے اوپر بنی عباس کے سرکشوں اور جابر و ظالم حکمرانوں نے روا رکھا تھا آیئے تاریخ کا ایک ورق اور پلٹتے ہیں:

---

1 مقاتل الطالبیین ص ۴۲۷۔

https://downloadshiabooks.com/

اہل نیشاپور کے نام خوارزمی کا خط[1]

یہ خط جسے ابو بکر خوارزمی نے نیشاپور کے لوگوں کے نام تحریر کیا ہے بڑا منفرد اور قیمتی خط ہے اس خط میں بڑی امانت داری اور دیانتداری کے ساتھ آل محمد علیہم السلام پر ہوئے مظالم اور بنی امیہ و بنی عباس کے حکمرانوں اور دیگر ظالموں کی طرف سے اہل بیت علیہم السلام پر توڑے گئے ظلم کے پہاڑوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بعد نبیؐ سادات اور اہل بیتؑ نے جو دکھ درد اٹھائے ہیں اس کا مفصل بیان موجود ہے ہم اس خط کے کچھ مطالب پیش کر رہے ہیں ابو بکر خوارزمی کہتے ہیں:

"اللہ عزوجل تمہاری کوششوں کی ہدایت فرمائے اور تقویٰ و پرہیز گاری پر تمہارے امور کو جمع فرمائے تم نے نہیں سنا ہوگا کہ کسی قدرت مند سلطان نے بھی ایسی باتیں کی ہوں کیونکہ سوائے عدل و انصاف کے خلاف بولنے کے ان کا کوئی کام ہی نہیں ہوتا اور وہ صرف بیکار کی باتوں کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں اگر ان کی دنیا محفوظ ہے تو پھر انھیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ دین کی قبا تار تار کی جارہی ہے جب اسے اپنی من پسند چیزیں مل رہی ہوتی ہیں تو اسے رضائے پروردگار اور خوشنودی خدا کی فکر نہیں ہوتی تم اور ہم۔ خداوند متعال ہمارے امور کی اصلاح فرمائے۔ وہ گروہ ہیں کہ جس کے لئے خدا نے دنیا کو ناپسند فرمایا ہے اور ہمیں دار آخرت کے لئے ذخیرہ کیا ہے ہمیں دنیاوی لذتوں سے بے نیاز ہونے اور ابدی نعمتوں اور مستقبل کے اجر و ثواب کی طرف دعوت دی ہے اس نے ہمیں دو گروہوں میں تقسیم کر رکھا ہے ایک گروہ شہید ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے اور دوسرا گروہ مارا مارا ادھر ادھر زندگی کے سخت ایام بسر کر رہا ہے زندوں کو مردوں کے عالی مقامات پر رشک ہو

1۔ رسائل الخوارزمی ص ۱۲۱۔

https://downloadshiabooks.com/

رہا ہے اور اپنی آوارگی کی زندگی پر خوش نہیں ہیں جبکہ حضرت امیر المومنین رہبر دین مبین کا ارشاد ہے:

'' المحن الی شیعتنا اسرع من الماء الی الحدور''۔'' ہمارے شیعوں کی طرف مصیبتیں نچلی سرزمینوں اور وادیوں کی طرف پانی کی تیز رفتار سے بھی زیادہ تیز آتی ہیں''۔

اس فرمان علوی کی بنیاد صبر و شکیبائی پر استوار ہے گویا امامؑ نے اپنے اہل بیت اور محبوں پر وارد ہونے والی مصیبتوں میں کس طرح صابر و شاکر رہنا ہے اس سے آگاہ کر دیا ہے کیونکہ ان کے اہل بیتؑ کی حیات مصیبتوں سے پُر، ان کے دل غم و الم سے بھرے ہوئے ہیں اور روزگار ہستی ان کے اوپر سخت و دشوار اور دنیا ان سے منھ پھیرے ہوئے ہے اگر ہم بھی فرائض و مستحبات میں انھیں ائمہ طاہرینؑ کے محب اور شیعہ ہیں اور ہر اچھے برے حالات میں انھیں کے آثار و سیرت کے پیروکار ہیں تو ہمیں بھی ان ہی کی طرف مصیبتوں اور رنج و غم میں انھیں کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے''۔

خط کے اس حصہ میں ابو بکر خوارزمی نے اہل بیت طاہرینؑ اور ان کے شیعوں پر ہونے والی انواع و اقسام کی مصیبتوں کا تذکرہ کیا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کے بدلہ میں جنت عدن عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ان کو ان کی مصیبتوں پر اس دار آخرت کو جزاء قرار دیا ہے جسے اس نے اپنے خاص بندوں کے لئے بنایا ہے۔ ان کلمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل نیشاپور اہل بیتؑ سے عقیدت و محبت کے باعث شدید ظلم و ستم کا نشانہ بنائے جارہے تھے جس کے پیش نظر ابو بکر خوارزمی نے انھیں اس خط کو تعزیت نامہ کے طور پر بھیجا ہے۔

ابو بکر خوارزمی اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

"حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کا حق میراث، سقیفہ کے دن چھین لیا گیا اور حضرت امیر المومنینؑ کو خلافت سے ہٹا دیا گیا، حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کو زہر دغا سے شہید کر دیا گیا اور ان کے بھائی حضرت امام حسینؑ کو علانیہ طور پر کربلا میں شہید کر دیا گیا، جناب زید بن علی کو کوفہ کے محلہ کناسہ میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور جنگ میں ان کے سر کو تن سے جدا کر دیا گیا ان کے دو بیٹوں محمد اور ابراہیم کو موسیٰ عباسی نے قتل کر ڈالا، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندان ہارون میں شہید ہوئے۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو مامون نے زہر دغا سے شہید کر ڈالا۔ جناب ادریس میدان فخ سے بچ نکلے تو اندلس میں مارے مارے پھر رہے تھے، عیسیٰ بن زید غربت اور پردیس میں مرے، یحییٰ بن عبد اللہ کو امان نامہ دینے کے بعد قتل کر ڈالا گیا اور اس قدر سخت عہد و پیمان باندھنے کے باوجود انھیں نہیں بخشا گیا"۔ [1]

خوارزمی نے اس خط میں اہل بیتؑ طاہرین کے اوپر گذری مصیبتوں کو پیش کیا ہے جس میں سب سے زیادہ دردناک واقعہ جناب سیدہ النساء فاطمہ زہراءؑ کا ہے کہ آپ کو اپنے پدر بزرگوار کی میراث سے سقیفہ کے دن جسے دنیائے غم و الم کا ابدی دن کہنا چاہئے محروم کر دیا گیا کیونکہ یہ وہی منحوس دن ہے جس میں عترت طاہرہ پر ظلم و ستم کی بنیاد پڑی اور سارے ظلم و ستم اسی منحوس دن کی پیداوار ہیں۔ امام امیر المومنین علی علیہ السلام کو جنھیں رسول خداؐ نے غدیر خم کے دن اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا آپ کو اس مرکز خلافت سے ہٹا دیا گیا اور پھر آل رسول کے اوپر حادثات اور بلاؤں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا گیا ہند جگر خوارہ کے پلے معاویہ نے امام حسن مجتبیٰؑ کو زہر دیدیا معاویہ کے نطفۂ ناتحقیق یزید نے گل رسول خدا حضرت امام حسینؑ کو شہید کر ڈالا اور صحرائے کربلا میں آل رسول خداؐ کو اس طرح اجاڑ کر رکھ دیا کہ تاریخ ایسی درد بھری کوئی دوسری مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

1۔ زید شہید کے سر اقدس کو درمیان جنگ نہیں بلکہ جنگ کے بعد قلم کیا گیا تھا۔

https://downloadshiabooks.com/

اہل بیت طاہرینؑ کے اوپر ٹوٹی مصیبتوں میں سے ایک شہید جاوید جناب زید بن علی کی شہادت ہے انھیں بنی امیہ نے شہید کر دیا اور درخت خرما کی شاخ پر پھانسی دیدی اور کئی سال جسم اطہر پھانسی پر لٹکتا رہا اور مسلمانوں کو حریت و کرامت کی راہ دکھلاتا رہا، ذلت و غلامی سے نکل کر آزادی و آزاد مردوں کے ساتھ جینے کی اور جہاد کی دعوت دیتا رہا۔

اپنے دور حیات میں سماجی عدالت کے علمبردار خاندان اہل بیتؑ کے سید و سردار حضرت امام اعظم جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کس قدر ظلم و ستم برداشت کیے آپ کے اوپر اس زمانہ کے سرکش ہارون الرشید نے اس قدر شکنجہ و عذاب کا سلسلہ جاری رکھا کہ آخر کار آپ کو قید خانہ کی تاریکیوں میں زہر دیدیا اور شہادت کے بعد زندان سے آزاد ہوئے پھر آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے زمانہ کے طاغی و سرکش مامون عباسی کی طرف سے کس قدر اذیتیں برداشت کیں یہاں تک کہ آپ کو ولی عہدی قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور پھر زہر دیکر شہید کر ڈالا اس کے علاوہ آل محمدؐ پر طرح طرح کے ظلم و جنایت کا سلسلہ جاری رکھا گیا وہ اہل بیت طاہرینؑ جو دنیائے اسلام میں عدل و انصاف اور عزت و کرامت کے علمبردار تھے۔

خوارزمی علویوں اور سیدوں پر ہوئے ظلم و ستم کا ماجرا بیان کرتے ہوئے آگے فرماتے ہیں:

”یہ ظلم و ستم ایک طرف اور دوسری جانب طبرستان کے علویوں پر یعقوب بن لیث کا ظلم و ستم کیا کم تھا محمد بن زید کو قتل کیا گیا ساسانیوں نے حسن بن قاسم کو بے دردی سے قتل کیا مدینہ کے علوی سادات پر ابو ساج نے کس قدر ظلم ڈھائے انھیں بغیر کسی سایہ اور بغیر کجاوہ کے اونٹوں پر لاد کر مدینہ سے سامراء طویل مسافت طے کرائی گئی مسلم باہلی کے فرزند

https://downloadshiabooks.com/

اور عمر بن علی کے فرزند کو بابویہ نے گرفتار کر کے قتل کر ڈالا ابن اسماعیل مصعبی نے یحییٰ بن عمر زیدی کو قتل کیا کوفہ کے سارے علویوں کے ساتھ مزاحم بن خاقان نے کیا کیا سلوک کئے بس اتنا سن لو کہ سرزمین اسلام کا کوئی قریہ یا شہر باقی نہیں ہے جہاں کسی سید کا خون نہ بہایا گیا ہو اور وہاں اس کی قبر موجود نہ ہو سادات کے قتل میں اموی اور عباسی دونوں برابر کے شریک تھے عدنانی اور قحطانی دونوں قسم کے عربوں نے سادات پر ظلم ڈھائے ہیں شاعر کہتا ہے:

فلیس حی من الاحیاء نعرفه   من ذی یمان و من بکر و من مضر

الا وهم شرکاء فی دمائهم   کما تشارک ایسار علیٰ جزر

''مجھے سرزمین عرب کا کوئی ایسا قبیلہ یا قریہ نہیں ملا جن کے ہاتھ سادات کے خون سے رنگین نہ ہوں چاہے وہ قبیلہ ذی یمان ہو یا قبیلۂ بکر یا قبیلہ مضر ہو۔ سب کے سب سادات کا خون بہانے میں اسی طرح ایک دوسرے کے شریک ہیں جس طرح دنبہ ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت اتارنے میں قصاب اپنے دونوں ہاتھ استعمال کرتا ہے''۔

عباسیوں کے ذریعہ سادات اور شیعیان اہل بیتؑ پر کئے گئے ظلم و ستم کے یہ واقعات کھلی کتاب ہیں شکنجہ کشی کا عالم یہ تھا کہ عباسیوں نے اپنے سپاہیوں اور کارندوں کو حکم دے رکھا تھا کہ سادات کا سراغ لگا لگا کر انھیں ختم کریں اور ان کے اوپر بڑی بے دردی کے ساتھ ظلم و ستم روا رکھیں خوارزمی نے تو صرف چند سیدوں کا ہی تذکرہ کیا ہے جنھوں نے عباسیوں کے ہاتھوں پر شرف و سعادت اور جام شہادت نوش فرمایا ہے ورنہ سادات شہیدوں کی فہرست بڑی طولانی ہے، خوارزمی اپنی تحریر مزید آگے بڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

"غیرت و حمیت نے ان (سادات) کو موت کی طرف رہنمائی کر دی انھوں نے ذلت کی زندگی کو چھوڑ کر عزت کی موت کو گلے لگا لیا اور دار آخرت میں اللہ نے جس اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے وہ اس حیات فانی کو اپنی زندگی کی خیرات دے کر چلے گئے اور ان بزرگواروں نے جو جام شہادت نوش فرمایا وہی جام شہادت ان کے شیعوں نے بھی نوش کیا اور انھیں بھی سادات کی طرح مختلف قسم کی سختیاں جھیلنی پڑیں اور وہ سب کے سب اولاد علیؑ کو درد و غم دینے میں برابر کے شریک تھے"۔

خوارزمی نے خط کے اس حصہ میں اولاد علیؑ کی عزت و کرامت کی طرف اشارہ کیا ہے انھوں نے عباسیوں کے زیر سایہ ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کرنے اور ان کے مظالم سہنے سے انکار کر دیا اور ان کے خلاف پرچم انقلاب برپا کر کے آزاد و سعادتمند موت کو گلے لگا لیا انھوں نے اپنی آزاد مردی و آزادی کی راہ میں طرح طرح کے شکنجے سہے اور اسی طرح ان کے پیروکاروں اور چاہنے والوں کو بھی انواع و اقسام کے ظلم و ستم سہنے پڑے۔ خوارزمی، سادات اور شیعوں پر کئے گئے ظلم و ستم کا بیان جاری رکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"عثمان بن عفان نے حضرت عمار یاسر کا شکم کچلوایا حضرت ابوذر غفاری کو مدینہ سے جلا وطن کر دیا عامر بن عبد القیس تمیمی کو مدینہ سے باہر نکال دیا جناب مالک اشتر اور حاتم طائی کے فرزند عدی کو زدوکوب کرایا، عمر بن زرارہ کو شام اور جناب کمیل بن زیاد کو عراق کی طرف بھگا دیا ابی بن کعب پر جفا کی اور محمد بن حذیفہ سے دشمنی کی، ابن سالم کے خون میں شریک ہوا اور کعب ذی الحطبہ کے ساتھ برا سلوک کیا"۔

خوارزمی نے خط کے اس حصہ میں بنی امیہ کے سرغنہ عثمان بن عفان کے کرتوتوں کا جائزہ لیا ہے اور اس کی طرف سے رسول خداؐ کے مخلص صحابہ کے حق میں کئے گئے ظلم و

https://downloadshiabooks.com/

ستم اور ناانصافی کو برملا کیا ہے جیسے عظیم المرتبت صحابی جناب عمار یاسر، جلیل القدر صحابی ابوذر غفاری اور ان دونوں بزرگواروں کے مانند دیگر وہ اصحاب کرام جو عثمان کی اقرباء پروری اور بنی امیہ و بنی مروان کو دوسروں پر برتری و فوقیت دینے کی سیاست کے خلاف تھے ان سب کو عثمان کے ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑا۔ ان امویوں اور مروانیوں کو عثمان نے بے پناہ دولت دے رکھی تھی اور انھیں مسلمانوں کی گردن پر مسلط کر رکھا تھا جس کی وجہ سے مسلمانوں کا قتل عثمان پر اجماع قائم ہو گیاخوارزمی اہل بیت طاہرینؑ پر ٹوٹی مصیبتوں کی داستان جاری رکھتے ہوئے اور ان کے شیعوں پر ہوئے مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بنی امیہ نے عثمان بن عفان کے طرز عمل کو اپنایا اور جو بھی ان سے ٹکراتا اسے قتل کر ڈالتے اور جس سے صلح و مصالحت پر اتفاق ہوتا اسے دھوکہ دیتے اور نابود کر کے چھوڑتے ان کے دور اقتدار میں نہ کوئی مہاجر محفوظ تھا اور نہ کسی انصاری کی جان محفوظ تھی وہ خدا سے نہیں ڈرتے تھے وہ لوگوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے انھوں نے بندگان خدا کو اپنا غلام و کنیز، مسلمانوں کے بیت المال اور مال خدا کو اپنا دست بہ دست ہونے والا مال سمجھ رکھا تھا خانۂ خدا کو منہدم کرتے بندگان خدا کو اپنا نوکر بناتے نماز کو معطل کرتے آزاد مردوں کی گردن پر مہر غلامی لگا دیتے اور مسلمانوں کی ناموس کے ساتھ کفار کی ناموس جیسا سلوک کرتے اور جب کوئی اموی کسی فسق و فجور کا مرتکب ہوتا تو اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے''۔

خوارزمی کے خط کے اس حصہ میں بنی امیہ کے جرائم اور مہلک کارستانیوں کا جائزہ لیا گیا ہے انھوں نے لوگوں کے ساتھ ایسی سیاست اپنائی جس کا سابقہ دیکھنے کو نہیں ملتا بلکہ لوگ ایسی سیاست سے کبھی آشنا نہیں ہوئے تھے ظلم و بربریت کا دور دورہ تھا مصلحین کو حقیر و رسوا

https://downloadshiabooks.com/

کیا جا رہا تھا اور لوگ جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس پر انھیں مجبور کیا جاتا تھا۔ خوارزمی، اموی حکام کی طرف سے سادات اور ان کے فرمانبرداروں پر کیے گئے ظلم و ستم کے بیان کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"معاویہ علیہ الھاویہ نے جناب حجر بن عدی کندی اور عمرو بن حمق خزاعی کو پناہ دینے اور بہت سخت و شدید عہد و پیمان اور قسم کے باوجود قتل کر ڈالا، زیاد بن سمیہ نے کوفہ اور بصرہ کے ہزاروں شیعوں کو بے دردی کے ساتھ تہہ تیغ کیا یہ ملعون معاویہ کے نجس کتوں میں سب سے زیادہ شیعوں کو اسیر اور قتل کرنے والا شخص تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے معاویہ کو اس کے بدترین اعمال کے ساتھ موت دیدی اور بدترین حال میں اس کی زندگی کا خاتمہ ہوا تو اس کے شریر بیٹے یزید نے اس کی پیروی کی یہ زخموں پر نمک چھڑکتا اور معاویہ کے مقتولوں کی اولاد کو قتل کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے حضرت ہانی بن عروہ مرادی اور جناب مسلم بن عقیل ہاشمی کو تہہ تیغ کرادیا پھر حر بن یزید ریاحی، ابو موسیٰ عمرو بن قرظہ انصاری، حبیب ابن مظاہر اسدی، سعید بن عبد اللہ حنفی، نافع بن ہلال جملی، حنظلہ بن اسد شبامی، عابس بن ابی شبیب شاکری جیسے ستر سے زائد شیعوں کا خون بہایا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو کربلا کے میدان میں شہید کیا یزید نے زانی فرزند زانی عبید اللہ بن زیاد کو شیعوں پر مسلط کر رکھا تھا جو انھیں کھجور کی ڈالیوں پر پھانسی پر لٹکاتا اور طرح طرح کے طریقۂ کار اپنا کر قتل کرتا یہاں تک کہ اللہ نے اس کی بھی جڑ اکھاڑ دی اور وہ اپنی پیٹھ پر گناہوں اور ناحق خون کے بوجھ لے کر چل بسا کس قدر ناموس و آبرو برباد کرنے کے جرم و ظلم کا بوجھ اٹھائے واصل جہنم ہوا"۔

پھر ایک گروہ نصرت اہل بیت علیہم السلام کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اللہ نے انھیں توفیق عطا کی کہ وہ گروہ اپنے عہد و پیمان سے عہدہ برآ ہو جائے اور جن کوتاہیوں کے مرتکب

https://downloadshiabooks.com/

ہوئے ہیں ان کا جبران ہو جائے اور ان کے گناہ دھل جائیں تو یہ لوگ، سرکش گروہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور خون شہید کربلا کا مطالبہ کرنے لگے اور ان کی تعداد کی قلت نے ان کے حوصلے پست نہیں کئے اور دشمنوں کی کثرت نے ان کی جرأت میں سوائے مر مٹنے یا مار ڈالنے کے اور کوئی اثر پیدا نہیں کیا بلکہ ان لوگوں نے جان و مال کی بازی لگا دی یہاں تک کہ سلیمان بن صرد خزاعی، مسیب بن نجبۃ فزاری، عبید اللہ بن وال تمیمی اپنے مخلص و مومن ساتھیوں کے ساتھ شہید کر دئے گئے یہ لوگ تابعین میں سر فہرست، لوگوں کے لئے چراغ ہدایت اور اسلام کے شہہ سوار تھے"۔

خوارزمی نے اپنے خط کے اس حصہ میں عہد معاویہ کے اندر طرح طرح کے ظلم و ستم اور شیعیان اہل بیتؑ پر پڑی افتاد کا تذکرہ کیا ہے کہ کس طرح معاویہ علیہ الھاویہ نے کوفہ کے شیعوں پر زیاد بن ابیہ کو مسلط کر دیا اور اس ملعون نے انھیں چن چن کے مارا۔ اور جب معاویہ کے سیاہ دور کا خاتمہ ہو گیا تو اس نے اپنے خونخوار شرابی بیٹے یزید کو مسلمانوں کی گردن پر مسلط کر دیا اور یزید پلید اس قدر جرائم کا مرتکب ہوا کہ چہرۂ تاریخ پر سیاہی طاری ہو گئی، اسی ملعون نے اولاد رسول خداؐ کو اپنی سخت وحشت گری کا شکار بنایا اور انھیں اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور ایسا ظلم و ستم کیا کہ تاریخ جس کی مثال لانے سے قاصر ہے عترت رسولؐ بے گھر ہوئی ذریت رسولؐ کی حرمت پامال کی گئی اور مرجانہ کی نجس اولاد عبید اللہ بن زیاد نے سید شباب اہل الجنۃ کے ساتھ جو سلوک کیا اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس نے بہترین شیعوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جناب میثم تمار کو کھجور کی شاخ پر پھانسی دیدی ہلاکت یزید کے بعد شیعوں کے ایک گروہ نے انقلاب برپا کر دیا انھوں نے خون امام حسینؑ کا بدلہ لینے کا مطالبہ شروع کیا جنھیں "توابین" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مگر یہ سارے مخلص شیعہ شہید کر دئے گئے، جناب سلیمان بن صرد خزاعی، مسیب بن نجبۃ فزاری، عبد اللہ بن وال تمیمی

https://downloadshiabooks.com/

وغیرہ سب کے سب شہید ہو گئے۔

خوارزمی اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے علوی سادات پر بیتی ظلم کی کہانی آگے ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" پھر زبیر کی اولاد حجاز اور عراق پر مسلط ہو گئی تو اس نے جناب مختار کو شہید کر ڈالا حالانکہ مختار نے اس سے قبل خون حسینؑ کا بدلہ لینے کے لئے قیام کیا بڑے بڑے شریروں کو موت کے گھاٹ اتارا اور ظالموں کو فی النار کیا مظلوم و غریب کربلا کے خون کا بدلہ لینے کا مطالبہ کیا قاتلین امام حسینؑ کو قتل کیا انھیں دھوکہ دینے والوں کو سزا دی اور چن چن کر دشمنان آل رسولؐ کو تہہ تیغ کیا اور شیعیان اہل بیتؑ نے قاتلین امام حسینؑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور جس نے امامؑ کا ساتھ نہیں دیا تھا اسے جلا وطن کر دیا پھر جناب مختار کی شہادت کے ساتھ ہی آپ کے ساتھیوں ابو عمرہ بن کیسان، احمر بن شمیط، رفاعہ بن یزید، سائب بن مالک اور عبد اللہ بن کامل کو شہید کیا گیا اور باقی شیعوں کو تلاش کر کے مثلہ کر دیا گیا اور بہت ہی دردناک طریقے سے قتل کیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے عبد اللہ بن زبیر کے شر سے زمین کو پاک کر دیا اور اس کے بھائی مصعب بن زبیر سے بھی بندگان خدا کو خدا نے نجات دیدی کیونکہ ان دونوں کو عبد الملک مروان نے مروا ڈالا ارشاد قدرت ہے: ﴿وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون﴾۔

" اور یقیناً ہم بعض ظالمین کو دوسرے بعض پر مسلط کر دیتے ہیں ان کے کرتوت کی بنیاد پر"۔ (1)

1۔ سورہ انعام آیت ۱۲۹۔

https://downloadshiabooks.com/

عبد اللہ بن زبیر نے جناب محمد بن حنفیہ کو اسیر کر لیا تھا اور اس کا ارادہ یہ تھا کہ جناب محمد بن حنفیہ کو زندہ جلا ڈالے اس نے عبد اللہ بن عباس کو بھی جلا وطن کر دیا اور نہ جانے کتنی قتل و غارت کی"۔

ان کلمات میں عظیم انقلابی و روحانی قائد جناب مختار ثقفی کی داستان چھیڑی گئی ہے جنھوں نے قاتلین امام حسینؑ کو چن چن کے مارا اور روئے زمین کو ان خائنوں، سرکشوں اور ظالموں کے شر سے پاک کر دیا وہ جہاں کہیں بھی چھپے تھے ڈھونڈھ نکالا اور تہہ تیغ کر دیا یہاں تک کہ امت اسلامی عبد اللہ بن زبیر اور اس کے بھائی مصعب بن زبیر کے شر میں مبتلا ہو گئی اور ان دونوں نے حجاز اور عراق پر قبضہ کر لیا شیعیان اہل بیتؑ کو اجتماعی طور پر جلا وطن ہونا پڑا اور بہت سے لوگ بے گھر کر دئے گئے جن میں سر فہرست عراق کے حاکم جناب مختار ثقفی اور صالحین و مومنین کی جماعت ہے جنھیں چین سے جینے نہیں دیا گیا تھا مگر عبد اللہ بن زبیر اور اس کے بھائی مصعب کا بھی جینا دو بھر ہو گیا ان دونوں ملعونوں کو مروانی خلیفہ عبد الملک بن مروان نے موت کے گھاٹ اتروا دیا اور اس طرح عبد اللہ اور مصعب کے شر سے روئے زمین پاک ہو گئی۔

خوارزمی نے عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں بھی شیعیان اہل بیتؑ پر پڑے ظلم و ستم کی داستان کو چھیڑا ہے وہ کہتے ہیں:

"جب مروانیوں کے لئے اسلامی شہروں پر غلبہ کا راستہ صاف ہو گیا تو انھوں نے حجاج بن یوسف ثقفی کو حجازیوں پر مسلط کر دیا اور اس کے بعد عراقیوں پر بھی اس کو مسلط کر دیا اس ملعون نے بھی بنی ہاشم کے خون سے ہولی کھیلی بنی فاطمہؑ کو خوب ڈرایا دھمکایا شیعیان امیر المومنینؑ کو چن چن کے مارنا اور بیت نبوت کے جملہ آثار کو مٹانا شروع کر دیا

https://downloadshiabooks.com/

جناب کمیل بن زیاد نخعی پر کیا کیا ظلم ہوئے؟ تاریخ میں موجود ہے اور اس ظلم و ستم کا سلسلہ برسہا برس یعنی پورے عہد بنی مروان میں جاری رہا یہاں تک کہ بنی عباس نے حکومت پر قبضہ جمالیا۔

مروانیوں نے اپنی حکومت کے آخری ایام میں تو حد کر دی جس قدر ان کی مدت حکومت میں اضافہ ہوتا رہا ان کے ظلم و ستم میں بھی اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ انھوں نے حکومت کے آخری سالوں میں جو سب سے عظیم جرم کیا وہ حق و حقیقت کے سربراہ زید بن علی کی شہادت ہے اور وہ اس طرح کہ عراقی منافقوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تو شامیوں نے انھیں قتل کر ڈالا اور ان کے ساتھ ان کے چاہنے والے جیسے نصر بن خزیمہ اسدی، معاویہ بن اسحاق انصاری سب کو قتل کر دیا گیا یہی نہیں بلکہ ان لوگوں کو بھی قتل کر ڈالا گیا جو زید بن علی کے ساتھ تھے بلکہ انھیں لڑکی دینے اور شادی کرنے والوں اور ان کا قرب حاصل کرنے والوں بلکہ ان سے بات کرنے والوں اور ساتھ چلنے والوں کو بھی نہیں بخشا گیا"۔

خوارزمی نے اپنے اس مکتوب میں مروانیوں کی حکومت اور مسلمانوں کی گردنوں پر ان کے مسلط ہو جانے کا تذکرہ چھیڑا ہے ان کے جرم و ستم کی داستان میں ایک بھیانک جرم یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایک بڑے مجرم اور دہشت گرد حجاج بن یوسف ثقفی کو مسلمانوں پر مسلط کر دیا جس نے صالحین اور نیکوکار لوگوں کو بے پناہ قتل کیا علویوں اور شیعوں کو چن چن کے مارا، اہل بیتؑ کے آثار کو محو کیا اور اس قدر ان کے اوپر سختی کی کہ شہید جاوید جناب زید بن علی کو بھاری انقلاب برپا کرنا پڑا جس کی بنیاد حقوق انسانی کے تحفظ اور ارادہ واختیار مسلمین کی آزادی تھی لیکن افسوس کہ کوفیوں نے آپ کے ساتھ دغا کی اور آپ کو یکہ و تنہا چھوڑ دیا اور آپ شہید کر دئے گئے اور اس کے بعد امویوں نے ان کے چاہنے والوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالا اور تہہ تیغ کیا اور ان کے جملہ مددگاروں کو یا قتل کر دیا گیا یا پھر انھیں گھر بار

https://downloadshiabooks.com/

چھوڑ کر صحراؤں کی خاک چھاننی پڑی"۔

اس کے بعد خوارزمی نے بنی امیہ کے دور اقتدار کے زوال اور صفحۂ ہستی سے مٹ جانے اور حکومت عباسی کے تشکیل پانے اور ان کے دور میں شیعوں پر بیتی لمبی کہانی کا تذکرہ کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" جب وہ اس عظیم جرم کے مرتکب ہوئے اور انھوں نے تمام حرمتیں بالائے طاق رکھکر حضرت زید کو شہید کر ڈالا تو خداوند متعال ان کے اوپر بہت غضبناک ہوا اور اس نے ان سے سلطنت چھین لی اور ان کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک مجرم ابو مسلم خراسانی کو ان کے اوپر مسلط کر دیا۔ خدا ابو مسلم خراسانی کے اوپر نظر عنایت کبھی نہ کرے۔ اس ملعون نے علویوں کی بہادری و شجاعت کو دیکھا اور پھر عباسیوں کے رویے کو ملاحظہ کیا تو اس نے تقویٰ و پرہیز گاری کی راہ چھوڑ دی اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگا اور اپنی آخرت کو دنیا کے بدلہ بیچ دیا اور اپنے کاروبار اعمال کا آغاز جناب عبد اللہ بن معاویہ بن ابو طالب عبد اللہ بن جعفر کے قتل سے کیا اس نے خراسان کے طاغوتوں کو سجستان کے خارجیوں کو اور اصفہان کے کردیوں کو آل ابی طالب کے اوپر انھیں قتل کرنے کے لئے مسلط کر دیا اور وہ ملاعین بھی اہل بیتؑ کے چاہنے والوں اور خاص طور سے علویوں کو ہر خشک و تر سے تلاش کر کے قتل کرتے ہر صحرا و پہاڑ اور وادی و درے میں چن چن کے مارتے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے اس کے اوپر اسی کے پسندیدہ ترین شخص کو مسلط کر دیا اور اس نے اس ظالم کا بھی سر اسی طرح تن سے جدا کیا جس طرح اس نے شیعوں اور محبوں کے سر تن سے جدا کئے تھے۔ بلکہ ابو مسلم کی پیروی میں جتنے لوگ تھے سب کو مار ڈالا اور لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی یہاں تک کہ اس پر بھی غیظ و غضب الٰہی نازل ہوا اور وہ بے پناہ ظلم و ستم کا مرتکب ہوا اور جرم وجنایت میں اپنے نفس کی پیروی کرتا رہا دنیا کو اپنے لئے سجالیا لیکن راہ مستقیم کو نہیں اپنایا

https://downloadshiabooks.com/

اور ظلم و ستم کے ساتھ ہی حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ واصل جہنم ہو گیا اور اس کی ہلاکت کے وقت اس کا قید خانہ اہل بیت عصمت و طہارتؑ اور ان کے چاہنے والوں سے پُر ہو چکا تھا۔

منصور عباسی صحراؤں اور وادیوں میں پناہ لینے والے سادات اور شیعوں کو ڈھونڈھ نکالتا اور جو حاضر ہوتے انھیں تہہ تیغ کرتا یہاں تک کہ سرزمین اسلامی سے دور سند کے علاقہ میں پناہ لینے والے عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ محض حسنی کو عمر بن ہشام تغلبی کے ہاتھوں گرفتار کرا لیا اور قتل کر ڈالا جب سند جیسے دور دراز علاقہ میں رہنے والے نہ بچ سکے تو پھر دوسروں کا کیا انجام ہو گا؟ لیکن اس کے باوجود ہارون الرشید کے ظلم و ستم اور قتل سادات کے مقابلہ میں منصور کے جرائم بڑے کم ہیں اور منصور سے پہلے موسی عباسی نے بھی سادات اور خاص طور پر حسین بن علی شہید فخ کے ساتھ کیا کیا نہ کیا ہارون الرشید نے علی بن افطس حسینی کے ساتھ کس قدر ظلم کیا اور احمد بن علی زیدی، قاسم بن علی حسنی اور علی بن غسان خزاعی کے اوپر کس قدر ظلم و ستم کیا۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ہارون عباسی اس حال میں واصل جہنم ہوا کہ شجر نبوت کو اکھاڑنے اور شاخ امامت کو کاٹنے کے درپے رہا اور تم سب اہل نیشاپور۔ خدا تمہاری اصلاح فرمائے۔ کہ تم دین کے عظیم حصہ کے مالک ہو لیکن اعمش سے زیادہ تو نھیں اور تم جانتے ہو کہ اعمش کو گالیاں دی گئیں قاضی شریک کو معزول کر دیا گیا، ہشام بن حکم کو ڈرایا دھمکایا گیا علی بن یقطین کو متہم کیا گیا"۔

خط کے اس حصہ میں سادات اور شیعیان اہل بیتؑ پر عہد عباسیہ میں ہوئے ظلم و ستم کی داستان رقم کی گئی ہے بنی عباس نے ان کے اوپر ظلم و ستم کی انتہا کر دی اور جو کچھ بنی امیہ کے طاغی بھی نہ کر سکے تھے وہ سب کچھ کر ڈالا خوارزمی نے علوی سادات کی پوری ایک

https://downloadshiabooks.com/

فہرست ذکر کی ہے جنھیں ابو مسلم خراسانی نے تہہ تیغ کیا۔ اللہ نے اس سے انتقام لیا۔ کیونکہ منصور نے اسے اسی جام سے سیراب کر دیا جس سے اس نے لاکھوں مسلمانوں اور خصوصاً سادات کو سیراب کیا تھا اس سے بڑی مصیبت سادات کے اوپر عہد منصور دوانقی میں پڑی اس جبار نے سید زادوں اور شیعوں کو چن چن کے قتل کیا گویا اس ملعون نے اپنے دل سے رحم و مروت نام کی چیز کو نکال باہر کر دیا تھا اور حضرت رسول خداؐ کے لئے ان کی ذریت و نسل میں کسی حق و حرمت کا قائل ہی نہیں تھا اس نے ان بزرگواروں کا پیچھا کیا انھیں صحراؤں اور بیابانوں سے ڈھونڈھ نکالا جو بھی ملا اسے قتل کر ڈالا یا پھر ایسے ایسے زندانوں میں ٹھونس دیا جہاں روز و شب کی تمیز مشکل تھی جب یہ ملعون واصل جہنم ہوا ہے تو اس کے زندان بے گناہ سید زادوں اور اہل بیتؑ کے چاہنے والوں سے بھرے ہوئے تھے علویوں اور شیعوں پر ظلم و ستم کا سلسلہ منصور کی اولاد میں بھی جاری رہا اور ہارون ملعون کے دور میں بھی بے انتہاء ظلم و ستم سادات و محبان آل محمدؐ پر پڑے اس ملعون نے بھی آل محمدؐ کے چاہنے والوں اور ان کے خاندان کو جلاوطن کیا کتنوں کو موت کی نیند سلا دیا کتنوں کو شکنجوں اور قید خانوں میں ستایا اور اس زمانہ کے سید العترۃ امام اعظم جناب موسیٰ بن جعفر علیہ السلام پر ظلم و تعدی کی اور انھیں سالوں زندان میں بلاوجہ قید رکھا پھر انھیں زہر دے کر شہید کر ڈالا۔

خوارزمی شیعوں اور علویوں پر ظلم و ستم کا بیان جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

" جہاں تک صدر اول کی بات ہے تو جناب زید بن صوحان عبدی کو قتل کیا گیا، عثمان بن حنیف انصاری کو سزا دی گئی حارث بن قدامہ سعدی کو مخفی ہونا پڑا اور جندب بن زہیر ازدی، شریح بن ہانی مرادی، مالک بن کعب ارحبی، معقل بن قیس ریاحی، حارث بن اعور ہمدانی، ابوطفیل کنانی اور ان جیسے لوگوں کو یا قتل کیا گیا یا پھر ذلت و حقارت بھری زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا کیونکہ وصی و خلیفۂ رسول پر سب و شتم کیا جارہا تھا اور کوئی روکنے

https://downloadshiabooks.com/

والا نہ تھا اولیاء و اوصیاء اور ان کی اولاد کو قتل کیا جارہا تھا اور کوئی غیرت دار اٹھکر منع کرنے والا نہ تھا ایسا ماحول بنا دیا گیا تھا کہ اکثریت حیران و پریشان تھی جیسے جابر جعفی، رشید ہجری، زرارہ بن اعین اور ان جیسے بزرگواروں کا کوئی جرم نہیں تھا سوائے اس کے کہ یہ لوگ اولیاء الٰہی سے محبت کرتے تھے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرتے تھے اور کیا عظیم جرم اور بڑا گناہ نہیں ہے کہ ایسے ایسے بزرگواروں کو بھی حیرت و پریشانی کا شکار بنا دیا گیا"۔

مکتوب کا یہ حصہ بنی امیہ کے سیاہ دور میں شیعوں پر ہوئے انواع و اقسام کے ظلم و ستم کی داستان بیان کر رہا ہے اور یہ ظلم و ستم بھی صرف اس واسطے کہ وہ اہل بیت طاہرینؑ جن کی محبت کو خدا نے قرآن میں تمام مسلمانوں پر فرض و واجب قرار دیدیا ہے ان سے محبت و مودت کرتے تھے اس کے بعد خوارزمی بنی عباس کے دور میں ہوئے بے پناہ ظلم و ستم اور شیعیان اہل بیتؑ پر پڑی مصیبتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اور یہ بیان کرتے ہوئے کہ بنی عباس کا دور حکومت شیعوں کے لئے بنی امیہ کے دور سے بھی زیادہ سخت تھا فرماتے ہیں:

" بنی عباس کی طرف ہر ظلم کی نسبت دی جاسکتی ہے کوئی بھی ظلم بیان کرو وہ ضرور ہوا ہے اور انھوں نے کوئی ایسا ظلم چھوڑا ہی نہیں جس کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ اہل بیت طاہرینؑ کا مال بلاد اسلامی سے جمع کیا جاتا اور اسے ترک و دیلم، مغربی اور فرغانی میں بانٹ دیا جاتا ائمہ ھدیٰؑ کی ایک فرد اور اولاد و ذریت رسول خداؐ میں سے کسی بزرگ کی شہادت واقع ہو جاتی تھی تو نہ کوئی جنازہ اٹھانے والا نظر آتا اور نہ ہی تشییع جنازہ کرنے والا اور نہ کوئی ان کے مقبرہ کو مستحکم کرنے والا ملتا اور اس کے برعکس ان ملعونوں کا کوئی مسخرہ یا کھلاڑی یا مغنی، کنیز و غلام گوز کر کر کے محفل میں ہنسانے والا مر جاتا تھا تو اشراف اور قاضیوں کی بھیڑ لگ جاتی تھی فوج کے سپہ سالار، گورنر جمع ہو جاتے تھے اور اس کے نام کی مسجد تعمیر ہوتی تھی دہری و سوفسطائی لوگ جو کہ دنیا کو مبدأخلقت سمجھتے تھے ان کی جان و مال محفوظ تھی جو فلسفی یا مانوی کتابوں کو

https://downloadshiabooks.com/

پڑھتے پڑھاتے تھے اس کی جان و مال محفوظ تھی لیکن جس کی شناخت بعنوان شیعہ ہو جاتی تھی اسے قتل کر دیتے تھے اور جس جس نے اپنے بیٹے کا نام ''علی'' رکھ دیا ہو اس کا خون بہا دیتے تھے اگر شیعوں میں سے شہید کئے جانے والوں میں کوئی بھی معلی بن خنیس کے علاوہ نہ ہوتا جو داؤد بن علی عباسی کے ہاتھوں شہید کر دئے گئے اور اگر شیعوں میں سے کوئی بھی ابوتراب مروزی کے علاوہ زندانی نہ کیا جاتا تب بھی یہ ایسا زخم ہے جو کبھی نہیں ٹھیک ہو سکتا یہ ایسی سینہ میں اٹھنے والی آگ ہے جو کبھی خاموش نہیں ہو سکتی اور ایسا سر درد ہے جو کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا اور ایسا زخم ہے جو کبھی بھر نہیں سکتا۔

کیا ان کی خباثت کے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ یہ ملاعین زمانۂ جاہلیت کی طرح حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہجو میں اشعار و قصائد کہتے تھے اور مسلمان شعراء کا ہجو سے مقابلہ کرتے تھے ان کے اشعار و قصائد شہر بہ شہر پہنچے ان کی تدوین ہوتی تھی ان کے اشعار و قصائد راویوں نے روایت کئے ہیں آپ واقدی، وھب تمیمی، کلبی، ابن قطامی، ابن عدی، ابن کنانی وغیرہ کی کتابیں دیکھ سکتے ہیں۔

اور اگر شیعہ شعراء وصی پیغمبرؐ کی شان میں کچھ کہتے، مناقب و فضائل علیؑ و معجزات نبیؐ کا تذکرہ کرنے کی جرأت کرتے تو ان کی زبانیں کاٹ دی جاتیں تھیں ان کے دیوان اشعار پھاڑ دئے جاتے تھے جیسا کہ عبد اللہ برقی کے ساتھ ہوا، کمیت اسدی کے ساتھ ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر نہیں کر سکے منصور نمری شاعر کی قبر کھود ڈالی گئی، دعبل خزائی کا گھر منہدم کر دیا گیا حالانکہ مروان یمامی اور ابن جہم شامی کے ساتھ ہمکاری کی گئی اور یہ سب صرف اس لئے کہ ان دونوں ملعون شاعروں نے دشمنی اہل بیتؑ میں غلو سے کام لیا اور غضب الٰہی کے خریدار بنے یہاں تک کہ ابن خیزران اور متوکل علی الشیطان عباسی کسی شاعر کو نہیں نوازتے تھے مگر یہ کہ اس نے آل ابو طالبؑ کی شان میں جسارت کی ہو اور دشمنی اہل

https://downloadshiabooks.com/

بیتؑ میں قد بلند کیا ہو جیسے ابن مصعب زبیری اور ابن وہب بختری کو اور شعراء میں سے مروان اموی کو، ادباء میں سے اصمعی کو جعفر متوکل کے زمانے میں بکار زبیری، ابوسمط اموی اور عبشمی وغیرہ کو اہل بیتؑ کی ہجو میں اشعار کہنے کے باعث خوب نوازا گیا"۔

عباسی حکمراں کے سخت و دشوار دور میں شیعوں نے کس قدر سختیاں اور مصیبتیں جھیلی ہیں ان کا تذکرہ خوارزمی نے اپنے مکتوب کے اس حصہ میں ذکر کیا ہے عہد عباسی میں بنی عباس اور اس کے مزدوروں نے شیعوں کا بہت خون بہایا اور انھیں بے حد ستایا ہے خوارزمی نے چند بزرگان شیعہ کا تذکرہ کیا ہے جنھیں یا پھانسی دیدی گئی یا پھر زندانوں میں ٹھونس دیا گیا ان کا جرم سوائے ولایت و محبت اہل بیت رسولؐ کے اور کچھ نہیں تھا خوارزمی نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ کس طرح ذکر اہل بیتؑ کو مٹانے کے لئے اور ان کی مدح و ثناء کرنے والے شعراء کو قتل یا زندان کی بھینٹ چڑھادیا گیا ہے اور مقابل میں شان اہل بیتؑ میں گستاخی کرنے والوں اور ان کی ہجو میں اشعار و قصائد کہنے والوں کو حکومت نے سر پر بٹھایا اور انھیں مال و ثروت سے خوب نوازا ہے۔

اس تاریخی دستاویز سے پتہ چلتا ہے کہ شیعوں اور علویوں نے کس قدر ظلم و جور اور شکنجے سہے ہیں اس خط کا مندرجہ ذیل بند دردناک مصیبتوں سے پردہ اٹھا رہا ہے:

"اللہ آپ لوگوں کی ہدایت فرمائے بتحقیق کہ ہم نے عروۃ و ثقیٰ (یعنی اہل بیت طاہرین علیہم السلام کی محبت و ولایت کی مضبوط ریسمان) سے تمسک کیا ہے دین کو دنیا پر فوقیت دی ہے نہ ہماری بصیرت میں خدا کے سوا کوئی اضافہ کر سکتا ہے اور نہ ہماری بصیرت کی کمی میں خود کم بصیرت رکھنے والا جبران کر سکتا ہے اس لئے کہ اسلام آغاز میں غریب تھا اور عنقریب پھر غریب ہو جائے گا جس طرح آغاز میں تھا یہ بات تو خدا اور اس کے رسولؐ کی

https://downloadshiabooks.com/

سفارشات میں سے ہے کہ قدرت و حکومت جسے وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے دے دیتا ہے مگر انجام کار متقین کے ساتھ ہے مقولہ مشہور ہے کہ آج کا کل بھی ہے اور ہفتہ کے بعد اتوار بھی آتا ہے یعنی دنیا ہمیشہ یک رنگ ڈھنگ میں نہیں رہتی۔

جناب عمار یاسر نے جنگ صفین کے دن کہا تھا: اگر دشمن ہمیں اس قدر ضرب لگائے یہاں تک کہ ہم ہجر کے دور دراز علاقہ تک پہنچادیں (یعنی جیت کی کوئی امید باقی نہ رہے) تب بھی ہمیں یقین حاصل ہے کہ ہم حق پر ہیں اور شامی لشکر باطل پر ہے جناب رسول خداؐ کو بھی ابتداء میں شکست پر شکست کا منھ دیکھنا پڑا اسلام کا مسئلہ بھی موخر ہوتا رہا (دین اسلام کے حلقہ میں آنے والے کم تھے) پھر ترقی ہوئی (اور لوگ جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے) ارشاد قدرت ہے: ﴿الٓمٓ أَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُتْرَكُوا اَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لا يُفْتَنُونَ﴾ "کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا"۔[1]

اگر مومنین کا امتحان نہ ہو اور وہ قلت کا شکار نہ ہوں اسی طرح اگر کافرین کی حکومت نہ ہو اور وہ کثرت عدد کے مالک نہ ہوں تو پھر جہنم کیسے پُر ہوگا یہاں تک کہ اسے "ھل من مزید" کہنا پڑے گا۔ پھر خدا بھی یہ ارشاد نہ فرماتا کہ: ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُوْنَ﴾ "اور ان کی اکثریت نادان اور جاہل ہے"۔ نہ صابر و شاکر انسان کی جزع و فزع کرنے والے سے تمیز ہو پاتی نہ شکور و کفور میں فرق پیدا ہو سکتا نہ کوئی فرمان بردار اور اجر و جزا کا مستحق ہوتا اور نہ گنہگار و نافرمان گناہوں کا بوجھ اٹھاتا اگر ہم پر آفت و مصیبت آن پڑتی ہے تو کیا ہوا ہمیں اس کی عادت ہو چکی ہے اور اگر ہمیں سلطنت و اقتدار مل جائے تو ہم اس کے

1۔ سورہ عنکبوت آیت ۱،۲۔

https://downloadshiabooks.com/

پہلے سے منتظر ہیں یعنی اہل بیتؑ کی حکومت آخری حکومت ہے خدا کا شکر ہے کہ ہمارے پاس ہر حالت و حادثہ میں وسیلۂ نجات موجود ہے اور ہم ہر جگہ کے لئے خاص مقولہ و کلام رکھتے ہیں مصیبتیں ہوں تو صبر و شکیبائی ہمارا شعار ہوتا ہے اور نعمت و عنایت ہو تو شکر خدا ہمارا شیوہ ہوتا ہے کیا امیر المومنین علیہ السلام پر ہزار مہینوں تک سب و شتم نہیں کیا گیا؟ تو کیا ہم نے ان کی وصیت و خلافت میں ذرہ برابر شک کیا؟ پیغمبر خداؐ کی دس سال سے زیادہ تکذیب ہوتی رہی پھر بھی ہم نے انھیں ان کی نبوت میں شک کی نگاہ سے نہیں دیکھا ابلیس ملعون ریت بالو کی تعداد سے زیادہ سال گذرے زندگی بسر کر رہا ہے پھر بھی ہم اس پر لعن طعن کرنے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھوڑی مدت کے لئے ہمیں حق کی حکومت (یہاں ظاہراً حضرت امام علیؑ کی چند سالہ حکومت حق و عدالت کی طرف اشارہ مقصود ہے) کے ذریعہ آزمایا جا چکا ہے ہمیں حکومت حقہ کا یقین ہے اگر چہ یکے بعد دیگرے رضا و قضاء الٰہی کے تحت امام پس از امام شہید کئے گئے لیکن ہم نے ان کی امامت میں شک نہیں کیا کیونکہ وعدۂ الٰہی ایک دن عملی ہو کے رہے گا امر الٰہی میں تغییر و تبدل نہیں ہے بلکہ مقدر و مقرر ہے لیکن تمھیں یہ سمجھ میں نہیں آسکتا تم ہر گز نہیں سمجھ سکو گے اور عنقریب جنھوں نے ظلم و ستم کیا ہے جان لیں گے کہ ان کی بازگشت کہاں ہے اور ان کی خبر کچھ مدت کے بعد تمھیں معلوم ہو جائے گی"۔

ان کلمات سے صاف ظاہر ہے کہ شیعوں میں کس قدر سوجھ بوجھ تھی انھوں نے اس طرح کے خطرناک شکنجوں کے باوجود ہمت نہیں ہاری دہشتگردوں اور دشمنان اہل بیتؑ کی سختیوں کو سہتے رہے مگر اسلام کا دامن نہیں چھوڑا اور یہ بات سب پر ثابت کر دی کہ اسلام کے سب سے زیادہ مضبوط مدافع شیعہ ہیں ظلم و جور کے سب سے بڑے مخالف شیعہ ہیں پرچم اسلام کے سربلند کرنے والے شیعہ ہیں شیعوں نے عباسی و اموی حکمرانوں کی سخت ترین سیاستوں اور حوادث و مصائب کے پہاڑ توڑے جانے کے باوجود پرچم اسلام کو سربلند رکھا اور

https://downloadshiabooks.com/

ڈٹ کر ہر ظلم و ستم کا مقابلہ کیا۔

خوارزمی اپنی تحریر کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں:

" جان لو۔ اللہ تم پر رحمت نازل کرے۔ بنی امیہ ہی قرآن کے شجرہ ملعونہ ہیں شیطان اور طاغوت کے فرمانبردار ہیں انھوں نے وصی نبی جناب علیؑ کی ساری خوبیوں کو دفن کرنے کی کوشش کی نبی کریمؐ کی حدیثوں میں جھوٹ شامل کرنے والوں کو مزدوری دی، مدینہ جیسے مقدس مقام کو چھوڑ دیا اور خلافت کو کوفہ سے دمشق منتقل کر دیا، حقائق کو مٹانے میں بے انتہا دولت صرف کی، گورنروں کو مامور کیا لوگوں کو خریدا ان سب کے باوجود احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دفن نہ کر سکے قرآن مجید کی ایک آیت کی بھی تحریف نہ کر سکے نہ ہی کسی دشمن خدا کو ولی خدا کی فہرست میں شامل کر سکے بر سر عام فضائل عترت نبیؐ کو بیان کیا ہی جاتا رہا دلیل و برہان کے ذریعہ دشمنان اسلام کو روندھا ہی جاتا رہا نہ سلطان جائر کا خوف دل میں لائے اور نہ ہی لالچ یا دھمکی نے اثر کیا کیونکہ حق ہمیشہ عزیز ہوتا ہے اگرچہ اہل حق کو دنیا ذلیل ہی کیوں نہ سمجھے اور حق ہمیشہ کثیر ہوتا ہے اگر چہ اس کے پیروکاروں کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو اور باطل ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے اگرچہ اس پر شبہہ و اعتراضات کی ملمع کاری ہی کیوں نہ کی گئی ہو اور باطل ہمیشہ برا اور ناگوار ہوتا ہے چاہے اس کے چہرہ پر کتنی نمکین اور خوبصورت سی چادر کیوں نہ چڑھادی گئی ہو۔

عبد الرحمن بن حکم بنی امیہ کا ہی شاعر ہے مگر ان ملعونوں کے بارے میں کیا خوب کہتا ہے:

سمية امس نسلها عدد الحص   و بنت رسول الله ليس لها نسل

https://downloadshiabooks.com/

''افسوس آج سمیہ بدکارہ کی نسل کنکر پتھر کی تعداد کے برابر ہوگئی ہے اور بنت رسول خداؐ کی کوئی نسل نہیں ہے''۔

ایک دوسرا شاعر کہتاہے:

لعن اللہ من یسب علیا وحسینا من سوقة وامام

''خدا کی لعنت ہو اس پر جو حضرت امام علی علیہ السلام پر اور حضرت امام حسین علیہ السلام پر سب وشتم کرتا ہے چاہے وہ لعنت کرنے والا بازاری ہو یا رہبر وپیشوا ہو''۔

ابو دہبل جمحی سلطنت بنی امیہ اور آل ابو سفیان کی حکومت کے بارے میں کہتے ہیں:

تبیت سکاری من امیہ نوما وبالطف قتلی ماینام حمیمھا

''بنی امیہ کے لونڈے نشے میں دھت سو رہے ہیں اور سرزمین کربلا کے شہداء کے چاہنے والے بیدار ہیں''۔

سلیمان بن قتہ کہتے ہیں:

وان قتیل الطف من آل ھاشم اذل رقاب المسلمین فذلت

''آل ہاشم کے شہید کربلا نے مسلمانوں کی گردنوں کو ذلت ورسوائی سے جھکا دیا''۔

جناب کمیت بن زید، خالد بن عبد اللہ قسری اموی کے پڑوسی تھے پھر بھی آپ

https://downloadshiabooks.com/

فرماتے ہیں:

فقل لبنی امیۃ حیث حلوا وان خفت المہند و القطیعا

اجاع اللہ من اشبعتموہ و اشبع من بجورکم اجیعا

''بنی امیہ سے کہہ دو کہ تم جہاں کہیں بھی جانا چاہو چلے جاؤ اور جس کسی کو بھی اپنی تلواروں سے خوف دلانا چاہو دلاؤ لیکن یہ یاد رکھو کہ جسے تم نے نوازا اور خوب سیر کیا ہے اللہ نے اسے بھوکا رکھا اور جو تمھارے ظلم و ستم سے بھوکا رہا ہے اللہ نے اسے خوب سیر و سیراب کیا ہے''۔

خوارزمی نے خط کے اس حصہ میں وہ حقیقت برملا کی ہے جسے بنی امیہ نے اپنی پوری قوت و طاقت صرف کر کے چھپانا چاہا ہے اور وہ ہے فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام۔ بنی امیہ نے اپنی پوری اقتصادی سیاسی طاقت اور ذرائع ابلاغ کی ساری توانائی صرف کر دی کہ عترت طاہرہ کا ذکر مٹ جائے ان کے فضائل و مناقب محو ہو جائیں لیکن وہ ناکام رہے بلکہ نتیجہ برعکس رہا اور انسانیت نے ان کے مکارم و آثار کو اس سے بہتر انداز میں پہچانا اور ساتھ ہی دشمنان اہل بیتؑ اور اموال مسلمین کے چوروں اور لٹیروں کو بھی بشریت نے بھرپور طریقہ سے پہچان لیا اور ان کے پول خود ہی ان کے ہاتھوں کھل گئے کیونکہ انھوں نے اپنی شہوت رانی اور خواہشات نفسانی میں بیت المال مسلمین کو بے تحاشا خرچ کیا اور مسلمانوں کو ہمیشہ ظلم و ستم کا نشانہ بنائے رکھا۔

خوارزمی اپنے مکتوب میں کہتے ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

”کوئی تعجب کا مقام نہیں ہے کہ خود عباسی شعراء کھلے عام چیخ کر کہہ رہے تھے حالانکہ بنی عباس اس کو ناپسند کرتے تھے اور جس کی شان میں کھوٹ تھی اسے سربلند اور جو مقدم و مفضل تھا اسے قتل یا رسوا کرتے تھے۔

شاعر منصور بن زبر قان قصر ہارون میں اس کی بساط پر کھڑے ہو کر کہتا ہے:

آل النبیؐ ومن یحب ھم یتطامنون مخافۃ القتل

امن النصاریٰ والیھود وھم من امۃ التوحید فی ازل

”نبی کی آل اور جو ان سے محبت کرتے ہیں قتل کے خوف سے چھپتے پھر رہے ہیں۔

یہود و نصاریٰ تو محفوظ ہیں لیکن امت توحید تنگ دستی و سختی میں زندگی بسر کر رہی ہے“۔

اور جناب دعبل بن علی فرماتے ہیں:

الم تری انی من ثمانین حجۃ اروح واغدو دائم الحسرات

اری فیئھم فی غیرھم متقسما وایدیھم من فیئھم صفرات

”کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ۸۰ سال سے اہل بیتؑ کے اوپر صبح و شام آنسو بہا رہا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے خمس کو غیروں میں بانٹ کے کھایا جا رہا ہے اور ان

https://downloadshiabooks.com/

بزرگواروں کے ہاتھ پائی پائی کے محتاج ہیں"۔[1]

معتصم کا رومی غلام علی بن عباس کہتا ہے:

بکـــل اوان للنـــبی محمـــد قتیـــل زکی بالـــدماء مضـــرج

"ہر لحہ کہیں نہ کہیں نبی محمدؐ کے کسی نہ کسی فرزند کو قتل کیا جا رہا ہے اور وہ اپنے پاکیزہ خون میں غلطاں و آغشتہ نظر آتے ہیں"۔

مامون عباسی کا مقرب بارگاہ کاتب و گورنر اور اس کے لئے گورنری پاتے ہی ہر طرح قربان رہنے والا شاعر ابراہیم بن عباس صولی کہتا ہے:

یمـــن علـــیکم بـــاموالکم و تعطـــون مـــن مائـــة واحـــدا

"تمھارے اوپر مال و دولت کی بارش ہو رہی ہے مگر پھر بھی تم بڑی کنجوسی کر رہے ہو"۔

ان کلمات سے آشکار ہوتا ہے کہ شعراء اہل بیت علیہم السلام، امیر المومنینؑ اور ان کے پاکیزہ فرزندوں کی برتری و فضیلت کو عباسیوں پر برملا بیان کرتے تھے اور انھوں نے

1۔ بقول خوارزمی آپ بنی عباس کے پروردہ اور انھیں کے شاعر تھے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ دعبل شاعر اہل بیت علیہم السلام تھے اور ان بزرگوں کی شان میں مرثیے و قصائد کہنے کی پاداش میں آپ کو بڑی سختیاں اور مصیبتیں بھی جھیلنی پڑیں ہیں جیسا کہ خود اپنے جاوداں قصیدہ کے ان دو مصرعوں میں دعبل نے بیان کیا ہے اور آپ نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر انھیں یہ قصیدہ سنایا ہے میرا خیال ہے یہ فقرہ نسخہ برداروں کی اپچ ہے یا پھر خوارزمی ہی سے سہو ہوا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

سخت حالات اور خطرناک ماحول میں بھی اس امر سے غفلت نہیں کی حالانکہ ان دنوں فضائل ائمہ طاہرین علیہم السلام کا تذکرہ کرنے والوں کے لئے تلوار اور قتل کی بساط آمادہ رہا کرتی تھی مگر ان بہادروں نے کلمہ حق کی راہ میں قتل و شہادت اور اسیری و شکنجہ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

خوارزمی خط کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

" بھلا وہ محترم شعراء اس گروہ کی تنقیص اور ہجو کیوں نہ کریں جنھوں نے اپنے ہی چچازادوں کو بھوکا پیاسا قتل کیا اور انھیں لوٹا مارا اور زندانی کیا جب کہ ترک و دیلم کے علاقوں میں سونے چاندی بھرے پڑے تھے، مغربی اور فرغانی کی مدد کی جارہی تھی مگر مہاجرین و انصار پر جفاروا رکھی جارہی تھی انباط علاقے کے سیاہ فام غلاموں کو وزارتیں سونپی جارہی تھی عجم کے لونڈے رہبری کر رہے تھے جب کہ آل ابی طالب اپنی مادر گرامی کی میراث سے اور اپنے جد بزرگوار کے مقرر کردہ خمس سے بھی محروم تھے علوی ایک وقت کی غذا کے محتاج تھے جب کہ مصر، اہواز، مکہ و مدینہ بلکہ پورے حجاز کے خمس و زکات کو ابن ابی مریم مدنی، ابراہیم موصلی، ابن جامع سہمی، زلزل، ڈھول بجانے والے پر برصوما، ہارمونیا بجانے والے پر خرچ کیا جارہا تھا۔

بخت یشوع نصرانی کو ایک شہر کی پوری خوراک عطا کر دی گئی جاری اور افشین کو ایک ملک کی جمعیت پوری کی خوراک دے دی گئی متوکل بارہ ہزار کنیزوں کے ساتھ عشق بازی کرتا تھا جب کہ ایک سید زادہ اپنی عفت بچانے کے لئے کسی حبشی یا سندی کنیز سے شادی کرنے پر مجبور ہوتا مالیات اور خراج کی بھاری مقدار فرعونوں، خنثوں اور کتوں و بندروں کی خوراک اور ان کی پرورش کے لئے گانا گانے اور باجہ بجانے والی عورتوں اور پرندوں اور

https://downloadshiabooks.com/

جو کروں پر صرف کر دی جاتی ہے جب کہ فاطمی سیدوں سے بخل کیا جاتا ہے اور وہ ایک وقت کی غذا، ایک گلاس پانی بلکہ انھیں ایک دانگ (درہم کا چھٹا حصہ) اور ایک دانہ سے بھی محروم رکھا جاتا اور وہ باسی تو اسی کھانوں کے تناول کرنے پر مجبور ہو جاتے جب کہ خداوند متعال نے خمس ان کے لئے حلال اور زکات ان پر حرام کر دی ہے ان کی محبت و مودت واجب قرار دی ہے اس کے باوجود وہ بڑی سخت زندگی بسر کرتے اور فقر و فاقہ کے باعث مر جاتے ان میں سے کوئی اپنی بھوک مٹانے کے لئے اپنی تلوار گروی رکھتا تو دوسرا اپنے لباس کو بیچ دیتا اور اپنے مال خمس و فیء کو بڑی مایوسانہ نظر سے دیکھتا اور بڑی سخت اور نہایت تنگ زندگی بسر کرتا جبکہ اس کا اس میں کوئی جرم نہیں سوائے اس کے کہ ان کے جد بزرگوار رسول خداؐ ہیں اور پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ ہیں اور مادر گرامی فاطمہ زہراءؑ اور جدہ ماجدہ جناب خدیجہؑ ہیں ان کا مذہب، ایمان اور ان کا امام، قرآن مجید ہے''۔

خط کا یہ ٹکڑا علویوں کی بعض مشکلات کو جن کے باعث وہ غم زدہ و سوگوار تھے بیان کرتا ہے کیونکہ سرکش عباسیوں نے ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی تھی اور انسانیت کے کمترین حقوق سے بھی انھیں محروم کر رکھا تھا اور ان کی زندگی اس قدر سخت و دشوار بنا دی تھی کہ ان کے پاس لباس بھی نہیں بچا تھا کہ جس سے وہ اپنے بدن کو چھپاتے اتنی غذا نہ تھی کہ بھوک مٹاتے جب کہ بیت المال مسلمین، گانا گانے والوں، کھلاڑیوں، چاپلوسوں اور مسخروں پر صرف ہوتا تھا خوارزمی نے ان لوگوں کی ایک فہرست ذکر کی جس عباسی حکومت جن کے اوپر لاکھوں کروڑوں درہم و دینار صرف کرتی تھی جب کہ مسلمان قوم فقر و فاقہ اور محرومی کے شکنجوں میں جھونجھ رہی تھی۔

خوارزمی کے اس خط کے ایک حصہ میں وارد ہوا ہے:

https://downloadshiabooks.com/

بتحقیق کہ بنی امیہ ایسے شرمناک کرتوت کرتے تھے کہ جو دہن بہ دہن ذکر ہوا ہے ایسی پلید اور خبیث حرکتوں کے مرتکب ہوتے کہ جو سینہ بہ سینہ نقل ہوئی ہیں معاویہ ایسا شخص تھا کہ جس نے صحابہ اور تابعین کو قتل کیا اس کی ماں ہند پاکیزہ شہداء کی جگر خوار اس کا بیٹا یزید بندروں سے کھیلنے والا چیتوں کی پرورش کرنے والا، خانہ کعبہ کو منہدم کرنے والا، شہر مدینہ کو تاراج کرنے والا، عترت نبیؐ کو قتل کرنے والا، واقعہ حرہ کو وجود میں لانے والا تھا مروان چھپکلی کا بیٹا چھپکلی تھا کیونکہ نبی کریمؐ نے اس کے باپ کے اوپر اس وقت لعنت کی تھی جب کہ وہ باپ کی صلب میں تھا جس کی وجہ سے وہ بھی ملعونِ نبی ٹھہرا، عبد الملک مروان ایسے بڑے گناہ کا مرتکب ہوا کہ جس سے زمین تنگ ہو گئی اس نے اپنی قدرت و سلطنت ہر جگہ پھیلا دی اس نے ملعون تاریخ حجاج بن یوسف ثقفی خونخوار کو مسلمانوں پر مسلط کر دیا جو مسلمانوں کا قاتل اور ارکان دین کا منہدم کرنے والا، شہروں کو تہس نہس کرنے والا اور امت محمدؐ کا خبیث ترین انسان تھا وہی رسول کہ جس کے ذریعہ خدا نے قوموں کو ڈرایا اور جن کے سلسلہ میں اللہ کی آسمانی کتابوں میں بہت سی علامتیں ذکر ہوئی تھیں۔ ولید بنی امیہ کا جبار تھا اس نے حجاج کو مشرقی علاقہ پر مسلط کیا اور قرۃ بن شریک مغربی علاقہ پر مسلط کیا، سلیمان بن عبد الملک شکمّو جس کے شکم نے اسے ہلاک کر ڈالا یزید بن عبد الملک سانپ کی طرح ڈنک مارنے والا اور بڑے تھیلے کے مانند شکم والا تھا جس نے شراب کے چکر میں جہاد کا حکم منسوخ کر دیا تھا اور اپنی چند روزہ حکومت کو اس نے ڈھول تاشے میں گذار دیا وہی وہ پہلا شخص ہے جس نے رقاصوں کی قیمت بڑھا دی تھی اور علانیہ فسق و فجور کرتا تھا۔ میں اس شخص کے بارے میں کیا کہوں جس کے نجس وجود کی ایک رگ میں مروان جیسے خبیث کا خون اور دوسری رگ میں یزید پلید کا خون دوڑ رہا تھا یعنی وہ دو ملعونوں کی آغوش کا پروردہ ملعون، دو کافروں کی پیداوار کافر تھا۔

https://downloadshiabooks.com/

زید بن علیؑ کا قاتل ہشام، یوسف بن عمر ثقفی کا غلام تھا اور ولید بن یزید بنی مروان کا فاسق و فاجر، رحمن کا منکر، قرآن کو تیروں کا نشانہ بنا کر چھلنی چھلنی کرنے والا، ایمان کی نفی و تردید میں اشعار کہنے والا، کھلم کھلا فسق و فجور کا مرتکب ہونے والا تھا"۔

خوارزمی نے اس حصہ میں اموی جباروں اور ان کے ان کرتوتوں کا جائزہ لیا ہے جس کے باعث چہرۂ تاریخ سیاہ ہے اور امت مسلمہ نے ان کے ہولناک جرائم کے باعث کس قدر سختیاں جھیلی ہیں ان ملعونوں نے امت کی اقتصادی حالت تباہ کر کے رکھ دی تھی لوگوں کی آزادی پہ ڈاکہ ڈالا اور انسانوں پہ بھیڑیوں کو مسلط کر دیا تھا حجاج بن یوسف جیسے قسی القلب دہشت گردوں، مجرموں نے عوام کی زندگی جہنم بنا دی تھی ان بھیڑیوں نے لوگوں کے درمیان ظلم وجور اور فتنہ و فساد کو خوب رواج دیا"۔

آئے اس مکتوب کے آخری کلمات پر بھی توجہ دیں خوارزمی کہتے ہیں:

"یہ جرائم و مظالم اپنی کثرت اور شدت کے باوجود بہت کم اور تھوڑے ہیں ان مظالم و جرائم کے پہلو میں جو بنی عباس مرتکب ہوئے ہیں وہ بنی عباس جنھوں نے سرکشوں اور سرکشی کا شہر بسایا، بیت المال مسلمین کو لہو ولعب میں بے تحاشا لٹایا اس کے باوجود انھیں ائمہ راشدین خلیفۂ مسلمین کہا جاتا رہا جنھوں نے حق کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ اس کے خلاف کام کیا خطباء جمعہ و جماعات انھیں کا قصیدہ پڑھتے تھے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے نہیں تھکتے تھے"۔

اس حصہ میں خوارزمی نے بنی عباس کے جرائم سے پردہ اٹھایا ہے اور واضح کیا ہے کہ بنی عباس جرائم و مظالم بنی امیہ سے کہیں زیادہ ہیں بنی عباس نے مال مسلمین کو اپنی نفسانی خواہشات اور لذات دنیوی کے حصول میں خوب خرچ کیا ان کی راتیں اموال مسلمین کی

https://downloadshiabooks.com/

بدولت رنگین تھیں جب کہ اسلامی سرزمین کی اکثریت بھوک اور فقر و فاقہ سے کراہ رہی تھیں اس کے باوجود ان بد معاشوں کو بہترین القاب اور پسندیدہ صفات سے متصف کیا جاتا اور ان کے بارے میں آج بھی یہ کہا جارہاہے کہ وہ ائمہ راشدین خلیفۂ مسلمین اور حق کے ساتھ قیام کرنے والے اور حق کے ساتھ فیصلہ و حکم چلانے والے تھے یاللعجب!''۔

اس مقام پر خوارزمی کا خط تمام ہوتا ہے جو یقینا ایک تاریخی و سیاسی دستاویز ہے اور اس میں بڑے اچھے انداز سے علویوں پر ڈھائے گئے مظالم اور شیعوں پر توڑے گئے بنی امیہ و بنی عباس کی طرف مصائب کے پہاڑ کا تذکرہ ہے اور یہ خط امام مہدیؑ کے پردہ غیب میں چلے جانے والے اسباب و علل میں ایک سبب بنی عباس سے خوف وہراس ہے کا پتہ دیتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ دو اماموں امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے زبردستی سامراء میں قیام پر مجبور کرنے کے پیچھے بنی عباس کا امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت پر علم حاصل کرنا اور انھیں ختم کرنے کا پلان تھا اسی لئے مرد و زن بچے جوان ہر طرح کے لوگوں کی شکل میں حکومت نے بیت امامؑ پر جاسوسی اور پہرہ دار بٹھار کھا تھا کیونکہ انھیں ان احادیث نبوی اور احادیث معصومینؑ کی روشنی میں وجود امام زمان علیہ السلام سے خوف لاحق تھا جو تواتر یہ ثابت کر رہی تھیں کہ امام مہدیؑ منتظر ہی جناب رسول خداؐ کے آخری جانشین ہیں جو عدل و حق کی نشر و اشاعت کریں گے لوگوں میں امن و امان کی فضا قائم کریں گے ظلم و ستم اور ظالموں کا خاتمہ کریں گے اسی لئے ان ملعونوں نے امام مہدیؑ کے پدر بزرگوار اور جد بزرگوار پر جاسوس تعینات کر رکھے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد امامؑ کے گھر پر چھاپہ بھی مارا اور امامؑ کی ان خواتین کو جن کے یہاں ذرا سا حمل کا شبہہ تھا گرفتار کر لیا جیسا کہ آپ سابقہ بحثوں میں یہ ساری چیزیں ملاحظہ کر چکے ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

اس بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا ایک بنیادی سبب اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہونا، خوف وہراس ہے جو آپ کو حکام جور سے لاحق رہا ہے اور اس وجہ کو حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے جناب زرارہ کی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: حضرت قائم علیہ السلام کو ظہور سے پہلے غیبت کا سامنا ہے زرارہ نے فورا پوچھ لیا مولیٰ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا: قتل کا خوف۔[1]

جناب شیخ طوسی فرماتے ہیں: ”کوئی سبب حضرت مہدیؑ کی غیبت کے پیچھے کار فرما نہیں ہے سوائے خوف جان کے کیونکہ اگر اس کے علاوہ کوئی وجہ ہوتی تو امامؑ کے لئے غیبت اختیار کرنا جائز نہیں ہوتا“۔[2]

خنیزی کے اشکال کا جواب

قتل کے خوف کو امام زمانہؑ کی غیبت کا سبب قرار دینے کو ابوالحسن خنیزی تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں: ” یہ دعویٰ کرنا کہ امام مہدیؑ دشمنوں کے خوف سے ظہور نہیں فرمارہے ہیں تو یہ بحث کی خام کی خیالی، دیوانگی اور وہمی گفتگو ہے“۔

لیکن ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر بنی عباس امامؑ کو پا جاتے تو انھیں قتل کر ڈالتے جس طرح انھوں نے آپ کے آباء و اجداد طاہرین علیہم السلام کو قتل کیا ہے ان ملعونوں نے بڑا سخت پہرہ امام حسن عسکریؑ کے گھر پر لگا رکھا تھا اور امام عسکریؑ کی شہادت کے فورا بعد بیت امام پر امام زمانہؑ کو گرفتار یا قتل کر ڈالنے کے لئے ہی چھاپہ مارا تھا لیکن اللہ

1۔ غیبت شیخ طوسی ص ۳۲۹ اور کلینی نے بھی کافی میں اسی کے مانند روایت نقل کی ہے۔
2۔ غیبت شیخ طوسی ص ۳۳۴۔

https://downloadshiabooks.com/

عزوجل نے امام زمانہؑ کو عباسیوں کی نظروں سے او جھل کر دیا اور امام کو زندہ و محفوظ رکھا تا کہ وہ تشریف لا کر عدل و انصاف اور حق و حقیقت کا بول بالا کریں اور روئے زمین پر امن و امان کی بساط پھیلا دیں جس کا علم بس خدا کو ہے وقت ظہور کا متعین کرنا کسی بندہ کے اختیار میں نہیں ہے۔[1]

۲۔امتحان و آزمائش

حضرت امام زمانہؑ کی غیبت کے کچھ دوسرے اسباب و علل بھی ذکر کئے گے ہیں ان میں سے ایک بندگان خدا کا امتحان اور ان کی آزمائش ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''أما والله ليغيبن امامكم شيئاً من دهركم ، ولتمحصن حتىٰ يقال : مات أو هلك ، بأى واد سلك، ولتدمعن عليه عيون المؤمنين ، ولتكفأن كما تكفأ فى أمواج البحر ، فلا ينجو الا ينجو الا من أخذ الله ميثاقه ، وكتب فى قلبه الايمان ، وأيده بروح منه''۔

'' خدا کی قسم! تمہارے امام تمہارے درمیان سے ایک طولانی مدت کے لئے غیبت اختیار کر جائیں گے اور یقینا تمہاری آزمائش ہو گی یہاں تک کہ کہنے والے کہیں گے کہ: وہ مر گئے یا ہلاک و ناپید ہو گئے کہیں وادی میں چلے گئے ہیں۔ ان کے اوپر مومنین کی آنکھیں اشکبار ہوں گی تمھیں اس طرح جھنجھوڑا جائے گا جس طرح سمندر کی موجوں سے کشتی جھنجھوڑ اٹھتی ہے اس وقت کوئی نجات نہیں پائے گا مگر وہی کہ جس سے اللہ نے عہد و پیمان لے رکھا

1۔ الدعوۃ الاسلامیۃ ج ۲ ص ۳۴۴۔

https://downloadshiabooks.com/

ہے اور اس کے دل میں ایمان رقم کر دیا ہے اور روح القدس سے اس کی تائید فرما دی ہے"۔[1]

اللہ عزوجل کی اپنے بندوں کے درمیان ایک سیرت و سنت جاری رہی ہے کہ وہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے تاکہ انھیں ان کے اعمال و کردار کو خوبصورت بنانے کا موقع فراہم کرے اور پھر بہترین اجر و ثواب مرحمت فرمائے ارشاد ہوتا ہے: ﴿الذی خلق الموت و الحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا وھو العزیز الغفور﴾[2] "اور اسی خدا نے موت وحیات کو خلق فرمایا ہے تاکہ اس طرح تمھیں آزمالے کہ کون تم میں سے بہترین عمل و کردار کا مالک ہے اور وہ خدا عزیز و غفور ہے"۔اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون﴾ "کیالوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ انھیں یوں ہی یہ کہتا ہوا چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی"۔[3] امام زمانہؑ کی غیبت بھی موارد امتحان میں سے ایک ہے اور ان کی غیبت پر صرف خالص ایمان والے اور پاکیزہ نفس کے مالک اور رسول خداؐ وائمہ ھدیٰؑ کی تصدیق کرنے والے ہی ایمان رکھیں گے آپ کی غیبت کی مدت مقرر نہیں ہے اور آپ کا ظہور اللہ کے ہاتھ میں ہے اس سلسلہ میں خلائق کی کسی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہے آپ کے ظہور کی مثال قیامت جیسی ہے جو یقینا آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے۔

1۔ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۸۱۔

2۔ سورہ ملک آیت ۲۔

3۔ سورہ عنکبوت آیت ۲۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۔ غیبت راز الٰہی ہے

امام زمانہؑ کی غیبت کے بارے میں ایک بات یہ بھی بتائی گئی ہے کہ غیبت اسرار الٰہی میں سے ہے جس کے خاتمہ کا علم خلائق میں سے کسی کو نہیں ہے جناب رسول خداؐ سے مروی ہے:

''انما مثل قائمنا أهل البيت كمثل الساعة لا يجليها لوقتها الا هو ثقلت فی السماوات والارض ، ولا يأتيكم الا بغتة''

'' ہم اہل بیتؑ کے قائم کی مثال قیامت کے مانند ہے جس کا وقت صرف خدا کو معلوم ہے اور قیامت آسمانوں اور زمین کے لئے بھی بڑی سخت ہے اور وہ یکایک آجائے گی''۔(1)

حضرت امام مہدیؑ سے بھی مروی ہے کہ آپ نے اپنے بعض شیعوں سے فرمایا ہے:
''أغلقوا أبواب السؤال عما لايعنيكم ، ولا تتكلفوا ما قد كفيتم ، وأكثروا من الدعاء بتعجيل الفرج، فأن ذلک فرجكم ، والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ''۔

'' جن چیزوں کے بارے میں تمھیں معلومات نہیں ہے یا جن چیزوں سے تمہارا کوئی سروکار نہیں ہے اس کے بارے میں سوال کے دروازے بند کردو جن چیزوں کی زحمت تم سے اٹھالی گئی ہے اس کے سلسلہ میں بے کار کی زحمت نہ کرو تعجیل فرج کی کثرت سے دعائیں کرو کہ اس میں تمہاری بھی فرج وگشائش ہے اور سلام ہو ہدایت کی پیروی کرنے

1۔ البرہان فی علامات آخر الزمان ج ۱ ص ۲۵۵۔

https://downloadshiabooks.com/

والوں پر"۔[1]

جناب مقداد سیوری فرماتے ہیں: " غیبت امامؑ حکمت کے تحت ہے جس کا علم اللہ نے اپنے علم غیب میں پوشیدہ رکھا ہے"۔[2]

۴۔ بیعت سے محفوظ ہونا

ایک اور وجہ حضرت امام زمانہؑ کی غیبت کی یہ بتلائی گئی ہے کہ آپ کی گردن میں کسی ظالم کی بیعت نہ ہو اور یہ بات حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے جناب حسن بن علی بن فضال اپنے باپ حسن فضال سے روایت کرتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے: ''كأني بالشيعة عند فقدهم الثالث من ولدي كالنعم يطلبون المرعىٰ فلا يجدونه''۔

" میں اپنے تیسرے فرزند کی غیبت کے وقت شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح وہ جانوروں اور اونٹوں کی طرح چراگاہ تلاش کر رہے ہیں لیکن اسے پا نہیں رہے ہیں راوی نے کہا: ایسا کیوں ہوگا اے فرزند رسول خداؐ؟ تو امامؑ نے فرمایا: کیونکہ ان کا امام ان کے درمیان سے اوجھل ہو جائے گا راوی نے کہا: ایسا کیوں؟ امامؑ نے فرمایا: تاکہ جب وہ تلوار لے کر ظہور و قیام فرمائیں تو کسی ظالم کی ان کی گردن بیعت نہ ہو"۔[3]

امام مہدیؑ نے خود بھی اس کا اعلان کیا ہے آپ فرماتے ہیں: ''الا وأوقعت فی

1۔ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۹۲۔

2۔ مختصر التحفۃ الاثنا عشریۃ ص ۱۱۹۔

3۔ علل الشرائع ج ۱ ص ۲۴۵ اور کمال الدین ص ۴۸۰۔

https://downloadshiabooks.com/

عنقه بيعة لطاغية زمانه. وانى أخرج حين أخرج، ولا بيعة لأحد من الطواغيب في عنقى ''۔

''میرے آباء طاہرین میں سے ہر ایک کی گردن ان کے زمانہ کے سرکش حکمران کی بیعت رہی ہے لیکن جب میں ظہور کروں گا تو میری گردن میں کسی سرکش کی بیعت نہ ہوگی۔[1] یہ تھے وہ بعض اسباب و علل جنھیں حضرت امام زمانہؑ کی غیبت کی وجہ قرار دیا گیا ہے لیکن میرا گمان قوی ہے کہ اللہ عزوجل نے ظہور و غیبت امامؑ کو کچھ ایسے اسباب و علل کے باعث قرار دیا ہے کہ جس کا ہمیں علم نہیں ہے اور وہ اسباب و علل امامؑ کے ظہور کے بعد آشکار ہوں گے۔

سوالات

غیبت امام زمانہؑ کے سلسلہ میں بہت سے سوالات اور اعتراضات اور شکوک و شبہات پیدا کئے گئے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ غیبت امامؑ کا فائدہ؟

غیبت امامؑ میں امامؑ کے وجود کا فائدہ کثیر روایات میں ذکر ہوا ہے لیکن اس کے باوجود بعض بے دینوں نے غیبت امامؑ کے سلسلہ میں طعن و تشنیع کی ہے اور کہہ دیا ہے کہ'' حالت غیبت میں ان کا وجود و عدم ایک جیسا ہے'' لیکن علماء شیعہ نے ان کو باطل قرار دیا ہے اور غیبت امامؑ کے چند فوائد شیعہ متکلمین سے بیان فرماتے ہیں:

1۔ منتخب الاثر ص ۳۳۲۔

https://downloadshiabooks.com/

پہلا فائدہ

حضرت امامؑ زمانہؑ اگرچہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا وجود گرامی اہل زمین کے لئے امن و سلامتی کا باعث ہے اور بہت سی روایات میں اس بات کی صراحت پائی جاتی ہے جیسے:

۱۔ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''أهل بيتي أمان لأهل الأرض ، فاذا ذهب أهل بيتي ذهب أهل الأرض''۔

'' میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لئے امن و امان ہیں اگر میرے اہل بیتؑ کا خاتمہ ہو جائے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے''۔[1]

۲۔ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''لا يزال هذا الدين الیٰ اثنی عشر أميراً من قريش فاذا مضوا ساخت الأرض بأهلها''۔

1۔ ذخائر العقبیٰ اور کنز العمال ج ۶ ص ۱۱۶ پر، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶، فیض القدیر ج ۶ ص ۳۸۶ پر حدیث کے الفاظ یوں وارد ہوئے ہیں'' ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیتؑ میری امت کے لئے امام ہیں'' اور مستدرک حاکم ج ۳ ص ۴۵۸ میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ'' ایک شب نبی کریم گھر سے باہر تشریف لائے نماز عشاء میں اتنی تاخیر ہو چکی تھی کہ رات کا کافی حصہ گذر چکا تھا اور لوگ مسجد میں بیٹھے انتظار کر رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا: کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ سب نے کہا: نماز کا انتظار کر رہے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: تم لوگ نماز ہی میں ہو جب تک نماز کا انتظار کرتے ہو'' پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: ایک نماز (انتظار امام زمانہؑ) ایسی بھی ہے جو تم سے پہلے کی قوموں میں سے کسی نے نہیں پڑھی ہے پھر آپؐ نے سر اقدس آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں جب ستارے ڈوب جائیں گے تو آسمان والوں پر وہ آفت آن پڑے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ فرمایا'' اور میرے اہل بیتؑ میری امت کے لئے امان ہیں اگر میرے اہل بیتؑ کا خاتمہ ہو جائے تو میری امت پر وہ آفت آن پڑے گی جن کا ان سے وعدہ کیا جا چکا ہے''۔

https://downloadshiabooks.com/

''یہ دین پابر جار ہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ لوگ امیر (امام) بن جائیں اور جب وہ سب کے سب گذر جائیں گے تو زمین بھی اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے گی''۔ (1)

۳۔ امام امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے: ''اللھم بلیٰ لا تخلو الارض من قائم للہ...''۔

'' خدا جانتا ہے کہ زمین اللہ کی حجت سے کبھی خالی نہیں ہو گی...''۔

ان حدیثوں کے علاوہ بہت سی حدیثیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام اہل زمین کے لئے امان ہیں اور ان کے وجود کی برکت سے مسلمانوں کو بہت بڑے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسے کہ بلائیں ان کے وجود سے دور ہوتی ہیں اور بہت سے حادثات ان کی بدولت مسلمانوں سے بر طرف ہو جاتے ہیں اور امام مہدیؑ بھی اپنے وجود و غیاب میں تمام لوگوں کے لئے مصدر خیر و برکت اور سر چشمۂ خیرات ہیں۔

دوسرا فائدہ

امام زمانہؑ کی غیبت مسلمانوں کی عدم لیاقت اور ان کی صفوں میں فتنہ و فساد کا پھیلاؤ ہے اگر مسلمین نیک ہوتے اور حق سے منحرف نہ ہوتے تو اب تک امامؑ ظاہر ہو چکے ہوتے ان دونوں وجہوں کی طرف جناب محقق طوسی نے بھی اشارہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں: '' امامؑ کا وجود لطف الٰہی ہے اور ان کا تصرف کرنا (یعنی ظاہر ہو کر امامت کے تمام امور انجام دینا) دوسرا

1۔ منتخب الاثر ص ۲۷ بنقل از کشف الاستار ص ۱۳۴۔

https://downloadshiabooks.com/

لطف الٰہی ہے"۔[1]

تیسرا فائدہ

امام زمانہؑ غیبت میں رہ کر بھی شیعوں کا خیال کرتے ہیں اور اپنی دعاؤں کے ذریعہ شیعوں کی نصرت فرماتے ہیں کیونکہ ان کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اگر ان کی دعائیں شیعوں کے شامل حال نہ ہوتیں تو ظالمین کسی ایک شیعہ کو بھی سانس لینے کی مہلت نہ دیتے اس امر کا اعلان خود جناب امام مہدیؑ نے اپنے ایک خط میں کیا ہے جسے آپ نے جناب شیخ مفید کو لکھا ہے آپ فرماتے ہیں:"انا غیر مهملین لمراعاتكم ، ولا ناسین لذكركم ، ولولا ذلک لنزل بکم اللاواء، واصطلمکم الاعداء"۔

" اور ہم تمہاری یاد سے غافل نہیں ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو بلائیں تم پر نازل ہوتیں اور دشمن تمھیں کچل ڈالتے"۔

چوتھا فائدہ

امام مہدیؑ نے اپنی غیبت کے دور میں اپنے وجود کا فائدہ خود بھی بیان فرمایا ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں:" اور مجھ سے میری غیبت میں فائدہ اٹھانے کی بات بالکل سورج کے مانند ہے جب کہ وہ بادلوں میں چھپا ہوا ہوتا ہے"۔

سلیمان اعمش نے جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام غائب و مستور سے لوگ کیونکر مستفید ہوں گے تو امامؑ نے جواب میں فرمایا:"کما ینتفعون

1۔ تجرید، طوسی ۳۸۹۔

https://downloadshiabooks.com/

بالشمس اذا سترها سحاب''۔

'' بالکل ویسے ہی جب کہ سورج بادلوں میں پوشیدہ ہوتا ہے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔

علامہ مجلسی نے اس حدیث شریف کی کئی وجہیں بیان فرمائی ہیں ملاحظہ ہوں:

پہلی وجہ: یہ ہے کہ مخلوقات تک آپ کے واسطے سے وجود، علم اور ہدایت کی روشنی پہنچ رہی ہے اس لئے کہ کثیر روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ مخلوقات کے ایجاد کی علت غائی ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اگر وہ حضرات نہ ہوتے تو کسی کو وجود کی روشنی ہی نصیب نہ ہوتی انھیں بزرگواروں کی برکت، ان کی شفاعت اور ان کے توسط سے مخلوقات کے اوپر علوم و معارف کے باب وا ہوتے ہیں اور ان سے بلائیں دور ہوتی ہیں پس اگر وہ حضرات نہ ہوتے تو مخلوقات اپنے برے اعمال کے باعث عذاب کی مستحق ہو چکی ہوتی جیسا کہ ارشاد قدرت ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾[1] ''اور آپ کے ان لوگوں کے درمیان ہوتے ہوئے خدا انھیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا''۔ ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ جب بھی سارے دروازے بند ہو جانے کی صورت میں ہم نے ان بزرگواروں سے شفاعت چاہی ہے ان کے انوار مقدسہ کو وسیلہ بنایا ہے تو اس وقت ہمارا جتنی مقدار میں معنوی ارتباط قائم ہوا ہے اسی حساب سے ہمارے سخت امور آسان ہو گئے ہیں اور یہ تجربہ و مشاہدہ کی چیز ہے ہر اس شخص کے لئے جس کے دل کی آنکھ میں اللہ نے نور ایمان کا سرمہ لگا دیا ہے اس سب باتوں کی تفصیل کتاب امامت (بحار کے ابواب امامت) میں گذر چکی ہے۔

1۔ سورہ انفال آیت ۳۳۔

https://downloadshiabooks.com/

دوسری وجہ: جس طرح بادلوں کے پیچھے چھپے سورج سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور ہر آن بادلوں کے چھٹ جانے کے انتظار میں رہتے ہیں تا کہ انھیں مزید فائدہ حاصل ہو اسی طرح غیبت امام زمانہؑ کے ایام میں آپ کے مخلص شیعہ آپ کے ظہور کا ہر آن انتظار کرتے ہیں۔

تیسری وجہ: آپ کے وجود کا منکر بادلوں کے پیچھے پوشیدہ سورج کے وجود کے منکر کی مانند ہے۔

چوتھی وجہ: کبھی کبھی سورج بادلوں کے پیچھے پوشیدہ رہنا بندگان خدا کے لئے اس کے بادلوں سے نکل آنے اور آشکار ہو جانے سے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے اسی طرح زمانہ غیبت میں امامؑ کا پردہ غیبت میں رہنا شیعیان اہل بیتؑ کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

پانچویں وجہ: سورج کی طرف دیکھنے والا بھر نگاہ دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ ہو سکتا ہے قوت باصرہ کی کمزوری کے باعث وہ اندھا ہی ہو جائے اسی طرح امام مہدیؑ کا شمس وجود بھی بعض کمزور بصارتوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اور ان کے حق سے گمراہی کا باعث بن سکتا ہے لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ غیبت امامؑ کے زمانہ میں انسان امامت کے سورج کو بادلوں کی پشت میں رہتے ہوئے ہی دیکھے تا کہ ایمانی بصیرتوں میں قوت پیدا ہو جائے اور ظہور کی صورت میں نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

چھٹی وجہ: سورج کبھی کبھی بادلوں سے باہر بھی آجاتا ہے لیکن کچھ دیکھ پاتے ہیں اور کچھ نہیں دیکھ پاتے یہی صورت حال امام زمانہؑ کی بھی ہے آپ ایام غیبت میں بعض کے لئے ظاہر ہو جاتے ہیں جب کہ دوسرے بعض کے لئے نہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

ساتویں وجہ: ائمہ طاہرین علیہم السلام تمام لوگوں کو بلکہ ساری خلائق کو نفع پہنچانے میں سورج کے مانند ہیں ان سے مستفیض بس وہی نہیں ہوتا جو اندھا ہے اس بات کی وضاحت بہت سی ان روایات میں بھی وارد ہوئی ہے جو آیت کریمہ ﴿ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا﴾ کے ذیل میں ذکر ہوئی ہیں۔[1]

آٹھویں وجہ: سورج کی کرنیں گھروں کے اندر ان کے دروازوں اور کھڑکیوں کی وسعت کے اعتبار سے اور موانع کی کمی کے اعتبار سے داخل ہوتی ہیں اسی طرح مخلوقات ہیں وہ ان بزرگواروں کے انوار ہدایت سے اتنی ہی مقدار میں مستفیض ہوتے ہیں جتنی مقدار میں انھوں نے اپنے دلوں کی کھڑکیوں یعنی حواس و مشاعر سے موانع کو برطرف کر رکھا ہے اور نفسانی شہوات و جسمانی خواہشات سے اپنے دلوں کو پاک و پاکیزہ بنالیا ہے بہر حال جتنی مقدار میں دلوں سے پردہ اٹھتے جاتے ہیں رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ پورا جسم سورج کے سامنے آجاتا ہے تو پھر سورج کی شعاعیں بھی بغیر کسی رکاوٹ کے اس کو اپنے احاطہ میں لے لیتی ہیں اور اس کے بعد اس کے سامنے روحانی جنت کے سارے آٹھوں باب کھل جاتے ہیں۔[2]

پانچواں فائدہ

در حقیقت آپ کی غیبت کا فائدہ اور اس کی حکمت سے ہم لاعلم ہیں اور اس جہالت کی تصریح بہت سی روایات میں بھی کر دی گئی ہے جناب عبد اللہ بن فضل ہاشمی روایت کرتے

1۔ سورہ اسرء۔ آیت ۷۲۔

2۔ منتخب الاثر ص ۲۷۲،۲۷۱۔

https://downloadshiabooks.com/

ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اس امر کے صاحب کو غیبت کا سامنا کرنا ہے جو حتمی ہے اور اس میں ہر باطل پرست لوگ شک و شبہ میں پڑ جائیں گے۔

عبد اللہ نے پوچھا میں آپ پر قربان ہو جاؤں ایسا کیوں ؟ امامؑ نے فرمایا: ہمیں اس کی وجہ بتانے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے سامنے سے اس سے پردہ اٹھانے کا اذن نہیں ہے۔ عبد اللہ ہاشمی نے کہا: غیبتِ امام کی وجہ کی حکمت کیا ہے ؟ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی غیبت میں وہی حکمت پوشیدہ ہے جو آپ سے قبل غیبت اختیار کرنے والے انبیاء و مرسلینؑ کی غیبت میں کارفرما تھی آپ کی غیبت کی وجہ حکمت آپ کے ظہور کے بعد ہی کشف ہو گی ٹھیک اسی طرح جس طرح حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعہ کشتی میں سوراخ ، بچے کو قتل اور دیوار کو سنوار دینے کی حکمت حضرت موسیٰؑ کے لئے اسی وقت آشکار ہوئی جب کہ ان دونوں میں جدائی کا وقت آ پہنچا۔

اے فرزند فضل ہاشمی! یہ امر، امر الٰہی میں سے ہے یہ اسرار الٰہی میں سے ایک سر و راز ہے اور غیبت الٰہی میں سے ایک غیبت ہے جب ہم یہ جان چکے ہیں کہ خداوند متعال حکیم ہے تو ہم نے یہ بھی تصدیق کی ہے کہ اس کے تمام افعال حکمت آمیز ہیں اگرچہ ہمیں اس کے افعال کی حقیقت حال سے آشنائی نہ ہو اور ہمارے لئے کشف نہ ہوا ہو“۔[1]

یہ تھے وہ بعض اسباب جو غیبت امام زمانہ علیہ السلام اور لوگوں کو ان کے مشاہدہ نہ کر سکنے کے باوجود امامؑ کا وجود مفید ہے کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں۔

1۔ کمال الدین ص ۴۳۷ و ۴۳۸، جلاء العیون ج ۳ ص ۲۵۷، ۲۵۸۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ اتنی طولانی عمر کیسے؟

ایک سوال کثرت سے یہ کیا جاتا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کس طرح اس قدر طولانی مدت تک زندہ رہ سکتے ہیں اور آج تک ان کی عمر گیارہ سو سال سے زیادہ ہو گئی ہے بھلا کس طرح آپ کے اوپر بڑھاپے کے آثار نمایاں نہیں ہوئے جو ایک انسان کے اوپر طبیعی طور پر طاری ہوتے ہیں کیونکہ انسانی قویٰ میں جو استحکام اور سختی پائی جاتی ہے وہ بڑھاپے کے ساتھ تعطل کا شکار ہوتی رہتی ہے، اس کے جسم پر میکروب اور زہر آلود ہواؤں کا دھیرے دھیرے اثر ہوتا رہتا ہے اور غذائیات کے ذریعہ بھی بہت سے نقصان دہ میکروب اس کے جسم کے اندر سرایت کر جاتے ہیں اور آخر کار انسان مر جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں ہم کئی باتیں کہنا چاہیں گے:

۱۔ انسان کی طولانی عمر عقلی اعتبار سے ایک ممکن مسئلہ ہے اور یہ کوئی عقلی محال نہیں ہے، جس طرح کہ ایک عدد یا شیء بیک وقت جفت و طاق دونوں ہو۔ بلکہ طولانی عمر کا مسئلہ چاند یا دوسرے سیاروں پر انسان کی رسائی کے مانند ہے جو کہ اس کے طبیعی اسباب کی فراہمی کے بعد ممکن ہوا اور عمل میں آگیا، یہی صورت حال امام زمانہؑ کی عمر کے طولانی ہونے کے سلسلہ میں ہے۔ اللہ کی مشیئت سے امامؑ کا جسم مطہر ان تمام طبیعی اسباب و علل سے محفوظ ہے جو انسانی جسم کے بڑھاپے اور فنا ہونے کا باعث ہوتے ہیں اور یہ بات اس سے قبل بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جناب نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نو سو برس رہے، یہ تو نص قرآنی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم حضرت نوحؑ کی طولانی عمر کے معترف ہیں اور امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر کے اعتراف سے کتراتے ہیں، حالانکہ دونوں ہی لوگوں کی اصلاح پر مامور ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ایک انسان کی اس قدر طولانی عمر عقلی اعتبار سے ناممکن ہے کیونکہ اس کو تسلیم کرنے سے ان طبیعی قوانین میں تعطل پیدا ہوتا ہے جو جسم انسانی کے بڑھاپے اور فنا ہونے کے باعث بنتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے پھر بھی یہ امر ناممکن تو نہیں ہے کیونکہ اس نے آگ کو جلانے کے لئے علت تامہ قرار دیا ہے مگروہی آگ حضرت ابراہیمؑ کے لئے برداً و سلاماً ہو گئی ،ارشاد پروردگار ہوتا ہے﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْداً وَ سَلاماً عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴾۔[1]

اور اسی طرح اللہ نے اپنے نبی حضرت موسیٰؑ کے لئے سمندر میں راستہ بنادیا اور ان کے ساتھ ان کے اوپر ایمان لانے والے مومنین کو غرق ہونے سے بچالیا جب کہ فرعون اور اس کے لشکر والوں کو اسی سمندر میں غرقاب کر دیا، کیاان دونوں میں قوانین طبیعت تعطل کا شکار نہیں ہوئے ؟ تو پھر بڑھاپے کے سلسلہ میں قوانین طبیعت تعطل کا شکار ہو جائیں تو کیا مشکل ہے ؟۔

جی ہاں اللہ اپنے اولیاء وانبیاء کو بچانے کے لئے طبیعی قوانین کو معطل کر دیتا ہے اس کے اثرات کو ختم کر دیتا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو قوانین طبیعت جمود کا شکار ہو جاتے ہیں، یہ تو اللہ کی عنایت ہے، کیاپروردگار عالم نے ہمارے نبیؐ کو ان کے بیت الشرف سے معجزاتی طور پر باہر نہیں نکالا؟جب کہ کفار قریش آپ کی جان کے درپے تھے اور ان کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اللہ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ نبی کریمؐ ان کے درمیان سے گذر گئے اور انھیں خبر تک نہ ہوئی۔

1۔ سورہ انبیاء آیت ۶۹۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۔ اتنی طولانی عمر کیوں؟

اس موضوع پر دوسرا سوال یہ کیا جاتا ہے کہ اللہ نے اس قدر طولانی عمر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو کیوں عطا فرمائی ہے آخر ان کی عمر ان کے جد بزرگوار حضرت رسول خداؐ کی طرح یا ان کے آباءواجداد، ائمہ طاہرین علیہم السلام کے مانند کیوں نہ ہوئی؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو خدا نے پوری کائنات کی اصلاح کی غرض سے مہیا کر رکھا ہے اور انھیں کے ذمہ تمام انسانوں کو تاریکیوں اور ظلم و بربریت کے جھونکوں سے باہر نکالنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ امام زمانہؑ ہی آخری سماجی مصلح ہیں لہذا انسان کو تمام تاریک ادوار اور ہر قسم کے ظلم وستم کا سامنا کرنا ہے تا کہ امام زمانہؑ اس کائنات کی آخری فصل قرار پائیں جنھیں آکر کائنات کو منور کرنا ہے اور انھیں کی بدولت یہ دنیا عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔

امام زمانؑ وہ بزرگ و عظیم مصلح ہیں جو انسانی تاریخ کی حیات کے رخ کو دگرگوں کر کے رکھ دیں گے اور اسے پُر رونق بنیاد پر ایسی عظیم تہذیب عطا فرمائیں گے کہ جو عالم کو تاریک بنائے رکھنے والی تہذیبوں کا خاتمہ کر دے گی اور ہر قسم کے ظلم وستم سے بھری دنیا کو رشک جنت بنادے گی لہذا انھیں طولانی عمر کی ضرورت ہے تا کہ وہ دنیا کے ہر نشیب و فراز کا عینی مشاہدہ کرلیں اور اس طرح وہ بھرپور واقفیت کے ساتھ عمومی طور پر ایسی اصلاح فرمائیں کہ جس سے زندگی کا ہر گوشہ سنور جائے۔

۴۔ کیوں ظہور نہیں فرماتے؟

ایک اور سوال جو غیبت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق کیا جاتا ہے کہ وہ کیوں ظہور

https://downloadshiabooks.com/

فرما کر روئے زمین پر احکام الٰہیہ کو قائم و دائم اور نافذ نہیں فرماتے اور طرح طرح کی مصیبتوں و مشکلات میں غرقاب اور گرفتار بلا انسانیت کو نجات نہیں دلاتے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا ظہور انسانوں کے ارادہ و چاہت کا تابع نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، اسی خدا نے حضرت محمد مصطفیؐ کو ۵ سو سال تک انسانیت کو جاہلیت کے تاریک دور میں مضمحل ہو جانے کے بعد مبعوث فرمایا اور وہ اس لئے تاکہ حضرت رسول خداؐ کے ہاتھوں انجام پانے والی ہمہ گیر اصلاح کے لئے فضا ہموار ہو جائے اور ۵ سو سال سے پہلے آنحضرتؐ کی بعثت کے لئے فضا ہموار نہیں ہو سکی تھی یہی صورتحال حضرت امام زمانہؑ کے قیام و انقلاب اور سماجی سدھار و اصلاح کے عمل در آمد ہونے کی بھی ہے کیونکہ آپ کو آکر سماجی و معاشرتی نظام کو دگرگوں کرنا ہے اور کائنات پر غالب فاسد نظاموں کی جگہ سرسبز و شاداب اور مفید نظام کو قائم کرنا ہے کہ جس کی بدولت انسانیت کو خوش بخت ہونا ہے اور جس کے سایہ میں انسانوں کو خوشگوار زندگی بسر کرنا ہے اس لئے کہ تمام کرۂ زمین پر بھرپور اور ہمہ گیر اصلاح کے لئے وقت درکار ہے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امکانات کا فراہم ہونا ضروری ہے۔[1]

۵۔ امام اور عالمی اصلاح کیسے؟

ایک سوال جسے امام زمانہؑ کے حوالے سے اٹھایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک اکیلا انسان بھلا کس طرح عالمی اصلاح کر سکتا ہے تن تنہا آدمی بھلا کس طرح ظلم و بربریت سے بھری دنیائے انسانیت کو ایک امن پسند، مستقل و مستقر نظام میں تبدیل کر سکتا ہے کہ جس کے

1۔ کتاب المہدی لصدر الدین ص ۳۸، ۳۹، ۴۱۔

https://downloadshiabooks.com/

سایہ میں اس کے تمام حقوق محفوظ اور وہ تمام ظلم و ستم سے محفوظ اور ہر قسم کے فقر و فاقہ سے کوسوں دور ہو سکتی ہے حالانکہ آپ کے نظام کی بدولت تمام بشریت کو اپنی تمام تر قومیت و دیانت کے ساتھ سعادت سے ہمکنار ہونا ہے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ عالمی نظاموں اور بڑے بڑے حوادث کہ جنھوں نے طرز حیات کو ہی تبدیل کر دیا ہے وہ سب بشریت کے علاحدہ علاحدہ افراد ہی تھے نہ کہ جماعت، بھیڑ اور گروہ۔ حضرت محمد مصطفیؐ نے یکہ و تنہا ہی اللہ کے بلند و بالا اور عالیشان نظام اور پیغام اسلام کی شان و عظمت بلند کر دی نہ کہ ان کے چچاؤں یا ماموؤں نے۔ یہی صورت حال حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ حضرت عیسیٰ روح اللہؑ اور دیگر رسولوں اور سماج سدھارنے والوں کے یہاں بھی تھی، وہ لوگ اصلاحی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے تن تنہا کھڑے ہوئے نہ کہ گروہ اور جماعت کی شکل میں اور اس طرح افراد کی عظمت و طاقت کا پتہ چلتا ہے نہ کہ جماعت اور گروپ کا، بر خلاف مارکسیسیوں کے کہ وہ میدان اصلاح میں فرد کو نظر میں نہیں لاتے بلکہ جماعت اور گروہ کو مد نظر رکھتے ہیں جب کہ اس نظریہ کا آج کوئی خریدار نہیں ہے اور نہ ہی علمی حلقوں میں اس کی کوئی اہمیت ہے۔

بہر حال حضرت امام مہدیؑ اپنے جد نامدار حضرت رسول خداؐ کی طرح تن تنہا عدل و انصاف کے قیام اور مادر گیتی پر امن و امان پھیلانے کا بیڑا اٹھائیں گے اور انسانیت کو ہر قسم کے بحران اور مشکلات کی وادیوں سے باہر نکالیں گے اور ہر فرد بشر کے اندر محبت و الفت کا بول بالا کریں گے، ہاں یہ اور بات ہے کہ ان کے ظہور کا وقت بس خدا جانتا ہے اور یہ امر اسی کے ہاتھ میں ہے اور کسی کو اس میں کوئی دخل و تصرف نہیں ہے۔ اور اس مقام پر حضرت امام مہدیؑ کے حوالے سے کئے جانے والے چند سوالوں کے جوابات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

آمد امامؑ کی بشارت دینے والے

https://downloadshiabooks.com/

احادیث شریف کا ایک مجموعہ جناب رسول خداؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے نقل ہوا ہے جس میں عالم اسلام کو بالخصوص اور کائنات کی ساری قوموں کو بالعموم حضرت منتظر علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے جو ایک روز آکر دین کے بگڑے نظام کو درست فرمائیں گے، انسانیت کو ظالموں اور سرکشوں کے شر سے نجات دلائیں گے اور آپ کے دور حکومت میں امن و امان کا بول بالا ہو گا لوگ آپس میں الفت و محبت سے پیش آئیں گے اور ظلم و تشدد اور دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں چند روایات ملاحظہ ہوں:

ا۔ احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

جناب رسول خداؐ سے ڈھیر ساری روایات ظہور حضرت امام مہدیؑ کے حوالہ سے نقل ہوئی ہیں بطور نمونہ چند روایتیں ذکر کی جا رہی ہیں:

ا۔ حضرت حذیفہ جناب رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''لولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لبعث اللہ رجلا من ولدی اسمه اسمی، وخلقه خلقی، یکنیٰ أبا عبداللہ، یبایع له الناس بین الرکن والمقام، یرد اللہ به الدین، ویفتح له فتوحاً، ولا یبقیٰ علیٰ وجه الأرض الا من یقول: لا اله الا اللہ''۔

''اگر دنیا کی حیات کا صرف ایک ہی دن باقی بچ رہے تو اللہ عزوجل اس میں میری اولاد میں سے ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جس کا نام میرے نام پر اور جس کی شکل و صورت میری شکل و صورت پر ہوگی، اسے ابو عبد اللہ کے نام سے پکارا جائے گا، لوگ اس

https://downloadshiabooks.com/

کی رکن و مقام کے مابین بیعت کریں گے، اللہ اس کی بدولت دین کو حیات نو عطا فرمائے گا ،اس کے لئے خزانوں کے دروازے کھول دے گا اور روئے زمین پر کوئی ایسا باقی نہ بچے گا مگر یہ کہ وہ کہہ رہا ہو گا لا الہ الا اللہ ۔

جناب سلمان فارسی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ آپؐ کے کس فرزند کی نسل سے ہوں گے ؟ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: میرے اس بیٹے سے ۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اپنا دست مبارک امام حسینؑ کے شانے پر رکھا"۔[1]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کا ظہور حتمی امور میں سے ہے جس کا عرصۂ حیات پر متحقق ہونا ضروری و لازمی ہے لہذا اگر دنیا کی زندگی کا صرف ایک ہی دن باقی بچ جائے تب بھی اسی ایک دن میں اس عظیم مصلح اور امام زمانہؑ کا ظہور ہو کے رہے گا۔

۲۔ عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا:
''یخرج فی آخر الزمان رجل من ولدی ، اسمه ، یملأ کاسمی ، یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا''۔

'' آخری زمانے میں میری اولاد میں سے ایک شخص ظہور کرے گا ،اس کا نام میرے نام پر ہو گا،وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا جس طرح وہ

---

1 عقد الدرر ص ۵۶ باب ۲ ح ۱۴۱۔البیان فی اخبار صاحب الزمان باب ۱۳ گنجی شافعی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند بہت عالی ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی"۔ (1)

اس حدیث میں حضرت امام مہدیؑ کے ہاتھوں حق کی نشر و اشاعت، لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کا بول بالا اور روئے زمین سے ظلم و ستم کی بساط الٹ جانے کی گفتگو کی گئی ہے۔

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: "المهدی من ولدی، یکون له غیبة وحیرة ، تضل فیه الأمم ، یأتی بذخیرة الانبیاء علیهم السلام ، فیملأها عدلا وقسطا کما ملئت جوراً وظلماً"۔

" مہدی میری اولاد میں سے ہیں، ان کو غیبت و حیرت کا سامنا کرنا ہوگا جس میں بہت سی قومیں گمراہ ہو جائیں گی، وہ ذخیرۂ انبیاءؑ کے ساتھ ظہور پذیر ہوں گے اور روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی ہوگی"۔ (2)

اس حدیث میں امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ کی غیبت بعض لوگوں اور گروہوں کے لئے حیرت و سرگردانی کا باعث بنے گی اور امامؑ کی امامت و غیبت کے بعض لوگ منکر ہو جائیں گے اور دوسرا گروہ ایمان پر ڈٹا رہے گا، اس روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت امام زمانہؑ تشریف لائیں گے اس وقت آپ کے ہمراہ انبیاء و اوصیاء علیہم السلام کے ذخائر ہوں گے اور آپ روئے زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے۔

1۔ عقد الدرر: ص ۵۶ باب ۲ ح ۴۲۔

2۔ فرائد السمطین ج ۲ ص ۳۳۵۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۹۶۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ جناب جابر بن عبد اللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ جناب ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیؐ نے فرمایا: ''المهدی من ولدی، اسمه اسمی، وکنیته کنیتی، یکون له غیبة وحیرة تضل فیه الأمم ، ثم یقبل کالشهاب الثاقب یملأها عدلا وقسطا ، کما ملئت جورا وظلماً''۔

''مہدی میری اولاد سے ہوں گے ان کا نام میرے نام پر اور ان کی کنیت میری کنیت پر ہوگی ان کو غیبت و حیرت اختیار کرنا پڑے گی آپ کے بارے میں بہت سے لوگ منحرف ہو جائیں گے پھر آپ چمکتے ستارے کی مانند ظاہر ہوں گے اور روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی''۔(1)

یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کی مانند مضمون و مطلوب میں یکسانیت رکھتی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ امام زمانہؑ کا ظہور حتمی ہے تاکہ آپ تشریف لاکر عدل کی بساط پھیلائیں اور ظلم و جور کو کچل کر رکھ دیں۔

۵۔ سعید بن جبیر جناب ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''ان علیاً وصیی، ومن ولده القائم المنتظر المهدی الذی یملأ الأرض قسطاً وعدلاً ، کما ملئت جوراً وظلما ، والذی بعثنی بالحق بشیراً ونذیراً ، ان الثابتین علی القول بامامته فی زمان غیبته لأعز من الکبریت الأحمر''۔

''بلا شبہہ حضرت علیؑ میرے وصی ہیں اور ان کی ذریت میں سے مہدی منتظرؑ ہوں گے جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح مالا مال کریں گے جس طرح وہ ظلم و ستم

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ ص ۳۹۵۔

https://downloadshiabooks.com/

سے پُر ہو چکی ہو گی اس ذات پروردگار کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے ان کی غیبت میں ان کی امامت پر ثابت قدم رہنے والے کبریت احمر سے بھی زیادہ نادر و عزیز ہیں۔

یہ سن کر حضرت جابر اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کے فرزند حضرت قائمؑ کو غیبت کا سامنا کرنا ہوگا؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم کیونکہ خداوند ایمان والوں کو چھانٹ کر الگ کرنا چاہتا ہے اور منکروں اور کافروں کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ پھر فرمایا: ''یا جابر ، ان ھٰذا أمر من أمر الله ، وسر من سر الله ، فایاک والشک ، فان الشک فی أمر الله عزوجل کفر''۔

اے جابر! یہ امر الٰہی میں سے ایک امر ہے اور یہ اسرار الٰہی میں سے ایک راز ہے خبردار شک نہ کرنا کیونکہ امر الٰہی میں شک و شبہ کفر ہے''۔[1]

اس حدیث میں غیبت امامؑ کے زمانے میں امام مہدیؑ پر ایمان رکھنے والے مومنین کی قلت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ وہ قلت میں کبریت احمر کے مانند نادر و نایاب اور گرانقدر ہوں گے اور امامؑ کی غیبت بندگان خدا کا امتحان اور آزمائش ہے ان کے اوپر ایمان بس وہی مومنین لائیں گے جن کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان کے ساتھ لے رکھا ہے اور انھیں راہ مستقیم پر گامزن کر دیا ہے۔

غیبت اور وقت ظہور امامؑ ان اسرار و رموز الٰہیہ میں سے ہے جس پر اپنے کسی بندہ کو اس نے مطلع نہیں کیا ہے اور اسی طرح اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ: ان کے

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۹۶ و ۲۹۷ ح ۷۔

https://downloadshiabooks.com/

سلسلہ میں شک کرنے والا یا ان کے وجود کا انکار کرنے والا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں رکھتا جیسا کہ اس حدیث میں اور دیگر احادیث میں اس مطلب کی تاکید کی گئی ہے۔

۶۔ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''لاتذھب الدنیا حتیٰ یملک العرب رجل من أھل بیتی یواطیء اسمه اسمی''۔

''دنیا کے ختم ہونے سے پہلے پورے عرب کا ایک ایسا شخص مالک ہوگا جو میرے اہل بیتؑ سے ہوگا، اس کا نام میرے نام پر ہوگا''۔(1)

اس حدیث میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ قائم آل محمدؑ کی حکومت قائم نہ ہو جائے جو عدل و انصاف کا بول بالا کریں گے روئے زمین پر امن و امان قائم کریں گے اور انبیاء علیہم السلام کی تمام تعلیمات کو رائج فرمائیں گے اور کلمہ توحید کو سر بلند اور شرک و الحاد کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

۷۔ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اس امت پر اللہ رحم کرے کہ اس کو ظالم و جابر حکمرانوں کی طرف سے بہت برے اور دردناک دنوں کا سامنا کرنا ہوگا وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بہتوں کو بے گھر کر دیں گے مگر یہ کہ جو ان کی اطاعت میں آجائے، مومن متقی اپنی زبان سے ان کے ہمراہ ہوگا اور دل سے ان سے کوسوں دور ہوگا اور جب خداوند متعال یہ چاہے گا کہ اسلام کو دوبارہ سر بلند فرمائے تو ہر ظالم و جابر کی کمر توڑ دے گا اور وہ جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے، وہ اس امت کی تباہی کے بعد ضرور اصلاح فرمائے گا۔

1۔ سنن ترمذی ج ۳ ص ۳۴۳۔ مسند احمد حنبل ج ۱ ص ۳۷۶۔ سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۳۱۰۔

https://downloadshiabooks.com/

اے حذیفہ اگر دنیا کی حیات کا ایک دن ہی باقی بچ رہے تو خداوند متعال اس ایک دن کو اس قدر طولانی کردے گا کہ میرے اہل بیتؑ سے ایک مرد حاکم بنے گا جو اسلام کو غلبہ عطا کرے گا اور اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا، وہ اپنے وعدہ پر بھرپور قدرت رکھتا ہے''۔(1)

یہ حدیث پیشین گوئی کرتی ہے کہ امت اسلامی کو کس قدر سخت و شدید آلام و مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا اور ظالم و جابر حکمرانوں کی طرف سے کس قدر ظلم و ستم سہنا پڑے گا لیکن خداوند متعال اس پر مہربان ہو گا اور عظیم مصلح حضرت امام زمانہؑ کا ظہور فرمائے گا جو امت اسلامی کو ظلم و ستم کی وادی سے باہر نکالیں گے اور اسلام کی کھوئی ہوئی عزت و کرامت اور عظمت و جلالت واپس لائیں گے۔

۸۔ ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''میری امت پر آخری زمانے میں ان کے بادشاہوں کی طرف سے شدید بلا نازل ہو گی جس سے بڑی بلا اس سے قبل سنی نہ گئی ہو گی یہاں تک کہ اس قدر وسیع و عریض زمین بھی ان کے لئے تنگ ہو جائے گی، اور روئے زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی، مومن کوئی ایسی پناہ گاہ نہیں پائے گا جہاں ظلم سے پناہ حاصل کر سکے، اس وقت خداوند متعال میری عترت میں سے ایک مرد کو ظاہر کرے گا جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی، اس سے ساکنین زمین راضی و خوشنود ہوں گے اور زمین بھی کسی بیج کو اپنے سینہ میں نہیں چھپائے گی مگر یہ کی تناور درخت بنا دے گی، آسمان سے موسلا دھار بارشیں ہوں

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۹۱ و ح ۳۰۔ البرہان فی آخر الزمان باب ۲۔ منتخب الاثر ص ۱۵۹۔ کشف الغمہ ج ۳ ص ۲۷۲۔

https://downloadshiabooks.com/

گی، وہ لوگوں کے درمیان سات سال یا آٹھ سال یا نو سال زندگی بسر کریں گے اور مردے بھی قبروں میں زندگی کی تمنا کریں گے، ان خیر و برکات کو دیکھ کر جو اللہ نے ان کے ساتھ روا رکھی ہے"۔(1)

اس حدیث میں گوش گذار کیا جارہا ہے کہ مسلمانوں پر کس قدر ظلم و ستم اور بلا و مصیبت آنے والی ہے کہ جس کے باعث زمین اپنی وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی مگر خداوند متعال اپنے ولی حضرت امام مہدیؑ کی بدولت انھیں ان تمام ظلم و ستم اور بلاؤں سے نجات عطا فرمائے گا اور روئے زمین کو عدل و انصاف امن و امان سے پُر کر دے گا اور زمین اپنی تمام خیرات و برکات امامؑ کی برکت سے باہر نکال دے گی یہاں تک کہ تمام ساکنین ارض نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

۹۔ علی ہلالی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خداؐ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ شدید مرض الموت میں مبتلا تھے، حضرت فاطمہ زہراؑ آپ کے سرہانے تشریف فرما تھیں اور آپ رو رہی تھیں، آپؑ کے گریہ کی آواز اس قدر بلند تھی کہ رسول خداؐ بیدار ہو گئے آنحضرت نے حضرت فاطمہؑ کی طرف رخ مبارک کیا اور فرمایا:

" میری پیاری فاطمہ! کیوں رو رہی ہو؟ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: میں آپ کے بعد کی تباہی و نقصان پر رو رہی ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! کیا تمھیں علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کا جائزہ لیا تو اس میں سے تمہارے بابا کو منتخب فرمایا اور رسول بنا کر بھیج دیا، پھر دوبارہ جائزہ لیا تو تمہارے شوہر کا انتخاب عمل میں آیا اور مجھے وحی بھیجی کہ میں ان سے تمہاری شادی کر دوں، اے فاطمہ! اللہ نے ہم اہل بیت کو سات ایسی خصلتوں

1۔ مستدرک صحیحین ج ۴ ص ۴۶۵۔

https://downloadshiabooks.com/

سے نوازا ہے کہ جو اب ہمارے بعد کسی کو عطا ہونے والی نہیں ہیں میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں اور تمام نبیوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و محترم اور اس کی سب سے بہترین مخلوق ہوں اور میں تمہارا باپ ہوں اور میرا وصی تمام اوصیاء میں بہتر و برتر ہے اور وہ اللہ کے نزدیک تمام اوصیاء میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جسے دو سبز پر عطا ہوئے ہیں جن کی مدد سے وہ ملائکہ کے جھرمٹ میں جہاں چاہیں وہاں پرواز کریں اور وہ تمہارے چچا زاد بھائی اور تمہارے شوہر کے سگے بھائی ہیں اور اس امت کے دو سبط ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے دونوں لال حسنؑ و حسینؑ ہیں اور وہی دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے ان دونوں کے باپ ان دونوں سے بہتر و برتر ہیں۔

اے فاطمہ ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اس امت کے مہدیؑ ہم میں سے ہوں گے جب دنیا میں ہرج و مرج ہو جائے گا طرح طرح کے فتنے سر اٹھائیں گے راہیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی بعض دوسرے بعض پر حملہ آور ہوں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا اس وقت تمہارے انھیں دونوں لال میں سے ایک کی نسل سے اللہ ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو گمراہیوں کے قلعوں کو چکنا چور کر دے گا مہر خوردہ دلوں کو کھول دے گا اور آخری زمانہ میں دین کے امور کو اسی طرح قائم کرے گا جس طرح میں نے اول زمانہ میں دین کا قیام کیا ہے وہ دنیا کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی ہو گی"۔ (1)

اس حدیث شریف میں جناب رسول خداؐ حضرت فاطمہ زہراؑ کو تسلی دیتے ہوئے

1۔ البیان فی اخبار صاحب الزمان ص ۱۱۶ و ۱۱۷۔

https://downloadshiabooks.com/

نظر آتے ہیں کیونکہ آپ کی لخت جگر سیدۃ النساء فاطمہ زہراؑ کو آپ کا فراق برداشت کرنا ہے اس باپ کا فراق جو ان کے نزدیک اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اس لئے جناب رسول خداؐ اپنی لخت جگر کو بشارت دے رہے ہیں کہ بیٹی اللہ نے تیرے دامن میں ساری فضیلتیں بھر دی ہیں تیرے باپ کو کس قدر عظیم مقام و منزلت اللہ کے نزدیک حاصل ہے اور تمہارے شوہر باب مدینہ العلم نبیؐ ہیں امیر المومنینؑ اور کائنات کے امام ہیں اور تمہارے دونوں لال جوانان جنت کے سردار ہیں پھر رسول خداؐ نے حضرت فاطمہ زہراؑ کو یہ بھی بشارت دی کہ کائنات کا سب سے بڑا مصلح انھیں کی ذریت سے ہو گا جو مہدیؑ برحق ہو گا اور اس طرح نبی کریمؐ نے اپنی لخت جگر کو مسرور کر دیا اور انھیں ہولناک مصائب و آلام برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کر دیا۔

۱۰۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول خداؐ سے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! کیا مہدی آل محمدؐ ہم میں سے ہوں گے یا ہمارے غیر سے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہم میں سے ہی ہوں گے ہمارے ذریعہ ہی خداوند متعال دین کا خاتمہ کرے گا جس طرح ہمارے ذریعہ آغاز کیا ہے ہمارے ہی ذریعہ فتنہ سے امت کو بچایا جائے گا جس طرح ہمارے ذریعہ شرک سے بچایا گیا ہے ہمارے ہی ذریعہ مسلمانوں میں عداوت و فتنہ کے بعد الفت و محبت اور بھائی چارہ قائم کرے گا جس طرح ہمارے ذریعہ عداوت و شرک کے بعد ان کے دلوں میں الفت و محبت قرار دی ہمارے ہی ذریعہ عداوت و فتنہ کے بعد لوگ ایک دوسرے کے بھائی بن جائیں گے جس طرح ہمارے ہی

https://downloadshiabooks.com/

ذریعہ عداوت و شرک کے بعد بھائی بنے تھے"۔[1]

اس حدیث میں نبی کریمؐ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کا فائدہ امت کو پہنچنے والا ہے۔اس لئے کہ نبی کریمؐ کے فضل و کرم سے اللہ نے امت کو گمراہی و ضلالت سے باہر نکالا اور انھیں صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی ہے اور اسی طرح ان کے پوتے اور آخری وصی حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ انھیں گمراہی و ضلالت سے باہر نکالے گا اور پرچم عدل و انصاف کو لہرائے گا اور مادر گیتی پر حق و حقیقت کے راستے منور ہو جائیں گے۔

۱۱۔ جبر بن نوف کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری سے عرض کیا: واللہ کوئی سال ایسا نہیں آتا مگر یہ کہ وہ سابقہ سال سے زیادہ شر و آفت کا حامل ہوتا ہے اور کوئی حاکم نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ سابق حکمراں سے زیادہ شریر ہوتا ہے۔ ابو سعید نے فرمایا: میں نے جناب رسول خداؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

" تمہاری حالت یوں ہی رہے گی یہاں تک کہ فتنہ و فساد کے دوران ایسا شخص پیدا ہو گا جس کی فتنہ گروں کو اطلاع نہ ہو گی یہاں تک کہ روئے زمین ظلم و جور سے اس حد تک بھر جائے گی کہ کوئی اللہ کا نام لیوا نہیں ہو گا اس وقت مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے اللہ ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی وہ زمین کے دل سے خزانوں کو باہر نکالے گا اور جھولی بھر بھر کے عطا فرمائے گا شمار کر کے نہیں عطا کرے گا یہاں تک کہ اسلام کے سارے

1۔ البیان فی اخبار صاحب الزمان (یہ حدیث حسن اور اس کی سند عالی ہے اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط میں ج ۱ ص ۵۶۔ ابو نعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں ابن ابی حاطم نے اپنی عوالی میں قندوزی نے ینابیع المودۃ ص ۳۹۲ پر اور نور الابصار کے ص ۱۵۵ پر اور البرہان فی علامات آخر الزمان ج ۲ ص ۷۴۵ ح ۸ پر نقل کی ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

ستون مستحکم ہو جائیں گے"۔[1]

۱۲۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خداؐ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: " مہدیؑ میری عترت میرے اہل بیتؑ سے ہو گا آخری زمانے میں ظاہر ہو گا آسمان اس کے لئے موسلا دھار بارش کرے گا اور زمین اس کے لئے اپنے خزانے کا دہانہ کھول دے گی اور وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا جس طرح اس گروہ نے ظلم و ستم سے بھر دیا ہو گا"۔[2]

یہ تھا نبوی احادیث کا مختصر سا نمونہ جسے شیعہ اور سنی دونوں فریقوں نے نقل کیا ہے اور حفاظ احادیث نے اپنی اپنی صحاح و مسانید اور دیگر مجموعہ کتب میں درج کیا ہے جس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ایک حتمی امر ہے اور عالم اسلام کو ان کی بدولت عدل و انصاف کی بشارت دی گئی ہے وہی آکر حق کے راستے کو ہموار اور امن و سلامتی اور سر سبز و شادابی کو اس طرح بر قرار فرمائیں گے کہ عالم انسانیت نے اپنے تمام ادوار میں اس کی مثال کبھی ملاحظہ نہ کی ہو گی۔

۲۔احادیث امیر المومنین علی علیہ السلام

سید و سردار عترت رسولؐ حضرت امیر المومنین علیؑ سے مروی روایات کا ذخیرہ موجود ہے جو حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا مژدہ سناتا ہے ملاحظہ ہو:

ا۔ ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے امام حسینؑ

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۶۸ منتخب الاثر ص ۱۶۸۔

2۔ غیبت طوسی ص ۱۸۰۔

https://downloadshiabooks.com/

کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: ''ان ابنی ھٰذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ، وسیخرج من صلبہ رجل باسم نبیکم ، یخرج علیٰ حین غفلة من الناس ، وامامة الحق ، واظھار الجور ، ویفرح لخروجہ أھل السماء وسکانھا ، وھو رجل أجلی الجبین ، أقنی الانف ، ضخم البطن ، أذیل الفخذین ، بخدہ الایمن شامة ، أبلج الثنایا ، یملأ الأرض عدلا ، کما ملئت ظلما وجورا''۔

''یہ میرا بیٹا سید و سردار ہے جیسا کہ اسے رسول خداؐ نے اس نام سے مسمیٰ فرمایا ہے اور عنقریب اس کی صلب سے تمہارے نبیؐ کے نام پر ایک مرد قیام کرے گا جب کہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہونگے حق کو مردہ قرار دیدیا گیا ہوگا اور ظلم و جور سر چڑھ کر بول رہا ہوگا اس کے ظہور سے آسمان کے ساکنین خوش و خرم ہو جائیں گے اس کی پیشانی چوڑی ناک دھاری دار شکم ٹھونس اور رانیں بھری بھری ہونگی اس کے داہنے رخسار پر تل ہوگا دانت چمک رہے ہوں گے وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی ہو گی''۔[1]

اس مبارک حدیث کی چند باتوں پر توجہ دیں:

۱۔ امام مہدیؑ حضرت سید الشہداء امام حسینؑ کی ذریت سے ہوں گے۔

۲۔ ان کا ظہور یکایک ہوگا اس طرح کہ لوگوں کو اس کی توقع نہ ہو گی۔

۳۔ علائم ظہور میں سے حق کی موت اور ظلم و جور کا انتشار ہے۔

1۔ عقد الدرر ص ۶۵ باب ۳۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ اس حدیث میں امامؑ کے جسمانی اوصاف کو بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آپ حق کو اس کی تمام وسعتوں کے ساتھ اور عدل و انصاف کو اس کے تمام معنی و مفاہیم کے ساتھ قائم فرمائیں گے۔

۲۔ امیر المومنین علیؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت امام زمانہؑ کے بعض حالات بیان فرمائے ہیں آپؑ ارشاد فرماتے ہیں: ''ولیکونن من یخلفنی فی أهل بیتی رجل یأمر بأمرالله ، قوی یحکم بحکم الله ، وذلک بعد زمان مکلح مفصح، یشتد فیه البلاء، وینقطع فیه الرجاء ، ویقبل فیه الرشاء''۔

'' میرے اہل بیتؑ میں سے میرا ایک جانشین بحکم خداوند متعال حکومت کرے گا وہ قوی و قدرت مند ہوگا اور ایسا سخت و شدید زمانہ قحط و خشک سالی کے بعد ہوگا جس میں بلائیں شدید ہونگی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور رشوتیں قبول کی جائیں گی''۔[1]

امام علیؑ نے اس حدیث شریف میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت کا حال بیان فرمایا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ اس زمانے کے لوگ بلاؤں میں ڈوبے ہوئے ہونگے ہر طرح کے فتنہ و فساد اور مصیبتیں عام ہونگی اور جب امامؑ تشریف لائیں گے تو احکام الٰہیہ کا قیام اور سیرت نبیؐ کو جاری فرمائیں گے۔

۳۔ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: ''المهدی منا فی آخر الزمان، لم یکن فی أمة من الامم مهدی ینتظر غیره''۔

1۔ کنز العمال ج ۱۴ ص ۵۹۴۔

https://downloadshiabooks.com/

"مہدیؑ ہم میں سے ہونگے جو آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے کسی بھی امت میں ان کے علاوہ مہدی نہ ہوں گے جن کا انتظار کیا گیا ہو"۔[1]

اس روایت سے واضح ہے کہ حضرت امام مہدیؑ شجرۂ نبوت و امامت سے ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اس طرح سماج کی اصلاح کرنے والا نہیں ہے وہ آکر عالم میں موجود تمام فاسد نظاموں کو دگرگوں کر کے رکھ دیں گے جن نظاموں کے باعث قوموں پر ظلم وستم کا قہر ٹوٹ رہا ہوگا۔

۴۔ حضرت امام حسینؑ اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: "اے حسین! تمہاری اولاد میں سے نواں فرزند ہی قائم برحق ہوگا وہی دین کو غلبہ عطا کرنے والا اور عدل و انصاف کو پھیلانے والا ہوگا۔ حضرت امام حسینؑ نے اپنے بابا سے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! ایسا ہوکے رہے گا؟ فرمایا: ہاں اس خداوند کی قسم جس نے حضرت محمد مصطفیؐ کو برحق نبی بنایا ہے اور انھیں تمام خلائق پر مصطفی و منتخب قرار دیا ہے ایسا ہوکے رہے گا مگر طولانی غیبت و حیرت کے بعد! اور غیبت کے دور میں اس کے دین پر بس مخلص اور روح یقین سے پیہم مرتبط رہنے والے ہی ثابت قدم ہونگے یہ وہی لوگ ہونگے جن سے اللہ نے ہماری ولایت پر ثابت قدم رہنے کا عہد و پیمان لے رکھا ہے اور ان کے دلوں میں ایمان کندہ کر دیا ہے اور انھیں اپنی جانب سے ایک روح کے ذریعہ تائید دے رکھی ہے"۔[2]

حضرت امیر المومنینؑ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ کس طرح حضرت حجتؑ

1۔ دلائل الامامہ ص ۴۷۹۔

2۔ کمال الدین ص ۲۸۷۔

https://downloadshiabooks.com/

اپنے دور حکومت میں حق کی نشر و اشاعت عدل و انصاف کا بول بالا اور اسلام کو غلبہ عطا فرمائیں گے اور یہ کہ آپ کا ظہور غیبت کے بعد ہو گا اور ان پر ایمان بس وہی شخص لائے گا جس کے دل کا ایمان کے ذریعہ اللہ نے امتحان لیا ہو گا اور اسے مزید ہدایت سے نوازا ہو گا۔

۵۔ حضرت امیر المومنین علیؑ کا ارشاد گرامی ہے: ''سيأتي الله بقوم يحبهم الله ويحبونه، ويملك من هو بينهم غريب، فهو المهدي، أحمر الوجه، بشعره صهوبة عن أمه وأبيه، ويكون عزيزا في مرباه، فيملك بلاد المسلمين بأمان، ويصفوله الزمان، ويسمع كلامه ويطيعه الشيوخ والفتيان، ويملأ الأرض عدلا، كما ملئت جوراً، فعند ذلك كملت امامته، وتقررت خلافته''۔

'' عنقریب خداوند متعال ایک ایسی قوم کو مبعوث کرے گا جو خدا کو دوست رکھتی ہو گی اور خدا انھیں دوست رکھتا ہو گا اور ان کے درمیان ایک ایسا شخص حکومت کرے گا جو ان کے درمیان رہ کر بھی غریب الوطن اور پردیسی ہو گا اور وہی مہدیؑ ہو گا سرخ چہرے والا، اس کے بالوں میں اس کی ماں اور باپ کے بالوں کی سرخی کے مانند سرخی ہو گی وہ اپنی قیامگاہ میں قدرت مند و توانا ہو گا امن و سلامتی کے ساتھ بلاد مسلمین پر حکومت کرے گا زمانہ اس کے لئے ساز گار ہو جائے گا اس کی باتیں سنی جائیں گی بوڑھے جوان بھی اس کی پیروی کریں گے وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی اس وقت اس کی اطاعت کمال پر ہو گی اور خلافت و حکومت مستحکم ہو گی''۔[1] یہ تھیں وہ بعض روایات جو کہ حضرت امیر المومنینؑ سے ماثور و مروی ہیں جن میں عالم اسلام کو بشارت دی گئی ہے کہ اس کا عظیم نجات دہندہ ظہور کرے گا اور وہ اسلام کو حیات نو عطا

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ ص۳۳۸۔

https://downloadshiabooks.com/

کرے گا اور اسلام کے احکام و فرامین کو اجراء فرمائے گا۔

۳۔احادیث امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

امام حسن مجتبیٰؑ سے بھی حضرت امام مہدیؑ کی شان میں ڈھیر ساری روایتیں موجود ہیں جن میں ایک وہ حدیث ہے جو آپ نے اپنے زمانہ کے سرکش حاکم معاویہ بن ابی سفیان سے مصالحت کے بعد ارشاد فرمائی تھی جب کہ آپ کے بعض چاہنے والے معاویہ سے صلح پر نالاں تھے تو آپ نے فرمایا: ''ویحکم ، ألا تعلمون انی امامکم ، مفترض الطاعة علیکم ، وأحد سیدی شباب أهل الجنة بنص من رسول الله صلی الله علیه وآله''۔

''تمھیں کیا ہو گیا ہے ! کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارا امامؑ و پیشوا ہوں تمہارے اوپر میری اطاعت کرنا واجب ہے اور نص صریح رسول خداؐ کے مطابق میں جوانان جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں ؟ سب نے اقرار کیا کہ ہاں ایسا ہی ہے تو امام نے ارشاد فرمایا: ''أما علمتم أن الخضر لما خرق السفینة ، وأقام الجدار ، وقتل الغلام کان ذلک سخطاً لموسی بن عمران: اذ خفی علیه وجه الحکمة فی ذلک ، وکان ذلک عندالله تعالیٰ ذکره حکمة وصواباً۔ أما علمتم أنه ما منا الا ویقع فی عنقه بیعة لطاغیة زمانه، الا القائم الذی یصلی روح الله خلفه ، فان الله عزوجل یخفی ولادته، ویغیب شخصه لئلا یکون فی عنقه بیعة اذا خرج ، ذلک التاسع من ولدی أخی الحسین ، ابن سیدة النساء ، یطیل الله فی عمره، وفی غیبته، ثم یظهر بقدرته فی صورة شاب دون أربعین سنة، وذلک لیعلم ان الله علیٰ کل شیء قدیر''۔

کیا تمھیں پتہ نہیں ہے کہ جب حضرت خضرؑ نے کشتی میں سوراخ کر دیا، گرتی ہوئی دیوار کو سیدھا کر دیا اور ایک لڑکے کو قتل کر ڈالا تو حضرت موسیٰ بن عمران کے غیظ و غضب کا

https://downloadshiabooks.com/

باعث ہوا کیونکہ انھیں ان تمام کاموں کی حکمت کا علم نہیں تھا جب کہ یہی امور خدا کے نزدیک حکمت مآب اور درست تھے! کیا تمھیں پتہ نہیں ہے کہ ہم اہل بیتؑ میں سے ہر ایک پر اس کے زمانہ کے سرکش اور طاغی حکمران کی بیعت گلے پڑ جاتی ہے سوائے حضرت قائمؑ کے کہ جن کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ نماز ادا کریں گے اللہ عزوجل ان کی ولادت کو مخفی رکھے گا اور انھیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھے گا تاکہ ان کی گردن میں کسی سرکش حکمران کی بیعت ان کے ظہور کے وقت نہ رہے وہ میرے بھائی حسینؑ کا نواں فرزند اور سردار نسوان (حضرت نرجس) کا فرزند ہوگا اللہ اس کی عمر کو طولانی کردے گا اور اسے غیبت اختیار کرنا پڑے گی پھر بفضل خداوند متعال چالیس سال سے کم عمر کے جوان کی شکل میں ظہور فرمائیں گے اور وہ اس لئے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر شیٔ پر بھرپور قدرت رکھتا ہے"۔ (1)

اس حدیث شریف سے چند باتوں کا علم عیاں ہو جاتا ہے۔

پہلی: یہ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی صلح اپنے زمانہ کے فرعون معاویہ بن ابی سفیان سے ایک ضرورت تھی جو ناگزیر تھی اور اگر امام حسن مجتبیٰؑ معاویہ علیہ الہاویہ سے جنگ چھیڑ دیتے تو غلبہ معاویہ کو حاصل ہو جاتا کیونکہ امامؑ کا لشکر انتشار و افتراء کا شکار ہو چکا تھا اور ان کے اندر حضرت امیر المومنینؑ سے جنگ کرکے دین سے نکل جانے والے خوارج کی فکر اثر کر گئی تھی انھیں خوارج کے سرغنہ افراد میں سے ایک ابن ملجم مرادی ملعون تھا جس نے امام امیر المومنینؑ کو شہید کر ڈالا وہ اسی خبیث فکر کا مالک تھا اس کے علاوہ امام مجتبیٰؑ کے لشکر کی اکثریت جنگ سے اوب چکی تھی اور آرام و راحت کی خواہاں تھی جمل، صفین اور

1۔ کمال الدین ص ۲۹۷ کفایۃ الاثر ۲۲۵۔

https://downloadshiabooks.com/

نہروان کی پے در پے جنگوں نے انھیں تھکا دیا تھا مزید بر آن معاویہ کی رنگین دنیا سے لشکر امامؑ کے سپہ سالاروں کی آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں یہاں تک کہ بعض نے معاویہ سے ساز گانٹھ کر لی تھی کہ اگر وہ چاہے تو ہم امام مجتبیٰؑ کو گرفتار کر کے اس کے حوالہ کرنے کو تیار ہیں اور چونکہ امامؑ کو اس کا علم ہو چکا تھا تو پھر آپ کس طرح اس سر سخت دشمن اسلام کے ساتھ جنگ کا آغاز کر سکتے تھے۔

اور یہ طے شدہ امر ہے کہ اگر معاویہ غلبہ حاصل کر لیتا تو اپنے بیٹے یزید کی طرح کفر والحاد کا اعلان کر دیتا ہم نے اپنی کتاب ”حیات امام حسن مجتبیٰؑ“ میں واضح کر دیا ہے کہ صلح لازمی ہو گئی تھی اور صلح کی ضرورت پر میں نے کئی دلیلیں وہاں ذکر کی ہیں اور مکمل طریقہ سے اس موضوع پر گفتگو کی ہے۔

دوسری: یہ کہ امام حسن مجتبیٰؑ نے اس خطبہ و بیان میں حضرت امام مہدیؑ کا تذکرہ درج ذیل امور کے ساتھ کیا ہے:

۱۔ حضرت امام مہدیؑ کی گردن پر کسی سر کش حکمراں کی بیعت نہ ہو گی اور اللہ نے ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے ایک ایسا علاقہ مقرر کر رکھا ہے کہ جو حکام زمانہ کی سلطنت و اقتدار سے پرے ہے۔

۲۔ حضرت امام مہدیؑ جب تشریف لائیں گے تو حضرت عیسیٰ مسیحؑ آسمان سے اتر کر ان کے پیچھے نماز با جماعت ادا کریں گے۔

۳۔ اللہ عزوجل نے حضرت امام مہدیؑ کی ولادت کو مخفی قرار دیا ہے جیسا کہ ہم نے سابقہ بحثوں میں اس کا تذکرہ کیا ہے، یہ اس واسطے کہ حکام بنی عباس سے آپ کی حیات

https://downloadshiabooks.com/

طیبہ کی محافظت ہو سکے اور اس طرح اور اس حکمت کے تحت اللہ نے انھیں عام لوگوں کی بھی نظروں سے اوجھل رکھا ہے۔

۴۔ اللہ عزوجل اپنے ولی کی عمر کو طولانی قرار دے گا اور پھر وہ جواں سال انسان کی شکل میں لوگوں کے درمیان ظہور فرما کر عدل و انصاف اور حق و حقیقت کی نشر و اشاعت فرمائیں گے۔

۴۔ احادیث امام حسین علیہ السلام

راویان حدیث نے حضرت امام حسین سید شہداء علیہ السلام سے بھی چند روایات حضرت امام مہدیؑ کی شان میں نقل فرمائی جس میں امام حسینؑ عالم اسلام کو حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا مژدہ سناتے ہوئے نظر آتے ہیں وہ احادیث کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا: ''فی التاسع من ولدی سنة من یوسف، وسنة من موسیٰ، وھو قائمنا أھل البیت، یصلح اللہ تعالیٰ أمرہ فی لیلة واحدة''۔

''میری اولاد میں سے نویں فرزند کے اندر حضرت یوسفؑ کی اور حضرت موسیٰؑ کی سنت و سیرت پائی جائے گی اور وہی ہم اہلبیتؑ کے قائم ہیں اللہ ان کے امور کو بس ایک رات میں درست کر دے گا''۔ (1)

اس حدیث میں امام حسینؑ نے حضرت مہدیؑ کو دو نبیوں سے تشبیہ دی ہے حضرت موسیٰؑ سے خفاء ولادت اور اپنے زمانہ کے فرعون کے شر سے بچنے میں تشبیہ دی گئی ہے اسی

1۔ کمال الدین ۲۹۷ ح ۱ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۱۳۳۔

https://downloadshiabooks.com/

طرح حضرت امام مہدیؑ کو یوسف صدیقؑ سے تشبیہ دی ہے کیونکہ یوسفؑ نے قید و بند کی زندگی بسر کی اور لوگوں کی نظروں سے برسوں اوجھل رہے۔

۲۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا: ''اس امت کے قائم میری اولاد میں سے نویں فرزند ہونگے اور وہی غیبت والے ہیں''۔ [1]

۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ''ہم میں سے بارہ امیر ہونگے جن کی پہلی کڑی حضرت امیر المومنینؑ تھے اور آخری کڑی میری اولاد میں نویں فرزند ہونگے اور وہی قائم بالحق ہیں انھیں کے ذریعہ اللہ مردہ زمینوں کو حیات تازہ عطا فرمائے گا اور ان کی بدولت اللہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا چاہے مشرکوں کو یہ بات شدید ناگوار کیوں نہ گذرے انھیں ایک طولانی غیبت کا سامنا ہے جس میں بہت سے لوگ مرتد ہو جائیں گے اور دوسرا گروہ دین پر ثابت قدم رہے گا مگر انھیں اذیت دی جائے گی اور ان سے طنز آمیز لہجہ میں کہا جائے گا کہ (یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو) لیکن صبر و شکر کر کے امامؑ کی غیبت پر ثابت قدم رہنے والے اور غیروں کی اذیت برداشت کرنے والے رسول خداؐ کے ساتھ تلوار سے جہاد کرنے والے مجاہدین کے مانند ہیں''۔ [2]

اس حدیث شریف میں امام مہدیؑ کی غیبت کا تذکرہ چھیڑا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ امامؑ کی غیبت لوگوں کے لئے امتحان و آزمائش ہوگی اور امامؑ کے وجود کا قائل بس وہی شخص ہو گا جس کے دل کا ایمان کے ساتھ خدا نے امتحان لے لیا ہو گا اور ایسا انسان رسول خداؐ کے سامنے جہاد کرنے والے مجاہدین کے مانند ہو گا۔

1۔ کمال الدین ۲۹۸ ح ۲۔

2۔ کفایۃ الاثر ۲۳۲۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں: ''لصاحب هٰذا الأمر ۔ یعنی المهدی علیه السلام ۔ غیبتان: احداهما تطول حتی یقول بعضهم مات ، وبعضهم ذهب ولا یطلع علیٰ موضعه أحد من ولی ولا غیره الا المولی الذی یلی أمره''۔

''اس امر کے مالک یعنی حضرت امام مہدیؑ کو دو غیبتوں کا سامنا ہے ایک اس قدر طولانی ہو گی کہ بعض امامؑ کے وجود کے معتقد بھی کہہ دیں گے کہ وہ مر گئے اور بعض کہیں گے وہ ختم ہو گئے اور ان کے محل قیام کا کسی ولی یا غیر ولی کو علم نہیں ہو گا مگر اسی مالک یعنی خدا کو جو ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے''۔(1)

اس حدیث شریف میں امام مہدیؑ کی غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور ان دونوں غیبتوں میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گا کچھ وجود امامؑ کے منکر ہونگے تو کچھ مومن۔ اسی طرح اس حدیث میں امامؑ کے مخفی و پوشیدہ رہنے کے مقام کی بھی خبر دی گئی ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ اسے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔

۵۔ احادیث امام سجاد علیہ السلام

عبادت گذاروں کے سید و آقا، پرہیز گاروں کے رہبر و پیشوا حضرت امام زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام سے بھی بہت سی روایتیں نقل ہوئی ہیں جن میں آپ نے عالم اسلام کو ظہور حضرت مہدیؑ کی بشارت دی ہے۔

۱۔ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے آیت کریمہ ﴿لِيَسْتَخْلِفَنَّكُمْ فِي الْأَرْضِ...﴾ کی تلاوت کی پھر ارشاد فرمایا: ''والله هم محبونا أهل البیت ، یفعل الله

1۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان ج ۲ ص ۸۴۷۔

ذلک بهم علیٰ ید رجل منا، وهو مهدی هٰذه الامة ۔ قال رسول الله صلی الله علیه وآله : لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یأتی رجل من عترتی ، اسمه اسمی ، یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا''۔

'' خدا کی قسم ! وہ ہم اہل بیتؑ کے چاہنے والے ہیں اللہ عزوجل ہم میں سے ایک کے دست زبر دست پر بیعت کے ذریعہ ایسا کرے گا اور وہی اس امت کا مہدی ہو گا جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر دنیا کی حیات کا صرف ایک دن باقی بچ رہے تو خداوند متعال اس دن کو اس قدر طولانی کر دے گا کہ میری عترت سے ایک مرد میدان قیام کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا اور وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے پُر ہو چکی ہو گی''۔[1]

۲۔ حضرت امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں :''ان الآیۃ الکریمۃ'' یہ آیت کریمہ ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ ...﴾ حضرت امام مہدیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے''۔[2]

۳۔ حضرت امام سجادؑ نے دربار یزید میں اس وقت خطبہ ارشاد فرمایا جب کہ آپ اسیر تھے اس خطبہ کا ایک فقرہ یہ تھا: ''ووصیه ، وسید الشهداء ، وجعفر الطیار فی الجنة ، وسبطا هٰذه الامة ، والمهدی الذی یقتل الدجال''، '' اور ہم ہی میں سے رسول خداؐ ہیں، ان کے وصیؑ ہیں، سید الشہداءؑ ہیں جنت میں اڑنے والے جعفر ہیں اس امت کے دو سبط ہیں اور مہدی ہیں جو دجال کو قتل کریں گے''۔[3]

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۴۵ مجمع البیان ج ۷ ص ۲۶۷۔

2۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۴۵۔

3۔ منتخب الاثر ۲۲۶۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۔ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں: ''فی القائم سنة من سبعة أنبياء : سنة من أبينا آدم ، وسنة من نوح، وسنة من ابراهيم ، وسنة من موسیٰ ، وسنة من عيسیٰ ، وسنة من أيوب ، وسنة من محمد صلى الله عليه وآله۔

فأما من آدم ونوح فطول العمر، وأما من ابراهيم فخفاء الولادة واعتزال الناس ، وأما من موسیٰ فالخوف والغيبة ، وأما من عيسیٰ فاختلاف الناس فيه ، وأما من أيوب فالفرج بعد البلویٰ ، وأما من محمد صلى الله عليه وآله فالخروج بالسيف''۔

'' حضرت قائمؑ میں انبیاء کی سات سیرت و سنت ہے ایک سنت ہمارے بابا حضرت آدمؑ کی ایک حضرت نوحؑ کی ایک حضرت ابراہیمؑ کی ایک حضرت موسیٰؑ کی ایک حضرت عیسیٰؑ کی ایک حضرت ایوبؑ کی اور ایک حضرت محمد مصطفیٰؐ کی۔

حضرت آدمؑ و حضرت نوحؑ کی سیرت و سنت ، طول عمر ہے حضرت ابراہیمؑ کی سیرت و سنت، ولادت کا پوشیدہ ہونا اور لوگوں سے علاحدہ ہو کر گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنا ہے حضرت موسیٰؑ کی سیرت و سنت، خوف اور غیبت ہے حضرت عیسیٰؑ کی سیرت و سنت، ان کے سلسلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے حضرت ایوبؑ کی سیرت و سنت ، بلا و مصیبت کے بعد فرج و کشادگی ہے اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کی سیرت و سنت ، تلوار کے ساتھ قیام کرنا ہے''۔(1)

یہ تھیں وہ بعض روایات جنھیں حضرت امام سجادؑ کی طرف سے راویان حدیث نے نقل کی ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ کا ظہور حتمی ہے۔

1۔ کمال الدین ص ۳۵۲۔

https://downloadshiabooks.com/

۶۔احادیث امام باقر علیہ السلام

حضرت باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی حضرت امام مہدیؑ کی شان میں کچھ روایتیں وارد ہوئی ہیں جو آپ کے ظہور کو حتمی قرار دیتی ہیں چند روایات ملاحظہ ہوں:

۱۔ ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:''فی صاحب ھٰذا الامر سنة من موسیٰ، وسنة من عیسی ، وسنة من یوسف ، وسنة من محمد صلی الله علیه وآله۔

فأما سنته من موسی فخائف یترقب ، واما من یوسف فالسجن والغیبة ، وأما من محمد صلی الله علیه وآله فالقیام بالسیف ، وتبیین آثاره ، ثم یضع سیفه علیٰ عاتقه بیمینه ، فلا یزال یقتل أعداء الله حتی یرضی الله عزوجل''۔

''اس امر کے صاحب میں حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت یوسفؑ اور حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰؐ کی ایک ایک سنت پائی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی سنت ان کے اندر یہ پائی جاتی ہے کہ آپ ان کی طرح خائف ہیں اور فرج کا انتظار کر رہے ہیں حضرت یوسفؑ کی سنت یہ ہے کہ آپ اس دنیا کی وسعتوں کے باوجود پردۂ غیب کے زندان میں مخفی و مقید ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کی سیرت و سنت آپ کے اندر یہ ہے کہ آپ انھیں کی طرح تلوار لے کر قیام فرمائیں گے سنن وآثار محمدیؐ کو بیان فرمائیں گے آپ اپنے داہنے کاندھے پر تلوار لے کر قیام کریں گے اور پھر اس وقت تک دشمنان خدا کو قتل کرتے رہیں گے جب تک کہ خدا راضی وخوشنود نہ ہو جائے۔

حضرت ابو بصیر نے پوچھا مولیٰ! امام مہدیؑ کو کیسے پتہ چلے گا کہ خدا راضی ہو گیا ہے

https://downloadshiabooks.com/

وحی کا سلسلہ تو ختم ہو چکا ہے؟! حضرت امام باقرؑ نے فرمایا: خدا ان کے قلب کے اندر رحمت و مروت ڈال دے گا''۔[1]

ایک اور مقام پر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب رسول خداؐ کی زبانی بارہ اماموں اور بارہ جانشینوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ رسول خداؐ نے ان بارہ اماموں کو اپنی امت کے لئے پرچم ہدایت قرار دیا ہے اور یہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''الثانی عشر الذی یصلی خلفه عیسی بن مریم''۔

'' بارہواں وہی ہوگا جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نماز ادا کریں گے''۔[2]

۷۔ احادیث امام صادق علیہ السلام

حضرت امام صادق علیہ السلام سے بھی بہت سی روایات امام مہدیؑ اور ان کے ظہور کے حتمی ہونے کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں:

۱۔ سید جلیل، شاعر اہل بیتؑ جناب اسماعیل بن محمد حمیری کہتے ہیں کہ میں غلو کا قائل تھا اور حضرت محمد حنفیہؑ کی غیبت کا معتقد تھا کہ اللہ نے میرے اوپر احسان کیا اور میں امام جعفر صادقؑ کی ملاقات سے مشرف ہوا انھوں نے مجھے جہنم سے بچالیا اور سیدھا راستہ دکھلا دیا میں نے دلائل کا مشاہدہ کرنے اور صحت اقوال کو درک کرنے کے بعد سمجھ لیا کہ امام جعفر صادقؑ ہی میرے اوپر اور اس زمانے کی تمام خلائق پر اللہ کی حجت ہیں اور آپ ہی وہ امام و پیشوا ہیں جن کی اطاعت کو خدا نے فرض و واجب قرار دیا ہے اور ان کی اقتداء و اطاعت

1۔ کمال الدین ص ۳۰۸ ح ۱۱۔

2۔ کمال الدین ص ۳۱۱ ح ۱۷۔

https://downloadshiabooks.com/

واجب ہے۔

میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا: اے فرزند رسول خداؐ! ہمارے پاس آپ کے آباء طاہرینؑ سے ڈھیر ساری روایات وارد ہوئی ہیں جن میں غیبت، اس کی صحت اور حتمی وقوع کی خبر دی گئی ہے اگر محمد حنفیہؑ کی غیبت صحیح نہیں ہے تو یہ غیبت کس کے لئے ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے سید اسماعیل حمیری سے فرمایا: ''ان الغيبة ستقع بالسادس من ولدی، وهو الثانی عشر من الأئمة الهداة بعد رسول الله صلی الله علیه ، أولهم : أميرالمومنين علی بن أبی طالب ، وآخرهم: المهدی القائم بالحق، بقية الله فی الارض ، وصاحب الزمان ، والله لو بقی فی غيبته ما بقی نوح فی قومه لم يخرج من الدنيا حتی يظهر ، فيملأ الأرض قسطا وعدلا ، كما ملئت جورا وظلما''۔

''میری اولاد میں میرے چھٹیں بیٹے کو غیبت نصیب ہوگی وہی بعد رسول خداؐ ہونے والے بارہ اماموں میں بارہویں امام ہیں جن کے اول حضرت امیر المومنینؑ اور آخری حضرت امام مہدیؑ قائم برحق، روئے زمین پر بقیۃ اللہ اور صاحب الزمانؑ ہیں خدا کی قسم! اگر وہ اتنی مقدار میں غیبت اختیار کریں جتنی مقدار میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے غیبت اختیار کی تھی تب بھی دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے جب تک کہ قیام و ظہور نہ فرمائیں گے وہ روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پُر کردیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی ہوگی۔

سید اسماعیل نے کہا: جب میں نے اپنے مولیٰ و آقا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سنا تو میں نے اللہ کی بارگاہ میں اپنے سابقہ عقائد سے توبہ کی اور ایک قصیدہ کہا

https://downloadshiabooks.com/

جس کا مطلع یہ ہے:

فلما رایت الناس فی الدین قد غووا تجعفرت باسم اللہ فیمن تجعفروا

" جب میں نے یہ ملاحظہ کر لیا کہ لوگ دین میں گمراہی کا شکار ہیں تو میں خدا کا نام لے کر جعفری ہو گیا اور جعفریوں میں شامل ہو گیا"۔(1)

ائمہ طاہرین کی روایات میں ظہور حضرت امام مہدیؑ ایک قطعی و حتمی اور ناقابل بحث و مناقشہ امر قرار دیا گیا ہے کہ جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہے ہی نہیں، عرصۂ حیات پر ان کے ظہور کا محقق ہونا واجب ہے تا کہ روئے زمین پر عدل و انصاف کا بول بالا ہو لوگوں میں امن و سلامتی قائم ہو اور روئے زمین کے چپہ چپہ پر کلمہ توحید کی سیادت و سرداری برقرار ہو سکے۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک طولانی حدیث میں فرماتے ہیں:
''یظهر صاحبنا ۔ یعنی الامام المهدی علیه السلام ۔ وهو من صلب هذا ، وأومأ بیده الی موسی بن جعفر علیه السلام ، فیملأ عدلا کما ملئت جورا وظلما، وتصفو له الدنیا''۔

''ہمارے صاحب (امام مہدیؑ) ان جناب کی صلب سے ہونگے یہ کہہ کر آپ نے اپنے دست مبارک سے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا: وہ روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف کا گلستان بنادیں گے جس طرح وہ ظلم و بربریت کا جہنم بنی ہوئی ہو گی

1۔ کمال الدین ص ۱۳۲ ح ۲۳۔

https://downloadshiabooks.com/

یہ دنیا ایک دن خالص انھیں کی ہو کے رہے گی"۔[1]

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :''الخلف الصالح من ولدی ، وھو المھدی ، اسمہ محمد ، کنیتہ أبو القاسم ، یخرج فی آخرالزمان ، یقال لأمہ : نرجس ، وعلیٰ رأسہ غمامۃ تظلہ عن الشمس تدور معہ حیث مادار ، تنادی بصوت فصیح: ھذا المھدی فاتبعوہ''۔

" میری اولاد میں سے خلف صالح ہونگے اور وہی مہدی ہیں ان کا نام محمد ہو گا اور کنیت ابوالقاسم ہو گی وہ آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے ان کی مادر گرامی کو" نرجسؑ" کہا جائے گا اور ان کے سر اقدس پر ایک بادل سایہ کئے ہوئے ہو گا جو انھیں تمازت آفتاب سے بچائے گا اور آپ جہاں جہاں تشریف لے جائیں گے وہاں وہاں وہ بادل رواں دواں ہو گا اور بزبان فصیح منادی ندا دے رہا ہو گا" یہی مہدیؑ ہیں ان کی اطاعت و پیروی کرو"۔[2]

اس طرح کی کثیر روایات حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں جناب امام جعفر صادقؑ سے مروی ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ امام مہدیؑ کا ظہور حتمی ہے اور وہی تشریف لا کر حق کا بول بالا اور باطل کا منھ کالا کریں گے۔

۸۔ احادیث امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حضرت امام مہدیؑ کی امامت پر نص فرمائی ہے اور آشکار کر دیا ہے کہ آپ ہی قائم بر حق ہیں جناب یونس بن عبد الرحمن روایت کرتے

1۔ غیبت طوسی ص ۴۲۔

2۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۹۲ ح ۳۷۔

https://downloadshiabooks.com/

ہیں کہ میں امام موسیٰ کاظمؑ کی بارگاہ میں شرف یاب ہوا اور میں نے امامؑ سے عرض کیا اے فرزند رسول خداؐ! کیا آپ ہی قائم ہیں؟ تو امام کاظمؑ نے فرمایا: ''أنا القائم بالحق، ولکن القائم بالحق الذی یطهر الأرض من أعداء الله، ویملأها عدلا کما ملئت جورا، هو الخامس من ولدی، له غیبة یطول أمدها خوفا علیٰ نفسه، یرتد فیها أقوام، ویثبت فیها آخرون۔ طوبیٰ لشیعتنا المتمسکین بحبلنا فی غیبة قائمنا، الثابتین علیٰ موالاتنا، والبرائة من أعدائنا، اولئک منا، ونحن منهم، قد رضوا بنا أئمة، ورضینا بهم شیعة، فطوبی لهم، ثم طوبی لهم، هم والله معنا فی درجتنا یوم القیامة''۔

''میں قائم برحق ہوں لیکن وہ قائم برحق جو روئے زمین کو دشمنان خدا سے پاک صاف کردیں گے اور اسے عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی وہ میرے پانچویں فرزند ہونگے انھیں خوف کے باعث ایک طولانی غیبت کا سامنا ہوگا جس میں بہت سے لوگ مرتد ہوجائیں گے اور کچھ ثابت قدم رہیں گے۔ خوشا حال ہمارے ان شیعوں کا جو ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ہماری رسی سے متمسک رہیں گے ہماری ولایت پر ثابت قدم اور ہمارے دشمنوں سے برائت کا اظہار کرتے رہیں گے وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں وہ ہماری امامت سے راضی وخوشنود ہیں اور ہم ان کے شیعہ ہونے سے راضی وخوشنود ہیں ان کے لئے طوبیٰ ہے پھر طوبیٰ ہے خدا کی قسم! وہ ہمارے ساتھ قیامت کے دن ہمارے درجہ میں ہونگے''۔[1] یہ حدیث امام مہدی علیہ السلام کے ایجابی کردار کی عکاسی کرتی ہے کہ کس طرح آپ تشریف لاکر سرگرم عمل ہونگے اور روئے زمین کو دشمنان خدا سے پاک وپاکیزہ کردیں گے ظالمین اور سارے سرکشوں کو خاک چٹائیں گے

1۔ کفایۃ الاثر ص۲۶۵و۲۶۶۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے اس حدیث میں غیبت پر ایمان رکھنے والے مومنوں اور ان کے ظہور کا انتظار کرنے والے شیعوں کو بشارت دی ہے۔

۹۔ احادیث امام علی رضا علیہ السلام

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے بھی احادیث کا ایک گلدستہ منقول ہے جس میں مسلمانوں کو امام مہدیؑ کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے ملاحظہ ہوں:

ا۔ شاعر اہل بیت جناب دعبل خزاعی امام رضاؑ کی خدمت میں پہنچ کر اپنے جاویدان قصیدہ کے ذریعہ حضرت امام حسینؑ اور جملہ اہل بیتؑ پر پڑی مصیبتوں کا تذکرہ کر کے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور اموی و عباسی حکمرانوں کے ظلم و ستم کو علانیہ طور پر بیان فرماتے ہیں جس کا مطلع یہ ہے:

مَدَارِسُ آيَاتٍ خَلَتْ مِنْ تِلَاوَةٍ وَمَنْزِلُ وَحْيٍ مُقْفِرُ الْعَرَصَاتِ

" آیات قرآنیہ کے مدرسے تلاوت قرآن سے خالی ہوگئے اور وحی و الہام کی منزلیں چٹیل بیابانوں میں تبدیل ہوگئی ہیں"۔

اور جب جناب دعبل اپنے قصیدہ کے اس مقام پر پہنچے:

فلولا الذی ارجوہ فی الیوم او غد تقطع قلبی اثرھم حسرات

" پس اگر اس دن کی امید و آرزو نہ ہوتی جو عنقریب وجود پزیر ہونے ہی والا ہے تو ان بزرگواروں کے فقدان میں حسرت و یاس کے باعث میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہی ہو جاتا"۔

https://downloadshiabooks.com/

اس بیت کو سن کر حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنا سر اقدس بلند کیا اور شاعر اہل بیتؑ دعبل کی طرف ہمہ تن گوش ہوگئے کہ آخر دعبل کی وہ کون سی امید و آرزو ہے کہ اگر وہ نہ ہوتی تو حسرت و مایوسی کی وجہ سے ان کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا کہ دعبل نے آگے پڑھا:

خروج امام لا محالة خارج   یقوم علی اسم الله و البرکات

یمیز فینا کل حق و باطل   و یجزی علی النعماء و النقمات

" امید و آرزو یہ ہے کہ ایک امام برحق کا ظہور لا محالہ ہو کے رہے گا جو اللہ کے نام اور برکتوں کے سایہ میں ظہور کرے گا اور ہمارے درمیان ہر امر میں حق و باطل کا فیصلہ کر دے گا اور نعمتوں یا عقوبتوں کے ذریعہ سزا یا جزا دے گا"۔

یہ سن کر امام رضاؑ شدت کے ساتھ گریہ وزاری کرنے لگے اور شاعر مظلومین، دکھ درد کے ماروں کے مرثیہ گو جناب دعبل سے امام رضاؑ نے فرمایا:

" اے خزاعی! ان دو بیتوں کو روح القدس نے تمہاری زبان سے جاری کیا ہے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون امام ہونگے اور وہ کب قیام فرمائیں گے ؟ دعبل نے عرض کیا: میرے مولیٰ و آقا! نہیں میں نہیں جانتا ہوں لیکن میں نے یہ سنا ہے کہ آپ اہل بیتؑ میں سے ایک امام کا ظہور ہو گا جو روئے زمین کو ہر قسم کے فساد سے پاک و پاکیزہ کر دے گا اور اسے عدل و انصاف سے پُر کر دے گا۔ اس موقع پر امام علی رضاؑ نے مصلح اعظم حضرت امام مہدیؑ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:"یا دعبل ، الامام من بعدی محمدٌ، وبعد محمدٍ ابنه علی ، وبعد علیٍ ابنه الحسن، وبعد الحسن ابنه الحجة القائم ، المنتظر فی

https://downloadshiabooks.com/

غیبته، المطاع فی ظهوره ، ولو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله ذلک الیوم حتیٰ یخرج ، فیملأ الأرض عدلا کما ملئت جوراً ، وأما متیٰ یقوم فاخبار عن الوقت ، وقد حدثنی أبی ، عن جدی ، عن أبیه ، عن آبائهٖ، عن علی صلوات الله علیه ، ان النبی صلی الله علیه وآله قیل له: متی یخرج القائم من ذریتک؟

فقال : مثله کمثل الساعة لا یجلیها لوقتها الا هو عزوجل ، ثقلت فی السماوات لا تأتیکم الا بغتة''۔

''اے دعبل! میرے بعد میرا بیٹا محمدؑ امام ہے اور محمدؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ امام ہو گا اور علیؑ کے بعد اس کا بیٹا حسنؑ امام ہو گا اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا حجت قائمؑ، امام ہو گا جس کا اس کی غیبت میں انتظار کیا جائے گا اور ظہور کے بعد اس کی اطاعت کی جائے گی اور اگر زندگانیٔ دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تو خداوند متعال اس ایک دن کو اس قدر طولانی بنادے گا کہ وہ ظہور فرمائیں اور روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی اور یہ کہ وہ کب قیام و ظہور فرمائیں گے تو یہ مسئلہ وقت کی خبر دینا ہے جب کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے انھوں نے میرے جد نامدار سے اور انھوں نے اپنے پدربزرگوار سے اور انھوں نے اپنے آباء طاہرینؑ کے ذریعہ حضرت امیر المومنینؑ سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ جناب رسول خداؐ سے پوچھا گیا کہ آپ کی ذریت میں سے قائم کا ظہور کب ہو گا؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ان کی مثال قیامت کے جیسی ہے جس کی جلوہ گری صرف خدا کے ہاتھوں میں ہے آمد قیامت آسمانوں پر بھی سنگینی کر رہی ہے اور وہ اچانک آئے گی''۔[1]

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ص ۳۰۹و۳۱۰ح ۱۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام رضاؑ نے اس حدیث میں اپنے پر پوتے مصلح اعظم حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے حتمی ہونے کی خبر دی ہے اور یہ آشکار کر دیا ہے کہ عرصۂ حیات میں ان کا ظہور ایک حتمی امر ہے جس کا تحقق ہو کے رہے گا لیکن امامؑ نے ان کے وقت ظہور کو متعین نہیں فرمایا کیونکہ یہ کام خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس نے اس امر کو اپنے بندوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔

۲۔ حسن بن خالد سے روایت ہے کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''لا دین لمن لا ورع له ، ولا ایمان لمن لا تقیة له ، و ﴿ان أکرمکم عند الله أتقاکم﴾ ،[1] أی أعلمکم بالتقیة''۔

'' جس کے پاس تقویٰ و پرہیز گاری نہیں ہے اس کے پاس دین بھی نہیں ہے اور جو تقیہ کا معترف (یا اس پر کاربند) نہیں ہے اس کے پاس ایمان نہیں ہے اور اللہ کے ارشاد ﴿اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقَاکُمۡ﴾ کا مطلب ہے کہ تم میں سب سے زیادہ خداوند متعال کے نزدیک مکرم و معظم وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تقیہ کے موارد سے واقف ہے۔

عرض کیا گیا کہ فرزند رسول خداؐ یہ (تقیہ) آخر کب تک ؟ تو امامؑ نے فرمایا: وقت معلوم کے دن تک اور وہ ہمارے قائمؑ کے ظہور کا دن ہے پس جو ہمارے قائمؑ کے ظہور سے پہلے تقیہ ترک کر دے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عرض کیا گیا اے فرزند رسول خداؐ! آپ اہل بیتؑ میں سے قائم کون ہیں ؟

امامؑ نے فرمایا: میری اولاد میں چوتھا فرزند، تمام کنیزوں کی سیدہ و مولیٰ کا بیٹا جس

1۔ سورہ حجرات ۴۹ آیت ۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

کے ذریعہ خداوند متعال روئے زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک و پاکیزہ بنادے گا یہ وہی شخص ہو گا جس کی ولادت میں لوگوں کو شک و شبہ ہو گا ظہور سے پہلے انھیں غیبت کا سامنا کرنا ہے اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو زمین ان کے نور سے تاباں ہو جائے گی اور ترازوئے عدل و انصاف لوگوں کے درمیان نصب کر دیا جائے گا کوئی کسی دوسرے پر ظلم نہیں کرے گا اور وہ وہی ذات والا صفات ہیں جن کے لئے زمین سمٹ جایا کرے گی اور ان کے جسم مبارک کا سایہ نہیں ہو گا ان کے نام سے آسمان سے ایک منادی ندا دے گا جس کو تمام باشندگان زمین سنیں گے اور وہ پکار یہ ہو گی: " آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے بیت خدا کے پاس ظہور فرمایا ہے ان کا اتباع کرو اس لئے کہ حق ان کے ساتھ اور ان کی ذات میں مضمر ہے" اور یہ اس آیت کریمہ کی تصدیق اور مصداق ہے کہ جس میں ارشاد ہوتا ہے" اگر ہم چاہیں گے تو ان کے اوپر آسمان سے (آیت) نازل کر دیں گے پھر تو سب کی گردنیں خضوع و خشوع کے ساتھ جھک جائیں گی"۔ اور اللہ کا یہ ارشاد ہے" جس دن بڑی قریب جگہ سے منادی ندا دے گا جس دن لوگ اس برحق آواز کو سنیں گے اور وہی دن ظہور و قیام کا دن ہو گا یعنی میرے فرزند قائم مہدیؑ ظہور فرمائیں گے"۔[1]

یہ تھیں وہ بعض روایتیں جو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے پر پوتے حضرت امام منتظرؑ کی شان اور ان کے حتمی ظہور و قیام کے بارے میں بیان کی ہیں جن سے آشکار ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ مادر گیتی کے چپہ چپہ پر نور و روشنی کا سرچشمہ ہونگے۔

۱۰۔ احادیث امام محمد تقی علیہ السلام

1۔ فرائد السمطین ۷ ۳۳ کفایۃ الاثر ۱۷ ۳ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۹۷ ح ۸۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے بھی حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں روایات نقل ہوئی ہیں اور آپ نے بھی عالم اسلام کو ان کے ظہور کی بشارت دی ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ انسانی سماج میں آپ کس قدر خیر و برکت اور رحمت و مروت کا بول بالا کریں گے لیجئے بعض روایات ملاحظہ ہوں:

۱۔ حضرت سید زکی عبد العظیم حسنی سے روایت ہے کہ میں امام جوادؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں امام سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ قائم آل محمد آپ خود ہیں یا کوئی دوسرا ہے؟ امامؑ نے جواب سلام کے بعد از خود بیان کرنا شروع کر دیا اور فرمایا: ''یا أبا القاسم ، ان القائم منا هو المهدی الذی یجب أن ینتظر فی غیبته، ویطاع فی ظهوره ، وهو الثالث من ولدی ، والذی بعث محمدا بالنبوة، وخصنا بالامامة، انه لولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله ذلک الیوم حتیٰ یخرج فیه، فیملأ الأرض قسطا وعدلا، کما ملئت جورا وظلما ، وان الله تبارک وتعالیٰ لیصلح أمره فی لیلة ، کما أصلح الله أمر کلیمه موسیٰ: اذ ذهب لیقتبس لأهله نارا فرجع وهو بنی مرسل۔''

'' اے ابو القاسم! ہم میں سے قائم آل محمد، مہدیؑ ہیں جن کی غیبت میں انتظار کرنا واجب ہے اور زمانۂ ظہور میں اطاعت واجب ہے اور وہ میری اولاد میں سے تیسرے فرزند ہونگے اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد مصطفیؐ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اور ہمیں عہدۂ امامت سے سرفراز کیا ہے کہ اگر زندگانیٔ دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی بچ جائے تو خداوند متعال اسے اتنا طولانی کر دے گا کہ اسی روز حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے اور روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے امر کو ایک شب میں درست فرمادے گا جس طرح اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے امور درست کر دئے تھے جب کہ وہ اپنے اہل و عیال کے

https://downloadshiabooks.com/

لئے آگ کا شعلہ حاصل کرنے کے لئے نکلے تھے اور جب وہ پلٹے تو مرسل نبی ہو کر پلٹے تھے۔

پھر آپ نے فرمایا: ''أفضل أعمال شیعتنا انتظار الفرج''۔ '' ہمارے شیعوں کا بہترین عمل انتظار فرج ہے''۔(1)

اس روایت میں حضرت امام جوادؑ نے اپنے شیعوں اور راویان حدیث کو حضرت امام مہدیؑ کی طرف رہنمائی کی ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ ان کا ظہور حتمی امور میں سے ہے جسے عرصۂ حیات بشریت میں وقوع پذیر ہونا ہی ہے۔

۲۔ صقر بن ابی دلف روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جوادؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''الامام بعدی ابنی علی ، أمره أمری ، وقوله قولی، وطاعته طاعتی، ثم سکت۔

فقلت له : یابن رسول الله صلی الله علیه وآله : فمن الامام بعد علی ؟

قال: ابنه الحسن ۔

قلت : یابن رسول الله ، فمن الامام بعد الحسن؟

فبکی علیه السلام بکاءً شدیداً ، ثم قال : ان من بعد الحسن ابنه القائم بالحق المنتظر ۔

فقتل له : یابن رسول الله ، لم سمی القائم ؟

1۔ کفایۃ الاثر ص ۲۷۶ و ۲۷۷۔ کمال الدین ۳۵۱۔ اعلام الوریٰ ج ۲ ص ۲۴۲۔

https://downloadshiabooks.com/

قال: لانه يقوم بعد موت ذكره، وارتداد أكثر القائلين بامامته۔

فقلت له: ولم سمی المنتظر؟

قال: انه له غيبة يكثر أيامها، ويطول أمدها، فينتظر خروجه المخلصون، وينكره المرتابون، ويستهزئ به الجاحدون، يكذب فيها الوقاتون، ويهلك فيها المستعجلون، وينجو فيها المسلمون''۔

''میرے بعد میرا بیٹا علی نقیؑ، امام ہو گا اس کا امر میرا امر ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے پھر امامؑ خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول خداؐ! امام علی نقیؑ کے بعد کون ہو گا تو امامؑ نے فرمایا: ان کا بیٹا حسن عسکریؑ میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول خداؐ! پھر امام حسن عسکریؑ کے بعد کون امام ہو گا تو امام جوادؑ نے شدت سے گریہ فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا: حسن عسکری کے بعد اس کا بیٹا قائم برحق مہدی منتظرؑ امام ہو گا میں نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! انھیں قائم کیوں کہا جائے گا؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ اپنے گمنام ہو جانے کے بعد ظہور فرمائیں گے اور ان کی امامت کے بہت سے قائل و معتقد افراد بھی اپنے عقیدہ سے پھر جائیں گے میں نے عرض کیا: ان کا نام منتظر کیوں ہو گا؟ فرمایا: انھیں غیبت کا سامنا ہے جس کی مدت بڑی طولانی ہو گی مخلصین ان کے ظہور کا انتظار کریں گے شک و تردید میں مبتلا لوگ ان کا انکار کر دیں گے اور منکرین ان کا مذاق اڑائیں گے اور وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے غیبت امامؑ میں جلد بازی کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے اور سر تسلیم خم رکھنے والے نجات پا جائیں گے''۔[1]

یہ تھیں وہ بعض روایات جو امام محمد تقی علیہ السلام سے اپنے پوتے حضرت امام

1۔ کفایۃ الاثر ص ۲۷۹ و ۲۸۰، اعلام الوریٰ ج ۲ ص ۲۴۳۔

https://downloadshiabooks.com/

مہدیؑ کی امامت پر نص کے طور پر وارد ہوئی ہیں۔

۱۱۔ احادیث امام علی نقی علیہ السلام

روایت کا ایک حصہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے بھی وارد ہوا ہے جس میں امام مہدیؑ کی امامت پر نص اور ان کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے بعض احادیث ملاحظہ ہوں:

۱۔ صقر بن ابی دلف روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''الامام بعدی الحسن ابنی ، وبعده ابنه القائم الذی یملأ الأرض قسطاً وعدلا کما ملئت جوراً وظلماً''۔

'' میرے بعد میرا بیٹا حسن عسکریؑ، امام ہوگا اور اس کے بعد اس کا بیٹا قائم، امام ہوگا جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پر کردے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی''۔ (1)

۲۔ فقیہ فاضل جناب سید عبد العظیم حسنی روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے سید و آقا حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو امامؑ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا:'' اے ابو القاسم! خوش آمدید بیشک آپ ہمارے برحق ولی و دوست ہیں میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا! میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین وعقیدہ آپ کے سامنے بیان کروں اگر وہ ٹھیک ہے تو میں اس پر ثابت قدم رہوں گا یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کرلوں امام علی نقی علیہ

1۔ کفایۃ الاثر ۲۴۷ اعلام الوریٰ ج ۲ ص ۲۴۷۔

https://downloadshiabooks.com/

السلام نے فرمایا: اے ابو القاسم بیان کرو میں نے عرض کیا:

”میں قائل ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے مانند کوئی شیء نہیں ہے وہ دونوں حد یعنی حد ابطال اور حد تشبیہ سے خارج ہے نہ وہ جسم رکھتا ہے نہ صورت نہ عرض ہے نہ جوہر بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے صورتوں کا بنانے والا ہے اعراض اور جواہر کا خلق کرنے والا ہے وہ ہر شیء کا خالق مالک، جاعل اور حادث کرنے والا ہے اور محمد مصطفیٰؐ اس کے عبد اور رسول ہیں وہی خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی نبی قیامت تک نہیں آنے والا ہے ان کی شریعت خاتمۃ الشرائع ہے اور اس شریعت کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں آنے والی ہے اور میں قائل ہوں کہ امام، خلیفہ، ولی امر، پیغمبر خداؐ کے بعد حضرت امیر المومنین علیؑ ہیں پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر امام سجادؑ پھر امام باقرؑ پھر امام صادقؑ پھر امام موسیٰ کاظمؑ پھر امام علی رضاؑ پھر امام محمد تقیؑ پھر اے مولا و آقا آپ ہیں اور یہ کہہ کر حضرت عبد العظیم خاموش ہو گئے تو امام علی نقیؑ نے اپنے بعد کے امام کا تعارف کرتے ہوئے ان سے فرمایا: ”ومن بعدی الحسن ابنی، فکیف الناس بالخلف من بعدہ؟“۔

”اور میرے بعد حسن عسکریؑ امام ہونگے لیکن حسن عسکریؑ کے بعد ان کے لال کے سلسلہ میں لوگوں کا کیا حال ہو گا“؟

اس پر جناب عبد العظیم حسنی نے خلف امام حسن عسکریؑ کے بارے میں سوال کیا اور کہا: اے میرے مولیٰ و آقا ایسا کیا ہو گا؟ تو امام ہادیؑ نے جواب میں فرمایا: ”لا یریٰ شخصہ حتیٰ یخرج فیملأ الأرض قسطاً وعدلا کما ملئت جوراً وظلماً“۔

” وہ یعنی امام مہدیؑ دکھائی نہیں دیں گے یہاں تک کہ ظہور فرمائیں گے اور روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کریں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی

https://downloadshiabooks.com/

ہو گی‘‘۔

جناب عبد العظیم حسنی نے اس کا اقرار فرمایا اور ایمان لے آئے اور جیسا کہ امام نقی علیہ السلام نے بیان فرمایا تھا اسی اعتبار سے حضرت امام مہدیؑ کی غیبت کے معترف و مقر ہو گئے اس وقت امام ہادیؑ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ’’یا أبالقاسم ، ھٰذا واللہ دین اللہ الذی ارتضاہ لعبادہ‘‘۔

’’ اے ابو القاسم ! خدا کی قسم یہی اللہ کا دین ہے جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے‘‘۔(1)

۱۲۔ احادیث امام حسن عسکری علیہ السلام

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے بھی اپنے فرزند ارجمند حضرت امام مہدی منتظرؑ کی امامت پر نص فرمائی ہے اور ہم نے اس سے قبل امام حسن عسکریؑ سے منقول بہت سی روایات ذکر کی ہیں جن میں سے ایک یہاں پر نقل کر رہے ہیں:

شیخ ثقہ حضرت احمد بن اسحاق بن سعد اشعری کا بیان ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں امام سے ان کے بعد کے امام کے بارے میں سوال کرنا چاہتا تھا کہ امام نے خود ہی کلام کا آغاز فرمایا اور ارشاد فرمایا:

’’یا أحمد بن اسحاق، ان اللہ تبارک وتعالیٰ لم یخل الارض منذ خلق آدم علیہ السلام ولا یخلیھا الیٰ أن تقوم الساعۃ من حجۃ للہ علیٰ خلقہ ، بہ یدفع البلاء عن أھل الارض ، وبہ ینزل الغیث ، وبہ یخرج برکات الأرض‘‘۔

1۔ کمال الدین ۳۵۳و۳۵۴۔

https://downloadshiabooks.com/

” اے احمد بن اسحاق ! اللہ عزوجل نے جس روز سے حضرت آدمؑ کو خلق فرمایا ہے اس روز سے قیامت تک روئے زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا ہے جو اس کی خلائق پر حجت رہے ہیں انھیں کے ذریعہ باشندگان ارض سے بلائیں دور ہوتی ہیں آسمان سے بارش ہوتی ہے اور زمین اپنی برکتیں باہر نکالتی ہے۔

احمد بن اسحاق نے فوراً سوال کر لیا کہ مولیٰ آپ کے بعد کون امام اور خلیفہ ہو گا؟ یہ سن کر امام تیزی کے ساتھ بیت الشرف میں داخل ہو گئے اور اپنی آغوش میں اپنے بعد کے روئے زمین کے بقیہ اللہ حضرت امام مہدیؑ کو لئے ہوئے باہر تشریف لائے امام مہدیؑ کے چہرہ سے چودھویں رات کے چاند کی طرح شعائیں پھوٹ رہی تھیں اور اس وقت امامؑ کی عمر تین سال کے قریب رہی ہو گی امام حسن عسکریؑ احمد بن اسحاق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے احمد بن اسحاق ! اگر تم اللہ عزوجل اور اس کی حجتوں کے نزدیک شرف و کرامت نہ رکھتے ہوتے تو میں تمہارے سامنے اپنے اس لال کو پیش نہ کرتا یہ ہم نام رسول خداؐ اور ہم کنیت رسول خداؐ ہیں یہی وہ ہیں جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی۔

اے احمد بن اسحاق ! اس امت میں ان کی مثال حضرت خضرؑ کے مانند ہے اور ان کی مثال حضرت ذوالقرنینؑ جیسی ہے خدا کی قسم ! یہ ایسی غیبت اختیار کر لیں گے جس میں ہلاکت سے بس وہی بچ سکیں گے جنھیں اللہ ان کی امامت کے اقرار و اعتراف پر ثابت قدم رکھے گا اور ان کی تعجیل فرج کے لئے دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ احمد بن اسحاق نے فوراً پوچھا اے میرے مولیٰ و آقا! کوئی علامت بھی ہے جس کے ذریعہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو جائے کہ (یہی امام اور حجت خدا ہیں)؟

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام مہدیؑ بول پڑے اور احمد بن اسحاق کو ان کی مطلوبہ علامت عطا کرتے ہوئے فرمایا: ''میں ہی روئے زمین پر بقیہ اللہ ہوں اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں اور پھر آج کے بعد کوئی اور علامت طلب نہ کرنا کہ تم نے عین امام کو مشاہدہ کر لیا ہے۔

احمد بن اسحاق کو علامت مل گئی ان کے دل کو اطمینان حاصل ہو گیا اور وہ سکون ذہن کے ساتھ امام کی خدمت سے باہر تشریف لائے۔ دوسرے روز پھر امامؑ کی خدمت میں پہنچے اور امام حسن عسکریؑ سے ملاقات کے وقت انھوں نے امامؑ سے عرض کیا اے فرزند رسول خداؐ! مجھے بے حد سرور و مسرت حاصل ہوئی کہ آپ نے میرے اوپر احسان کرتے ہوئے امام مہدیؑ کی زیارت کرادی ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ امام مہدیؑ میں حضرت خضرؑ اور حضرت ذوالقرنینؑ کی کون سی سیرت جاری ہوگی اور وہ کس طرح ان دونوں کے مانند ہیں؟

امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: اے احمد بن اسحاق! وہ سیرت و سنت، طولانی غیبت ہے۔

احمد بن اسحاق نے امام عسکریؑ سے امام مہدیؑ کی طول غیبت کی وضاحت چاہی لہذا پوچھ لیا: اے فرزند رسول خداؐ! کیا انھیں بڑی طولانی غیبت کا سامنا کرنا پڑے گا؟ امام عسکریؑ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم! انھیں طولانی غیبت کا سامنا کرنا پڑے گا یہاں تک کہ کتنے ان کی امامت کے قائل لوگ پھر جائیں گے اور ان کی امامت کے عقیدہ پر بس وہی لوگ باقی بچیں گے جن سے اللہ نے ہماری ولایت کا عہد لے رکھا ہے اور ان کے دل میں ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے ان کی تائید کی ہے۔

اے احمد بن اسحاق یہ امر، امر الٰہی ہے یہ راز اسرار الٰہی میں سے ہے اور یہ غیبت

https://downloadshiabooks.com/

غیبت الٰہی میں سے ہے جتنا بیان کیا ہے اسے اخذ کر لو، سمجھ لو اور اسے محفوظ و پوشیدہ رکھو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ تو تم کل ہمارے ساتھ علیین میں ہو گے"۔[1]

اور اب اس مقام پر ان احادیث کے سلسلہ میں ہماری گفتگو ختم ہو جاتی ہے جن کو راویوں نے نقل کیا ہے اور حفاظ نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور جو ائمہ طاہرینؑ سے وارد ہوئی ہیں یہ وہ روایتیں ہیں جو امام مہدیؑ کے ظہور کو حتمی قرار دیتی ہیں اور بیان کرتی ہیں کہ آپ زندگی کے تمام مراحل میں عدل و انصاف قائم فرمائیں گے یہاں تک کہ آپ کی برکت اور حکمت سے روئے زمین کا چپہ چپہ عدل و انصاف سے پُر ہو جائے گا۔

1۔ کمال الدین ص ۳۵۷و۳۵۸۔

https://downloadshiabooks.com/

مصلح کا ظہور ایک مقدس اور دیرینہ نظریہ

https://downloadshiabooks.com/

"ایسا مصلح عظیم کہ جس کی بدولت انسانیت سعادت مند ہو جائے گی اور وہ ہر طرح کے ظلم و ستم اور مصائب و آلام سے نجات پا جائے گی" کا نظریہ ایک قدیم اور دیرینہ نظریہ ہے اور یہ وہ بشارت ہے جسے آسمانی ادیان نے اپنے ماننے والوں کو دی اور عالم کے تمام گوشہ و کنار میں یہ فکر، بلند و بالا فکر ہے جس کا خواب طول تاریخ میں انسانیت نے دیکھا ہے۔

رنج و مصیبت کا مارا انسان انواع و اقسام کے ظلم و ستم کو برداشت کر رہا ہے اسے ہر چار طرف سے بحران، مصیبتیں اور جنگ و جدال کی آگ گھیرے ہوئے ہے اور ان جنگوں کے شعلے بشریت کے بھیڑیا صفت سلطانوں نے اپنے ہوا و ہوس اور مفادات کی خاطر بھڑکا رکھے ہیں اور من مانی حکومت کر رہے ہیں، روئے زمین پر موجود تمام خیرات و برکات الٰہی پر قابض ہیں اور قوموں کے تاریخ ساز امور میں اپنا دستور نافذ کر رہے ہیں۔

مشرق و مغرب بلکہ زمین کے تمام اطراف و اکناف پر بسا ہوا انسان بڑے پُر درد لہجے میں کسی نجات دہندہ کو پکار رہا ہے جو آکر تاریخ کے رخ کو دگرگوں کر دے گا، حکومت حق کا قیام کرے گا، جس کے سایہ میں تمام محروم و تہی دست افراد نعمات الٰہیہ سے مالامال ہو جائیں گے اور تمام طبقاتی فرق معدوم ہو جائے گا اور وہ تمام تفرقے اور گروہ بندیاں جو تقویٰ و عمل خیر کی بنیاد پر قائم نہیں ہوئی ہیں، ان کا خاتمہ کر دیں گے۔

اور یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ وہ مصلح اعظم حضرت امام مہدی منتظر علیہ السلام ہی ہیں جن کے علم و عدالت کے ذریعہ دنیا چمک اٹھے گی، جن کی حسن سیاست سے روئے

https://downloadshiabooks.com/

زمین تابناک ہو جائے گی اور یہ وہ پیشین گوئیاں ہیں جن کے اوپر ان کے جد نامدار حضرت رسول خداؐ نے نص فرمائی ہے جو کبھی اپنے خواہش کے تابع ہو کر کلام ہی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح نبی اعظمؐ کے برحق اوصیاء ، دین کے ستون، تقویٰ و پرہیز گاری کے علمبر دار حضرات ائمہ طاہرینؑ نے بھی نص فرمائی ہے جن کے بارے میں ہم سابقہ ابحاث میں گفتگو کر چکے ہیں۔

بہر حال ہمیں اب تھوڑی دیر کے لئے یہ دیکھنا ہے کہ مصلح دنیا، عالم کو آزاد کرانے والے بہادر انسان اور روئے زمین پر حق اور الٰہی تمدن و تہذیب کے چراغ روشن کرنے والے کے بارے میں آسمانی ادیان نے کیا بیان کیا ہے، آیئے تھوڑی دیر اسی مطلب پر توجہ دی جائے۔

عیسائیوں کا مصلح

حضرت عیسی مسیحؑ کے دور میں ان کے اوپر ایمان لانے والے مومن گروہ نے طرح طرح کے ظلم و ستم اور سختیاں برداشت کیں اور یہ سلسلہ حضرت مسیحؑ کے بعد بھی جاری رہا اس لئے کہ زمانۂ نیرون سنہ ۶۴ عیسوی میں اسی طرح زمانۂ تراجن سنہ ۱۰۶ عیسوی میں اور زمانۂ ڈیسیوس سنہ ۲۴۹ تا سنہ ۲۵۱ عیسوی میں عیسائیوں پر ناقابل بیان انواع و اقسام کے ظلم و ستم کو روا رکھا گیا۔

نیرون کے عہد حکومت میں عیسائیوں پر ظلم کی انتہا ہو گئی، اس نے عیسائیوں پر روم کو جلانے کا اتہام لگا کر انھیں انواع و اقسام کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا، بے چارے عیسائی مومنوں کو حیوانات کی کھالوں میں باندھ کر درندوں اور کتوں کے سامنے ڈال دیتا تھا اور

https://downloadshiabooks.com/

درندے انھیں نوچنے اور بھبھوڑنے لگتے تھے اسی طرح کتنوں کو تارکول لپٹا ہوا لباس پہنا کر انھیں مشعل بنایا جاتا تھا اور اس طرح انھیں بھون دیا جاتا تھا، یاد رہے کہ یہ کام نیرون خود انجام دیتا تھا اور بے گناہوں کے جسموں کے مشعلوں کی روشنی میں راہ طے کرتا تھا۔

تراجن کے دور اقتدار میں بھی عیسائیوں کو بڑے دکھ درد سہنے پڑے، بلین نامی رائٹر کے نام تراجن نے جو خط لکھا ہے اس میں عیسائیوں کے ساتھ اپنے طریقۂ کار کا تذکرہ کیا ہے وہ کہتا ہے: ''جو بھی عیسائی ہونے کا متہم ہو جاتا اس کے ساتھ میں سخت رویہ اختیار کرتا تھا، پہلے میں سوال کرتا تھا کہ کیا وہ یقیناً مسیحی ہے؟ اور جب وہ اقرار کرتا تو پھر سوال کو دہراتا اور جب وہ دوبارہ اعتراف و اقرار کرلیتا تو ان کے اعدام کا حکم نافذ کرتا، اس طرح نہ جانے کتنے مسیحیوں نے مسیحیت چھوڑ دی اور ارباب یعنی بتوں کی پوجا کرنے لگے اور ان کے لئے شراب و عطریات کا اہتمام کرنے لگے اور عیسیٰ مسیحؑ کو برا بھلا کہنے لگے۔

عیسائیوں کے اوپر ظلم و ستم کا یہ سلسلہ تراجن کی ہلاکت کے بعد بھی ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد ڈیسیوس نے ان کے اوپر جس قدر ظلم و ستم اور بلاؤں کے پہاڑ توڑے ہیں ان سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں''۔[1]

اصلاح کی خاطر مسیحؑ کی واپسی

عیسائیوں کا ماننا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیحؑ ہی مصلح منتظر ہیں اور وہی قائم برحق و عدالت ہیں اور علم و دانش کی حکومت اور روئے زمین کے چپہ چپہ پر امن و سلامتی پھیلانے کے لئے ان کا واپس آنا لازمی ہے، لیجئے ان کی انجیل سے کچھ باتوں کو ذکر کر رہے ہیں جن میں

1۔ محاضرات فی النصرانیہ / ابوزہرہ ص ۲۶ و ۲۷۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت مسیحؑ کی واپسی کی تصریح کی گئی ہے:

۱۔انجیل یوحنا

اس انجیل میں وارد ہوا ہے کہ:" برحق ، برحق بات کہہ رہا ہوں کہ عنقریب وہ گھڑی آنے والی ہے جب فرزند خدا کی بات مردے بھی سنیں گے اور سن کر زندہ ہو جائیں گے ،اس بات پر تعجب نہ کرو اس لئے کہ وہ گھڑی کہ جس میں قبروں کے اندر مردے بھی ان کی آواز کو سنیں گے اور پھر جنھوں نے نیک کام انجام دئے ہیں وہ حیات قیامت کی طرف واپس پلٹ آئیں گے اور جنھوں نے برے کام کئے ہیں وہ قیامت دنیا کی طرف پلٹا دئے جائیں گے"۔[1]

۲۔انجیل لوقا

انجیل لوقا میں وارد ہوا ہے:"وہ روئے زمین پر بحیرہ کی قوموں کے پروردگار کے مانند ہونگے،لوگوں کو اوپر سے خوف لاحق ہو گا اور کائنات پر جو بلا و مصیبت ٹوٹنے والی ہو گی ان کا انتظار کریں گے کیونکہ آسمانی قوتوں پر لرزہ طاری ہو گا"۔[2]

۳۔انجیل متیٰ

انجیل متیٰ میں بھی سید مسیح کے ظہور کی بشارت متعدد احادیث میں دی گئی ہے، بعض ملاحظہ ہوں:

1۔انجیل یوحنا ج۵ ص ۲۵ تا ۲۸۔

2۔انجیل لوقا ۲۱/ ص ۲۵ و ۲۶۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۔ ”ان سخت دنوں کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا چاند اپنی روشنی نہیں دے گا، ستارے آسمان سے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، آسمان کی قوتیں لرزہ بر اندام ہونگی، اس وقت فرزند انسان کی علامت آسمان سے ظاہر ہوگی اور اس وقت زمین کے سارے قبیلے نوحہ و بکا کریں گے اور فرزند انسان کو آسمان کے بادل پر قوت و شوکت اور عزت و شرف کے ساتھ آتا ہوا ملاحظہ کیا جائے گا اور وہ فرشتوں کو بھاری آواز کرنے والے بوق کے ساتھ روانہ کریں گے اور زمین کے چاروں طرف اپنے چنندہ افراد کو جمع کریں گے جس کا سلسلہ آسمان تک جاری ہوگا“۔[1]

۲۔” آدھی رات کو چیخنے والا چیخنے گا اور پکارے گا کہ ” عریس والا“ آرہاہے اور اس بات کو میں نے سابق میں فجر کے بعد خود ملاحظہ کیاہے“۔[2]

۳۔ ”ہمیشہ مستعد و تیار رہو کہ فرزند انسان ایسے وقت میں ظہور کرے گا جس کا تمھیں گمان بھی نہ ہوگا“۔[3]

انجیل کی یہ الگ الگ اور مختلف عبارتیں سید مسیح کے ظہور کی حتمیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو ظہور فرماکر عیسائیوں کو مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات دیں گے، اسی طرح وہ دوسروں کو بھی ان کی سخت زندگی سے باہر نکالیں گے، یہ وہ عقیدہ ہے جس پر تمام عیسائی مختلف مسلکوں اور گروہوں میں بٹ جانے کے باوجود ایمان رکھتے ہیں اور یہ ان کا عقیدہ و ایمان ڈھکاچھپا نہیں ہے۔

1۔ انجیل متیٰ ۲۴/ص ۲۹۔

2۔ انجیل متیٰ ۲۵/ ۶۔

3۔ انجیل متیٰ ۲۴/ ۴۴۔

https://downloadshiabooks.com/

ویل ڈیورانٹ کہتا ہے: ''ایک مشترک عقیدہ ایسا ہے کہ جس پر تمام عیسائی مختلف جماعتوں میں اور روئے زمین کے کونے کونے میں انتشار کے باوجود متحد و متفق ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح فرزند خدا ہیں جو عنقریب واپس آکر روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کریں گے اور ان پر ایمان رکھنے والا ہر شخص دار آخرت میں ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں سے مالامال ہو جائے گا''۔[1]

ظہور مسیحؑ کی علامتیں

عیسائیوں کی بعض انجیلیں حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کی علامتیں بھی بیان کرتی ہیں، انجیل مرقس میں وارد ہوا ہے:'' جناب عیسیٰ مسیح جبل زیتون پر ہیکل کے سامنے تشریف فرما تھے، اس وقت بطرس یعقوب، یوحنا اور اندراوس نے اکیلے میں ان سے سوال کیا کہ آپ کب ظہور فرمائیں گے اور آپ کے ظہور کی کیا علامت ہو گی جس کے بعد آپ کا ظہور قطعی و حتمی ہو جائے گا؟

یسوع نے انھیں جواب دیا: دیکھو! تم میں سے کوئی گمراہ نہ ہونے پائے اس لئے کہ میرا نام لے کر بہت سے افراد ظہور کریں گے اور یہ کہیں گے کہ: میں ہی ہوں اور اس طرح بہت سے لوگوں کو وہ گمراہ کر دیں گے،جب تمھیں مختلف جنگوں کی خبر ملے اور بکثرت جنگیں ہوں تو ڈرنا نہیں کیونکہ ان جنگوں کا ہونا ضروری ہے لیکن یہ انتہا نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام قوموں میں پہلے تو تم انجیل کو مرکزیت دو اور جب تم دیکھو کہ جو دانیال نبی نے تخریب کی خبر دی ہے وہ اس طرح پوری ہوگئی ہے کہ جس کی توقع نہیں تھی تو

1۔ المسیح فی القرآن والتوراۃ والانجیل ج ا ص ۵۳۳۔

https://downloadshiabooks.com/

تم دیکھو گے کہ یہودی لوگ پہاڑ کی طرف بھاگ رہے ہیں، جو چھت پر ہے وہ نیچے نہیں اتر رہا ہے اور گھر میں ڈر کے مارے داخل نہیں ہو رہا ہے تاکہ گھر کے اندر کی چیز لے جاسکے اور وہ جو کھیت کھلیان میں ہے وہ پیچھے مڑ کر گھر نہیں آرہا ہے تاکہ اپنا لباس تک لے سکے، اس وقت بھی اگر تم سے کہا جائے کہ وہ عیسیٰ مسیح ہیں اور وہ وہاں ہیں تو تم تصدیق نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ جھوٹے اور فریبی ہونگے بلکہ جھوٹے نبی ہونگے وہ ایسی ایسی چیزیں دکھائیں گے اور عجائب و غرائب پیش کریں گے جس سے لوگوں کو گمراہ کر سکیں، چاہے وہ چنندہ لوگوں ہی کے لئے کیوں نہ ہوں، لہٰذا تم انتظار کرو میں نے تمھیں قبل از وقت بتلا دیا ہے ہر چیز تمہارے لئے واضح کر دی ہے"۔

اس روایت میں یہ بھی وارد ہوا ہے: "سختیوں کے ان ایام کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا، چاند اپنی روشنی سے مانع ہو گا، ستارے آسمان سے گر رہے ہونگے، آسمان میں موجود قوتوں پر لرزہ طاری ہو گا، اس وقت سب دیکھیں گے کہ فرزند انسان بادل کے اندر بڑی شان و شوکت اور قوت و طاقت کے ساتھ آرہا ہے، وہ اپنے فرشتوں کو ادھر ادھر روانہ کریں گے اور زمین کے آخری سرے سے لے کر آسمان کے سرے تک موجود ہواؤں کو چاروں طرف سے جمع کریں گے۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ نسل ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ یہ سب کچھ ہو جائے گا، آسمان زائل ہو سکتا ہے لیکن میرا قول ختم نہیں ہو سکتا، لیکن یہ کب ہو گا تو اس کی خبر کسی کو بھی نہیں ہے نہ آسمان میں فرشتوں کو نہ فرزند خدا مسیح کو سوائے باپ یعنی پروردگار کے کوئی نہیں جانتا"۔ (1)

1۔ المسیح فی القرآن والتوراۃ والانجیل ص۵۲۹و۵۳۰۔ ایک نہیں بلکہ کئی نسلیں گذر گئیں مگر مسیح کا ظہور نہیں ہوا۔

https://downloadshiabooks.com/

عیسائی لوگ تاریخ کے تمام ادوار میں سید مسیح کے ظہور کا انتظار کرتے رہے ہیں ،امیر شکیب ارسلان کہتے ہیں: ''صاحب تاریخ العرب ہوارٹ فرنسوی روایت کرتا ہے کہ ایک انگریز بیت المقدس آیا اور اس وادی میں ٹھہرا جہاں کے لئے روایت میں ہے کہ وہاں ''دنیویۃ'' ہوگی اس نے وہاں ہر صبح ڈھول بجانا شروع کر دیا، حضرت مسیح کے ظہور کا انتظار کرنے کے لئے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ایک مسیحی انگریز عورت بیت المقدس آئی جو وہاں روزانہ چائے بنائے رکھتی تھی تا کہ جب حضرت مسیح آئیں تو انھیں پیش کر سکے''۔

فرانسوی شاعر لامرٹین اپنے سفر نامہ میں جو اس نے لبنان کے پہاڑوں کا سفر کیا تھا لکھتا ہے: اس نے وہاں ایک مشہور انگریز وزیر کے بھائی کی بیٹی اسیٹر اسٹانوب کے نام سے موسوم قریہ میں ایک سجے سجائے گھوڑے کو دیکھا جسے مسلسل سجا کر تیار رکھا جاتا ہے تا کہ عیسیٰ مسیح آکر اس پر سوار ہوں''۔[1]

مسیحی افکار کے مالک سربراہوں کی سید مسیح کے ظہور کے بارے میں یہ بعض افکار تھے جنھیں ذکر کیا گیا اور مسلمان بھی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی آمد پر ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ ان کی آمد و نزول کے بارے میں حضرت رسول خداؐ اور ائمہ ھدیٰ علیہم السلام سے متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں جنھیں ہم آئندہ بیان کریں گے، لیکن یہ یاد رہے کہ وہ اس ہمہ گیر اصلاحی کارروائی کے لئے ضرور نزول فرمائیں گے مگر یہ کام وہ مستقل طور پر نہیں کریں گے بلکہ وہ حضرت بقیۃ اللہ امام زمانہ علیہ السلام کے ہمراہ ہونگے اور اقامۂ حق کی خاطر ان کے اتباع و انصار میں شامل ہونگے اور امام زمانہؑ کے ہمرکاب ہو کر طرز زندگی کو بہترین طرز میں اور انسانیت کو تمام قومیات کے ہمراہ بہترین رنگ و رونق عطا فرمائیں گے۔

1۔ حاضر العالم الاسلامی ج ۲ ص ۱۹۵۔

https://downloadshiabooks.com/

یہودیوں کا مصلح

یہودیت کے عقائد میں سے ایک عقیدہ آخری زمان میں ایک عظیم مصلح کا ظہور ہے جو ظاہر ہو کر انسانوں کے فاسد اخلاق کو درست کرے گا اور سماج میں موجود تمام فاسد نظام، قوانین و حالات کو دگرگوں کر دے گا، ابن قیم جوزیہ یہودیوں کے اس مصلح کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہیں: ”یہ لوگ یعنی یہودی حضرت داؤد نبیؑ کی اولاد سے ایک قائم و مصلح کا انتظار کر رہے ہیں جو آکر اپنے لب کو بد دعا کے لئے حرکت دیدے تو ساری قومیں فنا ہو جائیں گی اور ان کے خیال میں وہ مصلح وہی سید مسیح ہیں جن کی آمد کا وعدہ کیا گیا ہے“۔(1)

کیفیت ظہور اور روش حکومت

یہودیوں کا مصلح اور ان کا نجات دہندہ کس طرح ظہور کرے گا اور اس کا طرز حکومت و اسلوب اصلاح کیا ہو گا؟ اس سلسلہ میں ان کے ایک نبی جن کا نام ”اسعیاء“ ہے وہ کہتے ہیں: ”کھجور کی ایک شاخ سے ان کا ظہور ہو گا جسے ابو داؤد کہا جاتا ہے، یہ اسی کی جڑوں سے نکلی ایک شاخ ہو گی جس کے اندر روح پروردگار حلول کر جائے گی، روح حکمت و فہم، روح مشورہ و قوت، روح معرفت و خوف پروردگار سب ان کے اندر جمع ہو گی، ان کی سعادت ہی درحقیقت خوف پروردگار میں نہاں ہے، وہ ظاہری آنکھوں سے دیکھی ہوئی شیء کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، ظاہری کانوں سے سنی ہوئی شیء کے مطابق بھی فیصلہ نہیں کریں گے بلکہ وہ مسکینوں کے حق میں عدل و انصاف سے فیصلہ کریں گے، روئے زمین پر کچلے

1۔ المنار المنیف ص ۱۵۲ ہدایۃ الحیاری فی اجوبۃ الیہود و النصاریٰ ص ۱۳۳۔

https://downloadshiabooks.com/

گئے فقیروں کے حق میں انصاف فرمائیں گے، وہ روئے زمین پر اپنے رخ انور کی شعاؤں سے ضرب لگائیں گے، ان کے ہونٹوں کی پھونک سے منافق مر جائے گا، خشکی کا علاقہ ان کی نشستگاہ ہوگا، امن و سلامتی ان کے پہلوؤں کے سایہ تلے ہوگی، بھیڑئے بھیڑوں کے ہمراہ سکونت اختیار کریں گے، چیتے بکریوں کے ہمراہ رہیں گے، بچھڑے اور شیر کے بچے اور موٹی بکریاں ایک ساتھ کھیلیں گے، شیر گائے کے مانند گھانس پھونس تناول کرے گا، طفل شیر خوار ہاتھی کی آغوش میں کھیلے گا، بچے پہاڑیوں پر سانپوں کی بلوں میں ہاتھ ڈالیں گے مگر وہ انھیں کوئی گزند نہیں پہنچائیں گے کیونکہ روئے زمین معرفت الٰہی کے نور سے اسی طرح بھر چکی ہوگی جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہوتا ہے"۔[1]

روایت کا یہ حصہ مصلح منتظر کے ذریعہ روئے زمین کے ہر حصہ میں عدل و انصاف کی بساط بچھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ کس طرح انسانیت کو طول تاریخ میں نہ ملنے والے تمام عظیم فوائد و بہترین منافع حاصل ہو جائیں گے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ جو ذات ان تمام منافع کو حاصل اور تمام امور کو عرصۂ حیات پر وجود بخشے گی، وہ صرف اور صرف حضرت مہدی آل محمد علیہم السلام کی ذات والا صفات ہے، آپ ہی کی بدولت عالم عدل و انصاف سے پُر ہو جائے گا اور آپ ہی کی تابندہ سیاست کے سایہ تلے جس میں کسی قسم کے مکر و فریب کا شائبہ نہیں پایا جاتا لوگ زندگی بسر کریں گے اور آپ انوکھا نظم وضبط برقرار فرمائیں گے۔

1۔ البرہان فی علامات آخر الزمان ج ۱ ص ۱۲۲ و ۱۲۳۔ عہد قدیم ص ۴۷۔۴۸۔

https://downloadshiabooks.com/

یہودی مصلح کی علامتیں

یہودیوں نے اپنے منتظر مصلح کے ظہور کی چند علامتیں اپنی کتابوں میں درج کی ہیں:

۱۔ دس سبط کا اکٹھا ہونا اور ان کا نسل نبی داؤدؑ کے ایک بادشاہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔

۲۔ یاجوج وماجوج کی قوموں کا شکست سے دوچار ہونا۔

۳۔ زیتون کے پہاڑ کا پھٹ جانا۔

۴۔ وادی مصر کا خشک ہو جانا۔

۵۔ بیت المقدس اور یورشلم میں میٹھے پانی کا نکلنا۔

۶۔ مختلف اقوام عالم کے دس سربراہوں کا ایک یہودی سربراہ سے اس کے لباس کے ایک سرے کو تھام لینے کی التماس کرنا اور اس کے ہمراہ ہو جانا کیونکہ انھوں نے سن رکھا ہو گا کہ اللہ یہود کے ساتھ ہے۔

۷۔ تمام اقوام عالم کا یورشلم کی طرف ہجرت کرنا تاکہ وہاں اللہ کی عبادت و نماز ادا کر سکیں۔

۸۔ روئے زمین کے تمام اشرار کا خاتمہ ہو جانا۔

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ حضرت مسیح اس وقت تک ہرگز تشریف نہیں لائیں گے

https://downloadshiabooks.com/

جب تک دین بنی اسرائیل کے خلاف خروج کرنے والے اشرار کا خاتمہ نہ ہو جائے لہذا ہر یہودی کی ذمہ داری ہے کہ اپنی پوری توانائی صرف کر دے کہ روئے زمین پر یہودیوں کے علاوہ کسی کی کوئی حکومت نہ ہو صرف یہودی ہی سلطنت کریں۔

اور اس سے قبل کہ یہودی ساری قوموں پر سلطنت و حکومت کر سکیں ایک بڑی جنگ ہوگی اور دنیا کی ایک تہائی آبادی ہلاک ہو جائے گی اور یہودی سات سال تک مسلسل ان اسلحوں کو تباہ کرتے رہیں گے جنھیں انھوں نے جنگوں میں فتح کے بعد حاصل کیا ہوگا اور اس زمانہ میں یہودی نہایت مالدار ہونگے کیونکہ انھوں نے عالم کے تقریباً سبھی اموال پر غلبہ حاصل کر لیا ہوگا اور ان کے خزانے بڑے بڑے گھروں میں ذخیرہ ہونگے جن کی صرف کنجیاں تین تین سو گدھوں کا بوجھ ہونگی اور سبھی لوگ دین یہود میں فوج در فوج داخل ہونگے اور دین یہود کو قبول کر لیں گے سوائے عیسائیوں کے کہ وہ سب ہلاک ہونگے کیونکہ وہ شیطان کی نسل سے ہیں"۔ (1)

اس پیراگراف سے یہودیوں کی انانیت اور تکبر کا پتہ چلتا ہے اور واضح ہو جاتا ہے کہ وہ تمام ادیان کی بہ نسبت کس قدر بغض و کینہ رکھتے ہیں خاص طور سے عیسائیت کی بہ نسبت، اسی طرح اس کلام میں تمام عالم کی دولت و ثروت پر ان کے غلبہ و تسلط پیدا کرنے کی یہودیوں کو دعوت دی گئی ہے تاکہ عالم کی ساری قومیں اور قبیلے ان کے تحت تسلط اور ان کی استعماریت کا کھلونا بن جائیں۔

۹۔ یہودی مصلح منتظر کی ایک علامت جسے بطرس نے ذکر کی ہے، یہ ہے: " یہ سارے مذاہب و ادیان منحل ہو جائیں گے یعنی لوگوں پر لازم ہے کہ مقدس سیرت اور

1۔ البرہان ج ا ص ۱۲۸ بنقل از قصۃ الدیانات ص ۳۷۶۔

https://downloadshiabooks.com/

تقویٰ و پرہیز گاری اپنائیں اور جلد آمد رب کا انتظار و مطالبہ کرتے رہیں تا کہ رب کے ذریعہ آسمانوں میں شرارے داخل ہو جائیں اور برے عناصر جل کر پگھل جائیں لیکن ہم بحکم وعدۂ رب نئے آسمانوں اور نئی زمین کا انتظار کر رہے ہیں جس میں وہ نیکوکار آکر قیام کریں"۔[1]

۱۰۔ یہودیوں کے نزدیک ظہور مصلح کی علامتوں میں سے ایک جو ان کی کتاب "تلمود" کی تعلیمات میں شامل ہے، یہ ہے: " ہر یہودی پر لازم ہے کہ وہ روئے زمین پر بسنے والی ساری اقوام و ملل کو ہلاکتوں سے بچانے میں اپنی ساری توانائی صرف کر دے تا کہ صرف یہودیوں کی سلطنت باقی رہے اور اگر یہودیوں کی سر زمین پر غیر یہودی مسلط ہو جائیں تو انھیں حق پہنچتا ہے کہ کہیں: یا للعار ، یا للخراب ہائے ننگ و عار، ہائے ہلاکت و تخریب۔ یہودیوں کے آخری تسلط اور عالم پر غلبہ سے پہلے قدم قدم پر جنگ و جدال برپا ہو گی اور عالم کی دو تہائی آبادی ہلاک ہو جائے گی اور یہودیوں کو سات دن تک ان اسلحوں کو تباہ و برباد کرنے میں گذر جائیں گے جنھیں انھوں نے جیت اور فتح کے بعد مال غنیمت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اس وقت بنی اسرائیل کے دشمنوں کے دانت ۲۲ ہاتھ کے برابر ان کے دہنوں سے باہر نکلے ہونگے۔

یہودی لوگ باقی قوموں کے ساتھ جنگ میں مددگار ہونگے اور اس روز کا انتظار کرتے ہونگے اور عنقریب حقیقی مسیح تشریف لائیں گے اور مصلح منتظر کو نصرت و کامیابی حاصل ہو گی اور امت یہود اس روز نہایت ثروت مند اور بے نیاز قوم ہو گی کیونکہ وہ عالم کی اکثر دولتوں اور ثروتوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور ان خزانوں کو بڑی بڑی سرائے میں محفوظ کرے گی کہ جن کی کنجیاں تین سو سے کم گدھوں پر حمل نہیں کی جا سکیں

1۔ رسالہ بطرس ثانی ج۳ ص ۱۱ و ۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

گی"۔[1]

اس ٹکڑے میں واضح دلالت پائی جاتی ہے کہ یہودی لوگ کس قدر تمام بشریت سے بغض و کینہ رکھتے ہیں اور بزرگان یہود روئے زمین کی تمام دولتوں اور ثروتوں پر قبضہ جمانے کی سوچ رہے ہیں تاکہ عالم کی ساری اقوام و ملل پر غلبہ حاصل کرلیں اور انھیں اپنا دست نگر بنالیں۔

بعد ظہور ہمہ گیر آسائش

"یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ مصلح منتظر کی آمد کے بعد تمام روئے زمین پر نعمات کی فراوانی ہوگی ہر طرف برکتیں ہی برکتیں ہونگی اور انسانوں کی زندگیاں صدیوں پر مشتمل ہونگی اور انسانوں کے قد و قامت دو سو ہاتھ کے ہونگے"۔[2]

وہ کہتے ہیں کہ: "سرزمین اسرائیل پر روٹی اور کپڑے اگیں گے اور سرزمین لبنان پر گیہوں کی پیداوار کھجور کے درختوں کے مانند بلند درختوں پر ہوگی اور مشیت الٰہی سے ایسی ہوائیں چلیں گی جس کی وجہ سے گیہوں بہت عمدہ قسم کے ہونگے اور ان کی ضخامت بڑے بڑے بیلوں کی کھوپڑی کے برابر ہوگی"۔[3]

اسی طرح زمین "فطیر" یعنی گندھا ہوا آٹا اگائے گی، گندم کا ہر دانہ ہزار دانۂ معمولی کے برابر ہوگا، شراب کی کثرت ہوگی اور انگور کے درخت بہت زیادہ پھلدار ہونگے

1۔ اسرائیل والتلمود ، ابراہیم خلیل احمد ج ۱ ص ۱۰۔

2 ۔ البرہان ج ۱ ص ۱۲۹۔

3 ۔ التلمود تاریخہ و تعالیمہ ج ۱ ص ۶۰۔

https://downloadshiabooks.com/

یہاں تک کہ ایک گچھا انگور تیس تیس مٹکا شراب بنانے کے لئے کافی ہو گا، سرزمین یوروشلم تین میل سطح سے بلند ہو جائے گی اور اس کے دروازے قیمتی جواہرات اور قیمتی پتھروں سے بنے ہونگے جن کی قد و قامت تیس ہاتھ طولانی اور تیس ہاتھ چوڑی بھی ہو گی"۔[1]

فقر و تنگدستی کا خاتمہ ہو جائے گا اور سارے لوگ صحتمند اور فضیلت طلب ہو جائیں گے، روئے زمین پر امن و سلامتی اور صداقت و عدالت کا دور دورہ ہو گا"۔[2] اور اس وقت یہودیوں کی سلطنت ہو گی اور ساری قومیں مسیح کی خادم اور ان کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوں گے اور اس زمانہ میں ہر یہودی کے پاس ۲۸ سو خادم اس کی خدمت گذاری کر رہے ہونگے اور اس کی مملکت تلے تین سو دس رنگ کے خادم و خادمائیں ہوں گی"۔[3] اس طرح کی نہ جانے کتنی عجیب و غریب چیزوں کے یہودی لوگ معتقد ہیں بلکہ یہ سب ان کے مرکزی و دینی راسخ عقیدوں میں سے ہے جس کی بنیاد پر وہ اقوام عالم پر حکومت اور ان کی دولت و ثروت کو سمیٹنا چاہتے ہیں۔

اور اس مقام پر ہماری بحث مصلح عظیم پر ایمان لانے والے ادیان و ملل کے آراء و نظریات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے جو قطعی طور پر مصلح کے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہیں اور یہ بات بھی طے ہے کہ وہ مصلح کوئی اور نہیں حضرت امام مہدیؑ ہوں گے جن کے اوپر یہودی اور مسیحی بلکہ سارے ادیان و مکاتب فکر بھی ایمان لائیں گے اور اللہ ان کی اپنے اولیاء کی طرح تائید اور معجزہ کے ذریعہ ان کی امداد فرمائے گا تاکہ وہ ظہور فرما کر حق کا قیام، عدل کا بول بالا، امن و سلامتی اور تمام ابناء روزگار کے درمیان مساوات قائم کرنے والے ہو جائیں۔

1۔ قصۃ الدیانات ص ۳۷۶۔

2 ۔ التلمود تاریخہ و تعالیمہ ج ۱ ص ۶۱۔

3۔ البرہان ج ۱ ص ۱۳۱ بنقل از المسیح فی القرآن والتوراۃ والانجیل ص ۵۲۶۔

https://downloadshiabooks.com/

قائلین و منکرین کا ایک جائزہ

https://downloadshiabooks.com/

تمام علماء مسلمین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ظہور حضرت امام مہدیؑ پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ آپؑ کے دور حکومت میں تمام مراحل حیات میں بھرپور اصلاح ہوگی اور آپؑ ان تمام فاسد نظاموں کو تہہ و بالا کر دیں گے جو انسانوں کو اپنے پیروں تلے روند رہے ہیں اور آپؑ کی حکومت وہ عظیم کامیابی اور سربلندی ہے جسے بشریت طول تاریخ میں پہلی بار حاصل کرے گی۔

علماء اسلام اس امر پر ایمان و یقین رکھتے ہیں اور اسے اسلام کا اٹل عقیدہ سمجھتے ہیں اور یہ ایمان و عقیدہ ان متواتر روایات کی بنا پر قائم و دائم ہے جو پیغمبرؐ اسلام اور ائمہ ھدیٰ علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں اور ہم نے سابقہ بحثوں میں ان کی طرف سرسری طور پر اشارہ کر دیا ہے۔

ہاں ایک دوسرے مسئلہ میں فریقین کے علماء کے درمیان اختلاف ضرور پایا جاتا ہے اور وہ ہے امام مہدیؑ کی ولادت اور اس وقت ان کے وجود ذی جود کا مسئلہ، تمام شیعیان اہل بیتؑ ایمان رکھتے ہیں کہ آپؑ پیدا ہو چکے ہیں اور بہت سے علماء و مورخین اہل سنت بھی اس عقیدہ میں شیعوں کے موافق ہیں جب کہ جمہور اہل سنت کا کہنا ہے کہ آپ عنقریب پیدا ہونگے ہم اس مقام پر دونوں فریق کے کلمات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہوں۔

وجود امام کے قائل سنی علماء

شیعہ امامیہ کا وجود امام مہدیؑ پر اجماع ہے بلکہ یہ نا قابل بحث مسئلہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے امام مہدیؑ کو ایسے وسائل حیات سے سرفراز فرمایا ہے کہ آپؑ پر بڑھاپا طاری نہیں

https://downloadshiabooks.com/

ہو سکتا اور اللہ کے لئے یہ کوئی دشوار کام نہیں ہے کیونکہ اس خدا نے کروڑوں سال سے بغیر کسی ستون کے انگنت کہکشائیں فضاؤں میں پھیلا رکھی ہیں اور حیات و موت کا اختیار اسی کے دست قدرت میں ہے، وہ کسی کو موت دیتا ہے تو کسی کو حیات اور وہ ہر شیٔ پر قدرت رکھتا ہے۔اسی نے اصحاب کہف کو تین سو نو سال سلا دیا پھر انھیں نیند سے جگایا اور زندگی کے پلیٹ فارم پر لا کھڑا کیا اور اسی خدا نے یونس کو شکم ماہی میں زندہ رکھا اور جب انھوں نے خدا کی پناہ طلب کی اور عفو و بخشش کے طلبگار ہوئے تو مچھلی نے انھیں ساحل پر لا کر اگل دیا اور اگر وہ عفو و بخشش اور توبہ و انابت کے طلب گار نہ ہوتے تو روز حشر تک شکم ماہی میں زندہ و سلامت رہتے، اس طرح کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں۔

بہر حال ہم یہاں پر علماء اہل سنت اور ان کے اکابر کا تذکرہ کر رہے ہیں جنھوں نے شیعہ امامیہ کے نظریہ کی موافقت کی ہے اور یہ تسلیم کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام متولد ہو چکے ہیں:

ا۔ محمد بن طلحہ شافعی

علامہ محمد بن طلحہ شافعی قرشی نصیبی فرماتے ہیں: ”حضرت امام محمد بن حسن خالص عسکری ابن علی متوکل نقی ابن محمد القانع تقی بن علی رضا بن موسیٰ الکاظم ابن جعفر الصادق بن محمد باقر ابن علی زین العابدین ابن حسین الزکی ابن علی المرتضیٰ امیر المومنین علی ابن ابی طالب جو مہدی، حجت، خلف صالح اور منتظر ہیں ان سب بزرگواروں پر درود و سلام ہو“۔

هــــذا الخلــــف الحجـــة قـــــــد ايـــــــده الله

هــــدانا مـــــنهج الحـــق و آتـــــــاه ســــــجاياه

و اعلی فی ذری العلیا — بالتایید مرقاہ
و آتاہ حلی فضل — عظیم فتح اللہ
و قد قال رسول اللہ — قولاً قد رویناہ
و ذو العلم بما قال — اذا ادرک معناہ
یری الاخبار فی المہدی — جائت عن مسماہ
و قد ابداہ بالنسبۃ — و الوصف و سماہ
و یکفی قولہ منی — لاشراق محیاہ
و من بضعتہ الزہراء — مجراہ و مرساہ

”یہی خلف حجت ہیں بت، حقیق کہ اللہ نے ان کی تائید فرمائی ہے، اللہ نے ہمیں راہ حق دکھادی ہے اور انھیں اپنے صفات و کمالات عطا کر دئے ہیں، اسی نے انھیں اپنی تائید کے ذریعہ بلند ترین مقامات و مراتب عطا کر دئے ہیں اور اللہ نے انھیں تمام عظیم فضیلتوں سے مزین کر دیا ہے اور بلاشبہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا ہے جس کی ہم نے اور ان علماء نے روایت کی ہے جنھوں نے اس کے معانی کو بخوبی درک فرمایا ہے کہ روایات مہدویت حضرت کے ہمنام جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰؐ سے وارد ہوئی ہیں اور آنحضرتؐ نے حسب و نسب، صفات و کمالات اور نام بنام ان کی شناخت کرا دی ہے اور ان کے تعارف میں آنحضرتؐ کا یہی قول کافی ہے کہ حضرت مہدیؑ مجھ سے ہیں ان کی حیات کا شعور دلانے کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے ان کی لخت جگر حضرت فاطمہ زہراؑ کے لال ہیں

https://downloadshiabooks.com/

یعنی ان کے وجود کا دار و مدار حضرت فاطمہ زہراءؑ ہیں“۔

محمد بن طلحہ شافعی یہ بھی اضافہ کرتے ہیں کہ: وہ سامراء میں ۲۳ شعبان سنہ ۲۵۸ھ میں پیدا ہو چکے ہیں۔ [1]

امام شافعی کے یہ کلمات اس بات کی صریحی دلیل ہیں کہ وہ حضرت امام منتظرؑ کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے اس ایمان کا سرچشمہ احادیث و اقوال پیغمبر خداؐ ہیں۔

۲۔ ابن عربی

محیی الدین محمد بن علی اندلسی معروف بہ ابن عربی حضرت امام مہدیؑ کی امامت کے قائل ہیں اور ان کا ماننا ہے کہ امام مہدیؑ پیدا ہو چکے ہیں اور عنقریب ظہور فرمائیں گے، وہ لکھتے ہیں کہ: ”وہ مہدی جو آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے اور جن کی بشارت رسول خداؐ نے دی ہے وہ اہل بیت طہارت و مطہر اور ذریت حضرت محمد مصطفیؐ سے ہیں:

ان الامام الی الوزیر فقیر — وعلیهما فلک الوجود یدور

و الملک ان لم تستقم احواله — بوجود هذین فسوف یبور

الا الٰه الحق فهو منزه — ما عنده فیما یرید وزیر

”امام وزیر کا محتاج ہوتا ہے اور دونوں کے وجود پر کائنات کی گردش قائم ہے اور اگر کائنات ان دونوں کے وجود سے وابستہ نہ ہو تو اس کے حالات بگڑ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو

1۔ مطالب السؤول ج ۲ ص ۱۵۲۔

https://downloadshiabooks.com/

جائے، یہ تو بس خدا کی ذات ہے جسے کسی وزیر کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ ان سب سے بے نیاز ہے"۔

" یاد رہے کہ۔ اللہ ہماری اور آپ کی تائید فرمائے۔ اللہ کے ایک ایسے خلیفہ ہیں جو ظہور فرمائیں گے جب کہ دنیا ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہو گی، وہ آکر اسے عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے اور اگر دنیا کی حیات کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو خداوند متعال اس ایک دن کو اس قدر طولانی کر دے گا کہ عترت رسول خداؐ کا یہ خلیفہ اور فرزند حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تسلط حاصل کر لے جن کے جد بزرگوار حضرت حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہیں اور والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکریؑ ہیں"۔

ابن عربی آگے لکھتے ہیں: "ان کا نام رسول خداؐ کے نام پر ہے، رکن کعبہ و مقام ابراہیم کے مابین آپ کے دست مبارک پر لوگ بیعت کریں گے وہ اپنے جد اعلیٰ حضرت محمد مصطفیؐ سے جسمانی طور پر مشابہ ہونگے اور معنوی طور پر مشابہت میں ذرا سا فرق ہو گا کیونکہ جناب رسول خداؐ کے اخلاق و کردار میں کوئی ان کی برابری کر ہی نہیں سکتا ہے جب کہ اللہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾۔ "اور بے شک آپ خلق عظیم پر فائز ہیں"۔[1]

ابن عربی کے کلام میں چند باتیں ملاحظہ کے قابل ہیں:

اول: یہ کہ حضرت امام مہدی منتظرعج روئے زمین پر اللہ کے خلیفہ ہیں اور وہی حق اور عدل کی راہوں کو منور و قائم فرمائیں گے۔

1۔ سورہ قلم آیت ۴۔

https://downloadshiabooks.com/

دوم: بے شک امامؑ شکل و صورت اور اخلاق میں (مختصر فرق کے ساتھ) اپنے جد رسول خداؐ کے مشابہ ہیں۔

سوم: جناب امام مہدیؑ کے چند سیاسی امور بطور خلاصہ اس طرح ہیں:

۱۔ اموال کو مساوی مساوی تقسیم فرمائیں گے، کسی گروہ یا فریق سے مال مختص نہ ہو گا اور اقرباء پروری کی طرح مال کو تقسیم نہیں کریں گے۔

۲۔ رعایا میں عدل و انصاف قائم فرمائیں گے اور اس مسئلہ میں سب کے سب برابر ہونگے۔

۳۔ کمزوروں کی مدد فرمائیں گے۔

۴۔ حادثات زمانہ کے مارے اور مصائب و آلام میں گرفتار لوگوں کی مدد فرمائیں گے۔

۵۔ ظلم و جور کا خاتمہ کر دیں گے اس طرح کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کرے گا۔

چہارم: امام مہدیؑ کے وزراء متقی ترین افراد اور دین میں با بصیرت ترین افراد ہونگے اور وہ سب روئے زمین پر احکام الٰہیہ کے اجراء میں حضرت امام مہدیؑ کے مدد گار ہونگے۔

پنجم: حضرت عیسیٰ مسیحؑ آسمان سے اتریں گے اور امامؑ کے اصلاحی امور میں امامؑ کے

https://downloadshiabooks.com/

ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

یہ تھے وہ بعض نکات جسے ابن عربی نے اپنے کلام میں پرو دیا ہے حالانکہ ان میں سے اکثر امور احادیث سے ماخوذ ہیں۔

۳۔ ابن صباغ مالکی

شیخ نور الدین علی بن محمد معروف بہ ابن صباغ مالکی کہتے ہیں: ”بارہویں امام حضرت امام محمد بن حسن عسکریؑ ہیں، پھر امام کی تاریخ ولادت، دلائل امامت اور اخبار غیبت اور مدت قیام وحکومت وغیرہ کا تذکرہ فرمایا ہے“۔[1]

۴۔ ابن اثیر جزری

علی ابن ابی کرم محمد شیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری فرماتے ہیں: ” اور اسی سال یعنی سنہ ۲۶۰ھ میں حضرت ابو محمد علوی عسکری علیہ السلام نے وفات پائی، آپ مذہب امامیہ کے بارہ ائمہ میں سے ایک تھے اور آپ ہی محمد منتظرؑ کے والد تھے، جن کا شیعہ حضرات سامراء کے سرداب پر انتظار کرتے ہیں اور ان کی ولادت سنہ ۲۳۲ھ میں ہوئی تھی“۔[2]

۵۔ سبط ابن جوزی

شمس الدین ابو مظفر یوسف بن فرغلی معروف بہ سبط ابن جوزی کا بیان ہے: ” محمد

1۔ الفصول المہمۃ ص ۲۸۱ فصل ۱۲۔

2۔ الکامل فی التاریخ ج ۵ ص ۳۷۳۔ ابن اثیر کی یہ بات غلط ہے امام مہدیؑ خانۂ کعبہ سے ظہور فرمائیں گے اور اس پر شیعوں کا اجماع ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

فرزند حسن فرزند علی فرزند محمد فرزند علی فرزند موسیٰ فرزند صادق فرزند محمد فرزند علی فرزند حسین فرزند علی فرزند ابو طالب علیہم السلام ہیں، آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو القاسم ہے، آپ ہی خلف حجت صاحب الزمان قائم منتظر اور تالی (یعنی بعد میں آنے والے) ہیں اور آپ ہی آخری امام ہیں"۔(1)

۶۔ ابو الفداء

اسماعیل ابو الفداء صاحب حماۃ فی وفات الامام الحسن عسکریؑ کہتے ہیں: "حضرت امام حسن عسکریؑ شیعہ امامیہ کے بارہ ائمہ میں سے ایک ہیں اور آپ ہی محمد منتظرؑ کے والد محترم تھے جن کا انتظار شیعہ حضرات اپنے زعم کے اعتبار سے سرداب سامراء پر کرتے ہیں، ان کی ولادت سنہ ۲۳۵ھ میں واقع ہوئی ہے"۔(2)

حقیقت تو یہ ہے کہ شیعہ امامیہ کا عقیدہ و مذہب یہ ہے ہی نہیں کہ امام زمانہؑ سرداب میں غائب ہیں اور نہ ہی وہاں سے امامؑ کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں بلکہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ آپؑ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں اور آپ کے ظہور خانۂ کعبہ کے پاس ہو گا اور اس مطلب کی طرف ہم نے بعض سابقہ بحثوں میں بھی اشارہ کیا ہے۔

۷۔ علامہ قرمانی

علامہ قرمانی کہتے ہیں: "امام ابو القاسم محمد بن حسن عسکریؑ کی عمر آپ کے والد کی وفات کے وقت ۵ برس کی تھی اور اللہ نے انھیں کمسنی میں حضرت یحییٰ کی طرح حکمت سے

1۔ تذکرۃ الخواص ص ۳۲۵۔

2۔ تاریخ ابو الفداء ج ۲ ص ۵۲۔

https://downloadshiabooks.com/

نوازا، آپ متوسط قد و قامت کے بہترین شکل و صورت اور اچھے بالوں والے ، ناک خوبصورت اور چوڑی پیشانی کے مالک ہیں"۔ (1)

۸۔ابن خلکان

حضرت امام مہدی منتظرؑ کے حالات زندگی میں علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں:" ابو القاسم محمد، فرزند حسن، فرزند علی، فرزند جواد، آپ بارہ اماموں میں سے بارہویں امام ہیں، بروز جمعہ ۱۵ ارمضان سنہ ۲۵۵ ھ میں آپ کی ولادت واقع ہوئی ہے"۔ (2)

۹۔امام ذہبی

شمس الدین ذہبی نے بھی امام مہدیؑ کی ولادت پر نص فرمائی ہے ،وہ کہتے ہیں:" سنہ ۲۶۱ ھ میں حسن بن علی بن جواد بن رضا علوی کا انتقال ہوا، آپ ان بارہ اماموں میں سے ایک تھے جن کی عصمت کے رافضی لوگ قائل ہیں اور حسن عسکری ہی محمد بن حسن کے والد ہیں جنھیں شیعہ منتظر کہتے ہیں"۔ (3)

1۔ اخبار آثار الدول ص ۱۱۷۔

2 ۔وفیات الاعیان ج ۲ ص ۴۵۱۔

3۔ تاریخ الاسلام ج ۵ ص ۱۱۵ ذہبی ائمہ طاہرینؑ سے شدید بغض و کینہ رکھنے میں مشہور ہے اور اس کے اوپر متنبی کا یہ شعر منطبق ہوتا ہے:

سمیت بالذھبی الیوم تسمیة مشتقة من ذھاب العقل لا الذھب

"تیرا نام ذہبی اس لئے پڑا کیونکہ وہ ذہاب عقل یعنی دیوانہ پن سے مشتق ہوا ہے نا کہ ذہب یعنی سونے سے"۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۰۔ سراج الدین رفاعی

شیخ الاسلام ابو المعالی سراج الدین محمد الرفاعی حضرت ابو الحسن ہادیؑ یعنی امام علی نقی علیہ السلام کے حالات زندگی میں رقم طراز ہیں: " آپ کا لقب تقی، عالم، فقیہ، امیر، دلیل اور عسکری تھا، آپ کے پانچ اولاد تھی۔ ۱۔ امام حسن عسکریؑ ۲۔ حسین ۳۔ محمد۔ ۴۔ جعفر۔ ۵۔ عائشہ۔ امام حسن عسکری کے فرزند صاحب سرداب حجت منتظر ولی خدا امام مہدی علیہ السلام ہیں"۔[1]

۱۱۔ شیخ شبلنجی

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت اور حیات پر نص کرنے والے علماء میں سے ایک علامہ شیخ شبلنجی ہیں وہ فرماتے ہیں: " فصل: محمد ابن حسن خالص فرزند علی ہادی، فرزند محمد جواد، فرزند علی رضا، فرزند موسیٰ کاظم، فرزند جعفر صادق، فرزند محمد باقر، فرزند علی زین العابدین، فرزند حسین سید الشہداء، فرزند علی مرتضیٰ فرزند ابو طالب علیہم السلام کے فضائل و مناقب کے بیان میں: آپ کی مادر گرامی کنیز " ام ولد " تھیں جن کا نام نرجس یا صیقل یا سوسن بتایا گیا ہے، آپ کی کنیت ابو القاسم ہے، شیعہ امامیہ آپ کو حجت، مہدی، خلف صالح، قائم، منتظر اور صاحب الزمان کہتے ہیں، آپ کا مشہور ترین لقب مہدی ہے، آپ کے صفات یہ ہیں جوان، بلند قد و قامت، حسین چہرہ اور بال والے، آپ کے سر کے بال دونوں کاندھوں پر پہنچ رہے ہونگے، ناک کا درمیانی حصہ بلند اور پیشانی چوڑی ہوگی"[2]۔

1۔ صحاح الاخبار ص ۵۶۔ شیعی نکتۂ نظر سے امام علی نقی علیہ السلام کے یہاں کوئی بیٹی تھی ہی نہیں۔ (ثالثی)

2۔ نور الابصار ص ۱۸۵۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۲۔ سلیمان بن خواجہ

عالم و فاضل شیخ سلیمان بن خواجہ، امام منتظر علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہیں اور فیصلہ کن بیان کے ساتھ فرماتے ہیں: " امام مہدیؑ موعود وہی ہیں جن کی رسول خداؐ نے آمد کی بشارت دی ہے، وہ امام حسن علیہ السلام کے فرزند محمد حجت ہیں، علامہ سلیمان نے شواہد و مدارک کے ساتھ امام مہدیؑ کے بارے میں مفصل بحث کی ہے"۔[1]

قابل ذکر بات یہ ہے کہ شیخ سلیمان بن خواجہ حنفی مذہب اور صوفی مسلک تھے۔

۱۳۔ عبدالوہاب شعرانی

شیخ عارف عبد الوہاب احمد بن علی شعرانی فرماتے ہیں: "امام مہدیؑ نیمۂ شعبان سنہ ۲۵۵ ھ کو پیدا ہوئے اور وہ آج بھی زندہ و باقی ہیں یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ جمع ہو جائیں، آپ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں"۔[2]

۱۴۔ خیر الدین زرکلی

علامہ خیر الدین زرکلی فرماتے ہیں: "حضرت محمد، فرزند حسن عسکری خالص، فرزند علی ہادی ہیں، کنیت ابو القاسم اور شیعہ امامیہ کے آخری اور بارہویں امام ہیں اور وہ ان کے نزدیک مہدی، صاحب الزمان، منتظر، حجت اور صاحب سرداب کے نام سے معروف ہیں، آپ سامراء میں پیدا ہوئے جس وقت آپ کے والد کی وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر پانچ

1۔ ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۳۲۱۔

2۔ الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۵۶۲۔

https://downloadshiabooks.com/

برس کے قریب تھی، جب آپ ۹ یا ۱۰ یا ۱۹ برس کے تھے تو اپنے والد کے گھر کے سرداب میں داخل ہوئے اور پھر باہر نہیں نکلے"۔

ابن خلکان کہتے ہیں: "شیعہ لوگ آخری زمانے میں سامراء کے سرداب سے آپ کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں"۔[1]

قرشی: شیعہ لوگ امامؑ کا انتظار ضرور کر رہے ہیں مگر اس مصلح عظیم کے سامراء کے سرداب سے ظہور کا نہیں بلکہ خانۂ کعبہ سے آپ کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا اور سابقہ بحثوں میں اس پر دلیلیں بھی ذکر کی ہیں۔

۱۵۔ بیہقی شافعی

علامہ بیہقی شافعی کہتے ہیں: "امام مہدی کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے، ایک جماعت نے توقف اختیار کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کا علم خدا کے پاس ہے، ہاں وہ یہ عقیدہ ضرور رکھتے ہیں کہ امام مہدیؑ دختر رسول خداؐ حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی اولاد میں سے ہونگے"۔

آگے لکھتے ہیں: "آپ کی طولانی عمر میں کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت خضر بھی آج تک زندہ ہیں"۔[2]

1۔ الاعلام ج ۶ ص ۸۰۔

2۔ شعب الایمان اور المہدی الموعود ج ۱ ص ۱۸۲۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۶۔ حسین کاشفی

صاحب تفسیر اور صاحب کتاب روضۃ الشہداء علامہ حسین کاشفی فرماتے ہیں:
"جناب محمد فرزند حسن عسکری علیہ السلام بارہ اماموں میں سے بارہویں امام ہیں، آپ کی کنیت ابو القاسم ہے اور آپ سامراء میں پیدا ہوئے"۔(1)

۱۷۔ علامہ شعرانی

جناب شعرانی اپنی کتاب الیواقیت و الجواہر کی ۶۵ ویں بحث میں فرماتے ہیں:
"قیامت کی جن علامتوں اور اشراط کی خبر شارع اعظم حضرت رسول خداؐ نے بیان فرمائی ہے قیامت سے پہلے ان تمام علامتوں کا وقوع پذیر ہونا لازمی ہے جیسے حضرت مہدیؑ کا ظہور، پھر دجال کا خروج، پھر حضرت عیسیٰ کا نزول، دابہ کا خروج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، سد یاجوج و ماجوج کا کھل جانا وغیرہ اور اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تب بھی یہ ساری علامتیں واقع ہو کر رہیں گی"۔(2)

۱۸۔ صلاح الدین صفدی

علامہ شیخ صلاح صفدی کہتے ہیں: "حضرت مہدی موعود اماموں میں سے بارہویں امام ہیں جن میں پہلے امام ہمارے مولا و آقا علی علیہ السلام تھے اور آخری حضرت مہدی علیہ

1۔ روضۃ الشہداء ۳۲۶۔
2۔ الیواقیت والجواہر ص ۱۴۵۔

https://downloadshiabooks.com/

السلام ہیں"۔[1]

۱۹۔ محمد بخاری

حنفی حافظ شیخ محمد بخاری نے بھی امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور ان کے وجود مبارک پر نص فرمائی ہے وہ کہتے ہیں:" ابو محمد (والد امام مہدی) آپ کے فرزند محمد رضی اللہ عنہما کا علم آپ کے خاص الخاص اصحاب اور ثقہ اہل و عیال کو تھا"۔[2] پھر حنفی بخاری، امام مہدیؑ کی کیفیت ولادت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۲۰۔ سید احمد دحلان

علامہ سید زینی دحلان ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے جو خلیفہ مہدی عباسی کو امام مہدی منتظر سمجھتے تھے، فرماتے ہیں:" خلاصۂ کلام یہ کہ احادیث نبوی جس بات کا تقاضا کرتی ہیں اور علمائے کرام نے جس کی صراحت کردی ہے وہ یہ ہے کہ امام مہدی منتظرؑ نے ابھی تک ظہور نہیں فرمایا ہے اور ان کے ظہور کی بہت سی علامتیں ذکر ہوئی ہیں، بعض پوری ہو کے گذر چکی ہیں، بعض باقی ہیں اور ابھی ظاہر نہیں ہوئی ہیں اور ان کی مشہور ترین علامت یہ ہے کہ اللہ ان کے امور کو ایک شب میں درست فرمادے گا اور آپ اولاد فاطمہؑ میں سے ہیں"۔

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۴۷ بنقل از شرح الدائرہ۔

2۔ کشف الاستار ص ۵۷ و ۵۸۔

https://downloadshiabooks.com/

پھر آگے فرماتے ہیں: "لیکن یہ قطعی اور حتمی ہے کہ آپ ظہور فرمائیں گے"۔[1]

یہ تھے اہل سنت و الجماعت کے بزرگ علماء کے بعض کلمات جس میں امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور آپ کے ظہور کی حتمیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

علامہ حسین نوری اپنی کتاب کشف الاستار میں ۴۰ ایسے محقق اور بزرگ علمائے اہل سنت کا تذکرہ کرتے ہیں جو امام منتظر علیہ السلام کے وجود اور حتمی ظہور پر ایمان رکھتے ہیں
۔

استاد فاضل علی محمد دخیل ۱۴۴ کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں جن میں امام مہدیؑ کے حالات بیان ہوئے ہیں اور وہ سب کے سب علمائے اہل سنت کی کتابیں ہیں۔[2]

امام مہدیؑ پر چند کتابیں

امام مہدیؑ کے بارے میں علمائے مسلمین نے بڑی گراں قدر کتابیں تالیف فرمائی ہیں جن میں حضرت مہدیؑ کے جملہ حالات اور آپ کے بارے میں نبی کریم کی احادیث قلم بند کی ہیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ امام مہدیؑ کے بارے میں شیعہ علماء سے زیادہ سنی علماء نے کتابیں تالیف کی ہیں، ہم چند کتابوں کا تذکرہ کر رہے ہیں:

۱۔ ابراز الوهم المكنون من كلام ابن خلدون، احمد بن صديق البخاری، مطبعة الترقی، دمشق۔

1۔ الفتوحات الاسلامیہ ج ۲ ص ۳۲۲۔

2۔ الامام المہدی۔ علی محمد دخیل ص ۳۱۰۔۳۱۸۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ الاحادیث القاضیة بخروج المهدی / محمد بن اسماعیل الصنعانی۔ اس کتاب کا ذکر علامہ صدیق حسن نے اپنی کتاب الاذاعہ میں کیا ہے۔

۳۔ الاحادیث الواردة فی المهدی فی میزان الجرح و التعدیل / عبد العلیم ابن عبد العظیم۔ یہ ماجسٹر کا رسالہ ہے جسے ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں پیش کیا گیا ہے۔

۴۔ اخبار المهدی / عباد بن یعقوب الرواجنی (المتوفی سنہ ۲۵۰ھ)[1]

۵۔ اربعون حدیثاً فی المهدی / ابو العلاء الہمدانی۔

۶۔ اربعون حدیثاً فی المهدی / حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی۔

۷۔ ارتقاء الفرق / سخاوی (متوفی سنہ ۹۰۲) اس کتاب کا ذکر انھوں نے اپنی کتاب المقاصد میں کیا ہے۔

۸۔ الاشاعة لاشراط الساعة (برزنجی متوفی سنہ ۱۱۰۳ھ)۔

۹۔ الامام المهدی / فاضل حاج علی محمد علی دخیل، مطبعة الآداب النجف الاشرف۔

۱۰۔ بحث حول المهدی / الامام محمد باقر الصدر۔

1۔ البرہان فی علامات آخر الزمان ۲/ ۱۰۲۴۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۱۔ البحور الزاخرۃ فی علوم الآخرۃ ، محمد ابن حاج احمد حنبلی (متوفی سنہ ۱۱۸۸ ھ)

۱۲۔ البرھان فی علامات مھدی آخر الزمان ، شیخ علی بن حسام مشہور ب (متقی ہندی) دو جلدوں پر مشتمل ہے اور تحقیق و تعلیق جناب جاسم بن محمد بن مہلہل یاسین کی ہے ،اور جسے شرکۃ ذات السلاسل اردن نے چھاپہ ہے، یہ بڑی جامع و مانع ہے جس میں امام مہدی علیہ السلام سے متعلق تقریبا سبھی موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے اور ہماری اس کتاب کے مباحث کا مدرک بھی ہے۔

۱۳۔ بشارۃ الانام فی ظھور المھدی ، مصطفی آل سید حیدر کاظمی۔

۱۴۔ البعث و النشور ، بیہقی (متوفی سنہ ۴۵۸ ھ) مخطوط ہے۔

۱۵۔ البیان باخبار صاحب الزمان ، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی (متوفی سنہ ۶۵۸ ھ)،اس کتاب میں مولف نے امامؑ کے حالات کا جامع جائزہ لیاہے اور علامہ محقق سید مہدی خرسان حفظہ اللہ نے مفصل اور جامع مقدمہ پیش کیاہے۔

۱۶۔ تحدیق النظر فی اخبار المنتظر ، شیخ محمد بن عبد العزیز بن مانع (معاصر) یہ کتاب مخطوط ہے جس کا نسخہ دار کتب مصریہ میں موجود ہے۔

۱۷۔ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ، انور شاہ کشمیری (متوفی سنہ ۱۳۵۲ھ)

https://downloadshiabooks.com/

۱۸۔ تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان / ابن کمال باشا حنفی (متوفی سنہ ۹۴۰ھ)

۱۹۔ تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان ، شیخ اقسرائی ، مخطوط بمکتبة عارف حکمت درمدینه منوره برقم ۶۲، ۲۴۰، ۷ ق۔

۲۰۔ التوضیح فی تواتر ما جاء فی المهدی المنتظر و الدجال و المسیح/ علامہ شوکانی (متوفی سنہ ۱۲۵۰ ھ)۔ اس کا ذکر شوکانی نے اپنی تفسیر میں کیا ہے: دیکھئے فتح القدیر: ۱/ ۴۳۹۷۔

۲۱۔ الجواب المقنع المحرر فی الرد علی من طغی و تجبر بدعوی ان عیسی هو المهدی المنتظر / محمد حبیب اللہ شنقیطی۔

۲۲۔ الخطاب الملیح فی تحقیق المهدی و المسیح / شیخ اشرف علی تھانوی ،یہ کتاب اردو زبان میں ہے۔

۲۳۔ السنن الواردة فی الفتن ابو عمرو عثمان بن سعید دانی مقری (متوفی سنہ ۴۴۴ھ) مخطوط

۲۴۔ الشیعة و الرجعة / عالم محقق شیخ محمد رضا طبسی نجفی ،یہ کتب موضوع امام منتظرؑ پر جامع کتاب ہے جس میں موضوع کی تمام جہتوں کو مد نظر رکھ کر فریقین کی معتبر ترین کتابوں سے مطالب ذکر کئے گئے ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۵۔ العرف الوردی فی اخبار المهدی / علامہ سیوطی (متوفی سنہ ۹۱۱ ھ) یہ کتاب سیوطی کی کتاب الحاوی فی الفتاوی کے سات چھپی ہے۔

۲۶۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر وھو المهدی علیہ السلام۔ / تالیف علامہ یوسف بن یحییٰ بن علی بن عبد العزیز مقدسی شافعی سلمی اس کتاب کی تحقیق و تعلیق اور تخریج احادیث کا کام شیخ مہیب بن صالح بن عبد الرحمن بورینی نے کیا ہے اور مکتبۃ المنار اردن سے چھپ چکی ہے اور یہ کتب حیات امام مہدیؑ پر جامع کتاب ہے۔

۲۷۔ العواصم من الفتن القواصم / علی بن برھان الدین حلبی شافعی۔

۲۸۔ الغیبۃ / شیخ مفید۔

۲۹۔ الغیبۃ / حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ محمد حرز الدین، تحقیق: مولف کے پوتے علامہ شیخ محمد حسین حرز الدین نے کی ہے اور ابھی مخطوط ہے۔

۳۰۔ الغیبۃ / شیخ الطائفۃ شیخ طوسی۔

۳۱۔ الغیبۃ / محمد بن ابراہیم نعمانی۔

۳۲۔ الفتن / نعیم بن حماد مروزی (متوفی سنہ ۲۲۸ ھ) اس کتاب کے کئی نسخے ریاض و مدینہ و مکہ میں موجود ہے جو ترکی و لندن و ہند اور عراق سے فوٹو اسٹیٹ کیا گیا ہے۔

۳۳۔ فرائد فوائد الفکر فی المهدی المنتظر / مرعی بن یوسف کرمی حنبلی (متوفی سنہ ۱۰۳۳ ھ)۔ مخطوط ہے اور اس کا ایک نسخہ پیرس میں موجود ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۴۔ القطر الشهدی فی اوصاف المهدی / نظم از شہاب الدین احمد بن اسماعیل حلوانی شافعی (متوفی سنہ ۱۳۰۸ھ)۔

۳۵۔ القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر / ابن حجر ہیثمی شافعی (متوفی سنة ۹۷۴ھ) مخطوط۔

۳۶۔ کمال الدین و تمام النعمة / شیخ صدوق۔

۳۷۔ مختصر الاخبار المشاعة فی الفتن و اشراط الساعة / عبد اللہ ابن شیخ مطبوعہ ریاض۔

۳۸۔ المشرب الوردی فی مذهب المهدی / ملا علی قاری (متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ) اس کتاب کا تذکرہ برزنجی نے اپنی کتاب اشراط الساعة میں کیا ہے۔

۳۹۔ الملاحم / ابو الحسن بن منادی، احمد بن جعفر (متوفی سنہ ۳۳۶ھ)

۴۰۔ الملاحم و الفتن / رضی الدین علی بن طاووس۔

۴۱۔ منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر / عالم فاضل لطف اللہ صافی گلپایگانی، یہ کتاب امام منتظرؑ پر لکھی گئی کتابوں میں سب سے زیادہ جامع و مانع کتاب ہے، امامؑ کے متعلق تمام مباحث شیعہ اور سنی کی معتبر کتابوں سے ذکر ہوئے ہیں۔

۴۲۔ المنتظر علی ضوء الحقائق / محمد حسین ادیب، مطبعة حیدریہ نجف اشرف۔

https://downloadshiabooks.com/

۴۳۔ المہدی / ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (صحاح ستہ کے ایک مولف)۔

۴۴۔ المہدی او اخبار المہدی / ابو نعیم اصفہانی (متوفی سنہ ۴۳۰ھ)۔ مخطوط ہے۔

۴۵۔ المہدی الی ما ورد فی المہدی / شمس الدین محمد بن طولون (متوفی سنہ ۹۵۳ھ)۔

۴۶۔ المہدی الموعود / السید محمد الصدر۔

۴۷۔ مہدی موعود / علی دوانی۔

۴۸۔ المہدی الموعود المنتظر عند علماء اہل سنۃ و الامامیۃ / عالم کبیر شیخ نجم الدین جعفر بن محمد عسکری۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں مفصل طور پر امامؑ کے حالات پر نبی وائمہ ہدیٰؑ سے وارد متواتر احادیث ذکر کی گئی ہیں اور یہ کتاب لبنان کے مطبعہ دار الزہراءؑ سے چھپ چکی ہے۔

۴۹۔ النجم الثاقب فی بیان ان المہدی من اولاد علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

۵۰۔ الہدیۃ المہدویۃ / ابو رجاء محمد ہندی۔

https://downloadshiabooks.com/

وجود امامؑ کے معترف شعراء کرام

شعراء اسلامی کی ایک بڑی تعداد نے امام مہدیؑ کے وجود پر ایمان کا برملا اظہار کیا ہے اور اس حقیقت کو آشکار کرنا لازم سمجھا ہے اس لئے انھوں نے اپنے قصائد و مراثی میں حضرت امام مہدیؑ کے وجود، ان کے حتمی ظہور اور امامؑ سے وابستہ حقائق کو برملا کرنے کے لئے بہترین قصائد و مراثی کی شکل میں عربی ادب کا بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے اور راہ حیات و آفاق کائنات کے منور کرنے والے نہج خدا و سیرت رسولؐ کو حیات نو عطا کرنے والے امام زمانؑ کی شان میں انھوں نے اپنے جاوید کلام نظم فرمائے ہیں، ہم ان شعراء کے چند نمونے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

ا۔ کمیت اسدی

حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان، شاعر اہل بیت جناب کمیت اسدی کے عقیدے کا حصہ تھا اور اس عقیدہ کا سرچشمہ ان کے ہم عصر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی تعلیمات ہے جس کی طرف جناب کمیت نے اپنے ایک شعر میں بھی اشارہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں:

متیٰ یقومُ الحقُّ فیکُم متیٰ یقومُ مهدیکُمُ الثانی

”اے اہل بیت نبوتؐ! حق کا قیام کب ہو گا اور آپ کے مہدیؑ ثانی کب ظہور

https://downloadshiabooks.com/

فرمائیں گے"؟[1]

۲۔سید حمیری

الہامی شاعر اور محب اہل بیتؑ سے سرشار ناظم جناب سید اسماعیل حمیری متوفی سنہ ۱۷۳ھ نے سخت ترین ادوار اور دشوار ترین حالات میں اہل بیت طاہرینؑ کا دفاع کیا ہے اور بلیغ ترین اشعار و قصائد میں اپنے سادات و ائمہ ہدیٰؑ کی فضیلت منظوم فرمائی ہے، آپ جناب امام مہدیؑ کی غیبت اور ان کے ظہور کے بارے میں فرماتے ہیں:

وکذا روینا عن وصی محمد ولم یکُ فیما قالہُ بالمُکذب
بأن ولی الامر یُفقدُ لا یُری سنین کفعل الخائف المُترقب
ویقسمُ اموال العُقود کانما تضمنہُ تحت الصفیح المُنصب
فیمکثُ حیاً ثُم ینبعُ نبعۃً کنبعۃ دُری من الارض یُوھب
لہُ غیبۃ لا بُد ان سیغیبُھا فصلی علیہ اللہُ من مُتغیب

" ہمارے پاس وصی رسول خداؐ سے روایت وارد ہوئی ہے اور جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے اس میں وہ سچے ہیں اور وہ یہ کہ حضرت ولی امر امام مہدی علیہ السلام خائف اور ہمہ وقت کسی بلاء میں مبتلا ہو جانے کی توقع کرنے والے شخص کے مانند سالہا سال غائب ہو جائیں گے اور انھیں نہیں دیکھا جا سکے گا اور جب ظہور فرمائیں گے تو زمین اور پہاڑوں کے دامن میں دفن خزانوں کو بھاری مقدار میں ایک ایک مومن کو عطا فرمائیں گے۔ آپ روئے زمین

1۔ مہدی اول سے مراد یا تو جناب رسول خداؐ ہیں یا پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام۔ ثالثی

https://downloadshiabooks.com/

سے ابلنے والے چشمہ کے مانند ظہور فرمانے کے بعد بڑی مدت تک باحیات رہیں گے۔ انھیں عنقریب ایک غیبت کا سامنا کرنا پڑے گا اس غائب امامؑ پر اللہ کا درود و سلام ہو"۔

۳۔ دعبل خزاعی

جناب دعبل خزاعی متوفی سنہ ۲۴۶ ھ مظلوموں اور درد کے مارے لوگوں کے شاعر بھی حضرت امام مہدی منتظرؑ کے حتمی ظہور کا راسخ عقیدہ رکھتے تھے اور اسے ناقابل انکار اسلامی عقیدہ قرار دیتے تھے کیونکہ حضرت رسول خداؐ اور ان کے ان اوصیاء عظامؑ نے اس امر کا اعلان فرما دیا تھا، جن کے جناب دعبل ہم عصر تھے انھوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے حضور میں اپنا بہترین قصیدہ پڑھ کر امام رضا علیہ السلام کے دل کی گہرائیوں میں لرزہ پیدا کر دیا، اور امام زار و قطار رو رہے تھے، اس قصیدہ میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق یہ اشعار تھے:

فلولا الذی ارجوہُ فی الیوم او غدٍ تقطع قلبی اثرکُم حسرات

خُروجُ امامٍ لا مُحالۃ خارج یسیرُ علی اسم اللہ و البرکات

یُمیزُ فینا کل حق و باطل و یجزی علی النعماء و النقمات

" اہل بیت رسول خداؐ! اگر آج یا کل مجھے امام زمانہؑ کے ظہور کی امید و رجاء نہ ہوتی تو آپ کے فقدان میں حسرت و یاس کی وجہ سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ ایک امامؑ کا ظہور لا محالہ ہونا ہی ہے جو اللہ کے نام اور برکات الٰہی پر رواں دواں ہونگے اور وہ ہمارے درمیان موجود تمام حق و باطل کو مکمل طریقہ سے الگ الگ کر دیں گے اور مستحقین نعمت کو نعمتیں اور مستحقین سزا کو عذاب و سزا دیں گے"۔

https://downloadshiabooks.com/

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس فکر کی عزت و حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے دعبل! روح القدس تمہاری زبان پر گویا ہوئے ہیں کیا تم جانتے ہو یہ امام کون ہونگے ؟ دعبل نے فوراً عرض کیا: نہیں مولا مگر میں نے یہ سن رکھا ہے کہ آپؑ میں سے ایک امام ظہور فرمائیں گے جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے اس وقت امام رضاؑ نے امام منتظرؑ کے سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''ان الامام بعدی ابنی محمد، وبعد محمد ابنه علی ، وبعد علی ابنه الحسن ، وبعد الحسن ابنه الحجة القائم وهو المنتظر فی غیبته فیملأ الأرض قسطاً وعدلا کما ملئت جورا وظلماً''۔

'' میرے بعد میرا لال محمدؑ امام ہو گا اور محمدؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ امام ہو گا اور علیؑ کے بعد اس کا بیٹا حسنؑ امام ہونگے اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا حجت قائمؑ، امام ہو گا اور غیبت کے زمانے میں انھیں کا انتظار کیا جائے گا، پھر وہ روئے زمین کو اسی طرح عدل و داد سے پُر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی لیکن وہ کب قیام و ظہور فرمائیں گے، تو یہ وقتِ ظہور کی خبر دینا ہے جب کہ میرے پدر بزرگوارؑ نے اپنے آباء طاہرینؑ سے اور انھوں نے جناب رسول خداؐ سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: ان کی مثال، قیامت کے مانند ہے جو تمہارے سامنے یکایک واقع ہو گی'' ۔

۴۔ شہید زید بن علیؑ

شہید سعید زید بن علی حضرات اہل بیت علیہم السلام کی شان میں فرماتے ہیں کہ ائمہ طاہرینؑ ہی سادات قریش، مرکز حق اور نور ہیں اور انھیں میں سے خاتم النبیین حضرت محمد

https://downloadshiabooks.com/

مصطفیؐ ہیں اور انھیں میں سے خاتم الوصیین حضرت امام مہدی علیہ السلام ہونگے، وہ کہتے ہیں:

نحنُ انوارُ الی من قبل کون الخلق نحنُ ساداتُ قُریش و قُدامُ الحق

فبنا قد عُرف اللہ و بالحق اقمنا نحنُ منا المصطفیٰ المُختار والمھدی

”ہم اہل بیت، سادات قریش ہیں اور حق کے ساتھ قیام کرنے والے ہم میں سے ہوتے ہیں ہم ہی وہ نور الٰہی ہیں جو اللہ کی مخلوقات سے پہلے ہی موجود تھے۔ ہم میں سے ہی محمد مصطفیؐ ہیں اور ہم ہی میں سے مہدیؑ ہونگے، ہماری بدولت اللہ کی معرفت ہوئی اور ہم نے ہی حق کے ساتھ قیام کیا ہے“۔[1]

۵۔ورد بن زید اسدی

جناب کمیت اسدی کے بھائی ورد بن زید بھی اپنے بھائی کی طرح مداح اہل بیتؑ اور ان کی ولایت و عقیدت میں اخلاص رکھتے تھے، آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام کی ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے اور امام کی خدمت میں اپنا قصیدہ بطور نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے، جس کے آخر میں امام منتظرؑ کا تذکرہ کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

یبدو کمثل شہاب اللیل طلاع متی الولید بسامرا اذا بُنیت

الی الحجاز اناخوهُ بجعجاع حتی اذا قذفت ارضُ العراق بہ

1۔ اعیان الشیعہ ج ۲۳ ص ۷۱۔

https://downloadshiabooks.com/

و غاب سبتا و سبتا من ولادته مع کل ذی جوب للارض قطاع

لا یسامون به الجواب قد تبعوا اسباط هارون کیل الصاع بالصاع

شبیهُ موسیٰ و عیسیٰ فی مغابهما لو عاش عُمر یهما لم ینعهُ ناع

تتمةُ النُقباء المُسرعین الیٰ مُوسیٰ بن عمران کانوا خیر سُراع

او کالعُیون التی یوم العصا انفجرت فانصاع منها الیه کلُ منصاع

انی لارجو لهُ رُؤیا فأدرُکه حتیٰ اکون لهُ من خیر أتباع

بذالک أنبأنا الراوون عن نفر منهم ذوی خسیة لله طُواع

روتهُ عنکم رُواةُ الحق ما شرعت آباؤُکم خیر آباء و شُراع

”سامراء تعمیر ہو جانے کے بعد جب وہاں کے مولود تشریف لائیں گے تو تاریک رات میں ستارۂ درخشاں کی طرح ظاہر ہونگے اور جب آپؑ سرزمین عراق سے حجاز کی سرزمین پر پہنچیں گے تو تنگ اور سخت جگہ قیام فرمائیں گے۔ آپؑ اپنی ولادت کے بعد طولانی مدت تک غیبت اختیار کریں گے اور روئے زمین کے ہر حصہ میں پہنچیں گے۔ ان کے ساتھ وہی حالات رونما ہونگے جو فرزندان ہارون کے ساتھ رونما ہو چکے ہیں۔ آپ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ ہیں لہذا ان دونوں بزرگواروں کی طرح غیبت کا سامنا کریں گے اور اگر دونوں کی عمر کے برابر زندہ رہیں تب بھی کوئی ان کی موت کی خبر نہیں دے سکتا۔ آپ تتمۂ نقباء ہیں یعنی حضرت موسیٰؑ کے ان بارہ نقیبوں کی طرح ہیں جو حضرت موسیٰ پر بڑی تیزی کے ساتھ اسلام و ایمان لائے تھے۔ یا ان چشموں کے مانند ہیں جو حضرت موسیٰؑ کے عصا کے ذریعہ بڑی جلدی تیار ہو گیا تھا اور ہر ایک اپنی اپنی منزل و مقام سے گذرا

https://downloadshiabooks.com/

تھا۔ مجھے امید ہے کہ ان کو پاؤں گا اور ان کی زیارت سے مشرف ہونگا تاکہ میں ان کا بہترین فرمانبر دار بن جاؤں۔ ان کی آمد کی خبر خوف خدا رکھنے والے مطیع و فرمانبر دار راویوں نے دی ہے اور یہ حدیث آپ کے صاحبان حق آباء طاہرینؑ سے بطور حکم شریعت روایت ہوئی ہے جو دنیا کے بہترین آباء و صاحبان شریعت ہیں"۔[1]

شعر کے اس حصہ میں شاعر نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ان کی ولادت سے پہلے جو روایات و احادیث سن رکھی تھیں انھیں نظم فرمایا ہے اور یہ روایات اس نے ان حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام سے سنی ہے جن کا علم ان کے جد رسولؐ کا علم ہے اور انھوں نے یہ روایات اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہیں، یقیناً حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام وارث علم و حکمت اور صاحبان فصل الخطاب تھے۔

ان اشعار میں شاعر نے شہر سامراء کی بنیاد پڑنے سے پہلے ہی اس کے بننے اور آباد ہونے کی خبر دی ہے اور یہ کہ حضرت امام مہدیؑ سامراء میں متولد ہونگے اور وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اور وہ اپنے اخلاق و کردار میں بزرگ انبیاء الٰہی کے مشابہ ہیں اور غیبت کے مسئلہ میں حضرت عیسیٰؑ و حضرت موسیٰؑ سے شباہت رکھتے ہیں، یہ ساری پیشین گوئیاں محقق ہو چکی ہیں۔

۶۔ مصعب نوشجانی

شاعر مصعب نوشجانی، حضرت امام رضا علیہ السلام کے معاصر تھے انھوں نے بھی بارہ اماموں پر اپنے ایمان و عقیدہ کا اپنے اشعار میں اظہار فرمایا ہے کہ جن میں حضرت مہدی

1۔ مقتضب الاثر ص ۴۶۔

https://downloadshiabooks.com/

علیہ السلام بھی شامل ہیں اور یہ اشعار حضرت امام مہدیؑ کی ولادت سے پہلے کہے گئے ہیں وہ کہتے ہیں:

فان تسالانی ما الذی انا دائن　　به فالذی ابدیه مثلُ الذی اُخفی
ادین بان الله لا شیء غیرُہ　　قوی عزیز باریُ الخلق من ضعف
وان رسول الله افضلُ مرسل　　به بشر الماضون فی مُحکم الصُحُف
وان علیا بعدہ احدُ عشرۃ　　من الله وعد لیس فی ذاک من خُلف
ائمتنا الهادون بعد مُحمد　　لهم صفو ودی ما حییتُ لهم اصفی
ثمانیۃ منهم مضوا لسبیلهم　　و اربعۃ یُرجون للعدد المُوف

" اگر تم لوگ یہ سوال کرو کہ میرا اپنا عقیدہ و ایمان کیا ہے اور ظاہر و باطن میں کس چیز کا قائل ہوں اور کیا مانتا ہوں تو سنو! میں اللہ کو کسی شئی کے مانند و مشابہ نہیں مانتا ہوں، وہ قوی و عزیز اور تمام خلائق کا خالق ہے اور جناب رسول خداؐ تمام انبیاءؑ و مرسلینؑ سے افضل و برتر ہیں اور تمام سابق انبیاءؑ نے ان کی آمد کی بشارت دی ہے جن کا تذکرہ آسمانی صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ حضرت امیر المومنین علیؑ اور ان کے بعد گیارہ خدائی نمائندے ہونگے، اس کا خدا نے ہم سے وعدہ کیا ہے جس کی خلاف ورزی ہر گز نہیں کرے گا۔ وہ سب ہمارے امام اور حضرت محمدؐ کے بعد ہادیان برحق ہیں اور میں جب تک زندہ رہوں گا ان سے خالص محبت و مودت کرتا رہونگا۔ ان بزرگواروں میں سے آٹھ گزر چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ باقی چار

https://downloadshiabooks.com/

اماموں کے ذریعہ ۱۲ کا عدد ضرور پورا ہو گا"۔[1]

ان اشعار میں جناب مصعب بن وہب نے اپنا منور عقیدہ مجسم کر دیا ہے کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان رکھتے ہیں جو قوی و عزیز اور خالق کائنات ہے اور یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ تمام انبیاءؑ و مرسلینؑ سے برتر ہیں اور حضرت علیؑ اور ان کے بعد گیارہ فرزند ائمہ علیہم السلام اور جناب رسول خداؐ کے جانشین و خلیفہ اور ان کی امت کے ہادی ور ہنما ہیں اور یہی عقیدہ تمام شیعیان اہل بیتؑ کا ہے اور وہ سب اسی کے معتقد ہیں۔

۷۔ محمد صیمری

محمد بن اسماعیل صیمری بہترین شیعوں میں سے تھے، انھوں نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور امامؑ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت واقع ہو چکی تھی، آپ نے امامؑ کو اپنے قصیدہ میں تسلیت و تعزیت پیش کی ہے اور اسی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا ہے، وہ کہتے ہیں:

عشر نجوم افلت فی فُلکھا ویطلعُ اللہُ لنا امثالھا

بالحسن الھادی ابی محمد تدرک اشیاعُ الھدیٰ آمالھا

وبعدہ من یرتجیٰ طلوعہ یظلُ جواب الفلا جزالھا

ذو الغیبتین الطول الحق التی لا یقبلُ اللہُ من استطالھا

یا حُجج الرحمن احدیٰ عشرۃ آلت بثانی عشرھا آمالھا

1۔ مقتضب الاثر ص ۴۷۔

https://downloadshiabooks.com/

''آسمان امامت پر دس ستارے غروب ہو چکے ہیں لیکن انھیں کے مانند خدا ہمارے لئے اور بھی ستارہ طلوع کرے گا۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کی بدولت ہدایت کی پیروی کرنے والے اپنی مرادیں پارہے ہیں اور ان کے بعد ایسے ستارے کے طلوع ہونے کی امید کی جارہی ہے جو روئے زمین کے ہر خطہ پر چکر لگائے گا انھیں دو غیبتوں کا سامنا کرنا ہے اور جو شخص اس برحق غیبت سے پہلے ظہور کی درخواست کرے گا خدا اس کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں کرے گا۔ اے اللہ کی گیارہ حجتو! یقیناً آپ کی بارہویں حجت کے ذریعہ سب کی حاجتیں پوری ہو جائیں گی''۔[1]

۸۔ علی خوافی

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک جناب علی ابن ابی عبد اللہ خوافی ہیں، جب حضرت امام علی رضاؑ کی شہادت واقع ہوگئی تو اس زمانے کے شعراء نے امامؑ کا مرثیہ کہا اور ان مرثیہ نگاروں میں سے ایک جناب علی خوافی بھی ہیں، آپ نے اپنے اس مرثیہ میں حضرت امام مہدیؑ کا تذکرہ کیا ہے، فرماتے ہیں:

فی کل عصر لنا منکم امام ھُدیٰ فربعُہ اھل منکم و مانوسُ

امست نجوم سماء الدین آفلۃ و ظل اُسدُ الشریٰ قد ضمھا الخیسُ

غابت ثمانیۃ منکم و اربعۃ یرجیٰ مطالعھا ما حنت العیسُ

حتیٰ متیٰ یظھر الحق المنیر بکم فالحق فی غیرکم داجٍ و مطموسُ

1۔ مقتضب الاثر ص ۵۳۔

https://downloadshiabooks.com/

"ہر دور میں ہمارے لئے آپ حضرات میں سے کوئی نہ کوئی امام ور ہنما ہوتا رہا ہے جس سے بشریت بڑی مانوس رہی ہے اور ان سے استفادہ کرتی رہی ہے۔ آسمان دین کے یہ تابندہ ستارے یکے بعد دیگرے غروب ہوتے چلے جارہے ہیں اور یہ زمین کیسے کیسے شیروں کو اپنے اندر چھپائے جارہی ہے۔ اب تک آپ اہل بیتؑ میں سے آٹھ ستارے غروب ہو چکے ہیں اور ابھی چار ستاروں کے طلوع کی امید ہے مخ،لصین جن کے مشتاق ہیں۔ آپ بزرگواروں کے ذریعہ روشن و منور حق کا بول بالا کب ہوگا اس لئے کہ حق دوسروں کے ہاتھوں سیاہ و تاریک اور اس کے آثار فرسودہ ہوگئے ہیں"۔[1]

شاعر اپنے ان اشعار میں نہایت صبر و شکیبائی کا اظہار کرتے ہوئے ظہور امامؑ کی تمنا ظاہر کر رہا ہے تاکہ ان دشمنان خدا سے انتقام لیکر اپنے دل کی آگ بجھا سکے جنہوں نے تمام محرمات الٰہی کا ارتکاب کیا ہے اور دین اسلام کو نہ رات کی تاریکی میں پھلنے پھولنے دیا ہے اور نہ دن کے اجالے میں۔

۹۔ قاسم بن یوسف

حضرت امام مہدیؑ پر ایمان رکھنے والوں اور ان کے انتظار میں لمحات گننے والوں میں سے ایک شاعر جناب قاسم بن یوسف ہیں، وہ کہتے ہیں:

انی لارجو ان تنال ھمُ منی ید تشفی جوی الصدر
بالقائم المھدی ان عاجلاً او آجلا ان مُد فی العمر

1۔ مقتضب الاثر ص ۴۷۔

او ینقضی من دونه اجلی فالله اولی فیه بالعُذر

مجھے آرزو و امید ہے کہ میں حضرت قائم آل محمد علیہم السلام کو دیر سویر درک کر لونگا اور میرے دل کے تمام درد کو شفا مل جائے گی۔ اگر میری عمر نے ساتھ دیا ایسا ہو کے رہے گا اور اگر میری عمر نے ساتھ نہ دیا تو اللہ تو سب سے زیادہ عذر قبول کرنے والا ہے"۔[1]

شاعر ان اشعار میں نہایت شکیبائی کے ساتھ ظہور امامؑ کا انتظار کر رہا ہے تا کہ دشمنان خدا سے انتقام لے سکے جنھوں نے تمام محرمات کا ارتکاب اور تمام محترم و مقدس چیزوں کی ہتک حرمت کی ہے، گویا کہ انھوں نے حق کو رات کی تاریکیوں میں ڈھکیل دیا ہے اور دن کے اجالے میں بھی حق پژمردہ نظر آرہا ہے۔

۱۰۔ ابن رومی

ابن رومی شاعر متوفی سنہ ۲۸۳ھ اپنے زمانہ کا مشہور شاعر ہے جس نے شہید جاوید یحییٰ علوی پر گریہ کیا ہے جنھوں نے مظلوموں اور درد مندوں کی خاطر قیام کیا تھا اور ظلم و استبداد کے خلاف انقلاب برپا کیا تھا اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے وہ اپنے معروف قصیدہ "عصماء" میں یحییٰ علوی کا مرثیہ بیان کرتے ہیں جس میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جن کی آمد کے خوف سے بنی عباس کے حکام جور کی چولیں ہل رہی تھی وہ کہتے ہیں:

1۔ الامام المہدی ص ۲۸۴۔

https://downloadshiabooks.com/

غررتم اذا صدقتم ان حالة تدوم لکم و الدھر لونان اخرج

لعل لھم فی منطوی الغیث ثائراً سیسمولکم والصبح فی اللیل مولج

بجیش تضیق الارض من زفراته لہ زجل ینفی الوحوش وھزمج

اذا شیم بالابصار ابرق بیضہ بوارق لا یستطیعھن المحمج

نوامضہ شمس الضحیٰ فکانما یری البحر فی اعراضہ یتموج

لہ وقدۃ بین السماء و بینہ تلم بہ الطیر العوافی فتھرج

اذا کر فی اعراضہ الطرف اعرضت حراج تحار العین فیھا فتحرج

یویدہ رکنان ثبتان رجلة وخیل کارسال الجراد و اوثج

علیھا رجال کاللیوث بسالة بامثالھم یثنی الابیٔ فیعنج

”تم دھوکہ میں ہو اگر جو تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ موجودہ حالت یوں ہی برقرار رہے گی، کیا تمھیں پتہ نہیں ہے کہ زمانہ کے دو رنگ ہیں۔شاید ان علویوں کا ایک انتقام لینے والا آسمانوں میں چھپا انتظار کر رہا ہے جو عنقریب تمہارے اوپر حملہ آور ہو جائے گا اور تاریک رات صبح منور میں تبدیل ہو جائے گی۔ وہ اتنا بڑا لشکر لے کر آئے گا کہ زمین تنگ نظر آئے گی اور اس کے لشکریوں کی طرف سے اس قدر آواز بلند ہو گی کہ وحشی جانور بھاگ کھڑے ہونگے اور ان کے خَود سے اس قدر چمک پیدا ہو گی کہ لوگوں کی تیز نگاہیں بھی ان پر نہیں ٹھہر سکیں گی۔ سورج کی ابھرتی کرنوں کے باعث ان کے رخسار پر جو چمک پیدا ہو گی اس سے معلوم ہو گا کہ سمندر موجیں مار رہا ہے۔ ان کے اور آسمان کے درمیان ایک چمکتا ہوا آگ کا

شعلہ ہوگا جس کی چمک دمک سے طالبان رزق پرندے کترا کے اڑیں گے۔ جب ان کے رخسار پر نگاہیں دوڑیں گی تو خیرہ ہو جائیں گی۔ اللہ انھیں سوار اور پیادہ فوج عطا فرمائے گا جو بکھرے ٹڈی کی طرح کثیر تعداد میں ہونگے اور ان میں سپہ سالار شجاعت و بہادری میں شیروں کے مانند ہونگے جن بہادروں کی بدولت باغیوں کو زیر کیا جاسکتا ہے"۔[1]

ابن رومی اپنے قصیدہ کو جاری رکھتے ہیں اور اس میں امام زمانہؑ اور ان کے لشکریوں اور سپہ سالاروں کی شجاعت و شہامت کا تذکرہ کرتے ہیں جو صرف امامؑ کے تابع فرمان اور بھر پور مطیع و پیروکار ہونگے، امام زمانہؑ تشریف لاکر تمام سرکشوں اور ظالموں کے سروں کو ان کے تن سے جدا کریں گے، چاہے وہ امویوں میں سے ہوں یا ان کے برادری عباسیوں میں سے ہوں، وہ تشریف لاکر اصلاً ظلم و ستم کا خاتمہ کر دیں گے اور بساط جور الٹ کر رکھ دیں گے۔

۱۱۔ یحییٰ بن اعقب

شاعر یحییٰ بن اعقب نے حضرت امام منتظر علیہ السلام کی توصیف اور ان کے طرز عمل و حکمت عملی کو بیان کیا ہے کہ آپؑ کے سایہ میں مظلوموں کو امن و سلامتی حاصل ہوگی اور آپ معطل شدہ حدود الٰہیہ کو قائم کریں گے، یحیی شاعر کہتے ہیں:

اسـمر اللـون ، مشـرق الوجـه ملـيح البهـا ، طريـا جنيـا

يظهـر الحـق و البراهـين و العـدل فـتلقى اذا امامـا عليـا

1۔ مقاتل الطالبیین ص ۶۵۴ و ۶۵۵۔

https://downloadshiabooks.com/

وتطیع البلاد من مشرق الارض الیٰ المغرب بین طوعا جلیا

وتری الذئب عنده الشاة ترعیٰ ذاک بالعدل و الامان حفیا

یحکم الاربعین فی الارض ملکا و یوفی کل حی وفیا

"آپ کا رنگ گندمگوں، چہرہ چمکتا ہوا، رخسار نمکین اور بالکل تر و تازہ رخ انور ہو گا۔ آپ تشریف لا کر حق اور اس کے دلائل اور عدل و انصاف کا بول بالا فرمائیں گے اور اس کے بعد امام علی علیہ السلام سے بھی شرف ملاقات کریں گے۔ آپ روئے زمین کو مشرق سے لے کر مغرب تک اپنا مطیع و فرمانبردار بنالیں گے۔ اس وقت بھیڑ اور بھیڑیا عدل و انصاف اور امن و امان کے باعث ایک ساتھ چرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ آپ چالیس سال تک حکمرانی فرمائیں گے اور ہر ذی حیات کو اس کا بھرپور حق عنایت فرمائیں گے"۔[1]

۱۲۔ فضل بن روزبہان

فضل بن روزبہان (متوفی سنۃ ۱۲۷۹ھ) نے بھی ائمہ طاہرین علیہم السلام کی مدح سرائی کی ہے اور مدح حضرت امام مہدیؑ میں کہتے ہیں:

سلام علی القائم المنتظر ابی القاسم القرم نور الھدی

سیطلع کالشمس فی غاسق ینجیہ من سیفہ المنتقی

سلام علیہ و آبائہ و انصارہ ما تدوم السما

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ ص۲۱۹۔

https://downloadshiabooks.com/

" میر اسلام ہو قائم منتظر ابو القاسم اور پائیدار نور ہدایت پر جو عنقریب سورج کی طرح تاریک شب میں طلوع فرمائیں گے اور اپنی تلوار سے مظلوموں کو نجات عطا فرمائیں گے۔ میر اسلام ہو ان پر اور ان کے آباء طاہرین پر اور ان کے ناصروں و مددگاروں پر جب تک یہ آسمان کا شامیانہ قائم و دائم ہے"۔[1]

۱۳۔ عبد الرحمن بسطامی

عبد الرحمن بسطامی کا شمار ان شعراء کرام میں ہوتا ہے جو حضرت امام مہدیؑ پر ایمان رکھتے ہیں بسطامی نے اپنے اشعار میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کو حتمی امر سمجھا ہے اور اس ایمان و عقیدہ کا سرچشمہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے وارد روایات اور علم الحروف ہیں جس پر بسطامی نے تاکید کی ہے، وہ کہتے ہیں:

ویظهر میم المجد من آل احمد　　ویظهر عدل الله فی الناس اولا
کما قد روینا عن علی الرضا　　وفی کنز علم الحرف اضحیٰ محصلا
ویخرج حرف المیم من بعد شینه　　بمکة نحو البیت بالنصر قد علا
فهذا هو المهدی بالحق ظاهر　　سیاتی من الرحمن للخلق مرسلا
ویملا کل الارض بالعدل رحمة　　ویمحو ظلام الشرک و الجور اولا
ولایته بالامر من عند ربه　　خلیفة خیر الرسل من عالم العلا

1۔ الامام المہدی ۲۸۵۔

https://downloadshiabooks.com/

”مجد و بزرگی و شرافت کی میم حضرات آل محمد علیہم السلام سے ظہور پذیر ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان عدالت الٰہیہ کا نفاذ فرمائیں گے۔ جیسا کہ ہم نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے وارد روایت میں ملاحظہ کیا ہے اور اسے علم الحروف کے خزانوں میں واضح و آشکار طور پر دکھا دیا ہے اور حرف شین کے بعد حرف میم مکہ میں خانۂ کعبہ کے پاس ظہور فرما کر بلندی و برتری حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ وہی مہدیؑ برحق ہیں جو حق کے ساتھ قیام و ظہور فرمائیں گے اور خلائق کی نصرت کے لئے من جانب اللہ تشریف لائیں گے۔ نہایت ہی رحم و کرم کے ساتھ ساری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور تمام تر ظلم و جور کی تاریکیوں کو مٹا دیں گے۔ آپ کی ولایت و سلطنت من جانب اللہ ہوگی اور آپ ہی سید و سردار انبیاء خیر المرسلین حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عالم ذر سے خلیفہ و جانشین ہیں“۔[1]

اور ایک قصیدہ میں یوں فرماتے ہیں:

هيهات ممزوج بلحمي ودمي   حبهم وهم الهدىٰ و الرشد

حيدرة و الحسنان بعده   ثم على و ابنه محمد

و جعفر الصادق و ابن جعفر   موسىٰ و يتلوه على السيد

اعنى الرضا ثم ابنه محمد   ثم على ابنه المسدد

و الحسن التالى و يتلو تلوه   محمد بن الحسن المفتقد

فانهم ائمتى و سادتى   وان لحانى معشر و فندوا

1۔ الامام المہدی ص۲۸۷ و ینابیع المودۃ ۴۶۷۔

" تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ! سنو میرے گوشت اور خون میں ان کی محبت مخلوط ہو چکی ہے، وہی ہدایت گر اور رہنما ہیں۔ حضرت حیدر کرارؑ حضرات حسنینؑ ان کے بعد زین العابدینؑ اور ان کے فرزند محمد باقرؑ۔ حضرت صادقؑ اور فرزند جعفرؑ حضرت موسیٰ الکاظمؑ اور ان کے بعد ان کے فرزند سید و آقا علیؑ ہیں۔

میری مراد حضرت علی رضاؑ ہیں، پھر ان کے فرزند محمد تقیؑ پھر ان کے لال حضرت علی نقیؑ، پھر حسن عسکریؑ ہیں اور ان کے پہلو میں آنے والے حضرت مہدیؑ محمد فرزند حسن ہیں جو پردۂ غیب میں ہیں۔ یہی حضرات و بزرگان میرے امام اور سید و سردار ہیں، مگر کوئی برا کہنے والا برا کہتا ہے تو کہے اور اپنی بھڑاس نکال لے اور میری عقیدت کو غلط ٹھہرائے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے"۔ (1)

۱۴۔ طہوی منبجی

شاعر ابو الغوث طہوی منبجی، ائمہ اطہارؑ کی مدح میں اور خاص طور سے حضرت امام مہدیؑ کی تاریخ ولادت کی تعظیم و تکریم میں کہتے ہیں:

هم حجج الله اثنی عشرة متیٰ   عدتهم فثانی عشرهم خلف الحادی

بمیلاده الانباء جائت شهیرة   فاعظم بمولود و اکرم بمیلاد

" وہی اللہ کی بارہ حجتیں ہیں جنھیں جب شمار کروگے تو ۱۲ پاؤ گے، ان میں کا بارہواں خلف امام عسکریؑ ہے۔ جن کی ولادت کے بارے میں احادیث بہت مشہور ہیں لہذا مولود کی

1۔ الاشاعۃ لاشراط الساعہ ۱۶۴۔

https://downloadshiabooks.com/

بھی تعظیم کرو اور ساتھ ہی ساتھ تاریخ ولادت کی تکریم سے غفلت نہ برتو"۔[1]

۱۵۔ابن ابی الحدید

ابن ابی الحدید معتزلی متوفیٰ سنہ ۶۵۵ ھ حضرت امام مہدیؑ اور ان کے ظہور ذی جود کے حتمی ہونے پر ایمان و عقیدہ رکھتے ہیں، ان کا ماننا ہے کہ امام مہدیؑ قیام عدل و حق کے لئے ظہور فرمائیں گے ان کی تمنا ہے کہ ان کا سارا خاندان حضرت امام مہدیؑ کے لشکر اور ان کا دفاع کرنے والوں میں شامل ہو جائے، وہ کہتے ہیں:

لقد علمت بانہ لا بد من مھدیکم و لیومہ اتوقع

یحمیہ من جند الالٰہ کتائب کالیم اقبل زاخرا یتدفع

فیھا لآل ابی الحدید صوارم مشھورۃ و رماح خط شرع

"مجھے معلوم ہے کہ آپ اہل بیتؑ میں سے ایک مہدی ضرور ظہور فرمائیں گے اور مجھے اس دن کا انتظار ہے۔ جس دن الٰہی لشکر کے ٹولے سمندر کی موجوں کی طرح آگے بڑھتے ہوئے ان کی حمایت کریں گے۔ مجھ ابن ابی الحدید کی اولاد برہنہ تلواریں اور بلند و بالا نیزے لئے ہوئے ایک صف میں برابر سے کھڑی ہو گی"۔[2]

۱۶۔عامر بصری

حضرت امام مہدیؑ پر ایمان اور آپؑ کے ظہور پر حتمی عقیدہ رکھنے والے شعراء میں

1۔ مصلح منتظر ص ۶۵۔

2۔ شرح القصائد العلویات التسع ص ۷۰۔

https://downloadshiabooks.com/

سے ایک شاعر جناب عامر بصری ہیں، وہ کہتے ہیں:

امام الھدیٰ حتیٰ متیٰ انت غائب   فمن علینا یا ابانا باوبة

ترائت لنا رایات جیشک قادما   ففاحت لنا منھا روائح مسکة

و بشرت الدنیا بذلک فاغتدت   مباسمھا مفترة عن مسرة

مللنا و طال الانتظار فجد لنا   بربک یا قطب الوجود بلقیة

” اے امام ہدایت! آپ کب تک غائب رہیں گے اے ہمارے پدر! اب واپس آکر ہمارے اوپر منت و احسان کیجئے۔ گویا ہمیں آپ کے لشکر کا پرچم آتا ہوا دکھائی دے رہا ہے اور جس سے مشک و عنبر کی خوشبو پھوٹ رہی ہے۔ دنیا نے آپ کی آمد کی بشارت دیدی ہے اور مارے خوشی کے اس کی باچھیں کھل گئی ہیں۔ ہم تو انتظار کرتے کرتے اس کی طوالت سے ملول و رنجیدہ خاطر ہو گئے ہیں، آپ کو اپنے پروردگار کی قسم ہے، اے مرکز وجود! ہمیں ملاقات کا شرف بخش دیجئے“۔

۱۷۔ ابو المعالی قونوی

جناب ابو المعالی صدر الدین قونوی حضرت امام مہدیؑ کی توصیف کرتے ہوئے اور احکام و قوانین دین کے استقرار و پائیداری کی خاطر امامؑ کے ظہور کی توقع رکھتے ہیں اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کا قصر تعمیر ہونے کی خاطر ظہور امامؑ کی تاکید کر رہے ہیں ،وہ کہتے ہیں:

یقوم بامر اللہ فی الارض ظاھرا   علیٰ رغم شیطانین یمحق للکفر

https://downloadshiabooks.com/

یویـد شـرع المصـطفیٰ وھـو ختمـہ ویمتـد مـن میـم باحکامھـا یـدری

ومدتـہ میقـات موسیٰ وجنـدہ خیـار الـوریٰ فی الوقـت یخلـو عـن

علیٰ یـدہ محـق اللئـام جمیعھم بسیف قوی المتن علّک ان تـدری

حقیقۃ ذاک السیف و القـائم الـذی تعـین للـدین القـویم علی الامـر

لعمـری ھـو الفـرد الـذی بـان سرُہ بکـل زمـان فی مضـاء لـہ یسـری

تسـمی باسـماء المراتـب کلھـا خفـاء و اعلانـا کـذاک الی الحشـر

الـیس ھـو النـور الاتـم حقیقـۃ و نقطـۃ میـم منـہ امـدادھا یجـری

یفیض علی الاکـوان مـا قـد افاضـہ علیـہ الٰـہ العـرش فی ازل الـدھر

فمـا ثـم الا المـیم لا شیء غـیرہ و ذو العین من نوابـہ مفرد العصـر

ھـو الـروح فاعلمـہ و خـذ عھـدہ اذا بلغـت الیٰ مـد مدیـد مـن العمـر

کانـک بالمـذکور تصـعد راقیـا الیٰ ذروۃ المجد الاثیـل علی القـدر

ومـا قـدرہ الا الـوف بحکمـۃ علیٰ حـد مرسوم الشـریعۃ بـالامر

بذا قال اھل الحل و العقد فاکتفی بنصھم المثبوت فی الصحف الزبـر

فـان تبـغ میقـات الظھـور فانـہ یکـون بـدور جـامع مطلـع الفجـر

بشمس تمد الکل من ضوء نورھـا وجمـع داری الاوج فیھـا مـع البـدر

” آپ روئے زمین پر بحکم خدا قیام فرمائیں گے اور شیاطین کے نہ چاہتے ہوئے بھی

https://downloadshiabooks.com/

کفر کو محو کر دیں گے اور شریعت محمدی کی تائید فرمائیں گے جو آخری شریعت ہے اور اس کے احکام کو جاری و ساری فرمائیں گے کیونکہ آپ جملہ احکام سے واقف ہیں۔ آپ اس دنیا میں ظہور کے بعد اتنی مدت تک حکومت فرمائیں گے جتنی مدت تک حضرت موسیٰؑ نے میقات پروردگار پر بسر فرمایا تھا اور امام کا لشکر آپ کے ظہور کے وقت شمار سے باہر ہو گا اور وہ لوگ بہترین خلائق ہونگے۔ شاید تمھیں اس مضبوط دھار دار تلوار کی حقیقت کا علم ہو آپ کے ہاتھوں میں آئے گی تو سارے ملعونوں اور کمینوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور قائم آل محمدؐ دین قویم کے بے انتہا مددگار ثابت ہونگے، مجھے میری جان کی قسم ہے یہ وہی شخص ہیں ہر زمانے میں جن کی غیبت کا تذکرہ ہوتا رہا ہے اور آپ کے اسماء گرامی حسب مراتب ہر عام و خاص بزم میں زبان زد رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ کیا آپ کی ہی ذات مکمل نور تاباں نہیں ہے اور آپ ہی ساری کائنات پر لطف و کرم الٰہی کے فیضان و نزول کا باعث نہیں ہیں؟ جان لو کہ وہی روح خدا ہیں ان کے عہد و پیمان کو مضبوطی سے تھامے رہو چاہے عمر کے کسی بھی مرحلہ میں پہنچ جاؤ۔ انھیں کی بدولت تم بزرگی و شرافت کی بلند ترین منزلوں کو پا سکتے ہو انھیں کا تذکرہ سابقہ تمام آسمانی صحیفوں میں موجود ہے اس بات کا اعتراف ہر صاحبان حل و عقد نے کیا ہے۔ اب اگر تمھیں ان کے میقات ظہور کا انتظار ہے تو یاد رکھو بہت جلد مطلع فجر سے صبح کا سورج طلوع ہو کر اپنی تمام تر ضو فشانیوں کے اوج فلک پر نمودار ہو گا اور وہ دن دور نہیں ہے"۔ (1)

اس قصیدہ میں علم الحروف وغیرہ پر اعتماد کرتے ہوئے جن میں سے بعض ائمہ طاہرین علیہم السلام سے بھی ماثور و منقول ہیں، شاعر نے بعض علائم ظہور کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۴۶۸ و ۴۶۹۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۸۔ابو طلحہ شافعی

علامہ ابو طلحہ کمال الدین ابو سالم شافعی نے بھی حضرت رسول خداؐ سے وارد احادیث کو جو آپؐ نے امام مہدیؑ کی شان میں بیان فرمائی ہیں کو نظم فرمایا ہے، آپ حضرت امام مہدیؑ کو راہ حق اور راہ عدل و انصاف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

فهذا الخلف الحجة قد ايده الله هدانا منهج الحق و آتاه سجاياه

واعلى فى ذرى العلياء بالتاييد مرقاه وقد قال رسول الله قولا قد رويناه

و ذو العلم بما قال اذا ادرک معناه يرى الاخبار فى المهدى جائت

" آپ ہی خلف حجتؑ ہیں، جنھیں اللہ نے راہ حق قرار دیا ہے اور ان کے فضائل و خصائل کو آشکار کر دیا ہے۔ آپ بتائید الٰہی فضیلتوں کی بلند ترین سیڑھیوں پر جلوہ افروز ہیں اور جناب رسول خداؐ سے آپ کی شان میں روایت وارد ہوئی ہے۔ آنحضرتؐ کے ارشادات کو صاحبان علم جو کافی حد تک حقیقت سے آشنا ہیں جانتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت مہدیؑ کی شان میں نام بنام حدیثیں بیان فرمائی ہیں"۔[1]

اسی طرح بہت سے شعراء کرام جیسے جمال الدین خلیعی، علامہ سید علی مدنی، علامہ شیخ بہائی، علامہ شیخ حر عاملی، سید حیدر حلی، علامہ عبد الغنی عاملی، ابراہیم حسن قفطان، علامہ سید رضا ہندی، علامہ شیخ محمد سماوی وغیرہ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ہم ان کے اشعار و قصائد کو خوف طوالت کے باعث ترک کر رہے، ہیں اہل

1۔ مطالب السؤول ج ۲ ص ۷۹۔

https://downloadshiabooks.com/

ذوق حضرات اصل کتاب کی طرف مراجعہ فرمائیں۔

منکرین امام مہدیؑ

تاریخ نگاروں کی ایک محدود جماعت نے حضرت امام مہدیؑ کے وجود کا انکار کیا ہے بلکہ شیعوں کے عقیدۂ مہدویت پر بڑا واویلا مچایا ہے، ان منکرین میں سر فہرست افراد یہ ہیں:

ا۔ ابن خلدون

ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے معروف مقدمہ میں ایک فصل قائم کی ہے جس میں اس نے ائمہ حدیث کی ذکر کردہ ان احادیث کا انکار کیا ہے جنھیں جناب رسول خداؐ نے امام مہدیؑ کی شان میں بیان کیا ہے نیز اس نے کہا ہے کہ یہ ائمہ حدیث ان حدیثوں کو نہیں مانتے ہیں اور یہ خیال کیا ہے کہ یہ روایات بے بنیاد ہیں لیکن استاد احمد محمد شاکر اہل سنت کے معروف عالم اور محقق نے ابن خلدون کی تردید کی ہے، وہ کہتے ہیں:

" جہاں تک ابن خلدون کی بات ہے تو انھوں نے اس چیز کے بارے میں اظہار خیال کر ڈالا ہے جس کے بارے میں انھیں علم و معرفت نہیں ہے اور ایسے میدان میں اتر پڑے ہیں جس کے وہ شہسوار نہیں ہیں، ان کے لئے یہی بہتر تھا جو انھوں نے اپنا مشغلہ بنا لیا تھا، سیاست اور امور مملکت اور حکام و امراء کی نوکری کرنا انھوں نے خوامخواہ یہ خیال کر لیا ہے کہ مہدویت کا عقیدہ خالص شیعہ عقیدہ ہے یا ان کے نفس نے انھیں اس وہم میں مبتلا کر دیا ہے، نتیجہ میں انھوں نے اپنے مشہور مقدمۂ تاریخ میں ایک طولانی فصل اس عنوان سے

https://downloadshiabooks.com/

قرار دیدی'' فاطمیوں کے حالات اور ان کے بارے میں لوگوں کے آراء و مذاہب''۔[1]

اس کے بعد استاد احمد محمد شاکر ابن خلدون کے نظریہ کو باطل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:'' امام مہدیؑ کے وجود کا انکار در حقیقت ضروریات دین میں سے ایک ضرورت کا انکار ہے کیونکہ جناب رسولخداؐ سے حضرت امام مہدیؑ کی شان میں تواتر کے ساتھ روایات وارد ہوئی ہیں اور ان میں کسی شک و شبہ اور تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہے''۔

۲۔امین سویدی

بغداد کا رہنے والا یہ انسان جو کہ محمد امین سویدی کے نام سے مشہور تھا وہ امام منتظرؑ کے وجود کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ وہ عنقریب پیدا ہونگے، وہ لکھتا ہے:'' شیعوں کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ سامراء کے سرداب میں غائب ہو گئے ہیں، اس وقت ان کے نگہبان بھی ہوتے تھے یہ سنہ ۲۶۲ ھ کا واقعہ ہے اور قیامت سے قبل وہ تلوار لے کر قیام کریں گے اور قیام و ظہور سے پہلے انھیں دو غیبتوں کا سامنا ہے جن میں ایک دوسرے کی بہ نسبت طولانی ہوگی''۔[2]

پھر سویدی کہتا ہے:''میں کہتا ہوں کہ حضرت محمد ابن حسن عسکریؑ کے مہدی ہونے اور قیام قیامت سے قبل ان کے منتظر ہونے کو جو چیز باطل کرتی ہے وہ امامیہ ہی کے وہ اصول و ضوابط ہیں جو انھوں نے امامت کے لئے بنیاد قرار دئے ہیں اور وہ اصول یہ ہیں کہ ان کا کہنا ہے کہ امام کا منصوب کرنا خدا پر واجب ہے اور اللہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی

1۔ حاشیہ مسند احمد بن حنبل ج۶ ص ۴۴ ح ۳۵۷۱۔

2۔ سبائک الذھب ص ۷۸۔

https://downloadshiabooks.com/

زمانہ کو امام سے خالی رکھے اور امامیہ کے نزدیک امام فقط ۱۲ افراد میں منحصر ہیں اور یہ وہی اشخاص ہیں جن کی عصمت کے وہ لوگ قائل ہیں، اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ نے اپنے اوپر لازم و واجب چیز یعنی باپ کی موت کے بعد بیٹے کو امام نصب کرنے کا کام چھوڑ دیا ہے بلکہ اسے آخری زمانہ کے لئے اٹھار کھا ہے"۔

۳۔ احمد کسروی

فارس سے تعلق رکھنے والے اس مجوسی انسان یعنی احمد کسروی نے شیعوں پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور ان پر طرح طرح کی تہمتیں لگائی ہیں، وہ حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں لکھتا ہے: " جب حسن عسکریؑ ۲۶۰ھ میں مر گئے تو بڑی چالاکی سے کام لیا گیا کیونکہ حسن عسکریؑ کے کوئی اولاد تو تھی نہیں تو رافضیوں کو حیرت و پریشانی ہوئی اور وہ مختلف فرقوں میں بٹ گئے، ایک گروہ اس بات کا قائل ہو گیا کہ امامت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے بلکہ ختم ہو چکا ہے اور دوسرا گروہ حسن عسکریؑ کے بھائی جعفر بن علی کا تابعدار ہو گیا۔

حسن عسکریؑ کے معتمدین میں سے ایک عثمان بن سعید تھا، اس نے عجیب و غریب دعویٰ شروع کر دیا اس نے ادعاء کیا کہ حسن عسکریؑ کا ایک بیٹا ہے جس کی عمر پانچ برس کی ہے، وہ سرداب میں پوشیدہ ہو گئے ہیں اور اب وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہونگے، وہی حسن عسکریؑ کی رحلت کے بعد امام وقت ہیں"۔[1]

احمد کسروی انگریزوں کا مزدور اور اپنے خاص نظریات میں معروف تھا اور اس کا یہ قول اس کے اس قول سے زیادہ کمزور ہے کہ جو اس نے کہا ہے " عثمان بن سعید امام زمانہؑ کے

1۔ الشیعہ والتشیع ص ۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

ایک نائب نے یہ ادعا کیا کہ حسن عسکریؑ کا ایک بیٹا ہے اور وہی امام منتظر ہے اور وہ کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونگے لہذا انھیں کی طرف دعوائے مہدویت ختم ہوتا ہے''

لیکن یہ محض افتراء ہے اور ہم نے سابقہ بحثوں میں بے شمار روایات کا تذکرہ کیا ہے جو حضرت رسول خداؐ اور ائمہ ھدیٰؑ سے منقول ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ عالم اسلامی کو بشارت دی گئی ہے کہ حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے اور دین کی بگڑی صورت اور بگاڑی گئی حالت میں سدھار لائیں گے اور دین اسلام کی عزت رفتہ، شوکت دیرینہ اور اسلامی ماحول کو حیات نو عطا کریں گے۔

۴۔امین مصری

احمد امین مصری بھی احمد کسروی مجوسی کی طرح ان اہل بیت طاہرین علیہم السلام کا دشمن ہے (اللہ نے جن سے رجس کو دور رکھا ہے اور ایسا پاک و پاکیزہ رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے) اور اس نے تو شیعوں سے نہایت بغض و کینہ کو برملا کر دیا ہے اور کسی مدرک و مستند کے بغیر شیعوں پر طرح طرح کی تہمتیں لگائی ہیں جس کا اعتراف اس نے خود بعد میں کیا ہے جب کہ اس نے اسلام کے ایک ایسے بڑے گروہ پر اپنے بغض و عناد اور نفرت کی بوچھار کر ڈالی جس نے حق کو اپنا نصب العین قرار دیا، نعرۂ عدل و انصاف کو بلند کیا اور ظلم و سرکشی پر یلغار کر رکھی ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحمن بدوی لکھتے ہیں:

''اسلام کے اندر روحی و معنوی مطالب سے بے نیاز کرنے میں سرسبز و قوی اور ٹھوس زندگی کی ترویج کرنے میں شیعوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے جن کی بدولت اسلام اس قدر

https://downloadshiabooks.com/

قوی و ٹھوس باقی ہے اور تمام تر روحی و معنوی کمیوں کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، یہاں تک کہ سخت ترین حالات اور دوسروں کی سرکشی اور اسلام کے خلاف ان کی یلغار کے مقابلہ میں اسلام قدم جما سکا اور اگر شیعوں کی کوششیں نہ ہوتیں تو اسلام دوسرے مذاہب کی طرح جامد ڈھانچہ بن کر رہ جاتا"۔[1]

بہر حال احمد امین مصری نے ایک کتابچہ لکھا ہے جس میں اس نے حضرت امام مہدیؑ کا انکار کیا ہے اور شیعوں پر اس واسطے کہ وہ امام مہدیؑ پر ایمان رکھتے ہیں، اعتراض اور عیب کی نظر سے دیکھا ہے اور امام مہدیؑ کے بارے میں صحاح ستہ میں مذکور جناب رسول خداؐ سے وارد متواتر روایات کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے، لیکن امین کی لن ترانیوں کا استاد عظیم الشان حجۃ الاسلام والمسلمین جناب شیخ محمد امین زین الدین نے اور علامہ محقق مرحوم و مغفور شیخ محمد علی زہیری نے بھرپور اور دندان شکن جواب دیا ہے، جناب زہیری کی کتاب کی تقریظ جناب شیخ امام محمد حسین آل کاشف الغطاء قدہ نے لکھی ہے، جس میں آپ فرماتے ہیں:

" حضرت امام مہدیؑ کا مسئلہ ایک مضبوط، پختہ اور بنیادی عقیدہ ہے جس کی بنیاد مضبوط مسلمات و ضوابط پر قائم ہے اور اس سے علاحدگی ممکن ہی نہیں ہے بلکہ یہ مسلمات اور ناقابل بحث امور میں سے ہے"۔[2]

۵۔ شکری آفندی

شکری آفندی بغدادی نے ایک قصیدہ نظم کیا ہے جس میں اس نے امام مہدیؑ کے

1۔ دراسات اسلامیہ / عبد الرحمن بدوی۔

2۔ ضحی الاسلام ج ۳ ص ۲۴۱۔

https://downloadshiabooks.com/

بارے میں اپنے شکوک و شبہات کا اظہار اور انکار مہدویت کیا ہے، وہ کہتا ہے:

أیا علماء العصر یا من لهم خبر　　بکل دقیق حار من دونه الفکر

لقد حار منی الفکر فی الغائب الذی　　تحیر فیه الناس والتبس الأمر

فمن قائل فی القشر لب وجوده　　ومن قائل قد ذب عن لبه القشر

"اے علماء عصر اور اے صاحبان علم و دانش اور ہر اس چیز کی خبر رکھنے والو جن کے بارے میں فکریں حیران رہ جایا کرتی ہیں۔ میری عقل و فکر بھی امام غائب کے سلسلہ میں اسی طرح حیران ہے جس طرح بہت سے لوگ متحیر اور شک و شبہ کا شکار ہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ امام کی مثال چھلکے کے اندر مغز کی طرح ہے، تو کوئی کہتا ہے چھلکا تو کب کُھل چکا ہے وہ مغز کے مانند ہیں، یعنی بعض کہتے ہیں ابھی پیدا نہیں ہوئے اور دوسرے بعض کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں"۔

علماء و دانشمندان نجف اشرف نے اس قصیدہ کا جواب دیا ہے، بعض نے قصیدہ کے مقابلہ میں اسی کی بحر و ردیف پر مشتمل قصیدوں میں جواب دیا ہے اور جناب محدث نوری نے اس قصیدہ کی تردید میں پوری ایک کتاب "کشف الاستار عن الحجۃ الغائب عن الابصار" تالیف فرمائی ہے اور اس کتاب میں علماء اہل سنت کے چالیس علماء کی تصریحات کو ذکر کیا ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور وجود ذی جود کے قائل ہیں، اسی طرح امام محمد حسین کاشف الغطاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اس ردیف و قافیہ میں زبردست جواب دیا ہے جس کا مطلع ہے:

بنفسی بعید الدار قربه الفکر　　وادناه من عشاقه الشوق والذکر

https://downloadshiabooks.com/

" میری جان اس ذات والا صفات پر قربان ہو جائے، جو ہے تو بہت دور لیکن فکر و ذہن نے اسے اپنے بہت قریب کر لیا ہے اور ان کے شوق و اشتیاق اور ان کے تذکرے نے انھیں اپنے عاشقوں سے قریب سے قریب تر کر لیا ہے"۔

یہ قصیدہ، قصیدۂ عصماء کے نام سے معروف ہے جو کتاب الزام الناصب کے ساتھ بھی چھپا ہے اور مستقلاً بھی طبع ہوا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

علائم ظہور قائمؑ

https://downloadshiabooks.com/

ظہور حضرت امام مہدیؑ کی علامتوں اور دلالتوں پر روایات معصومین علیہم السلام میں روشنی ڈالی گئی ہے بلکہ جس زمان و مکان اور حالات میں امامؑ کا ظہور ہوگا ان پر بھی گفتگو ہوئی ہے وہ روایات جن میں علائم ظہور بیان ہوئی ہیں ان کی دو قسمیں کی گئی، ہیں ایک وہ علامتیں جو حتمی ولازمی ہیں جنھیں، ں بہر حال پوری ہونا ہے، اور دوسری قسم ان علامتوں کی ہے، جن کا معرض وجود میں آنا لازمی و حتمی نہیں ہے، پہلے ہم حتمی علامتوں پر روشنی ڈالیں گے پھر دوسری قسم کو بھی مختصر طور پر بیان کریں گے۔

حتمی علامتیں

ظہور قائم آل محمد علیہم السلام سے پہلے بعض علامتوں کا متحقق ہونا لازم و ضروری ہے جن کی حتمیت پر روایات میں اجماع پایا جاتا ہے، بعض کا تذکرہ ملاحظہ ہو:

ظلم کا دور دورہ ہونا

امام مہدیؑ کے ظہور کی واضح و آشکار علامتوں میں سے ایک ظلم و ستم کا پھیلاؤ اور امن و سلامتی کا ناپید ہو جانا ہے یہاں تک کہ زندگانی بشریت طرح طرح کے حادثات اور ظلم و تشدد سے بھر جائے گی، انسان شدت خوف و دہشت سے بڑی رنج و مصیبت کی زندگی بسر کرے گا اور انسانی زندگی پر جاہلیت کے آثار و آفات و بلیلات کا خیمہ تن جائے گا اور لوگ اس قدر منکرات اور گناہوں کی طرف بھاگ رہے ہونگے گویا وہ منکر، ان کے درمیان نیکی اور خیر میں تبدیل ہو چکا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

دین اسلام ایک بار پھر غربت زدہ اور لاوارث بن جائے گا، جس طرح آغاز میں بے یار و مددگار تھا اس کے احکام پر جمود طاری کر دیا جائے گا، بڑی طاقتیں اور ظلم و بربریت پر مبنی حکومتیں لوگوں کو انھیں چیزوں پر مجبور کریں گی جنھیں وہ ناپسند کرتے ہوں گے، مسلمانوں کی دولت و ثروت کو لوٹا جا رہا ہو گا اور ان کے تمام اقتصادی وسائل کو غارت کیا جا رہا ہو گا اور انھیں اپنے زیر اثر مناطق میں کنٹرول کیا جا رہا ہو گا، بہر حال چند احادیث میں ان امور پر روشنی ڈالی گئی ہے، ہم یہاں بعض کا تذکرہ کر رہے ہیں:

ا۔ ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''ستكون بعدى فتن، منها فتن الأحلاس يكون فيها هرب وحرب، ثم من بعدها فتن كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقىٰ بيت من العرب الا دخلته ، ولا مسلم الا وصلته، حتىٰ يخرج رجل من عترتى''۔

'' عنقریب میرے بعد فتنے برپا ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ احلاس کے نام سے ہو گا جس میں لوٹ مار اور جنگ و جدال ہو گی پھر اس کے بعد فتنوں کا ایک سلسلہ ہے، جونہی یہ کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو پتہ چلے گا کہ نہیں ابھی باقی و جاری ہے، یہاں تک کہ عرب کے ہر گھر میں اس کا اثر پہنچے گا اور ہر مسلمان اس کا شکار ہو گا یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک مرد ظہور فرمائے گا''۔ (1)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی اور غیر اسلامی سرزمینوں پر بہت سے خطرناک قسم کے فتنے ابھریں گے جو بڑے خوں ریز ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی گھر مسلمانوں کا ایسا نہ ہو گا جہاں اس فتنے کی آگ نہ پہنچے اور سرزمین عرب پر بسنے والوں کا کوئی

1۔ عقد الدرر ص ۸۰۔

https://downloadshiabooks.com/

گھر ایسا نہ ہو گا کہ جہاں اس فتنہ کی چنگاری نہ پہنچے۔

۲۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''لایزال بکم الأمر ۔ أی الشدۃ والضیق۔ حتیٰ یولد فی الفتنۃ والجور من لا یعرف عندھا حتی تملأ الأرض جورا، فلا یقدر أحد یقول : اللہ، ثم یبعث اللہ عزوجل رجلا منی ومن عترتی فیملأ الأرض عدلا کما ملأھا من کان قبلہ جورا، وتخرج لہ الأرض أفلاذ کبدھا، ویحثو المال حثوا، ولا بعد عدا حتیٰ یضرب الاسلام بجرانہ''۔

''یہ سختیاں اور پریشانیاں اسی طرح تمہارے اوپر جاری وساری رہیں گی یہاں تک کہ روئے زمین ظلم وستم سے پُر ہو جائے اور کوئی ایک بھی '' اللہ '' نہ کہہ سکے گا، اس کے بعد خداوند متعال مجھ سے اور میری عترت میں سے ایک ایسے مرد کو بھیجے گا جو اسی طرح عدل وانصاف سے روئے زمین کو پُر کر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم وستم سے پُر ہو چکی ہو گی، زمین کی ساری قیمتی چیزوں کو باہر نکالے گا، مال ودولت کا ڈھیر لگا دے گا، شمار کر کے نہیں دے گا، یہاں تک کہ اسلام پوری طاقت کے ساتھ پابرجا ہو جائے گا''۔[1]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زمین کا چپہ چپہ ظلم وستم سے بھر جائے گا یہاں تک کہ کوئی انسان نام خدا لینے کی ہمت و استطاعت نہیں رکھتا ہو گا، الحادی وکافر طاقتیں زمین کے ہر خطہ پر مسلط ہو جائیں گی اور خدا و مخلوق کے درمیان بھی حائل ہو جائیں گی، ایسے میں خداوند متعال اپنے عظیم ولی کو مبعوث فرمائے گا جو لوگوں کو بلاؤں اور سختیوں سے نجات دلائے گا اور اسلام کو تر و تازگی عطا کرے گا اور اسلام کی رحمت تمام انسانوں کے شامل حال ہو جائے گی۔

1۔ امالی طوسی ص ۵۱۳۔

https://downloadshiabooks.com/

۳۔ ابو سعید خدری سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''ینزل بأمتی فی آخر الزمان بلاء شدید من سلطانهم لم یسمع ببلاء أشد منه، حتیٰ تضیق علیهم الأرض الرحبة ، وحتیٰ تملأ الأرض جورا وظلما، ولا یجد المؤمن محلا یلتجی الیه من الظلم ، فیبعث الله عز وجل رجلا من عترتی فیملأ الأرض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا، یرضیٰ عنه ساکن السماء وساکن الارض ، لا تدخر الأرض من بذرها شیئا الا أخرجته، ولا السماء من قطرها شیئا الا صبه الله علیهم مدرارا، یعیش فیهم سبع سنین ، أو ثمان ، أو تسع، تتمنیٰ الأحیاء الأموات مما صنع الله عزوجل بأهل الارض من خیره''۔

'' آخری زمانے میں میری امت کو ان کے سربراہوں سے شدید بلا و مصیبت کا سامنا ہوگا کہ جس کے مانند سخت بلا و مصیبت نہیں سنی گئی ہوگی یہاں تک کہ زمین اپنی وسعتوں کے باوجود لوگوں کے لئے تنگ ہوجائے گی اور وہ ہر قسم کے ظلم وجور سے بھر جائے گی، مومن ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں پائے گا، اس وقت خداوند متعال میری عترت سے ایسے مرد کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کردے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی، اس سے ساکنین زمین و آسمان سب راضی و خوشنود ہونگے، زمین اپنی ساری خیرات وبرکات کو باہر نکال دے گی اور آسمان موسلا دھار بارشوں سے دریغ نہیں کرے گا، وہ روئے زمین پر سات برس یا آٹھ یا نو برس زندگی بسر کریں گے، زندہ لوگ یہ تمنا کریں گے کہ کاش مردے زندہ ہوجاتے تاکہ خدا نے جو اہل زمین پر عنایت کی ہے اور خیرات وبرکات ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اس کا نظارہ کرلیتے''۔[1]

اس حدیث میں مسلمانوں پر ان کے حکمرانوں کی طرف سے پڑنے والی مصیبتوں کی

1۔ عقد الدرر ص ۷۳۔

https://downloadshiabooks.com/

طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ کس طرح ان حکام جور کی وجہ سے روئے زمین کا ہر علاقہ ظلم و تشدد کا گہوارہ بن جائے گا اور پھر حضرت امام مہدیؑ کو خداوند متعال اپنے بندوں پر رحمت بنا کر بھیجے گا اور وہ تشریف لا کر روئے زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے اور ظلم و ستم کے تمام مراکز کو تہہ و بالا کر دیں گے۔

۴۔ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''سیکون بعدی خلفاء ، ومن بعد الخلفاء أمراء ملوک ، ومن بعد الملوک جبابرة. ثم یخرج رجل من أهل بیتی یملأ الأرض عدلا کما ملئت جورا''۔

'' میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفاء کے بعد امراء ہوں گے اور امراء کے بعد بادشاہ ہوں گے اور ان کے بعد جبار ہوں گے پھر میرے اہل بیت سے ایک مرد اٹھے گا جو روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پُر کرے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی ہو گی''۔(1)

یہ حدیث شریف مسلمانوں کے حکمرانوں پر روشنی ڈالتی ہے اور انھیں کئی قسموں میں تقسیم کرتی ہے بعض ان میں خلفاء ہوں گے، بعض بادشاہ ہوں گے، بعض جبار و ظالم ہوں گے، جو شہروں اور بستیوں کو ظلم و ستم سے بھر دیں گے پھر خداوند متعال عظیم نجات دہندہ حضرت مہدی آل محمدؑ کو مبعوث فرمائے گا جو ان جباروں کی ہستی بکھیر کر رکھ دیں گے اور روئے زمین پر حکم الٰہی کو نافذ و جاری فرمائیں گے۔

۵۔ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''کیف أنتم۔

1۔ کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۵ ح ۳۸۶۶۷۔

https://downloadshiabooks.com/

یا عوف۔ اذا افترقت الأمة علیٰ ثلاث وسبعین فرقة ، واحدة منها فی الجنة وسائرھن فی النار؟۔

اے عوف! تم لوگوں کا کیا حال ہو گا جب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک ہی جنتی ہو گا اور بقیہ سب جہنمی ہوں گے ؟ عوف نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ! وہ کیسے ؟ تو آنحضرتؐ نے امت پر پڑنے والی افتاد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اذا کثرت الشرط ، وملکت الاماء ، وقعدت الجھلة علی المنابر ، واتخذ الفیء دولا ، والزکاة مغرما ، والأمانة مغنما ، وتفقه فی دین الله لغیرالله ، وأطاع الرجل امرأته ، وعق أمه ، وأقصیٰ أباه ، ولعن آخرہ ھذہ الامة أولھا ، وساد القبیلة فاسقھم ، وکان زعیم القوم أرذلھم ، وأکرم الرجل اتقاء شرہ ، فیومئذ یکون ذلک فیه یفزع الناس الیٰ الشام والیٰ مدینة یقال لھا دمشق من خیر مدن الشام ، فتحصنھم من عدوھم۔

فقیل له: یا رسول الله ، وھل تفتح الشام؟

قال صلی الله علیه وآله: وشیکا ، ثم تقع الفتنة بعود فتحھا ، ثم تجیء فتنة غبراء مظلمة ، ثم تتبع الفتن بعضھا بعضا ، حتیٰ یخرج رجل من أھل بیتی یقال له المھدی''۔

''جب ظالم حکمرانوں کے مددگاروں اور رذیل لوگوں کی کثرت ہو جائے اور کنیزیں حکمرانی کرنے لگیں ، جہلاء منبر پر سوار ہونے لگیں ، سلاطین ، اموال مسلمین کو اپنی دولت سمجھ کر جیسے چاہیں خرچ کرنے لگیں ، زکات کو ٹیکس اور امانت کو کمائی کا ذریعہ بنالیا جائے ، غیر خدا کے لئے دین میں تفقہ و بصیرت پیدا کی جائے ، مرد اپنی زوجہ کا مطیع و فرمانبردار اور ماں کا عاق ہو جائے ، باپ کو اپنے سے دور رکھے ، امت کے متاخرین ، متقدمین پر

https://downloadshiabooks.com/

لعنت کریں، قبیلہ کی سرداری و سربراہی منافق کے ہاتھ میں ہو جائے، قوم کے بدترین لوگ ، قوم کی باگ ڈور سنبھال لیں، لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ان کا اکرام واحترام کیا جائے تو ایسے ایام میں لوگوں کو شام کی طرف پناہ لینی چاہئے اور ایسے شہر کی طرف جسے دمشق کہا جاتا ہے جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے اور یہ شہر لوگوں کو ان کے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔

عرض کیا گیا اے اللہ کے رسولؐ! کیا شام بھی فتح ہو جائے گا؟ آنحضرت نے فرمایا: بہت جلد، اس کے فتح ہونے کے بعد فتنہ شروع ہو جائے گا پھر بہت سے تاریک فتنے اٹھیں گے اور یکے بعد دیگرے فتنوں کا سلسلہ قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد قیام کرے گا، اس کو مہدیؑ کہا جائے گا"۔ (1)

اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح امت اسلامی اور اسلامی دنیا کو فتنہ و فساد کا سامنا کرنا ہوگا اور مسلمین اپنے مذہبی اقدار اور اسلامی اہداف و مقاصد سے دور ہو جائیں گے، جس کے نتیجہ میں طرح طرح کے حادثات اور فتنے برپا ہوں گے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے ولی حضرت امام منتظرؑ کے ذریعہ دین اسلام کو حیات تازہ عطا کرے گا اور وہ اسلامی احکام و قوانین کا قیام فرمائیں گے۔

۶۔ جناب رسول خداؐ کا ارشاد ہے: ''منا مهدی هٰذه الأمة اذا صارت الدنيا هرجا ومرجا، وتظاهرت الفتن ، وتقطعت السبل، وأغار بعضهم علیٰ بعض، فلا کبير يرحم صغيرا، ولا صغير يوقر کبيرا ، فيبعث الله عند الله ذلک مهدينا،

1۔ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۸۳ اور ۱۸۴ اسی مضمون سے مشابہ کتاب عرف وردی ج ۲ ص ۶۷ میں بھی حدیث موجود ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

التاسع من سلب الحسین علیه السلام ، یفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا، یقوم فی الدین فی آخر الزمان کما قمت به فی اول الزمان ، یملأ الأرض عدلا کما ملئت جورا''۔

''اس امت کے مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں سے ہیں دنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد پھیل جائے گا، یکے بعد دیگرے فتنے غلبہ حاصل کر لیں گے، راستے بکھر جائیں گے، لوگ ایک دوسرے پر حملہ کریں گے، نہ بڑا چھوٹے پر رحمت و مہربانی کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت و احترام کرے گا، اس وقت اللہ عزوجل ہمارے مہدیؑ کو بھیجے گا جو نسل امام حسینؑ سے نویں فرزند ہوں گے، وہ گمراہی و ضلالت کے قلعوں پر بھی فتح حاصل کر لیں گے، اور بند اور مہر زدہ قلوب کے در بھی کھول دیں گے وہ زمانے کے آخری دنوں میں اسی طرح قیام فرمائیں گے جس طرح میں نے ان کے اوائل میں قیام کیا ہے، وہ روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہو چکی ہو گی''۔(1)

اس حدیث میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ عوام الناس کی زندگانی میں بھی طرح طرح کے مشکلات و آلام اور فتنے و اضطراب برپا ہو جائیں گے اور معیار ختم ہو جائے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل عظیم نجات دہندہ کو مبعوث فرمائے گا جو مسیر حیات کو بدل کر رکھ دیں گے اور لوگوں کی سعادت مندی و آسائش و رفاہ کے اسباب فراہم کریں گے اور راستے ہموار کریں گے۔

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''لا یظهر المهدی الا علیٰ خوف شدید من الناس، وزلزال وفتنة وبلاء یصیب الناس ، وطاعون قبل

1۔ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۶۶۔

https://downloadshiabooks.com/

ذلک وسیف قاطع بین العرب ، واختلاف شدید فی الناس ، وتشتت فی دینھم ، وتغیر فی حالھم ، حتیٰ یتمنی المتمنی الموت صباحاً ومساء من عظم مایریٰ من کلب الناس، وأکل بعضھم بعضاً، فخروجه علیه السلام اذا خرج یکون عند الیأس والقنوط من أن یریٰ فرجاً، فیا طوبیٰ لمن أدرکه وکان من أنصاره ، والویل کل الویل لمن خالفه وخالف أمره''۔

''حضرت امام مہدیؑ اس وقت تک ظہور نہیں فرمائیں گے جب تک کہ لوگوں کو شدید خوف و ہراس لاحق نہ ہو جائے، زلزلے، فتنے اور بلائیں لوگوں کو گھیر نہ لیں اور لوگ طاعون میں مبتلا نہ ہو جائیں، عربوں کے درمیان قتل و خونریزی اور لوگوں میں شدید اختلاف ، دین میں مختلف قسم کی تفرقہ انگیزیاں اور لوگوں کے حالات میں تبدیلیاں پیدا نہ ہو جائیں، یہاں تک کہ حالات اور لوگوں کی تکلیفوں کو دیکھ کر موت کی تمنا کرنے والا صبح و شام موت کی تمنا کرے گا، ایسے میں جب لوگوں پر ناامیدی کا غلبہ ہو جائے گا تب حضرت امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے، زہے نصیب اس کا جو حضرتؑ کو پالے اور ان کے ناصرین و مددگاروں میں شامل ہو جائے اور ساری بد نصیبیاں اس کے لئے ہے جو آپؑ کے حکم کی مخالفت کرے''۔(1)

اس روایت میں امام مہدیؑ کے ظہور پر روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ کہ آپؑ اس وقت تک ظہور نہیں فرمائیں گے جب تک کہ دنیا ظلم و تشدد سے بھر نہ جائے اور لوگوں کے درمیان خوف و دہشت پھیل نہ جائے یہاں تک کہ انسان موت کی تمنا اس لئے کرے گا تاکہ نفسانی درد و رنج سے نجات پا جائے، اس روایت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امامؑ کا ظہور حتمی امور میں سے ہے لیکن یہ ظہور اسی وقت ہو گا جب کہ لوگ سماجی حالات کی تبدیلی اور ظلم و

1۔ عقد الدرر ص ۹۷۔

https://downloadshiabooks.com/

ستم کے خاتمہ سے ناامید ہو چکے ہوں گے۔

۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کے مجمع میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمارے قائمؑ دشمنوں کے دلوں میں رعب و دہشت اور من جانب اللہ نصرت کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، زمین ان کے لئے سمٹ جائے گی، خزانے ان کے لئے ظاہر ہو جائیں گے، آپؑ کی سلطنت مشرق و مغرب میں پھیل جائے گی اور آپؑ کے ذریعہ مشرکوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی اللہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے گا، پھر دنیا میں کوئی ایسا خرابہ باقی نہیں رہ جائے گا جو تعمیر نہ ہو، کوئی ایسی زمین باقی نہ ہو گی جہاں سبزہ اگا نہ ہو، لوگ ان کے دور حکومت میں اس قدر نعمتوں سے سرافراز ہوں گے کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئے ہوں گے"۔

اس وقت ایک شخص نے امام باقرؑ سے پوچھ لیا کہ مولیٰ آپ کے قائمؑ کا ظہور کب ہو گا؟ تو امام علیہ السلام نے علامات ظہور بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" جب مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شبیہ بننے لگیں اور گھوڑے پر سواری کرنے لگیں، لوگ نمازوں کو نہ پڑھیں، خواہشات کی کھل کر پیروی کریں، سود کھانے لگیں ،خون بلاوجہ بہائیں، معاملات میں ربا شامل ہو جائے ،زنا کا دور دورہ ہو، عمارتیں مضبوط بنیں ، جھوٹ حلال سمجھ لیا جائے، رشوت خوری مشغلہ بن جائے ،خواہشات نفسانی کا بھرپور اتباع کیا جائے ،لوگ دین کو دنیا کے بدلہ بیچ رہے ہوں، رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا جا رہا ہو، کھانا کھلا کر احسان جتایا جا رہا ہو، حلم و بردباری کو کمزوری، ظلم و ستم کو فخر و مباہات تصور کیا جا رہا ہو، امراء فاجر ہو جائیں، وزراء جھوٹے ہوں، امانتدار افراد بھی خیانت کرنے لگیں، سپاہی و

https://downloadshiabooks.com/

مدد گار ظالم ہوں، قاریان قرآن فاسق ہوں، ظلم و ستم کا غلبہ ہو، طلاق کثرت سے واقع ہو ،طرح طرح کے فسق و فجور کا آغاز ہو، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں، شراب کثرت سے پی جائے، مرد مردوں سے، عورتیں عورتوں سے اپنی پیاس بجھائیں، بیت المال مال کو غنیمت سمجھ کر ہتھیا لیا جائے، صدقہ اور زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے، شریروں سے ان کی زبان درازی کی وجہ سے بچا جائے، شام سے سفیانی خروج کرے، یمن سے یمانی کا ظہور ہو، آل محمدؐ میں سے ایک جوان رکن اور مقام کے درمیان قتل کر دیا جائے، آسمان سے ایک ندا آئے کہ حق غلام آل محمدؐ اور اس کے پیروکاروں کے ساتھ ہے، اس وقت ہمارے قائمؑ ظہور کریں گے ،اور جب ظہور کریں گے، تو اپنی پشت کو جدار کعبہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونگے، ان کے پاس ان کے ۳۱۳ پیروکار جمع ہو جائیں گے، وہ آکر سب سے پہلے اس آیت کریمہ کی تلاوت کریں گے ﴿ بقية الله خير لكم ان كنتم مومنين ﴾[1] ''اگر تم صاحبان ایمان ہو تو اللہ کا ذخیرہ (امام منتظرؑ) تمہارے حق میں بہت بہتر ہے'' پھر وہ کہیں گے '' میں ہی بقیۃ اللہ (اللہ کا ذخیرہ) اور تمھارے اوپر اس کی حجت ہوں'' انھیں سلام کرنے والا ہر کوئی اس طرح سلام کرے گا ''اے روئے زمین پر بقیۂ الٰہی آپؑ پر ہمارا سلام ہو'' آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ ان کی تعداد دس ہزار پر مشتمل ہو جائے گی، اس وقت نہ کوئی یہودی بچے گا نہ نصرانی اور نہ ہی کوئی غیر خدا کی عبادت کرنے والا، مگر یہ کہ وہ امام زمانہؑ پر ایمان لائے گا اور ان کی تصدیق کرے گا، بس ایک ہی قوم و ملت ہو گی اور وہ ہے ملت اسلام اور روئے زمین پر جو بھی غیر خدا معبود ہوں گے، ان پر آسمان سے آگ برس پڑے گی اور اسے جلا کر راکھ کر دے گی''۔[2]

1۔ سورہ ہود آیت ۸۶۔

2۔ فصول المہمہ ۲۹۲ و ۲۹۳۔

https://downloadshiabooks.com/

اس روایت میں امام مہدیؑ کے ظہور کی بہت سی علامتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس میں نشان دہی کی گئی ہے کہ سماج کے اقدار کس قدر فتنہ و فساد اور تباہیوں کا شکار ہو جائیں گے۔

علامات قیامت (اشراط الساعۃ)

بعض روایات میں آخری زمانے کے فتنوں اور بحرانوں کی طرف مزید اشارہ کیا گیا ہے اور گمان قوی ہے کہ یہ علائم و فتنے، حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ہیں ،ان میں سے دو حدیثوں کا تذکرہ ہم یہاں کر رہے ہیں:

پہلی حدیث: عطا فرزند ابو رباح، حبر الامۃ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول خداؐ کے ساتھ آخری حج انجام دیا تو رسول خداؐ در کعبہ کو تھام کر کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: ''کیا میں تمھیں اشراط ساعت یعنی قیامت (صغریٰ یا کبریٰ یعنی ظہور امامؑ یا روز قیامت) کی علامتوں سے آگاہ نہ کر دوں؟

سلمان فارسی جو کہ سب سے قریب تھے انھوں نے فوراً کہا: ہاں اے اللہ کے رسولؐ! ضرور بیان فرمائیں پھر پیغمبر خداؐ نے آئندہ زمانے میں پیش آنے والے حالات کو بیان کرنا شروع کر دیا اور فرمایا: ''قیامت (صغریٰ یا کبریٰ) کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نماز کو ضائع کیا جائے گا، شہوتوں کی پیروی کی جائے گی، نفسانی غرائز کی پیاس بجھائی جائے گی، مال عظمت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا دنیا کی خاطر دین کو بیچ دیا جائے گا، ایسے ماحول میں مومن کا دل پانی میں نمک کے مانند پگھل جائے گا، کیونکہ وہ منکرات کو دیکھ کر انھیں تبدیل و تغییر دینے کی استطاعت نہیں رکھتا ہو گا''۔

https://downloadshiabooks.com/

جناب سلمان کو یہ سن کر تعجب ہوا، اس لئے انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے نبیؐ! کیا ایسا بھی ہو گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ”ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اے سلمان! اس وقت ظالم امراء کے ہاتھوں میں لوگوں کی مہار ہو گی، وزراء فاسق ہوں گے، اہل علم و عرفان ظالم ہوں گے اور امانت دار لوگ خائن ہوں گے“۔

جناب سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ایسا بھی ہو گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ”ہاں اے سلمان، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس وقت منکر، معروف اور معروف، منکر بن جائے گا، خیانت کار کو امین سمجھا جائے گا، امین کو خیانت کار، جھوٹے کی بات کی تصدیق کی جائے گی، اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا“۔

جناب سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ایسا بھی ہو گا؟

جناب ختمی مرتبتؐ نے فرمایا: ”ہاں اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اے سلمان! اس وقت عورتوں کی حکمرانی ہو گی، کنیزیں مشاور ہوں گی، بچے منبروں پر بیٹھیں گے، جھوٹ لطیفہ بن جائے گا، زکات ٹیکس متصور ہو گی، بیت المال اپنا منافع سمجھا جائے گا، لوگ اپنے والدین پر ظلم کرتے ہوں گے جب کہ دوست کے ساتھ نیکی کر رہے ہوں گے، دُم دار ستارہ طالع ہو گا“۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟!

https://downloadshiabooks.com/

جناب سرکار دوعالمؐ نے فرمایا: اے سلمان! جس ذات کے دست قدرت میں میری جان ہے اس زمانے میں بیویاں شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک کار ہوں گی، شدید گرمی کے دنوں میں بارشیں ہوں گی، کریم لوگوں کو بہت غصہ آئے گا، تنگ دست انسان کو حقیر ورسوا سمجھا جائے گا، بازار ایک دوسرے سے متصل اور قریب قریب ہوں گے، کوئی کہے گا کہ میں آج کچھ نہیں بیچ سکا، تو دوسرا کہے گا کہ مجھے آج کوئی منافع نہیں ہوا، تم ہر ایک کو خدا کی مذمت کرتا ہوا پاؤ گے"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے نبی خداؐ! کیا یہ بھی ہونے والا ہے؟

جناب رسول خداؐ نے فرمایا: "اس ذات والا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک یہ ہو کے رہے گا، اے سلمان! اس زمانہ میں تو ایسے حکمران ہوں گے کہ اگر لوگ ان کے خلاف کچھ بھی بولیں گے تو وہ انھیں قتل کر دیں گے اور اگر خاموش رہیں گے تو وہ ان کو مباح تصور کریں گے اور ان کے اموال لوٹ کر اپنے مال میں ملالیں گے، ان کی حرمت پامال کریں گے، بلاوجہ ان کا خون بہائیں گے اور ان کے دلوں کو رعب و دہشت سے بھر دیں گے، تم انھیں صرف ڈرا سہا ہوا اور خوف وہراس میں ڈوبا ہوا پاؤ گے"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اچھا یہ بھی ہونے والا ہے؟!

جناب مرسل اعظمؐ نے فرمایا: "ہاں اے سلمان اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت مشرق سے کچھ لوگ اور مغرب سے کچھ لوگ آکر میری امت پر حکومت کریں گے، میری امت کے کمزوروں پر ان حکمرانوں کی طرف سے وائے ہو اور ان پر اللہ کی طرف سے بھی وائے ہو کہ وہ نہ چھوٹوں پر رحم کریں گے اور نہ بڑوں کا احترام کریں گے اور نہ ہی کسی خطاکار سے درگذر کریں گے ان کی خبریں مخفی ہوں گی

https://downloadshiabooks.com/

ان کے جسم تو آدمیوں کی طرح ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے مانند ہوں گے"۔

جناب سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟

توجناب مرسل اعظمؐ نے فرمایا:" ہاں اے سلمان اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں گی۔ نوجوانوں پر اس طریقہ سے دھاوا بولا جائے گا جیسے لڑکیوں پر ان کے گھروں میں یلغار کر کے قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ مرد عورتوں کی شبیہ بنیں گے اور عورتیں مردوں کی شبہ بنیں گی اور فرج والیاں (عورتیں) زین والوں (گھوڑوں) پر سواری کریں گی۔ میری امت کی ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت ہو"۔

جناب سلمان نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہو گا!

توجناب سرکار دوعالمؐ نے فرمایا:" ہاں اے سلمان جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! اس وقت مسجدوں کو ایسے سجایا جائے گا جیسے گرجاگھروں اور یہودی عبادت خانوں کو مزین کیا جاتا ہے، قرآنوں کو مزین کیا جائے گا، مسجد کی مناروں کو طولانی کیا جائے گا، نماز جماعت کی صفیں بڑی طولانی ہوا کریں گی مگر دلوں میں نفرت اور زبانوں پر لن ترانیوں کے ساتھ"۔

جناب سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا:" ہاں اے سلمان اس ذات والا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس زمانے میں میری امت کے نوجوانوں کو سونے سے سجایا جائے گا، وہ حریر اور دیباج کے لباس پہنیں گے اور چیتوں کی کھالیں معاملات کا محور ہوں گی"۔

https://downloadshiabooks.com/

جناب سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ایسا بھی ہونے والا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: "ہاں اے سلمان جس ذات کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس کی قسم! اس زمانے میں ربا کا غلبہ ہو گا اور لوگ رشوت اور غیبت کے ساتھ معاملہ کریں گے، دین کو پست اور دنیا کو فوقیت دی جائے گی"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہو گا؟

تو جناب نبی کریمؐ نے فرمایا: "ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس زمانے میں طلاق زیادہ ہوں گے کسی حد الٰہی کو جاری نہیں کیا جائے گا اور یقیناً اس سے خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ ایسا بھی ہو گا؟

تو رسول خداؐ نے فرمایا: "ہاں خدا کی قسم! اس وقت کنیزیں اور گانے بجانے والیوں کا غلبہ ہو گا اور میری امت کے شریر ترین لوگ امت پر حکومت کریں گے"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ ایسا بھی ہونے والا ہے؟

تو سرور کائناتؐ نے فرمایا: " اے سلمان اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس زمانے میں میری امت کے مالدار صرف سیر و تفریح کے لئے حج کریں گے اور اوسط درجہ کے لوگ تجارت کے لئے اور فقیر قسم کے لوگ دکھاوے اور شہرت کے لئے حج کریں گے اور اس زمانے میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن کو غیر خدا کے لئے قرائت کریں گے اور اسے بانسری کا درجہ دے دیں گے ایک گروہ غیر خدا کے لئے فقہ و

https://downloadshiabooks.com/

فقاہت میں مصروف ہو گا اور زنازادوں کی کثرت ہو گی قرآن کو گانے کی طرح پڑھا جائے گا اور لوگ دنیا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو کچلنے کی کوشش کریں گے"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ ایسا بھی ہو گا؟

جناب مرسل اعظمؐ نے فرمایا:" اے سلمان ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ اس وقت ہو گا جب حرام کا ارتکاب کیا جائے گا، گناہوں کو سمیٹا جائے گا، نیکوکاروں پر اشرار مسلط ہو جائیں گے، جھوٹ کا رواج ہو گا، دائمی دشمنی کا غلبہ ہو گا، فقر و تنگدستی عام ہو گی، لوگ لباس کے ذریعہ فخر و مباہات کریں گے، بے موسم بارشیں ہونگی، لوگ شطرنج کھیلنے اور بانسری بجانے کو پسندیدہ کام تصور کریں گے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ناپسند کریں گے، یہاں تک کہ مومن اس زمانے میں کنیز سے بھی زیادہ ذلیل ورسوا سمجھا جائے گا قاری قرآن عبادتگذاروں کی اور عبادت گذار قاریان قرآن کی ملامت کریں گے اور یہ لوگ آسمانوں کے ملکوت میں نجس اور پلید کے عنوان سے یاد کئے جائیں گے"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟

تو حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا:" ہاں اے سلمان اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت ثروتمند کسی سے نہیں ڈرے گا، سوائے فقیر کے یہاں تک کہ ایک فقیر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سوال کرے گا اور اسے کوئی ایسا نہیں ملے گا جو اس کے ہاتھ پر کچھ رکھ دے"۔

جناب سلمان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہو گا؟

https://downloadshiabooks.com/

آنحضرتؐ نے فرمایا:" اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اے سلمان! اس وقت " رویبضہ " بھی گفتگو کرنے لگے گا، سلمان نے پوچھا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں، اے اللہ کے رسول! یہ رویبضہ کیا ہے؟

تو جناب رسول خداؐ نے فرمایا: یعنی ایسا آدمی عام لوگوں کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا جو کبھی کسی معاملہ میں نہیں بولتا تھا۔ ایسی صورت حال کچھ دن ہو گی اور زمین ایک نعرہ بلند کرے گی، ہر گروہ سمجھے گا کہ اس کے علاقہ کی سرزمین نے نعرہ بلند کیا ہے، اس کے بعد یہ صورت حال جب تک خدا چاہے جاری رکھے گا، اس کے بعد حالات کروٹ بدلیں گے، زمین اپنے سینہ میں موجود چیزوں کو باہر نکال دے گی۔ پھر رسول خداؐ نے خود ہی فرمایا:" سونا اور چاندی کو۔ یہ کہہ کر آپؐ نے ستونوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ان کے مانند ہوں گے یعنی اس دن کسی کو کوئی سونا یا چاندی فائدہ نہیں دے گا اور یہ ہے ارشاد خداوندی کا مطلب جس میں ارشاد ہوتا ہے ﴿فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا﴾ "۔[1]

یہ حدیث اگر صحیح تسلیم کرلیں اور سند کے اعتبار سے کوئی مشکل نہ رکھتی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانان عالم اپنے دین سے آخری زمانہ میں بہت دور ہو چکے ہوں گے اور ان کی زندگانی میں بہت سی تباہیاں، اخلاقی پستیاں اور کجی و انحراف جنم لے چکے ہوں گے اور ایسے علامات قیامت (کبریٰ یا صغریٰ) رونما ہو چکے ہوں گے اور ہمارا قوی خیال یہ ہے کہ اس روایت میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کو کنایہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری حدیث: جناب حمران کا بیان ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کی بزم میں شیعوں کا تذکرہ شروع ہوا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفصل طور پر ظہور

1۔ سورہ محمد آیت ۱۸ تفسیر میزان ص ۳۹۴ تا ۳۹۶۔

https://downloadshiabooks.com/

سے قبل و بعد کے حالات بیان فرمائے: ''انی سرت مع أبي جعفر المنصور وهو فی موكبه... الخ'' یہ روایت کافی ج ۸ ص ۳۶ تا ۴۲، اثبات الہداۃ ج ۳ ص ۸۶ تا ۹۰، تفسیر میزان ج ۵ ص ۳۹۶ تا ۴۰۰ پر ذکر ہوئی ہے جس میں اشراط الساعہ کی لفظ استعمال ہوئی ہے۔

اس مقام پر اشراط الساعۃ سے متعلق احادیث کے بیان کا باب ختم ہوا ان احادیث میں صریحی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اخلاقی اقدار کو کس قدر زوال آجائے گا اور انسانیت دور جاہلیت کی طرف پلٹ جائے گی ہمارا قوی خیال یہ ہے کہ یہ ساری احادیث اور ان میں موجود علامتوں کا تعلق حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے ہے کیونکہ اس وقت تک آپ کا ظہور نہیں ہوگا جب تک کہ لوگ گناہوں میں غرق نہ ہو جائیں اخلاقی فساد پھیل نہ جائیں برائیوں کا راج نہ ہو جائے سماجی روابط ٹوٹ نہ جائیں خاندان اور ان کے مابین تعلق پارہ پارہ نہ ہو جائیں اور مہر و محبت، الفت و مودت نام کی کوئی چیز ان کے مابین باقی نہ رہ جائے۔

خروج دجال

حتمی علامتوں میں سے ایک علامت دجال کا خروج اور زندگانی بشریت میں اس کا ظہور اور اس کا رائے عامہ کو گمراہ کرنا اور یہودیوں کا اس کے حکم کی پیروی کرنا ہے اس کی محبت میں یہودیوں کا حد سے گذر جانا اور سادہ لوح لوگوں کو مال و دولت کے ذریعہ دھوکہ دینا ہے تاکہ بعض اسلامی سرزمینوں پر قوت و طاقت کے بل بوتے پر غلبہ حاصل کرلیں بہر حال ہمیں دجال کے بارے میں کچھ مختصر باتیں ذکر کرنی ہیں ملاحظہ ہوں:

دجال سے متعلق روایات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پُر نور سے پہلے دجال کے خروج کو حتمی قرار

https://downloadshiabooks.com/

دینے والی روایات میں سے چند کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

۱۔ ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مابین خلق آدم الیٰ قیام الساعة أمر أکبر من الدجال''۔

'' حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے قیام قیامت تک دجال سے بڑا کوئی سانحہ نہیں ہے''۔(1)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عالم وجود میں آنے والے حادثات میں سب سے اہم سانحہ دجال کا خروج ہے اس لئے کہ اس کے خروج میں فتنوں کی یلغار، دھوکہ بازیاں اور خون کی ہولیاں کھیلی جائیں گی۔

۲۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''ما من نبی الا أنذر أمته الدجال الأعور الکذاب ، ألا انه أعور، وان ربکم لیس بأعور، مکتوب بین عینیه : کافر''۔

'' کوئی نبی خدا ایسا نہیں گذرا ہے کہ جس نے اپنی امت کو یہ کہہ کر سب سے بڑے جھوٹے کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو کہ: وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان '' کافر'' لکھا ہوا ہوگا''۔(2)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے فتنۂ دجال سے اس کے جھوٹے دعوائے خدائی سے اور لوگوں کو بہکا کر حق سے روکنے اور انھیں اس کے ہاتھوں

1۔ عقد الدرر ص ۲۵۸۔
2۔ عقد الدرر ۲۵۷ صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۰۳۔

https://downloadshiabooks.com/

عظیم شر و بلا میں مبتلا ہونے سے ڈرایا ہے۔

۳۔ اسماء بن یزید بن سکن کا بیان ہے کہ ایک روز جناب رسول خداؐ میرے گھر تشریف فرما تھے کہ آپ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''ان بین یدیه ثلاث سنین : سنة تمسک السماء فیها ثلث قطرها، والارض ثلثی نبتها۔

والثانیة: تمسک السماء ثلثی قطرها، ولارض ثلثی نباتها۔

والثالثة: تمسک السماء قطرها کله، والارض نباتها کله. فلا یبقیٰ ذات ضرس ولا ذات ظلف، ولا ذات خف من البهائم الا هلکت، وان من أشر فتنته أنه یأتی الأعرابی فیقول: أرأیت ان أحییت لک ابلک ألست تعلم أنی ربک؟

فیقول: بلیٰ، فتمثل الشیاطین له ن و ابله کأحسن ما تکون ضروعا، وأعظمه وأسمنه، قال: ویأتی الرجل قد مات أخوه، ومات أبوه فیقول: أرأیت ان أحییت لک أباک وأحییت لک أخاک، ألست تعلم أنی ربک؟

فیقول: بلیٰ فتمثل له الشیاطین نحو أبیه ونحو أخیه''۔

''دجال کے خروج سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ ایک میں آسمان اپنی بارش کا ایک تہائی حصہ روک دے گا اور زمین اپنی پیداوار کا دو تہائی حصہ روک دے گی اور دوسرے سال آسمان اپنی بارش کا دو حصہ روک دے گا اور زمین بھی اپنی پیداوار کا دو حصہ روک دے گی اور تیسرے سال آسمان سے بالکل بارش نہیں ہوگی اور زمین سے ایک دانہ بھی نہیں اگے گا اس وقت روئے زمین پر کوئی بھی چرند اور پرند باقی نہیں بچے گا سب کے سب مر جائیں گے اس کے بعد دجال عربوں کے پاس آکر کہے گا اگر میں تمہارے اونٹ کو زندہ کر دوں تو کیا تم مان لو گے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں۔ اس وقت

https://downloadshiabooks.com/

دجال کے شیاطین عربوں کے سامنے ان کے اونٹ سے بہتر شکل میں فربہ و موٹے اونٹ کے مانند مجسم ہو جائیں گے پھر دجال کسی ایسے کے پاس آئے گا جس کا بھائی مر چکا ہو گا یا اس کا باپ مر چکا ہو گا اور آکر کہے گا کہ اگر میں تمہارے باپ یا بھائی کو زندہ کر دوں تو تم مجھے اپنا پروردگار تسلیم کر لو گے ؟ تو وہ کہے گا کہ ہاں پھر دجال کے شیاطین اس کے باپ یا بھائی کی شکل میں مجسم ہو جائیں گے''۔

اسماء بن یزید کہتی ہیں کہ اس کے بعد رسول خداؐ کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اور جب پلٹے تو لوگ رسول خداؐ کے بیان کو سن کر نہایت ہم و غم میں مبتلا نظر آرہے تھے، اس وقت رسول خداؐ نے دروازے کے دونوں پاٹ کو تھام کر فرمایا: ''مهيم أسماء ؟

'' اے اسماء کیا بات ہے انھیں کیا ہو گیا ہے ؟ تو اسماء نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہمارے دل، دجال کے بارے آپؐ کی بات سن کر دھڑک رہے ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ''ان يخرج وأنا حی فأنا حجيجه ، والا فان ربی خليفتی علیٰ كل مؤمن ۔

''جب وہ خروج کرے گا تو اگر میں زندہ رہا تو میں اس سے نپٹ لوں گا اور اسے قابو میں کر لوں گا، ورنہ میرا پروردگار ہر مومن پر میرا جانشین ہے۔ اسماء نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ ! خدا گواہ ہے کہ ہم آٹا گوندھ لیتے ہیں لیکن جب تک بھوکے نہیں ہوتے روٹی نہیں بناتے، پھر مومن کا اس زمانہ میں کیا حال ہو گا ؟ آنحضرت نے فرمایا: ''يجزئهم ما يجزیء أهل السماء من التسبيح والتقديس''۔

https://downloadshiabooks.com/

" انھیں اہل آسمان کی طرح تسبیح و تقدیس پروردگار کفایت کرے گی"۔[1]

۴۔ ابو امامہ باہلی کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول خداؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبہ کا زیادہ تر حصہ دجال کے بارے میں تھا آپ نے ہمیں دجال سے بہت ڈرایا اور فرمایا :"انه لم تكن فتنة فى الارض منذ ذرأالله آدم أعظم من فتنة الدجال ، وان الله لم يبعث نبيا الا حذر أمته الدجال ، وأنا آخر الانبياء ، وأنتم آخر الامم ، وهو خارج فيكم لا محالة ، فان يخرج وانا بين ظهرانيكم فأنا حجيج لكل مسلم ، وان يخرج من بعدى فكل امرى حجيج نفسه ، والله خليفتى علىٰ كل مسلم ، وانه يخرج من خلة بين الشام والعراق ، فيعيث يمنا ، ويعيث شمالا۔

يا عبادالله ، فاثبتوا فانى سأصفه لكم وصفا لم يصفه اياه نبى قبلى ، انه يبدأ فيقول: أنا نبى ، ولا نبى بعدى ، ثم يثنى فيقول : أنا ربكم ، ولا ترون ربكم حتىٰ تموتوا ، وانه أعور ، وان ربكم ليس بأعور ، مكتوب بين عينيه كافر ، يقرأه كل مؤمن كاتب او غير كاتب ، وان من فتنته أن معه جنة ونارا ، فناره جنة وجنته نار ، فمن ابتلىٰ بناره فليستغث بالله ، وليقرأ فواتح الكهف فتكون عليه بردا وسلاما كما كانت النا علىٰ ابراهيم ۔

وان من فتنته أن يقول لأعرابى : أرأيت ان أبعث لك أباك وأمك أتشهد أنى ربك ؟ فيقول: نعم ، فيتمثل له شيطانان فى صورة أبيه وأمه ، فيقولان ، يا بنى ، اتبعه فانه ربك ۔

وان من فتنته أن يسلط علىٰ نفس واحدة فيقتلها وينشرها بالمنشار

1۔ عقد الدرر ص ۱۲۶ اس حدیث کو احمد حنبل نے اپنی مسند میں ج ۶ ص ۴۵۶ پر اور بغوی نے مصابیح السنہ میں ذکر کیا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

حتیٰ تلقیٰ شقتین، ثم یقول : انظروا الیٰ عبدی ھٰذا فانی أبعثه الآن ، ثم یزعم أن له رباً غیری، فیبعثه الله تعالیٰ و یقول له الخبیث : من ربک ؟ فیقول: ربی الله ، وأنت عدو الله ، أنت الدجال ، والله ما کنت بعد أشد بصیرة بک منی الیوم''۔

'' روئے زمین پر حضرت آدمؑ کی خلقت سے لے کر کبھی بھی اتنا بڑا فتنہ برپا نہیں ہوا جتنا کہ دجال کا فتنہ ہو گا، بلاشبہ خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس نے اپنی امت کو فتنۂ دجال سے ڈرایا ہے میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو اور وہ لا محالہ تمہارے ہی درمیان سے اٹھے گا، اگر اس نے میری حیات میں خروج کیا تو میں ہر مسلمان کی جانب سے اس کا حریف ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لئے خود اس کا حریف ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ و جانشین ہے، وہ شام اور عراق کے مابین وادی سے باہر نکلے گا پھر وہ دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔

اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، میں تمہارے سامنے اس کی اپنی توصیف کرتا ہوں کہ مجھ سے پہلے اس کی ایسی توصیف کسی نبی نے نہیں کی ہے، وہ خروج کے بعد پہلے کہے گا کہ '' میں نبی ہوں'' جب کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، پھر وہ دوسری بار کہے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں جب کہ تم مر جاؤ تب بھی اپنے پروردگار کو دیکھ نہیں سکتے ہو اور وہ کانا ہو گا جب کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، اس کی پیشانی پر '' کافر'' لکھا ہوا ہو گا جسے ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو، اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ اس کی جنت اور جہنم ہو گی جب کہ اس کی جہنم جنت ہے اور جنت جہنم ہے، لہٰذا جسے وہ اپنی جہنم میں ڈالے اسے چاہئے کہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے تاکہ وہ آگ اس کے اوپر اسی طرح گلزار بن جائے جس طرح حضرت ابراہیمؑ پر گلزار بن گئی تھی۔

https://downloadshiabooks.com/

اس کے فتنوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی بدو سے کہے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تم یہ گواہی دوگے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور وہ کہے گا کہ ہاں میں گواہی دونگا پھر اس کے سامنے دجال کے شیاطین اس کے ماں باپ کی شکل میں مجسم ہو جائیں گے اور وہ اس سے کہیں گے کہ اے میرے لال اس کی پیروی کرو اس لئے کہ یہی تمہارا پروردگار ہے۔

اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ جس پر قابو پائے گا اسے آرے سے دو حصے کر دے گا اور پھر کہے گا کہ میرے اس بندے کو دیکھو میں ابھی اسے زندہ کرتا ہوں لیکن پھر بھی یہ یہی تصور کرے گا کہ اس کا پروردگار میرے علاوہ کوئی اور ہے، اس وقت اللہ عزوجل اسے دوبارہ زندہ کر دے گا تو وہ خبیث کہے گا کہ تیرا پروردگار کون ہے ؟ اور وہ بولے گا کہ میرا پروردگار اللہ رب العزت ہے اور تم دشمن خدا ہو تم ہی دجال ہو۔ خدا کی قسم ! آج مجھے تمہارے سلسلہ میں جتنی بصیرت پیدا ہو گئی ہے آج سے پہلے کبھی اتنی بصیرت مجھے حاصل نہیں تھی"۔[1]

اس حدیث میں اور اس کے قبل والی حدیث میں دجال کے دعوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور وہ یہ کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور مختلف قسم کے گمراہ کن وسائل کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کر دے گا۔

دجال کے القاب

ہمارے لئے دجال کے نام واضح نہیں ہو سکے ہیں بس اس کے القاب سے اس کی

1۔ عقد الدرر ص ۲۶۷و۲۶۸۔

شہرت ہے، ہاں اس کے القاب میں سے ایک لفظ "مسیح" بھی ذکر ہوا ہے جس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ وہ ممسوح یعنی کانا ہے یا پھر یہ وجہ ہو کہ وہ زمین کو مسح کرے گا یعنی بہت سی سر زمینوں کی مساحت طے کرے گا اور ان پہ اپنا قبضہ جمالے گا سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے۔

دجال کی کنیت

دجال کو چند کنیتوں سے یاد کیا گیا ہے:

۱۔ ابویوسف۔

۲۔ "امیر السلام" یا "جوان خدائی کرسٹ" یہ نام اسے یہودیوں نے دیا ہے۔[1]

۳۔ "الرئیس" یہ نام عیسائیوں نے ذکر کیا ہے۔[2]

۴۔ ڈکٹیٹر۔[3]

۵۔ حاکم اعلیٰ۔[4]

1۔ عقیدۃ المسیح الدجال ۲۳۷۔

2۔ عقیدۃ المسیح الدجال ۲۳۸۔

3۔ عقیدۃ المسیح الدجال ۲۳۷۔

4۔ عقیدۃ المسیح الدجال ۲۳۷۔

https://downloadshiabooks.com/

دجال کے اوصاف

جہاں تک بات کانے دجال کے صفات کی ہے تو وہ سب کی سب اس کی شرارت اور خباثت کا پتہ دیتی ہیں، احادیث میں اس کے بعض برے صفات اور خبیث اطوار کا تذکرہ ملتا ہے، جناب رسول خداؐ نے دجال کے درج ذیل صفات بیان کئے ہیں:

۱۔ ''اس کی بائیں آنکھ بھینگی ہو گی''۔[1]

۲۔ ''اس کی داہنی آنکھ خشک انگور کی طرح کانی ہو گی''۔[2]

۳۔ ''اس کی آنکھ کا ڈھیلا اس طرح ابھرا ہوا ہو گا کہ وہ اسے چھپا نہیں سکے گا، ایسا معلوم ہو گا کہ دیوار کی پشت میں حرام مغز چپکا ہوا ہے''۔[3]

بہر حال وہ بھینگا ہو گا، اب چاہے بائیں آنکھ سے ہو یا داہنی آنکھ سے۔

۴۔ ''وہ سفید چمڑی والا یعنی گورے رنگ کا ہو گا، جس میں جگہ جگہ لالی نمایاں ہو گی''۔[4]

۵۔ ''پیشانی چوڑی ہو گی اور گردن چمکدار ہو گی''۔[5]

1۔ صحیح مسلم ج۸ ص ۱۹۵۔
2۔ صحیح بخاری ج ۴ ص ۱۴۱ و ج ۸ ص ۷۹۔
3۔ مستدرک صحیحین ج ۴ ص ۵۳۷۔
4۔ مسند احمد حنبل ج ۱ ص ۲۴۰ اور مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۳۷۔
5۔ مستدرک صحیحین ج ۴ ص ۵۳۵۔

https://downloadshiabooks.com/

۶۔ ’’اس کے بال بہت گھنے اور لپٹے ہوئے ہوں گے‘‘۔[1]

ایک جعلی روایت

ضحاک سے روایت ہے: ’’دجال کے داڑھی نہیں ہوگی مگر مونچھ گھنی ہوگی، اس کے چہرے کی چوڑائی دو ہاتھ کے برابر ہوگی اور اس کا قد ۸۰ ہاتھ کے برابر لمبا ہوگا اور چوڑائی تیس ہاتھ ہوگی، اس کا لباس، جوتا، زین، لگام سب سونے اور جواہرات کے ہوں گے، اس کے سر پر تاج ہوگا جو سونے اور جواہرات سے مرصع ہوگا اور ہاتھ میں ’’ طبرزن‘‘ ہوگا جس کی شکل مجوسیوں جیسی ہوگی، ڈھال پارسیوں جیسی ہوگی، گفتگو فارسیوں جیسی ہوگی، اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے زمین سمٹ جائے گی، وہ تمام شہروں کو کچل ڈالے گا سوائے مساجد اربعہ کے جو مسجد مکہ مسجد نبوی مسجد بیت المقدس اور مسجد طور ہیں‘‘۔[2]

یہ جسمانی کیفیت اور اس طرح کا ڈیل ڈول انسانی اجسام سے خارج کیفیت ہے اور ایک دوسری قسم کی خلقت معلوم ہوتی ہے جس کی کسی روایت سے تائید نہیں ہوتی۔

مومنین کا امتحان

یہ سچ ہے کہ مومنین کو دجال کے ہاتھوں بڑی مصیبتیں سہنی پڑیں گی، بعض علماء اسلام کا کہنا ہے: ’’قدریوں کے لئے دجال کی روایت سے زیادہ گراں اور سخت کوئی روایت

1۔ صحیح مسلم ج۸ ص ۱۹۵۔

2۔ الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل ج۱ ص ۲۳۳۔

https://downloadshiabooks.com/

نہیں ہے"۔[1]

علامہ نووی کہتے ہیں: "دجال وہ شخص ہے کہ جس کے ذریعہ خداوند متعال بندوں کا امتحان لے گا اور خدا دجال کو کچھ اپنی مخصوص قدرتوں سے بھی نوازے گا"۔[2]

ابن تیمیہ کا کہنا ہے: " اس کے ہاتھوں پر بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی جیسے بارش کا نزول وغیرہ تا کہ اس کے ذریعہ دیکھنے والوں کا امتحان ہو جائے لیکن خداوند متعال جلد ہی صالحین و مومنین کے لئے اس کی چال بازیوں کا بھانڈا پھوڑ دے گا، سادہ لوح لوگ اس کے جھانسے میں آجائیں گے"۔[3]

جناب ختمی مرتبتؐ سے منقول ہے: "كيف بكم اذا ابتليتم بعبد قد سخرت له أنهار الارض وثمارها ، فمن تبعه أطعمه وأكفره"۔

" تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم ایک ایسے بندے کے ذریعہ آزمائے جاؤ گے جس کے لئے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کر دئے جائیں گے پھر جو اس کی پیروی کرے گا بس اسے ہی وہ کھانا کھلائے گا اور وہ اسے کافر بنادے گا"۔[4]

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ دجال لوگوں کے لئے باعث امتحان و آزمائش ہے جو اس پر ایمان لائے گا وہ دین اسلام سے خارج ہو جائے گا اور جو اس کا انکار کرے گا اور بھرپور طریقہ سے اس کا منکر ہوگا وہی وہ مومن ہے جس کے قلب کا ایمان کے

1۔ کتاب السنہ ابن عاصم ج ۱ ص ۱۷۳۔

2۔ شرح مسلم ج ۱۸ ص ۵۸۔

3۔ فتاوی الکبریٰ ابن تیمیہ ج ۲۰ ص ۴۵۶۔

4۔ مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۶۔

https://downloadshiabooks.com/

ذریعہ اللہ نے امتحان لیا ہے وہ مومنین پر شدید طریقہ سے حملہ آور ہو گا بہت سے مومنین کو شہید کر ڈالے گا اور بے حساب مومنین کو طرح طرح کے عذاب و مصیبت میں مبتلا کرے گا۔

دجال کے مرید

درحقیقت دجال کے زیادہ تر پیروکار اور لشکر والے یہودی ہوں گے، وہی یہود جو کہ روئے زمین پر اکثر جگہ فتنہ و فساد کا مرکز اور اصلی سبب بنے رہے ہیں، جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''الدجال أول من يتبعه سبعون ألفا من اليهود ، عليهم السيجان، ومعه سحرة اليهود يعملون العجائب ويرونها للناس فيضلونهم بها''۔

'' دجال کے پہلے پیروکاروں کی مقدار ستر ہزار ہو گی جو سب کے سب یہودی ہوں گے، جن کے لباس اون کے بنے ہوں گے، ان کے ساتھ یہودی جادوگر ہوں گے جو عجیب و غریب کام انجام دیں گے اور انھیں وہ لوگوں کو دکھلا کر گمراہ کریں گے''۔[1]

دوسری روایت میں ہے: ''يتبع الدجال من يهود أصبهان سبعون ألفا عليهم الطيالسة وثلاثة عشر ألف امرأة''۔

''صرف اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جن کے سروں پر مخصوص قسم کی ٹوپی ہو گی اور ان کے درمیان تیرہ ہزار عورتیں ہوں گی''۔[2]

1۔ عقیدۃ المسیح الدجال ص ۲۴۸۔
2۔ عقیدۃ المسیح الدجال ص ۲۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

آنحضرتؐ فرماتے ہیں: ''یخرج الیه غوغاء الناس''۔

''دجال کے پاس عوام الناس کی اکثریت سمٹ آئے گی''۔

اس عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں گے جو اس کے ہاتھوں بہک چکے ہوں گے اور وہ ان کی بدولت جو چاہے گا کرے گا۔ایک اور روایت میں اس کے پیروکاروں کی لالچ اور حرص و طمع کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ارشاد نبوی ہوتا ہے :''لیصحبن الدجال أقوام یقولون: انا لنصحبه وان لنعلم أنه کافر، ولکن نصحبه لنأکل من طعامه ، ونرعیٰ من الشجر، فاذا غضب الله نزل علیهم جمیعا''۔

'' دجال کے حوالے سے لوگ کئی گروہوں میں بٹ جائیں گے لیکن وہ سب کے سب اس کی پیروی کریں گے اور کہیں گے کہ ہم اس کی پیروی کرتے ہیں اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے لیکن ہم اس کے ساتھ اس لئے ہیں کہ اس کی غذا سے استفادہ کریں اور درختوں سے اپنے جانوروں کا چارہ فراہم کریں لیکن جب اللہ کا غضب نازل ہو گا تو ان سب کے اوپر بھی نازل ہو گا''۔(1)

دجال پر یہودیوں کا ایمان

''یہودی دجال پر ایمان لائیں گے اور اسے اپنا اعلیٰ سربراہ قرار دیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ جس مسیح کا وعدہ کیا گیا ہے وہ یہی ہے اور کہیں گے کہ بے شک یہی برحق مسیح ہے جس کا ہم برسوں سے انتظار کر رہے تھے، اسی کے بارے میں ہماری مقدس کتاب نے

1۔عقیدۃ المسیح الدجال ص ۲۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

پیشین گوئی فرمائی ہے"۔[1]

یہودیوں کے دجال پر ایمان کی وجہ اس کا یہودیوں کے افکار کا حامل ہونا ہے، وہ اسلام دشمنی میں بھی یہودیوں کا ہم فکر ہوگا اور اسی لئے مسلمانوں کے خلاف میدان میں اتر آئے گا تاکہ صہیونیوں اور اسرائیلیوں کے اہداف و مقاصد کو پورا کرسکے کیونکہ وہ اس کی اموال اور اسلحے کے ذریعہ امداد کررہے ہوں گے۔

خروج دجال کی علامتیں

خروج دجال کی علامتوں میں سے اجمالی طور پر یہ ہے کہ لوگ بہت سے اقتصادی اور سماجی بحرانوں میں مبتلا ہوں گے، ظلم وجور کا دور دورہ ہوگا، فتنہ وفساد پھیل جائے گا، سماج بلکہ ایک گھرانے کے افراد کے درمیان بھی توازن برقرار نہیں رہے گا۔ اسی طرح علائم خروج دجال میں سے نہروں کا خشک ہو جانا، پیداوار کا کم ہو جانا، قحط عام ہونا اور بے کاری پھیل جانا، کام کا فقدان اور تہذیب و تمدن کا انحطاط بلکہ معدوم ہو جانا اور اس جیسی بہت سی تخریب کن سماجی آفتیں خروج دجال کی علامتیں ہیں۔

ایک حدیث نبویؐ میں ہے: ''یکون قبل خروجه سنون خمس جدب، یهلک کل ذی حافر''۔

" دجال کے خروج سے پہلے کے پانچ سال ایسا قحط پڑے گا کہ ہر جانور مر جائے

1۔ عقیدۃ المسیح الدجال ص ۱۳۴۔

https://downloadshiabooks.com/

گا''۔[1]

ایسے موقع پر دجال خروج کر کے لوگوں کو بہکانے کے لئے کھانا فراہم کرے گا اور انھیں راہ خدا سے روک دے گا، اس وقت کی حکومتیں لوگوں کو کھانا فراہم کرنے سے عاجز ہوں گی، لوگوں کی بھوک ان کی ہڈیوں میں اثر انداز ہو گی، ایسے موقع کا فائدہ اٹھا کر دجال انھیں کھانا فراہم کرے گا۔

ایک دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے: ''انا أعلم بما مع الدجال من الرجال، معه نهران يجريان: أحدهما رأی العين ماء أبيض، والآخر: رأی العين نار تتأجج''۔

'' ہم جانتے ہیں کہ کتنے لوگ دجال کے ساتھ ہوں گے دجال کے ساتھ دو رواں نہریں ہوں گی ایک کی کیفیت دیکھنے میں سفید پانی کی طرح دوسرے کی کیفیت بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح ہوگی''۔[2]

خزانوں پر قبضہ

دجال کے ذریعہ آنے والی آفتوں اور لوگوں کے حق میں مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس کا زمین سے خزانوں کا نکالنا ہے روایت میں وارد ہوا ہے: ''یمر بالخربة فيقول لها: أخرجي كنوزك، فتتبعه كنوزها''۔

'' وہ کسی خرابے سے گذرے گا اور وہاں وہ بولے گا کہ اے زمین اپنے خزانوں کو

1۔ مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۷۔
2۔ مسند احمد حنبل ج ۵ ص ۳۸۶ و ص ۴۰۵ صحیح مسلم ج ۸ ص ۱۹۵۔

https://downloadshiabooks.com/

باہر نکال دے اور پھر وہاں کے خزانے اس کے قبضہ میں ہو جائیں گے"۔[1]

دوسری حدیث میں ہے:"انه يأمر الارض أن تنبت ، فتنبت"۔

" وہ زمین کو حکم دے گا کہ سبزہ اُگا دے تو وہ سبزہ اگا دے گی"۔[2]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ سحر و جادو کو اپنے اغراض و مقاصد اور خلائق کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کرے گا، یہ جادو ہی ہو گا کہ جس کی بدولت وہ سادہ لوح لوگوں کے اوپر مسلط ہو جائے گا جنھیں علم و دانش اور تقویٰ و پرہیز گاری سے دور کا بھی کوئی رشتہ نہ ہو گا۔

دجال کا انجام

اس خطرناک مجرم کا انجام حضرت امام مہدی منتظر علیہ السلام کے ہاتھوں رقم ہو گا، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے دجال اور اس کے خروج کی سرزمین اور اس کے بعض اوصاف کا تذکرہ اور یہ بھی بیان کرتے ہوئے کہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور اس کے خروج کے پہلے دن ہی ستر ہزار یہودی اس کے تابع و فرمانبردار ہو جائیں گے اور حرام زادے، شرابی، مغنی اور لہو و لعب میں ڈوبے، بدو عرب اور عورتیں اس کی پیروی کریں گی ان سب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :"فيبيح الزنا واللواط وسائر المناهي حتىٰ يباشر الرجال النساء والغلمان في أطراف الشوارع ، عراة، وعلانية، ويفرط أصحابه في أكل لحم

1۔ عقیدۃ المسیح الدجال ص ۲۴۹۔
2۔ عقیدۃ المسیح الدجال ص ۲۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

الخنزیر ، وشرب الخمور، وارتکاب أنواع الفسق والفجور ، ویسخر آفاق الارض الا مکه والمدینة ومراقد الائمة علیهم السلام ، فأزا بلغ فی طغیانه، وملأ الأرض من جوره وجور أعوانه یقتله من یصلی خلفه عیسی بن مریم ، وهو الامام المهدی علیه السلام ''۔

''وہ زنا و لواط اور تمام حرام کاموں کو حلال قرار دے دے گا، یہاں تک کہ لوگ سڑکوں پر عورتوں اور نوجوان لڑکوں سے زنا و لواط علانیہ اور برہنہ ہو کر کر رہے ہوں گے، اس کے پیرو کار سور کھانے، شراب پینے اور انواع و اقسام کے فسق و فجور کا مرتکب ہونے میں حد سے گذر جائیں گے، وہ روئے زمین کے اطراف و اکناف کو اپنا تابع فرمان بنالے گا، سوائے مکہ، مدینہ اور مشاہد مقدسہ ائمہؑ کے۔ اور جب وہ اپنی سرکشی میں حد سے گذر جائے گا اور روئے زمین کو اپنے ظلم و جور اور اپنے اصحاب و پیرو کاروں کے ظلم و ستم سے بھر دے گا تو اسے وہ شخص قتل کرے گا کہ جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نماز ادا کریں گے اور وہ حضرت امام مہدیؑ ہیں''۔ (1)

دجال جو اسرائیلیوں کی خاطر خطرناک حد تک دہشت گردی کرے گا، تباہیاں مچائے گا، فتنہ و فساد پھیلائے گا، بلکہ اللہ سے برسرپیکار ہو گا، اس کا انجام و اختتام کائنات کے مصلح اعظم سماج کے سب سے بڑے ناخدا حضرت امام مہدیؑ کے ہاتھوں ہو گا۔

سفیانی کا خروج

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی حتمی علامتوں میں سے ایک حتمی علامت، سفیانی کا

1۔ منتخب الاثر ص ۶۰۲ و ۶۰۳۔

https://downloadshiabooks.com/

خروج ہے جو روئے زمین پر برپا ہونے والے فتنہ و فساد اور شرارتوں کے ستونوں میں سے ایک ہے لہذا اس کے بارے میں بھی ذرا گفتگو کرنا ضروری ہے:

سفیانی کا حسب و نسب

بعض مصادر حدیث سے عیاں ہے کہ سفیانی اسلام و رسول اسلامؐ کے صف اول کے دشمن ابو سفیان کے پر پوتے خالد بن یزید پلید کی نسل سے ہے، اس خاندان نے بشریت کو صرف کمینے، غنڈے، قرآن اور اسلام کے دشمن عطا کئے ہیں۔[1]

سفیانی کے جسمانی صفات

اس کا سر بھاری بھر کم، چہرے پر اٹھان اور آنکھ کے وسط میں سفید داغ ہو گا۔[2]

سفیانی کے نفسانی صفات

اس کی نفسانی کیفیت بھی بڑی بھیانک ذکر ہوئی ہے، وہ لوگوں پر بے پناہ ظلم و ستم اور تجاوز کرے گا، وہ ایک بگڑا اور بد مزاج انسان ہو گا، ایسا بھیانک اور شریر انسان آج تک بشریت نے دیکھا تک نہ ہو گا، وہ خروج کر کے عورتوں اور بچوں کو قتل کرے گا، عورتوں کے

1۔ عقد الدرر ص ۱۰۷ اب ۴ ح ۱۲۲۔ اور دوسری حدیث میں امیر المومنین علی علیہ السلام سے وارد ہوا ہے کہ " اس کا نام حرب بن عنبسہ بن مرۃ بن سلمۃ بن یزید بن عثمان بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابو سفیان ہے" اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ حضرت امام منتظر علیہ السلام سے پہلے ہی پیدا ہو چکا ہے اور لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہے اور کتاب مشارق الانوار ص ۱۰۲ پر ہے کہ " سفیانی" ابو سفیان کی ذریت سے ہے۔

2۔ عقد الدرر ص ۱۰۷ و ۱۰۸۔

https://downloadshiabooks.com/

شکم کو چاک کرا دے گا اور بے گناہوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گا۔[1]

امیر المومنینؑ کی پیشین گوئی

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ایک بڑی اہم حدیث میں سفیانی کا تذکرہ کیا ہے جس میں آپ نے اس کے جرائم و جنایات ظلم و ستم کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے آپ نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرماتے ہیں: ''ثم یخرج الی الغوطة. فما یبرح حتیٰ ... الخ'' اس حدیث کی سند اگر صحیح مان لی جائے تو گفتگو کا تعلق سفیانی کے حالات سے ہے اور وہ ایک خونخوار مجرم اور خون کی ہولی کھیلنے والا، محرمات الٰہی کو حلال سمجھنے اور حلال قرار دینے والا ہے اور اس کا خاتمہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں ہو گا۔

سفیانی کی مدت حکومت

سفیانی کی سرکشی و ظلم و ستم پر مبنی حکومت کی مدت آٹھ مہینہ ذکر ہوئی ہے۔[2] اور اس مختصر سی مدت میں وہ دہشت گردی، قتل و غارت گری کو عام اور بے گناہوں کو بے پناہ قتل کرے گا اور ان کے خون کی ہولی کھیلے گا اور اسی کے زمانے میں کمزوروں کی امید و آرزو حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔

سیاہ پرچم

ظہور امام مہدیؑ کی حتمی علامتوں میں سے ایک علامت اسلامی لشکر کی تشکیل ہے

1۔ عقد الدرر ص ۱۰۸۔

2۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۲۰۔

https://downloadshiabooks.com/

جس کے پرچم سیاہ ہوں گے اور گمان غالب ہے کہ ان پرچموں کی سیاہی کا مقصد حضرت سید الشہداء فرزند رسول خدا امام حسینؑ کے سوگ میں ہوگا وہ امام حسین علیہ السلام جو تمام زمانوں کے شہیدوں کے سید و آقا ہیں بعض روایتوں میں سیاہ پرچم کا اسلامی فوجوں کے ہاتھوں بلند کرنا حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے چند روایات ملاحظہ ہوں:

۱۔ ثوبان سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ خراسان کی جانب سے سیاہ پرچم آرہے ہیں تو اس سے ملحق ہو جاؤ اس لئے کہ اس کے اندر خلیفۂ خدا حضرت امام مہدیؑ ہوں گے“۔[1]

۲۔ حسن بصری اپنے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے اپنے اہل بیت پر پڑنے والی مصیبتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”یہاں تک کہ اللہ عزوجل مشرق کی جانب سے سیاہ پرچم مبعوث کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اللہ اس کی مدد کرے گا اور جو اس سے کنارہ کشی اختیار کرے گا اللہ اسے خسارہ میں رکھے یہاں تک کہ لوگ ایسے شخص کے پاس جمع ہو جائیں گے کہ جن کا نام میرے نام پر ہوگا اور لوگ اپنے امور کی مہار ان کے ہاتھ میں سونپ دیں گے اور اللہ بھی ان کی تائید اور نصرت فرمائے گا“۔[2]

۳۔ حضرت جابر انصاری جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ” خراسان کی جانب سے نکلنے والے سیاہ پرچم کوفہ کی جانب پہنچیں گے اور جب حضرت مہدی علیہ السلام مکہ میں ظہور فرمائیں گے تو وہ لوگ کوفہ سے مکہ اپنی بیعت کا

1۔ کنز العمال ج۱۴ ص ۲۶۱ ح ۳۸۶۵۱۔

2۔ صواعق محرقہ ج ۲ ص ۴۷۷ ملاحم و فتن ابن طاؤس ج ۱ ص ۱۰۰ العرف الوردی ج ۲ ص ۶۸۔

https://downloadshiabooks.com/

اعلان کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجیں گے"۔[1]

۴۔ عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ہم ایک روز جناب رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے جوانوں کا ایک گروہ حاضر خدمت جناب رسول خداؐ ہوا یہ دیکھ کر جناب رسول خداؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ کے چہرۂ اقدس پر ایسی چیز ملاحظہ کر رہے ہیں جسے ہم ناپسند کرتے ہیں یعنی ہم آپ کو روتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے آخر بات کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"ہم اہل بیت وہ ہیں کہ جن کے لئے اللہ نے دنیا کے بجائے آخرت کو مقدر فرمایا ہے اور میرے اہل بیتؑ میرے بعد بہت بڑی مصیبتوں، قتل و غارت اور جلاوطنی کا شکار ہوں گے یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم اٹھے گی جس کے ہاتھوں میں سیاہ پرچم ہوں گے، وہ حق اور خیر کا مطالبہ کریں گے، مگر انھیں نہیں دیا جائے گا تو وہ لوگ جنگ کریں گے اور ان کی مدد کی جائے گی پھر ان کے مطالبہ کو پورا کیا جائے گا لیکن وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ اسے میرے اہل بیتؑ میں سے ایک ایسے شخص کے حوالہ کریں گے جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا جس طرح اسے لوگوں کے ظلم و ستم سے بھر دیا ہو گا لہذا تم میں سے جو بھی وہ زمانہ درک کرے اسے چاہئے کہ ان کے پاس جمع ہو، چاہے اسے برف پر گھسٹتے ہوئے ہی کیوں نہ آنا پڑے"۔[2]

۵۔ ملا جلال الدین سیوطی اپنے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: "تخرج من خراسان رایات سود، فلا یردها شیء حتیٰ تنصب

1۔ الفتن لابن حماد ص ۸۴۔

2۔ کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۰ ح ۳۸۶۷۷۔

https://downloadshiabooks.com/

بہ(ایلیا)‘‘۔

’’خراسان سے سیاہ پرچم نکلیں گے جسے کوئی پلٹا نہیں سکے گا یہاں تک کہ شہر ’’ ایلیا ‘‘ میں انھیں نصب کیا جائے گا‘‘ ۔

ابن کثیر سنی کہتا ہے: ’’ ان روایات سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی پرچم تھے جسے ابو مسلم خراسانی نے اٹھار کھا تھا اور اسی کے ذریعہ وہ بنی امیہ کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گیا تھا، نہیں، بلکہ یہ دوسرے سیاہ پرچم ہیں جو حضرت مہدیؑ کی معیت میں ہوں گے ‘‘۔ (1)

۶۔ ابو طفیل عامر سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیؑ نے اس سے فرمایا: ’’یا عامر ، اذا سمعت الرایات السود مقبلة من خراسان فکنت فی صندوق مقفل علیک، فاکسر ذلک القفل وذلک الصندوق، حتیٰ تقتل تحتیھا، فأن لم تستطع فتدحرج حتیٰ تقتل تحتھا‘‘۔

’’اے عامر! جب تمھیں یہ خبر ملے کہ خراسان کی جانب سے سیاہ پرچم آرہے ہیں تو اس وقت اگر تم صندوق میں لگے تالے کے اندر بند ہو تب بھی اس صندوق اور تالے کو توڑ کر باہر نکل آؤ یہاں تک کہ ان پرچموں کے تلے شہید کر دئے جاؤ اور اگر نہ نکل سکو تو صندوق کو اندر سے ڈھکیلتے ہوئے خود کو پرچم تلے پہنچاؤ تاکہ تمھیں ان سیاہ پرچموں کے نیچے شہید کیا جائے ‘‘۔ (2)

اس طرح کی اور بھی روایات ہیں جو بتلاتی ہیں کہ خراسان یا مشرق کی طرف سے

1۔ کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۲ ح ۳۸۶۷۷۔

2۔ کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۷۸ ح ۳۱۵۱۴۔

https://downloadshiabooks.com/

سیاہ پرچم نکلیں گے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا مقدمہ ہوں گے۔

آسمانی نداء

ظہور امام مہدیؑ کی حتمی علامتوں میں سے ایک ،فرشتہ کے ذریعہ آسمان سے حضرت مہدیؑ کے ظہور کی بشارت دینے کی آواز کا بلند ہونا ہے ،یہ آواز لوگوں کو امامؑ کی پیروی واطاعت کی دعوت دے رہی ہوگی، ان روایات کی چند قسمیں ہیں، ملاحظہ ہوں:

پہلا گروہ

روایات میں صراحت پائی جاتی ہے کہ جس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو ان کے سر اقدس کے اوپر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہوگا:" بلا شبہ یہی حضرت مہدیؑ ہیں، ان کی پیروی کرو"۔

لیجئے ان میں سے بعض روایات بطور نمونہ ذکر کی جارہی ہیں:

۱۔ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا:"یخرج المهدی وعلیٰ رأسه غمامة فيها ملك ينادی : هٰذا خليفة الله المهدی ، فاتبعوه"۔

"حضرت مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو ان کے سر اقدس کے اوپر بادل سایہ فگن ہوگا جس میں ایک فرشتہ ندا دے رہا ہوگا "یہی خلیفہ الٰہی حضرت مہدیؑ ہیں ان کی

https://downloadshiabooks.com/

پیروی کرو"۔[1]

۲۔ علامہ محمد بن صبان شافعی کہتے ہیں کہ روایات میں وارد ہوا ہے: "أنه ۔ أی الامام المهدی ۔ عند ظهوره ینادی فوق رأسه ملک: هٰذا المهدی خلیفة الله ، فاتبعوه ، فتذعن له الناس ، ویشربون حبه ، وأنه یملک الارض شرقها وغربها ، وأن الذین یبایعونه أولا بین الرکن والمقام بعدد أهل بدر"۔

" آپؑ یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کے سر اقدس کے اوپر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہو گا: " یہی مہدیؑ، خلیفہ خدا ہیں، ان کی پیروی کرو" تو لوگوں کو اس کا یقین حاصل ہو جائے گا اور ان کے دلوں میں ان کی محبت بیٹھ جائے گی آپ روئے زمین کے شرق و غرب پر حکمرانی فرمائیں گے اور سب سے پہلے آپ کے ہاتھوں پر خانۂ کعبہ کے رکن اور مقام کے درمیان جنگ بدر کے مسلمانوں کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ مومنین بیعت کریں گے"۔[2]

۳۔ ابو نعیم اصفہانی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: "یخرج المهدی وعلیٰ رأسه ملک ینادی : هٰذا المهدی خلیفة الله فاتبعوه"۔

"جس وقت حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو ان کے سر اقدس پر ایک فرشتہ یہ

1۔ العرف الوردی ج ۲ ص ۶۱ نور الابصار ص ۱۵۵ ینابیع المودة ج ۳ ص ۳۸۵ و ۲۹۶۔
2۔ اسعاف الراغبین در حاشیہ نور الابصار ص ۱۴۹۔

https://downloadshiabooks.com/

ندا دے رہا ہوگا: " یہ مہدیؑ خلیفہ خدا ہیں ان کی پیروی کرو"۔[1]

دوسرا گروہ

روایات کا دوسرا گروہ بھی آسمان سے ندائے ملک کی طرف اشارہ کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ جب امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو ان کی پیروی کرو، اس امر پر مشتمل ندا آسمان سے ایک فرشتہ بلند کرے گا، چند روایات ملاحظہ ہوں:

ا۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: "اذا خرج ۔ أي الامام المنتظر علیه السلام ۔ أشرقت الارض بنوره ، ووضع میزان العدل بین الناس، فلا یظلم أحد أحدا، وهو الذی تطوی له الارض ، ولا یکون له ظل ، وهو الذی ینادی منادی من السماء یسمعه جمیع أهل الارض بالدعاء له ، یقول : ألا ان حجة الله قد ظهر عند بیت الله فاتبعوه، فان الحق فیه ومعه ، وهو قول الله : ﴿ان نشأ ننزل علیهم من السماء آیة فظلت أعناقهم لها خاضعین﴾۔

"جب امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو زمین ان کے نور مبارک سے منور ہو جائے گی، لوگوں کے درمیان میزان عدل قائم کیا جائے گا، کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا، امامؑ کے لئے زمین سمٹ جایا کرے گی، آپ کے جسم اقدس کا سایہ نہیں ہوگا، آپؑ ہی کے لئے آسمان سے ایک منادی ایسی ندا دے گا کہ تمام باشندگان زمین اس ندا کو سن لیں گے اور وہ کہہ رہا ہوگا: " ہوشیار! اللہ کی حجت، اللہ کے گھر کے پاس ظہور کر چکی ہے ان کی پیروی کرو، اس لئے کہ حق ان میں اور ان کے ساتھ ہے اور یہی قول خداوند متعال ہے (اگر ہم

1۔ فرائد السمطین ج ۲ ص ۳۱۶۔

https://downloadshiabooks.com/

چاہیں گے تو آسمان سے ان کے اوپر آیت (نشانی و معجزہ) نازل کر دیں گے تو ان کی گردنیں اس آیت کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں گی)۔ (1)

۲۔ ربعی بن خراش، سفیانی کے بارے میں جناب حذیفہ سے حدیث نقل کرتے ہیں :''انه یضرب أعناق من فر الیٰ بلد الروم بباب دمشق . فاذا کان ذلک نادی مناد من السماء: ألا أیها الناس ، ان الله قد قطع عنکم مدة الجبارین والمنافقین وأشیاعهم ، وولیکم خیر أمة محمد صلی الله علیه وآله . فالحقوه بمکة . فانه المهدی ، واسمه أحمد بن عبدالله''۔

''سفیانی ہر اس شخص کی گردن، باب دمشق پر کاٹ دے گا جو ملک روم کی طرف بھاگ کھڑا ہو گا اور جب ایسا ہو گا تو ایک منادی آسمان سے ندا دے گا:'' ہوشیار اے لوگو! اللہ عزوجل نے ظالموں و منافقوں اور ان کے تابعداروں کی مدت ختم کر دی ہے اور تمہارا ولی و سرپرست امت محمدؐ کا بہترین فرد ہے، جاؤ اس سے مکہ میں ملحق ہو جاؤ کہ وہی مہدیؑ ہے اور اس کا نام نامی احمد فرزند عبد اللہ ہے''۔ (2)

۳۔ حذیفہ بن یمان، سفیانی کے ظلم و جور اور اس کی داستان میں جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:''فعند ذلک ینادی منادمن السماء : یا أیهاالناس ، ان الله قد قطع عنکم مدة الجبارین والمنافقین وأشیاعهم ، وولیکم خیر أمة محمد صلی الله علیه وآله فالحقوه بمکة فانه المهدی ، واسمه أحمد بن عبدالله''۔

1۔ فرائد السمطین ج ۲ ص ۳۳۷ سورہ شعراء آیت ۴۔
2۔ الملاحم والفتن ص ۱۴۱ باب ۷۰۔

https://downloadshiabooks.com/

"اور اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا:" اے لوگو! اللہ عزوجل نے تم سے ظالموں، منافقوں اور ان کے تابعداروں کی مدت ختم کر دی ہے اور تمہارا ولی و سرپرست امت محمدؐ کا بہترین فرد ہے، اس سے مکہ میں ملحق ہو جاؤ وہی مہدیؑ ہیں اور ان کا نام نامی احمد فرزند عبد اللہ ہے"۔[1]

۴۔ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:"انتظروا الفرج فی ثلاث۔

فقيل له : وما هن ؟

قال : اختلاف أهل الشام بينهم ، واختلاف الرايات السود من خراسان ، والفزعة في شهر رمضان۔

فقيل له : وما الفزعة في شهر رمضان؟

قال : مناد من السماء يوقظ النائم ، ويفزع اليقظان ، وتخرج الفتاة من خدرها، ويسمع الناس كلهم ، فلا يجيء رجل من أفق من الآفاق الا يحدث أنه سمعها"۔

"تین حادثوں میں کشادگی و فرج کا انتظار کرو، عرض کیا گیا: اے امیر المومنینؑ وہ تین حادثے کیا ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: جب شامیوں میں آپس میں شدید اختلاف ہو جائے اور جب خراسان سے سیاہ پرچم کی آمد و رفت ہو اور جب ماہ رمضان میں شدید خوف لاحق ہو۔ عرض کیا گیا کہ یہ ماہ رمضان کے شدید خوف سے کیا مراد ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا:" ایک منادی آسمان سے ندا دے گا جس کی وجہ سے سونے والا بیدار اور بیدار خوف زدہ ہو جائے گا

1۔ عقد الدرر ص ۱۱۹۔

https://downloadshiabooks.com/

اور پردہ دار لڑکیاں باہر نکل آئیں گی، وہ ندا ہر انسان کو سنائی دے گی اور روئے زمین کے ہر علاقہ کا شخص آ کے یہی کہے گا کہ اس نے بھی اس آواز کو سنا ہے''۔[1]

۵۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں :''اذا نادی مناد من السماء ان الحق فی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ، فعند ذلک یظہر المہدی علیٰ أفواہ الناس، ویسرون فلا یکون لہم ذکر غیرہ''۔

''جب منادی آسمان سے ندا دے گا کہ حق آل محمدؐ میں ہے تو اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور ان کا نام نامی لوگوں کی زبان پر ہو گا اور وہ بہت خوش ہوں گے اور ان کی زبان پر حضرت مہدیؑ کے علاوہ کوئی ذکر نہ ہو گا''۔[2]

اس مضمون کی بہت سی احادیث جناب رسول خداؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مہدیؑ کے ظہور کی حتمی علامتوں میں سے ایک علامت آسمان سے فرشتے کا آپؑ کے ظہور کی خبر اور ندا دینا ہے۔

تیسرا گروہ

روایات کا تیسرا گروہ یہ بیان کرتا ہے کہ جو ملک یہ ندا دے گا وہ کوئی اور نہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام ہوں گے ، درج ذیل حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:''الصوت فی شہر رمضان فی لیلۃ الجمعۃ ، فاسمعوا وأطیعوا۔ وفی آخر النہار صوت الملعون ابلیس ینادی أن فلانا

1۔ غیبت نعمانی ص ۲۵۱ عقد الدرر ص ۱۰۴ و ۱۰۵۔

2۔ عقد الدرر ص ۵۲۔

https://downloadshiabooks.com/

۔ لعله السفیانی۔ قتل مظلوما، یشکک الناس و یفتنهم، فکم فی ذلک الیوم من شاک یتحیر''۔

'' شب جمعہ ماہ رمضان میں ندا بلند ہوگی، اسے سنو اور اطاعت کرو اور دن کے آخری وقت میں ملعون ابلیس کی آواز بلند ہوگی کہ فلان۔ شاید وہ صدا بلند کرنے والا سفیانی ہو۔ کو مظلوم قتل کیا گیا ہے، وہ لوگوں کو شک و فتنہ میں مبتلا کرے گا اور اس روز کتنے ہی لوگ شک و حیرانی میں مبتلا ہو جائیں گے''۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''فاذا سمعتم ذلک الصوت فی رمضان ۔ یعنی الصوت الاول۔ فلا تشکوا أنه صوت جبرئیل، وعلامة ذلک أنه ینادی باسم المهدی، وباسم أبیه''۔

'' پس جب تم ماہ رمضان میں اس آواز۔ پہلی آواز۔ کو سنو تو کسی شک میں مبتلا نہ ہونا کہ پہلی آواز حضرت جبرئیلؑ کی آواز ہوگی اور اس کی علامت یہ ہے کہ حضرت جبرئیل حضرت مہدیؑ کے نام نامی اور ان کے پدر بزرگوار کے اسم گرامی کے ساتھ ندا دیں گے''۔ (1)

یہ تھیں وہ بعض روایات جن میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آسمان سے فرشتہ کی نداء حتمی علامتوں میں سے ہے، چاہے وہ ندا دینے والا فرشتہ جبرئیلؑ ہوں یا کوئی اور فرشتہ، بہر حال لوگوں کو باخبر کر دیا جائے گا اور مشرق و مغرب کے سبھی لوگ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی خبر سن لیں گے۔

1۔ عقد الدرر ص ۱۰۵ باب ۴ ح ۱۴۸ و منتخب الاثر ص ۵۵۶۔

https://downloadshiabooks.com/

امامؑ کے پیچھے نماز ادا کرنا

ظہور حضرت امام مہدیؑ کی حتمی علامتوں میں سے ایک جناب عیسیٰ مسیحؑ کا آسمان سے نازل ہو کر امامؑ کے ہاتھوں پر بیعت کرنا اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنا ہے اور جب یہ منظر دنیا کے عیسائی دیکھیں گے تو سب کے سب اسلام پر ایمان لے آئیں گے اور اسلام کو گلے لگا لیں گے اور عیسائیت چھوڑ دیں گے، بعض روایات ملاحظہ ہوں:

۱۔ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''ینزل عیسی بن مریم عند انفجار الصبح مابین مهرودین ، وهما ثوبان أصفران من الزعفران، أبیض ، أصهب الراس، أفرق الشعر، كأن رأسه یقطر دهنا، بیده حربة یكسر الصلیب، ویقتل الخنزیر ، ویهلك الدجال، ویقبض أموال الامام علیه السلام ، ویمشی خلفه أهل الكهف، وهو الوزیر الایمن للقائم وحاجبه ونائبه ، ویبسط فی المغرب والمشرق الأیمن''۔

''جناب عیسیٰ سپیدۂ صبح کے وقت آسمان سے نازل ہوں گے، آپ کے جسم پر دو زعفرانی رنگ کے لباس ہوں گے، آپ بڑے خوبصورت سفید سر اور ریش مبارک پر سفید و سرخ بال ہوں گے، آپ کے سر کے بال اس قدر چمک رہے ہوں گے کہ معلوم ہو گا کہ ابھی تیل ٹپک جائے گا، آپ کے دست مبارک میں ایک اسلحہ ہو گا جس کے ذریعہ آپ صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کر دیں گے اور دجال کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے، اموال امام علیہ السلام کو قبول کریں گے، آپ کے پیچھے اصحاب کہف چل رہے ہوں گے، آپ حضرت امام مہدیؑ کے داہنے وزیر، حاجب اور نائب ہوں گے اور مشرق و مغرب میں عدل و انصاف

https://downloadshiabooks.com/

پھیلائیں گے"۔[1]

۲۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام دجال کی حرکتوں اور اس کے ظلم و ستم اور فتنہ وفساد کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اذا كان يوم الجمعة ، وقد أقيمت الصلاة ، نزل عيسى بن مريم بثوبين مشرقين حمر، كأنما يقطر من رأسه الدهن ، رجل الشعر، صبيح الوجه، أشبه خلق الله بابراهيم عليه السلام فيلتفت المهدى فينظر عيسىٰ، فيقول لعيسىٰ: يابن البتول، صل ـ فيقول: لک أقيمت الصلاة ، فيتقدم المهدى عليه السلام فيصلى بالناس ويصلى عيسىٰ خلفه ، ويبايعه ، ويخرج عيسىٰ فيلقى الدجال فيطعنه ، فيذوب كما يذوب الرصاص"۔

"جمعہ کے روز جب نماز برپا ہوگی تو حضرت عیسیٰؑ دو سرخ لباس پہنے ہوئے آسمان سے نازل ہوں گے، ایسا معلوم ہوگا کہ ابھی آپ کے سر مبارک سے روغن ٹپک پڑے گا، بال سنورا ہوا، چہرہ چمکتا ہوا، حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے مشابہ ہوں گے، حضرت امام مہدیؑ ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو وہ بھی آپ کی طرف نظر کریں گے اور امام مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ سے فرمائیں گے: اے فرزند بتولؑ! نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے یہ نماز آپ کے لئے برپا ہوئی ہے پھر امامؑ آگے بڑھیں گے اور لوگوں کو نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور آپؑ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے، اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ باہر تشریف لائیں گے تو دجال سے مڈبھیڑ ہو جائے گی، آپ اس پر حملہ

1۔ غایۃ المرام ص ۶۹۷ بنقل از تفسیر ثعلبی اور عقد الدرر ص ۳۳۹۔

https://downloadshiabooks.com/

آور ہوں گے وہ زخمی ہو کر اس طرح پگھل جائے گا جس طرح تانبا پگھل جاتا ہے"۔[1]

۳۔ ابو امامہ باہلی کی روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا، خطبہ میں دجال اور اس کے فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: "وامام الناس رجل صالح ۔ وهو المهدی۔ فيقال له : صل الصبح ، فاذا كبر ودخل فی الصلاة نزل عيسى بن مريم ، فاذا رآه ذلک الرجل ۔ أي المهدی۔ عرفه ، فيرجع القهقری ليتقدم عيسى بن مريم ، فيضع عيسى يده بين كتفيه فيقول له: صل ، فانما أقيمت لک الصلاة ، فيصلى عيسى بن مريم وراء ه، ثم يقول: افتحوا الباب ، فيفتحون الباب ، ومع الدجال يومئذ سبعون ألف يهودی ذی سلاح وسيف محلى ، فاذا نظر الیٰ عيسیٰ ذاب كما يذوب الرصاص فی النار ، أو الثلج فی الماء ، ثم يخرج فيقول عيسیٰ: ان لی فيک ضربة لن تفوتنی بها ، فيدركه عند باب الشرقی فيقتله ، ولا يبقیٰ شیء مما خلق الله يتواریٰ به يهودی الا أنطق الله ذلک الشیء لا شجر ولا حجر ولا دابة الا قال : يا عبدالله المسلم ، هٰذا كافر فاقتله الا الغرقدة فانها من شجرهم ، ولا تنطق، ويكون عيسیٰ فی أمتی حكما عدلا ، واماما مقسطا، فيدق الصليب ، ويقتل الخنزير ، ويضع الجزية ، ويترک الصدقة"۔

" لوگوں کے امام ، صالح شخص یعنی حضرت مہدیؑ ہوں گے، ان سے عرض کیا جائے گا کہ نماز پڑھائیں پس جونہی تکبیر کہیں گے اور نماز میں داخل ہوں گے حضرت عیسیٰ مسیحؑ آسمان سے نازل ہوں گے، آپ جونہی انھیں دیکھیں گے، پہچان لیں گے اور تھوڑا پیچھے ہٹ جائیں گے تاکہ حضرت عیسیٰؑ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ امامؑ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آپؑ ہی نماز جاری رکھیں، یہ نماز تو آپ کے لئے برپا

1۔ عقد الدرر ص ۲۷۴ و ۲۷۵ نیز دیکھئے ص ۲۲۹ و ۲۳۰۔

https://downloadshiabooks.com/

ہوئی ہے اور پھر حضرت عیسیٰؑ امامؑ کے پیچھے نماز ادا کریں گے، پھر فرمائیں گے: مسجد کا دروزہ کھول دو، لوگ دروازہ کھولیں گے تو وہاں دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ کھڑا ہوا ہو گا، ان سب کے ہاتھوں میں اسلحہ ہو گا اور چمکدار تلواریں ہوں گی، دجال جونہی حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح تانبا آگ میں پگھلتا ہے یا برف پانی میں پگھلتا ہے، اس وقت حضرت عیسیٰؑ باہر نکل کر دجال سے کہیں گے: مجھے تیرے اوپر ایک ایسی ضرب لگانی ہے جو تیرا کام تمام کر دے گی، وہ بھاگنا چاہے گا حضرت عیسیٰؑ اسے مسجد کے شرقی دروازے پر قتل کریں گے، اس روز کوئی بھی یہودی کہیں کسی مخلوق کی آڑ میں نہیں چھپے گا مگر یہ کہ اللہ اس شیء کو درخت ہو یا پتھر یا کوئی جانور اسے گویا کر دے گا اور وہ کہے گا، اے فلان مسلمان بندۂ خدا! یہ کافر میری آڑ میں چھپا ہوا ہے آکر اسے قتل کر دے، سوائے جھاؤ کے درخت کے کہ وہ نہیں بولے گا اور حضرت عیسیٰؑ میری امت میں ایک عادل حاکم، انصاف ور رہبر و امام ہوں گے، صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کریں گے، سور کو قتل کریں گے، جزیہ مقرر کریں گے اور صدقہ اٹھالیں گے"۔[1]

۴۔ محیی الدین ابن عربی کہتا ہے: "یاد رکھو کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جب ظہور فرمائیں گے تو تمام مسلمانوں کو بڑی خوشی و مسرت ہو گی، ہر خاص و عام خوشحال ہو گا، آپ کے ساتھ خداشناس لوگ ہوں گے جو آپ کی دعوت کو عملی جامہ پہنائیں گے اور آپ کی مدد کریں گے وہی آپ کے وزراء ہوں گے جو بار حکومت کو اچھی طرح اٹھائیں گے اور وہ آپ کی الٰہی کاموں میں مدد کریں گے اور حضرت عیسیٰؑ دمشق کے مشرقی علاقہ میں سفید منارہ کے پاس آسمان سے نازل ہوں گے اور دونوں جانب داہنے بائیں ایک

1۔ عقد الدرر ص ۲۷۰ و ۲۷۱ مہدی موعود ج ۲ ص ۲۳۶ تا ۲۳۸ بنقل از ملاحم و فتن ج ۲ ص ۱۱۰ و ۱۱۱۔

https://downloadshiabooks.com/

ایک فرشتہ پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے"۔[1]

حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے نزول اور امامؑ کے ہاتھوں پر آپ کی بیعت کرنا امامؑ کی نصرت میں مثبت کردار ادا کرنا، آپ کی ہدف مند سیاست میں آپ کا ساتھ دینا اور عدل و انصاف اور حق و حقیقت کی نشر و اشاعت میں امامؑ کا دست راست بننا، یہ سب وہ مطالب ہیں کہ جن کے بارے میں کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں۔

یہ ان بعض حتمی علامتوں کا تذکرہ تھا جن کا وقوع پذیر ہونا اور زندگی دنیا میں جلوہ نما ہونا لازمی ہے تاکہ صدائے عدالت انسانی یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں،، جی ہاں اس کے علاوہ بھی بہت سی علامتیں ذکر ہوئی ہیں جنھیں حتمی علامت قرار دیا گیا ہے جیسے یمانی کا خروج، نفس زکیہ کی شہادت، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا وغیرہ لہٰذا جسے ان سب کے بارے میں تفصیل جاننا ہے اسے چاہئے کہ مصادر حدیث و روایات کی طرف مراجعہ کرے۔

1۔ الفتوحات المکیۃ ج ۳ ص ۳۲۷۔

زمان و مکان ظہور

https://downloadshiabooks.com/

احادیث نبویؐ اور ائمہ طاہرینؑ میں حضرت امام مہدیؑ کے زمان ظہور، مکان ظہور، روش حکومت، اصحاب امامؑ کے صفات وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے، ہم یہاں ان ابحاث پر مختصر طور سے گفتگو کریں گے۔

زمان ظہور

امام مہدیؑ کے ظہور کا زمانہ حدیث میں یوں بیان ہوا ہے کہ آپ سنیچر کے دن، روز عاشوراء یعنی دس محرم کو کہ جس دن حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا ہے، ظہور فرمائیں گے، حدیثیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ جناب ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ''یخرج القائم یوم السبت یوم عاشوراء ، الیوم الذی قتل فیه الحسین علیه السلام''۔

''حضرت امام مہدیؑ سنیچر کے روز، روز عاشوراء کہ جس دن حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا ہے ظہور فرمائیں گے''۔[1]

۲۔ جناب علی ابن مہزیار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ''کأنی بالقائم یوم عاشوراء یوم السبت ، قائما بین الرکن والمقام ، بین یدیه جبرئیل ینادی: البیعة لله ، فیملؤها عدلا کما ملئت ظلما وجورا''۔

1۔ کمال الدین ص ۶۵۴۔

https://downloadshiabooks.com/

"گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم آل محمدؐ سنیچر کے روز، عاشوراء کے دن خانۂ کعبہ کے پاس رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور ان کے سامنے جناب جبرئیلؑ ندا دے رہے ہیں "البیعۃ للہ" پھر آپ روئے زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی"۔[1]

۳۔ جناب ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: "لایخرج القائم الا فی وتر من السنین: سنة احدیٰ أو ثلاث أو خمس، أو سبع أو تسع، ویقوم فی یوم عاشوراء، ویظهر یوم السبت العاشر من المحرم قائما بین الرکن والمقام، وشخص قائم علیٰ یده ینادی البیعة.. البیعة، فیسیر الیه أنصاره من أطراف الارج یبایعونه، فیملأ الله تعالیٰ به الارض عدلا کما ملئت جورا وظلما، ثم یسر من مکة حتیٰ یأتی الکوفة، فینزل علیٰ نجفها، ثم یفرق الجنود منها الیٰ جمیع الأمصار"۔

" امام مہدیؑ نہیں ظہور فرمائیں گے مگر طاق سال میں جیسے ایک، تین، پانچ، سات، نو اور آپ عاشور کے دن قیام فرمائیں گے، محرم کی دس تاریخ سنیچر کے روز رکن اور مقام کے مابین ظہور فرمائیں گے اور ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو کر ندا دے گا "البیعة، البیعة" تو آپؑ کے ناصر و مددگار دنیا کے گوشہ گوشہ سے آپ تک پہنچیں گے اور آپ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے، اس وقت اللہ ان کے ذریعہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پر کر دے گا، جس طرح وہ ظلم و ستم سے پر ہو چکی ہو گی، پھر آپ مکہ سے روانہ ہوں گے اور کوفہ تشریف لائیں گے اور نجف کی سر زمین پر نزول فرمائیں گے اور پھر وہاں

1۔ غیبت طوسی ص ۴۵۳۔

https://downloadshiabooks.com/

سے اپنا لشکر مختلف علاقوں اور شہروں کی طرف روانہ فرمائیں گے"۔(1)

نداء آسمانی کا وقت

جناب جبرئیل یا کوئی دوسرا فرشتہ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی منادی دے گا جس کا وقت احادیث میں شب ۲۳ ماہ رمضان المبارک یعنی تیسری شب قدر بتایا گیا ہے، اس سلسلہ میں چند روایات وارد ہوئی ہیں جن میں سے ایک روایت ملاحظہ ہو:

جناب محمد بن مسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے قائم کب ظہور فرمائیں گے ؟ تو امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:"اذا کثرت الغواية ، وقلت الهداية۔ الیٰ أن قال : ۔ فعند ذلک ینادیٰ باسم القائم فی لیلة ثلاث وعشرین من شهر رمضان ، ویقوم فی یوم عاشوراء "۔

" جب گمراہیاں زیادہ اور ہدایتیں کم ہو جائیں گی پھر فرمایا: اس وقت ۲۳ رمضان المبارک کی شب میں ایک منادی حضرت قائم علیہ السلام کا نام لے کر ندا دے گا اور آپ عاشور کے دن ظہور فرمائیں گے"۔(2)

ایک اور روایت میں ہے کہ :"ان صیحة الملک تکون فی شهر رمضان ، وخروج الامام یکون فی شوال فی وتر من السنین"۔

فرشتہ کی پکار ماہ رمضان میں ہوگی اور امامؑ کا ظہور طاق سال کے ماہ شوال میں

1۔ منتخب الاثر ص ۴۶۵ بنقل از کشف الاستار ص ۲۲۳ و ۲۲۴۔

2۔ کشف الاستار ۲۲۲۔

https://downloadshiabooks.com/

ہو گا۔[1]

سلطنت امام کی وسعت

حضرت امام مہدیؑ وہ پہلے اسلامی حاکم ہوں گے جن کی سلطنت و حکومت کا دائرہ مشرق و مغرب میں پھیلا ہو گا، اس وقت دنیا کے کسی علاقہ میں آپ کی حکومت کے علاوہ کوئی حکومت نہیں ہو گی، اس سلسلہ میں بہت سی روایت موجود ہیں بعض ملاحظہ ہوں:

ا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: ''ان خلفائی وحجج الله علی الخلق بعدی لاثنا عشر، أولهم أخی، وآخرهم ولدی۔

قیل: یارسول الله، من أخوک؟

قال: علی بن أبی طالب۔

قیل: فمن ولدک؟

قال: المهدی الذی یملأها قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما۔ والذی بعثنی بالحق بشیرا، لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله ذلک الیوم حتیٰ یخرج فیه ولدی المهدی، فینزل روح الله عیسی بن مریم فیصلی خلفه، وتشرق الارض بنور ربها، ویبلغ سلطانه المشرق والمغرب''۔

'' میرے بعد میرے خلیفہ، وصی اور خلائق پر حجت خدا کی تعداد بارہ ہو گی، ان کے پہلے میرے بھائی ہیں، اور ان کے آخری میرے فرزند ہیں، پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ!

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۲۰۔

https://downloadshiabooks.com/

آپ کے کون بھائی؟ فرمایا: حضرت علی ابن ابی طالب، پوچھا گیا، آپ کے کون فرزند؟ فرمایا: حضرت مہدیؑ جو روئے زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح پر کردیں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے پُر ہوچکی ہوگی، اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق بشارت دینے والا بناکر بھیجا ہے، اگر دنیا کی حیات کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو خداوند متعال اس ایک دن کو اس قدر طولانی کردے گا یہاں تک کہ میرا بیٹا مہدیؑ آجائے پھر حضرت عیسیٰؑ بن مریم آسمان سے اتر کر اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے منور ہو جائے گی اور ان کی حکومت کا دائرہ مشرق ومغرب تک پھیلا ہوگا"۔[1]

۲۔ جناب ابو سعید خدری حضرت رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "لاتنقضی الدنیا حتیٰ یملک الارض رجل من أهل بیتی یملأ الارض عدلا کما ملئت قبله جورا ، یملک سبع سنین"۔

"دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک فرد ساری سرزمین پر حکومت نہ کرلے، وہ اسے عدل وانصاف سے اسی طرح پُر کردے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے پر ہوچکی ہوگی اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا"۔[2]

۳۔ جناب عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: "ملک الارض أربعة: مؤمنان وکافران ، فالمؤمنان : ذوالقرنین وسلیمان، والکافران : بختنصر ونمرود ، وسیملکها خامس من أهل بیتی"۔

" ساری روئے زمین کے چار بادشاہ ہوئے ہیں دو مومن اور دو کافر، مومن جناب

1۔ ینابیع المودۃ ج۳ص۱۶۵ غایۃ المرام ص ۶۹۲۔

2۔ عقد الدرر ص ۲۳۶۔

https://downloadshiabooks.com/

ذوالقرنین اور حضرت سلیمان نبی تھے اور کافر بخت نصر اور نمرود تھا اور عنقریب میرے اہل بیتؑ سے پانچواں ساری دنیا پر حکومت کرے گا''۔ (1)

اس سلسلہ میں متعدد روایات جناب رسول خداؐ اور ائمہ طاہرینؑ سے وارد ہوئی ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ساری دنیا پر حکومت کریں گے اور دنیا کی ساری قومیں اور سارے لوگ آپؑ کی امامت کے معتقد و مومن ہو جائیں گے۔

امامؑ کی روش حکومت

حضرت امام مہدیؑ کی روش حکومت اور آپ کی سیاست، عدل و انصاف کی نشر و اشاعت اور تمام لوگوں کے درمیان امن و سلامتی و خوشحالی کا پھیلاؤ ہے، آپؑ کی سیاست ،کتاب خدا اور سنت رسول خداؐ پر مبنی ہوگی اور آپؑ سیرت حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر قائم و دائم ہوں گے اور روئے زمین پر سماجی و معاشرتی عدل و انصاف کے علمبردار ہوں گے اور اسے عدل و انصاف اور حق و حقیقت سے پر کر دیں گے اس سلسلہ میں بہت سی روایات معصومینؑ سے مروی ہیں:

ا۔ جناب جابر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: ''یظهر المهدی بمكة عند العشاء ، ومعه راية رسول الله صلى الله عليه وآله وقميصه وسيفه ، وعلامات نور وبيان، فاذا صلى العشاء نادى بأعلىٰ صوته : أذكركم الله أيهاالناس ومقامكم بين يدى ربكم ، وقد اتخذ الحجة ، وبعث الانبياء ، وأنزل الكتاب ، يأمركم أن لا تشركوا به شيئا ، وأن تحافظوا علىٰ طاعته وطاعة

1۔ عقد الدرر ص ۱۹ و ۲۰ العرف الوردی ج ۲ ص ۸۱۔

https://downloadshiabooks.com/

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ، وان تحیوا ماأحیی القرآن، وتمیتوا ماأمات ، وتکونوا أعوانا علی الھدیٰ ، ووزراء علی التقویٰ ، فان الدنیا قد دنا فناؤھا وزوالھا، وآذنت بالوداع ، وانی أدعوکم الیٰ اللہ ورسولہ، والعمل بکتابہ ، واماتۃ الباطل ، واحیاء السنۃ''۔

''حضرت مہدیؑ نماز عشاء کے وقت مکہ سے ظہور فرمائیں گے، آپؑ کے ہمراہ جناب رسول خداؐ کا علم ، پیراہن اور تلوار ہو گی نیز علامت ، نور اور بیان کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، جس وقت نماز عشاء سے فارغ ہوں گے بلند آواز سے ندا دیں گے:'' میں تمھیں اللہ کی یاد دہانی کراتا ہوں کہ تم سب کے سب بارگاہ خداوندی میں ہو اور تمہارے اوپر حجت تمام ہو چکی ہے، پیغمبر آئے، کتاب نازل ہوئی اور تمھیں حکم ملا ہے کہ کسی چیز کو خدا کا شریک قرار نہ دو اور خدا اور رسول خداؐ کی اطاعت کرو، جس جس چیز کو قرآن نے زندہ و پائندہ رکھا ہے تم بھی اس کے احیاء میں لگ جاؤ اور جن جن چیزوں کو قرآن نے مردہ قرار دیدیا ہے تم بھی اسے مردہ گردانو، ہدایت کے حامی اور تقویٰ و پرہیز گاری کے مددگار بنو کیونکہ یہ دنیا عنقریب ختم ہونے والی ہے اور اس کے کوچ کی صدا بلند ہو چکی ہے اور میں تمھیں خدا و رسول پر ایمان، کتاب خدا پر عمل اور باطل کو مردہ قرار دینے اور حق کو زندہ و سنت رسولؐ کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں''۔[1]

اور اس تابندہ راہ پر چلتے ہوئے خدا کی طرف دعوت دینے والے امام علیہ السلام اسلام کو حیات تازہ دیں گے، روئے زمین پر کلمہ الٰہی کو سربلند فرمائیں گے، باطل کو موت اور حق کو برحق ثابت کریں گے، کتاب خدا اور اس کے رسولؐ کی سنت کو جلاء دیں گے اور اسلام کی کھوئی ہوئی رونق بحال ہو جائے گی۔

1۔ الملاحم والفتن ص ۶۴ باب ۱۲۹۔

https://downloadshiabooks.com/

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اذا قام قائمنا فانه يقسم بالسوية ، ويعدل فى خلق الرحمن ، البر منهم والفاجر''۔

''جس وقت ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے برابری سے مال و منال تقسیم فرمائیں گے، اور اللہ تمام خلائق کے درمیان برابری وعدالت برقرار فرمائے گا''۔[1]

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے: ''اذا قام قائمنا حكم بالعدل ، وارتفع فى أيامه الجور ، وأمنت به السبل ، وأخرجت الارض بركاتها ، ورد كل حق الىٰ أهله''۔

''جس وقت ہمارے قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو عدل و انصاف کے ساتھ حکومت اور فیصلہ کریں گے، ان کے زمانہ میں ظلم و جور کی بساط الٹ جائے گی، راستے پر امن و امان ہو جائیں گے، زمین اپنی برکتوں کا دہانہ کھول دے گی اور ہر صاحب حق کو اس کا حق دلائیں گے''۔[2]

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''يبلغ من رد المهدى المظالم حتىٰ لو كان تحت ضرس انسان شىء انتزعه حتىٰ يرده''۔

''حضرت امام مہدیؑ لوگوں کے مظالم یعنی لوٹے ہوئے اموال وغیرہ کو واپس دلائیں گے یہاں تک کہ اگر وہ لقمہ بن کر کسی کے دانتوں تلے ہو گا تب بھی اسے آپؑ اس

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۹۔

2۔ الارشاد ج ۲ ص ۳۸۴۔

https://downloadshiabooks.com/

سے چھین کر صاحب حق تک پہنچائیں گے"۔[1]

حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنے دور اقتدار میں ایسی روش اور سیاست اپنائیں گے کہ آپ کے ایام حکومت میں عدل و انصاف اپنے تمام معانی و مفاہیم کے ساتھ پابر جا ہو جائے گا، باطل مٹ جائے گا اور اسلامی سنن و احکام زندہ (عملی جامہ پہنیں گے) ہو جائیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جناب امام مہدیؑ اپنے جد بزرگوار جناب رسول خداؐ اور ان کے وصی برحق و جانشین جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی روش و سیرت کو جاری و ساری رکھیں گے اور انھیں امور کے ساتھ قیام فرمائیں گے جن امور کے ساتھ ان بزرگواروں نے قیام فرمایا تھا، حضرت امام باقر علیہ السلام سے ایک روز جناب امام مہدیؑ کے طرز حکومت کے بارے میں سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا: ''یهدم ما قبله کما صنع رسول الله صلی الله علیه وآله ، ویستأنف الاسلام من جدید''۔

" گذشتہ فاسد سیرتوں پر بطلان کی لکیر کھینچ دیں گے جس طرح سے کہ جناب رسول خداؐ نے کیا تھا اور برے رسوم و مفاسد کو ختم کر کے اسلام کو حیات تازہ عطا فرمائیں گے"۔[2]

1۔ الملاحم والفتن ص ۶۸ باب ۱۳۹۔

2۔ غیبت نعمانی ص ۲۳۱۔

https://downloadshiabooks.com/

اصحاب امام مہدیؑ

حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب و انصار، تقویٰ و پرہیز گاری، فضیلت و پارسائی میں بہترین انسان ہونگے۔

اصحاب امامؑ کی خصوصیات

ا۔ جناب محمد حنفیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ''یخرج فی آخر الزمان ۔ ثم ذکر الامام أوصاف أصحابه فقال: ۔ فیجمع الله تعالیٰ قوما قزع کقزع السحاب ، یؤلف الله بین قلوبھم ، لا یستوحشون الیٰ أحد ، ولا یفرحون بأحد یدخل فیھم''۔

''آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے اس کے بعد امامؑ نے امام مہدی کے اصحاب و انصار کی خصوصیات بیان کی اور فرمایا:'' اس کے بعد خداوند متعال ایک قوم کو حضرت مہدیؑ کے لئے جمع فرمائے گا جو بکھرے ہوئے بادلوں کی طرح ہونگے اور انھیں جمع کر کے ان کے درمیان ایسی الفت و محبت قرار دے گا کہ کسی سے بھی انھیں وحشت و دہشت نہیں ہوگی اور ان کے گروہ میں کسی کا داخل ہونا ان کے لئے باعث مسرت نہیں ہوگا''۔[1]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مہدیؑ کے اصحاب و انصار دین میں بھرپور

1۔ مستدرک صحیحین ج ۴ ص ۵۵۴ تلخیص مستدرک ذہبی ج ۴ ص ۵۵۴۔

https://downloadshiabooks.com/

بصیرت رکھتے ہوں گے اور ان کے اوپر اللہ کی جانب سے بینات و حجت تمام ہو گی اور وہ کسی کے اپنے درمیان سے باہر نکل جانے یا داخل ہو جانے پر غم و غصہ یا خوشی و مسرت کا اظہار نہیں کریں گے، ان کے دل خدا کی عنایتوں کے باعث ایمان و عقیدہ سے لبریز ہوں گے اور وہ اپنے آپ کو امام مہدیؑ کے اہداف و مقاصد اور اسلام کی خدمت میں صرف کر دیں گے۔

۲۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام امام مہدیؑ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''قوم لم یمنوا علیٰ اللہ بالصبر ، ولم یستعظموا بذل أنفسهم فی الحق، حتیٰ اذا وافق وارد القجاء انقطاع مدۃ البلاء حملوا بصائرهم علیٰ أشیافهم ، ودانوا لربهم بأمر واعظهم''۔

''وہ خدا پر احسان نہیں جتائیں گے اور نہ ہی حق کی راہ میں اپنی جان کی بازی و قربانی کو بڑا کام کر گذرنا تصور کریں گے یہاں تک کہ جس وقت بلاؤں کی مدت کا خاتمہ ہو جائے گا اور قضاء الٰہی ان کے شامل حال ہو جائے گی تو وہ اپنی بصیرتوں کو تلواروں پر فوقیت دیں گے اور اپنے مصلح و واعظ کے حکم سے اپنے پروردگار کے بھرپور تابع و فرمانبردار ہو جائیں گے''۔ (1)

امام علی علیہ السلام کے کلام میں اصحاب امام منتظر علیہ السلام یعنی داعیان حق، ناصرین دین اسلام اور حاملین قرآن کی کیا خوب مدح و ثناء کی گئی ہے۔

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے: ''یجاهدهم فی اللہ قوم أذلة عند المتکبرین ، فی الارض مجهولون ، وفی السماء معروفون''۔

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۴۷۔

https://downloadshiabooks.com/

''وہ یعنی اصحاب امام مہدیؑ مجاہدین راہ خدا ہیں، زمانے کے مستکبرین اور طاغوت لوگ انھیں ذلیل و رسوا گردانیں گے، ان کی قدر و منزلت زمین والوں پر مخفی ہے لیکن وہ آسمانوں میں بڑے معروف ہیں''۔[1]

۴۔ محیی الدین ابن عربی کہتا ہے: ''خدا کی معرفت رکھنے والے حقیقت کے خواہاں افراد حضرت امام مہدیؑ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے، یہی لوگ مردان الٰہی ہیں جو ان کی دعوت پر لبیک کہیں گے اور ان کی مدد کریں گے، یہی لوگ آپ کے وزیر ہوں گے جو آپ کی حکومت کے سنگین کاموں میں آپ کا ہاتھ بٹائیں گے، خداوند متعال ایک ایسے گروہ کو جن کو حقائق و واقعیات سے کشف و شہود کے ذریعہ مطلع کر چکا ہوگا امام مہدیؑ کی وزارت کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے موقع فراہم کر دے گا''۔[2]

یہ ہیں حضرت امام منتظر علیہ السلام کے متقی و پرہیز گار اور نیکوکار اصحاب جو امام علیہ السلام کے جملہ امور کے والی اور وزیر ہوں گے، جو آپؑ کے ہمراہ حق کا قیام، عدل و انصاف کا بول بالا کریں گے اور ظلم و جور کے قلعوں کو ڈھا دیں گے۔

حضرتؑ کے اصحاب کی تعداد

حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب باوفا کی تعداد وہی ہے جو جنگ بدر میں جناب رسول خداؐ کے اصحاب و انصار کی تھی یعنی ۳۱۳ افراد ہونگے، عبد اللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ''المفقودون من فرشهم

1۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۳۴۷۔

2۔ تاریخ الخمیس ج ۲ ص ۳۲۱ بنقل از فتوحات مکیہ ج ۳ ص ۳۲۷۔

https://downloadshiabooks.com/

ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر ، فيصبحون بمكة، وهو قول الله عزوجل : ﴿أين ما تكونوا يأت بكم الله﴾، وهم أصحاب المهدی''۔

'' اپنے بستروں سے غائب ہو جانے والے ۳۱۳ لوگ اہل بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے، ان کی صبح مکہ میں ہوگی اور یہی ہے اللہ کے اس قول کی تاویل ﴿اَیْنَ مَا تَکُونُوا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰهُ ﴾ وَهُمْ اَصْحَابُ الْمَهْدِيِّ علیہ السلام۔ '' تم کہیں بھی رہو اللہ تمھیں اٹھالائے گا یہی لوگ اصحاب مہدی علیہ السلام ہیں''۔ (1)

سلیمان بن ہارون عجلی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ان أصحاب هٰذا الأمر ۔ یعنی القائم۔ محفوظون ، لو ذهب الناس جمیعا أتی الله بأصحابه ، وهم الذین قال الله فیهم : ﴿یا أیهاالذین آمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یأتی الله بقوم یحبهم ویحبونه أذلة علی المؤمنین أعزة علی الکافرین﴾''۔

''صاحب امر یعنی قائم آل محمدؑ محفوظ اور باقی رہیں گے چاہے ساری دنیا کے لوگ فنا ہو جائیں، اللہ امام مہدیؑ کے اصحاب و انصار کو جمع فرمائے گا اور یہ وہی لوگ ہیں جن کا تذکرہ اللہ نے قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔ (2)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے :''والله انی لأعرفهم ۔ أی أصحاب الامام المهدی علیه السلام۔ وأعرف أسمائهم وقبائلهم ، واسم أمیرهم ، وهم قوم یحملهم الله کیف شاء ، من القبیلة الرجل والرجلین ۔ حتیٰ

1۔ منتخب الاثر ص ۵۹۶۔

2۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۲۳۷۔

https://downloadshiabooks.com/

بلغ تسعة ۔ فيتوافون من الآفاق ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا عداة أهل بدر ، وهو قول الله : ﴿أين ما تكونوا يأت بكم الله جميعا ان الله علیٰ كل شیء قدير﴾ ، حتیٰ أن الرجل ليحتبي فلا يحل حبوته حتیٰ يبلغه الله فی ذلک ''۔

'' خدا کی قسم ! میں امام مہدیؑ کے اصحاب و انصار کو پہچانتا ہوں، ان کے نام ان کے قبیلہ اور ان کے سرداروں کو جانتا ہوں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھیں خداوند متعال مختلف علاقوں اور مختلف قبیلوں سے ایک ایک دو دو یہاں تک کہ نو نو لوگ جمع کرے گا اور ان کی تعداد بدر کے اصحاب نبیؐ کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ ہو جائے گی اور یہ قول خداوند متعال کے اس فرمان کی تصدیق ہے۔'' تم جہاں بھی رہو گے خداوند متعال تم سب کو سمیٹ کر رہے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے'' یہاں تک کہ اگر کسی نے اپنے جسم پر جنگی لباس پہن رکھا ہو گا تو وہ اسے نہیں اتارے گا یہاں تک کہ خداوند متعال اسے حضرت مہدیؑ تک پہنچا دے گا''۔[1]

ابو خالد کابلی حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا:
''المفقودون من فرشهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا ، عدة أهل بدر ، ويصبحون بمكة ، وهو قول الله عزوجل :﴿أين ما تكونوا يأت بكم الله جميعاً﴾ ، وهم أصحاب القائم ''۔

'' وہ لوگ اپنے بستر سے مفقود ہو جائیں گے (یعنی رات کو اپنے بستر پر سوئیں گے اور صبح وہ بستر پر نہیں ملیں گے بلکہ امامؑ کا ظہور ہو چکا ہو گا اس لئے وہ مکہ میں امامؑ کی خدمت میں موجود ہوں گے) ان کی تعداد بدر کے اصحاب نبیؐ کی تعداد کے برابر ۳۱۳ ہو گی، وہ صبح مکہ میں

1۔ غیبت طوسی ص ۴۷۷ الملاحم و الفتن ج ۲ ص ۱۰۴ امام علی علیہ السلام نے اپنے بعض خطبوں میں امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب کے نام ان کے قبیلے اور شہر کے نام بھی ذکر فرمائے ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

کریں گے اور یہی ہے قول خداوند متعال کی تصدیق کہ " تم جہاں بھی رہو گے خداوند متعال تم سب کو سمیٹ کے رہے گا" اور یہی اصحاب قائم آل محمدؑ ہیں۔[1]

بیعت کی جگہ

وہ جگہ جہاں حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب و انصار آپ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے وہ بیت اللہ الحرام میں رکن اور مقام حضرت ابراہیمؑ کے درمیان کی جگہ یعنی مقدس ترین، شریف ترین منزل و مقام ہے، اس سلسلہ میں کثیر تعداد میں روایات موجود ہیں۔

بیعت امامؑ کی شرطیں

راویان حدیث اور تاریخ نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اپنے دست مبارک پر بیعت کے لئے کچھ شرطیں رکھیں گے، جو ذیل کی روایت میں بیان کی جارہی ہیں:

حضرت امیر المومنینؑ حضرت امام مہدیؑ کے ساتھیوں کی توصیف کے بعد ان شروط و قیود کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جو حضرت امام مہدیؑ بیعت کے وقت رکھیں گے، جناب امام امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ''انه يقول: بايعوا علىٰ أربعين خصلة ، واشترطوا عشر خصال۔

فقال الأحنف: ماهي؟

فقال عليه السلام : يبايعونه علىٰ أن لا يسرقوا ، ولا يزنوا، ولا يقتلوا، ولا يهتكوا حريماً محرماً، ولا يسبوا مسلماً، ولا يهجموا منزلاً، ولا يضربوا أحداً

1۔ کمال الدین ص ۵۹۳۔

https://downloadshiabooks.com/

الا بحق ، ولا یرکبوا الخیل الھمالج، ولا یتمنطقوا بالذھب، ولا یلبسوا الخز، ولا یلبسوا الحریر، ولا یلبسوا النعال الصرارۃ ، ولا یخربوا مسجدا، ولا یقطعوا طریقا، ولا یظلموا یتیماً، ولا یخیفوا سبیلا، ولا یحتسبوا مکرا، ولا یأکلوا مال الیتیم ، ولا یفسقوا بغلام، ولا یشربوا الخمر، ولا یخونوا الأمانۃ ، ولا یخلفوا العھد، ولا یحبسوا طعاما من بر أو شعیر ، ولا یقتلوا مستأمنا، ولا یتبعوا منھزما ، ولا یسفکوا دما ، ولا یجھزوا علیٰ جریح، ویلبسوا الخشن من الثیاب ، ویوسدوا الخدود علیٰ التراب، ویأکلوا الشعیر ، ویرضون بالقلیل ، ویجاھدون فی اللہ حق جھادہ ، ویشمون الطیب، ویکرھون النجاسۃ۔

ویشترط لھم علیٰ نفسہ ألا یتخذ صاحبا، ویمشی حیث یمشون ، ویکون من حیث یریدون ، ویرضیٰ بالقلیل ، ویملأ الأرض بعون اللہ عدلا کما ملئت جورا، یعبداللہ حق عبادتہ''۔

" امام منتظرؑ فرمائیں گے کہ چالیس خصلتوں پر بیعت کرو اور دس خصلتوں کو بطور شرط قرار دو، احنف نے کہا: وہ کون سی خصلتیں ہیں ؟ امامؑ نے فرمایا: وہ اس بات پر بیعت کریں گے کہ چوری اور زنا نہیں کریں گے ،کسی کو ناحق قتل نہیں کریں گے ،کسی کو ناحق زدوکوب نہیں کریں گے ،کسی کی حرمت پامال نہیں کریں گے ،کسی مسلمان کو گالی نہیں دیں گے ،کسی کے گھر پر بے وجہ حملہ نہیں کریں گے، تیز رفتار اور اچھی چال چلنے والے گھوڑوں پر سواری نہیں کریں گے ،سونے کا پٹکا نہیں باندھیں گے ریشم و دیباج کا لباس نہیں پہنیں گے، نقصان دہ نعلین نہیں پہنیں گے ،کسی مسجد کی تخریب نہیں کریں گے ،کسی راستے کو بند نہیں کریں گے ،کسی یتیم پر ظلم و ستم نہیں کریں گے ،کسی راستہ کو خطرناک نہیں بنائیں گے ،مکر و حیلہ نہیں کریں گے ،مال یتیم کو نہیں کھائیں گے ،لواط نہیں کریں گے شراب نہیں پئیں گے، اپنے امام و پیشوا کے ساتھ خیانت نہیں کریں گے ،عہد و وعدہ کی مخالفت نہیں کریں گے ،گیہوں

https://downloadshiabooks.com/

بلکہ کلی طور پر جو خوراک ہے اس کا احتکار نہیں کریں گے، جسے پناہ دے چکے ہیں اسے قتل نہیں کریں گے، فراری کا پیچھا نہیں کریں گے، کسی کا ناحق خون نہیں بہائیں گے، کسی مجروح و زخمی انسان پر حملہ آور نہیں ہوں گے، سخت لباس پہنیں گے، مٹی کو اپنی تکیہ بنائیں گے، جو کی روٹی کھائیں گے، مختصر چیزوں پر اکتفاء کریں گے، راہ خدا میں برحق جہاد کریں گے ،خوشبوؤں سے معطر اور نجاسات سے کراہت کریں گے"۔

اس کے علاوہ امام مہدیؑ خود اپنے اوپر اپنے اصحاب و انصار کے سامنے شرط رکھیں گے کہ اپنے اور ان کے درمیان حاجب و نگہبان نہیں ہوگا، تمام حرکات و سکنات میں ان کے سامنے ہوں گے اور کم پر راضی ہونگے اور خدا کی مدد سے روئے زمین کو عدل و انصاف سے پر کردیں گے، جس طرح کہ وہ ظلم و ستم سے پر ہوچکی ہوگی اور خدا کی برحق و کما حقہ عبادت کریں گے"۔(1)

ان شرطوں اور قیود سے آشکار ہوتا ہے کہ ان بزرگوار کا مقصد روئے زمین پر عدالت و انصاف کی نشر و اشاعت، مساوات، روئے زمین پر اللہ کے احکام کا اجراء ہے، اس طرح سے کہ روئے زمین پر کسی قسم کے طاغوت کی شان و شوکت باقی نہ رہ جائے اور اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حاکم اور محکوم، رعایا اور سربراہ میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا بلکہ سب کے سب یکساں طور پر عدل و انصاف سے مستفید ہونگے اور کسی قبیلہ، سماج یا طبقہ کو کسی دوسرے پر کسی قسم کا تفوق و تفضل حاصل نہیں ہوگا بلکہ سب کے سب یکساں طور پر مساوی حقوق سے بہرہ مند ہونگے، ایک دوسرے کے سامنے تواضع و انکساری اور سماجی زندگی میں برابری حضرت امام مہدیؑ کے دور حکومت کی نمایاں خصوصیت ہوگی۔

1۔ مہدی موعود ج ۲ ص ۱۱ بنقل از ملاحم و فتن ص ۱۴۹ باب ۷۹۔

https://downloadshiabooks.com/

علمدار لشکر کون؟

جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام سے وارد روایات میں وارد ہوا ہے کہ حضرت مہدیؑ کے علمدار جناب شعیب بن صالح نام کے بہادر شخص ہونگے جن کے ہمرکاب ایک بھاری لشکر ہوگا اور وہ خراسان سے حضرت مہدیؑ کی مدد اور ان کے ہاتھوں پر بیعت کے لئے آئیں گے"۔ (1)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ قبیلہ تمیم سے تعلق رکھتے ہوں گے اور وہی سفیانی کو شکست دیں گے پھر اس کے بعد بیت المقدس میں وارد ہوں گے اور حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا زمینہ فراہم کریں گے، ان کے قیام سے حضرت مہدیؑ کے ظہور تک کا زمانہ ۷۲ مہینہ ہے اور وہ تمام امور کی باگ ڈور امامؑ کے سپرد کر دیں گے"۔ (2)

روایت میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرت مہدیؑ کے پرچم پر ''البیعة لله'' لکھا ہوا ہوگا اور اس کا فلسفہ یہ ہے کہ حضرت مہدیؑ کے ہاتھوں پر بیعت کا مطلب دست خدا پر بیعت کرنا ہے"۔ (3)

حضرتؑ کی مدت حکومت

راویوں نے حضرت مہدیؑ کی مدت حکومت میں بڑا اختلاف ذکر کیا ہے اور اس کی وجہ روایات میں اختلاف ہے، چند اقوال ملاحظہ ہوں:

1۔ کنز العمال ج ۴ ص ۵۸۸۔

2۔ الملاحم والفتن ص ۵۲ باب ۶۲۔

3۔ الملاحم والفتن ص ۶۸ باب ۱۴۱۔

https://downloadshiabooks.com/

۱۔" حضرت مہدیؑ چالیس سال تک حکومت کریں گے، یہ روایت امام امیر المومنینؑ سے مروی ہے"۔[1]

۲۔" حضرت مہدیؑ تیس سال تک حکومت فرمائیں گے"۔[2]

۳۔" حضرت مہدیؑ ۲۱ سال تک حکومت فرمائیں گے"۔[3]

خیر و برکت کی کثرت

بہت سی روایات میں وارد ہوا ہے کہ آپ کے دور حکومت میں بڑی خیر و برکت ہوگی، چند روایات ملاحظہ ہوں:

۱۔ ابو سعید خدری جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:
''تنعم أمتي فيه - أي في حكم المهدي - نعمة لم ينعموا مثلها قط ، تؤتي الأرض أكلها لا تدخر عنهم شيئا ، والمال يومئذ كدوس يقوم الرجل فيقول: يا مهدي، أعطني ، فيقول : خذ''۔

''میری امت حضرت مہدیؑ کے دور حکومت میں بڑی خیر و برکت اور اس قدر نعمت کی فراوانی دیکھے گی کہ اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی ہوگی، زمین اپنی تمام نعمتیں اور خزانے اگل دے گی مال و منال اور اقتصادی فراوانی اس زمانہ میں اس قدر ہوگی کہ کوئی جب

1۔ عقد الدرر ص ۲۴۰ و ۲۴۱۔

2۔ عقد الدرر ص ۳۰۶۔

3۔ اسعاف الراغبین در حاشیہ نور ابصار ص ۱۵۳ اور دیکھیں عقد الدرر ص ۲۳۹ کہ یہاں پر ۲۰ سال بھی لکھا ہوا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

امام مہدیؑ سے کہے گا کہ مال عطا فرما دیجئے تو وہ حضرتؑ فرمائیں گے لے لو (یعنی جتنا چاہو لے لو)۔[1]

۲۔ ابو سعید خدری جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
''یخرج فی آخر أمتی المهدی ، یسقیه الله الغیث ، وتخرج الارض نباتها، ویعطی المال صحاحا، وتكثر الماشیة، وتعظم الأمة''۔

'' میری امت کے آخری زمانہ میں حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے ، خداوند متعال باران رحمت ان پر نازل فرمائے گا اور زمین اپنی برکتوں کو باہر کردے گی اور اموال و اقتصادی امکانات کی بڑی فراوانی ہوگی''۔[2]

۳۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جناب امام مہدیؑ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''یبعث المهدی الیٰ أمرائه بسائر الأمصار بالعدل بین الناس ، وترعیٰ الشاة والذئب فی مكان واحد''۔

''ویذهب الشر ، ویبقی الخیر، ویزرع الانسان مدا وتخرج له سبعة أمداد، كما قال الله تعالیٰ ، ویذهب الزنا، وشرب الخمر ، ویذهب الربا، ویقبل الناس علی العبادات والشرع والدیانة والصلاة فی الجماعات، وتطول الأعمار ، وتؤدی الأمانات ، وتحمل الأشجار ، وتتضاعف البركات ، وتهلك الاشرار ، وتبقی الاخیار ، ولا یبقیٰ من یبغض أهل البیت''۔

'' حضرت امام مہدیؑ اپنے تمام گورنروں اور نمائندوں کو جو مختلف شہروں میں

1۔ مستدرک صحیحین ج ۴ ص ۵۵۸ و سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۶۷۔
2۔ مستدرک صحیحین ج ۴ ص ۵۵۷ و ۵۵۸۔

https://downloadshiabooks.com/

پھیلے ہوئے ہوں گے پیغام بھیجیں گے کہ لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف سے کام لو اس طرح کہ بکری اور بھیڑئے ایک جگہ چرنے میں مصروف ہوں گے ، شر اور شرارت کا خاتمہ ہو جائے گا اور خیرات و نیکیاں پابرجا ہو جائیں گی اور جو بھی ایک مد یعنی تین پاؤ بوئے گا سات مد یعنی سوا دو کیلو کے قریب کاٹے گا، جیسا کہ اللہ نے قرآن میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ زناکاری، شراب خوری اور رشوت خوری کا خاتمہ ہو جائے گا، لوگ عبادت، احکام شریعت، دینداری، نماز جماعت وغیرہ کی طرف رخ کریں گے اور عمریں زیادہ ہوں گی، امانت صاحب امانت تک پہنچے گی، درخت پھلدار ہوں گے، کئی گنا برکتیں ہوں گی، شر اور فساد کا خاتمہ ہو جائے گا اور اچھے لوگ باقی رہ جائیں گے اور جو بھی اہل بیت رسالتؐ سے بغض وکینہ رکھے گا وہ باقی نہیں بچے گا"۔(1)

اور اس طرح ہماری کتاب اب اپنے آخری مرحلہ اور صفحات پر پہنچ رہی ہے، خدا سے دعا ہے کہ وہ اپنے عظیم ولی کو مسلمانوں کے تلخ مصائب و آلام سے باہر نکالنے کے لئے جلد بھیج دے، اس لئے کہ انسانیت کے بھیڑیوں نے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے ،ان کے مال و اسباب پر ڈاکا ڈالا جارہا ہے ،ان کی آزادی و کرامت کو پامال کیا جارہا ہے اور انھیں طرح طرح کی مصیبتوں اور بلاؤں کے تلخ گھونٹ پلائے جارہے ہیں، انھیں تلخ ترین و سخت ترین مصائب و آلام میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی سرزمین فلسطین سے جلاوطن کر دیا گیا اور ان کے گھر بار سے انھیں بھگا کر دنیا بھر سے یہودیوں کو جمع کر کے فلسطینیوں کی جگہ بسایا جارہا ہے اور یہودیوں کو عالم اسلام کے خلاف ہر قسم کی قدرت و توانائی اور ترقی یافتہ اسلحوں سے مسلح کیا جارہا ہے اور مسلمانوں کے سیاہ و سفید پر حکمرانی کی جارہی ہے اس سے بڑی بے عزتی و توہین اور کیا ہو سکتی ہے؟

1۔ منتخب الاثر ص ۴۷۴ بنقل از کشف الاستار ص ۱۸۶۔

https://downloadshiabooks.com/

خدایا ہم تیری بارگاہ میں شکوہ لائے ہیں کہ کافر قوتیں مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرنے پر جمع ہوگئی ہیں اور انھیں ہر طرح سے ذلیل و رسوا کیا جارہا ہے، پالنے والے تو اپنے عظیم ولی کے وسیلہ سے جنھیں تو نے اپنے دین کی نصرت اپنے کلمہ کو سربلندی عطا کرنے اپنے دشمنوں کو مغلوب کرنے کے لئے مہیا کر رکھا ہے مسلمانوں کو بچالے۔

ہم اپنی اس کتاب کو حضرت امام منتظرؑ کی دعا پر ختم کرنا چاہتے ہیں کہ اس سے بہتر ختام مسک اور کیا ہو سکتا ہے، یہ دعائے شریف وہی دعا ہے جس کے ذریعہ امام مہدی علیہ السلام کے جد بزرگوار حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے دعا کی ہے، فرماتے ہیں:

’’ اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيْفَتِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ ، وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ ، اَلنَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ ، وَعَيْنِكَ النَّاظِرَةِ بِإِذْنِكَ ، وَشَاهِدِكَ عَلىٰ عِبَادِكَ الْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ الْعَائِذِ بِكَ ، الْعَابِدِ عِنْدَكَ ، وَاَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَاَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، وَمِنْ خَلْفِهِ ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَمِنْ فَوْقِهِ ، وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِيْ لا يَضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ ، وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَآبَائِهِ اَئِمَّتَكَ وَدَعَائِمَ دِيْنِكَ ، وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدَائِكَ الَّتِيْ لا تَضِيْعُ ، وَفِيْ جِوَارِكَ الَّذِيْ لا يُخْفَرُ ، وَفِيْ مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِيْ لا يُقْهَرُ ، وَآمِنْهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لا يُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ ، وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيْهِ ، وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ ، وَاَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ ، وَقَوِّهِ بِقُوَّتِكَ ، وَاَرْدِفْهُ بِمَلائِكَتِكَ ، وَوَالِ مَنْ وَالاهُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، وَاَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ ، وَحُفَّهُ بِالْمَلائِكَةِ حَفّاً۔

اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ ، وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ ، وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ ، وَزَيِّنْ بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْاَرْضَ ، وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ ، وَقَوِّ نَاصِرِيْهِ ، وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ ، وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهُ ، وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ وَاقْتُلْ بِهِ

https://downloadshiabooks.com/

جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهُ وَدَعَائِمَهُ ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ ، وَشَارِعَةَ الْبِدَعِ ، وَمُمِيْتَةَ السُّنَّةِ ، وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ ، وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ ، وَاَبِرْ بِهِ الْكَافِرِيْنَ ، وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا ، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا ، وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا ، حَتّىٰ لا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّاراً ، وَلا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَاراً ـ

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلادَكَ ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ ، وَاَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَاَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَدَارِسَ حُكْمِ النَّبِيِّيْنَ ، وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحىٰ مِنْ دِيْنِكَ ، وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ حَتّىٰ تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهِ وَعَلىٰ يَدَيْهِ جَدِيْداً غَضّاً مَحْضاً صَحِيْحاً لا عِوَجَ فِيْهِ وَلا بِدْعَةَ مَعَهُ ، وَحَتّىٰ تُنِيْرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ ، وَتُطْفِيءَ بِهِ نِيْرَانَ الْكُفْرِ ، وَتُوْضِحَ بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ ، فَاِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِيْ اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ ، وَاصْطَفَيْتَهُ عَلىٰ غَيْبِكَ ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ ـ

اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ حُلُوْلِ الطَّامَّةِ اَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْباً ، وَلا اَتىٰ حَوْباً ، وَلَمْ يَرْتَكِبْ مَعْصِيَةً ، وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طَاعَةً ، وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً ، وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيْضَةً ، وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيْعَةً وَاَنَّهُ الْهَادِيْ الْمُهْتَدِيْ الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ ـ

اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ فِيْ نَفْسِهِ وَاَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاُمَّتِهِ وَجَمِيْعِ رَعِيَّتِهِ مَاتُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ ، وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ الْمَمْلَكَاتِ كُلِّهَا ، قَرِيْبِهَا وَبَعِيْدِهَا ، وَعَزِيْزِهَا وَذَلِيْلِهَا ، حَتّىٰ يُجْرِيَ حُكْمَهُ عَلىٰ كُلِّ حُكْمٍ ، وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلَّ بَاطِلٍ ـ

اَللّٰهُمَّ اسْلُكْ بِنَا عَلىٰ يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدىٰ ، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمىٰ ، وَالطَّرِيْقَةَ الْوُسْطَى الَّتِيْ يَرْجِعُ اِلَيْهَا الْغَالِيْ ، وَيَلْحَقُ بِهَا التَّالِيْ ، وَقَوِّنَا عَلىٰ طَاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنَا عَلىٰ مُشَايَعَتِهِ ، وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ ، وَاجْعَلْنَا فِيْ حِزْبِهِ وَالْقَوَّامِيْنَ

https://downloadshiabooks.com/

بِاَمْرِهِ وَالصَّابِرِيْنَ مَعَهُ ، الطَّالِبِيْنَ رِضَاکَ بِمُنَاصَحَتِهِ حَتّٰى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ اَنْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذٰلِکَ لَنَا خَالِصاً مِنْ کُلِّ شَکٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ ، حَتّٰى لا نَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَکَ ، وَلا نَطْلُبَ بِهِ اِلاَّ وَجْهَکَ ، وَحَتّٰى تُحِلَّنَا مَحَلَّهُ ، وَتَجْعَلَنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ ، وَاَعِذْنَا مِنَ السَّامَةِ وَالْکَسَلِ وَالْفَتْرَةِ ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِکَ ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّکَ ، وَلا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا ، فَاِنَّ اسْتِبْدَالکَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْکَ يَسِيْرٌ ، وَهُوَ عَلَيْنَا کَثِيْرٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلاةِ عَهْدِهِ ، وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَبَلِّغْهُمْ آمَالَهُمْ ، وَزِدْ فِيْ آجَالِهِمْ ، وَاَعِزَّ نَصْرَهُمْ ، وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا اَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِکَ لَهُمْ ، وَثَبِّتْ دَعَائِمَهُمْ ، وَاجْعَلْنَا لَهُمْ اَعْوَاناً ، وَعَلٰى دِيْنِکَ اَنْصاراً ، فَاِنَّهُمْ مَعَادِنُ کَلِمَاتِکَ ، وَخُزَّانُ عِلْمِکَ ، وَاَرْکَانُ تَوْحِيْدِکَ ، وَدَعَائِمُ دِيْنِکَ ، وَوُلاةُ اَمْرِکَ ، وَخَالِصَتُکَ مِنْ عِبَادِکَ ، وَصَفْوَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ ، وَاَوْلِيَائِکَ وَسَلائِلُ اَوْلِيَائِکَ ، وَصَفْوَةُ اَوْلادِ نَبِيِّکَ وَالسَّلامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ ۔(1)

تمت بحمد الله سبحانه و صل الله علی محمد و آله

نور محمد ثالثی

نجف اشرف عراق

بروز عید زہرا صلوات اللہ علیہا۔۹ر ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

1۔ البلد الامین ص۸۱ و ۸۲۔

https://downloadshiabooks.com/

مترجم کے دیگر آثار

۱	سفط المعرفۃ ۳،۲،۱۔ عربی محاضرات۔ مطبوع	۲	خادم اہل بیتؑ۔ فارسی تالیف۔ غیر مطبوع
۳	آخری امید جہان (ع)۔ ترجمہ۔ مطبوع	۴	فقہ العقیدۃ 1۔ عربی محاضرات۔ مطبوع
۵	خوشبوئے بلاغت (دفتر اول)۔ تالیف۔ مطبوع	۶	سربراہ خواتین (ص)۔ ترجمہ۔ مطبوع
۷	آخری پھول دفتر اول و دوم۔ تالیف۔ مطبوع	۸	حج و عمرہ۔ ترجمہ۔ مطبوع
۹	علم و حکمت۔ ترجمہ۔ مطبوع	۱۰	حکمت جاودانی۔ ترجمہ۔ مطبوع
۱۱	سربراہ مسلمین (ع)(دفتر اول)۔ ترجمہ۔ مطبوع	۱۲	سلطان العرب والعجم (ع)۔ ترجمہ۔ غیر مطبوع
۱۳	ارمغان کشمیر 1۔ تالیف۔ مطبوع	۱۴	نصائح و تجارب۔ ترجمہ۔ مطبوع
۱۵	سنہرا خط۔ ترجمہ۔ مطبوع	۱۶	نہج الرشاد (توضیح المسائل)۔ ترجمہ۔ مطبوع
۱۷	عقیدۂ موت کے تربیتی آثار۔ ترجمہ۔ مطبوع	۱۸	دنیا و آخرت۔ ترجمہ۔ مطبوع
۱۹	آفاق ولایت۔ ترجمہ۔ مطبوع	۲۰	خدا کا مہینہ۔ ترجمہ۔ مطبوع
۲۱	سربراہ انسانیت (ص)۔ ترجمہ۔ غیر مطبوع	۲۲	طرفداران معاویہ کو نصیحت۔ ترجمہ۔ مطبوع
۲۳	سفیر ولایت علی (ع) 1۔ تالیف۔ مطبوع	۲۴	معارفِ آلِ عمران۔ تالیف، غیر مطبوع
۲۵	دروس العقائد ۱ (توحید و عدل)۔ تالیف۔ غیر مطبوع	۲۶	مروان در میزانِ قرآن۔ تالیف۔ غیر مطبوع
۲۷	شیعیان اور سرپھرے حکمران۔ ترجمہ۔ غیر مطبوع	۲۸	خاک کربلا میں شفاء۔ ترجمہ۔ مطبوع
۲۹	آخری پھول دفتر سوم۔ تالیف۔ غیر مطبوع	۳۰	شکستہ نگینوں کا دیدار۔ تالیف۔ مطبوع

https://downloadshiabooks.com/